مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

محدث متبحر محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ

فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

یا عباسؑ

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

نام کتاب	:	مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ
جلد	:	نہم
تالیف	:	محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ
ترجمہ وتحشیہ	:	فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی، سرگودھا، پاکستان
کمپوزنگ	:	غلام حیدر (میکسیما کمپوزنگ سینٹر، موبائل:03335169622)
طباعت	:	میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی
ناشر	:	مکتبۃ السبطین۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
طبع اول	:	شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ - ستمبر ۲۰۰۶ء
قیمت	:	Rs 250-00
تعداد	:	۵۰۰

ملنے کے پتے

اسلامک بک سینٹر
مکان نمبر 362-C، گلی نمبر 12، G-6/2
اسلام آباد۔ فون:2870105

میکسیما کمپوزنگ سینٹر
آفس نمبر 19، تھرڈ فلور، ماسکو پلازہ،
64-W، بلیو ایریا اسلام آباد
موبائل:03335169622

مکتبۃ السبطین
سیٹلائٹ ٹاؤن، ۲۹۶/۹۔ بی بلاک، سرگودھا

معصوم پبلیکیشنز بلتستان
منٹھوکھا، علاقہ کھرمنگ، سکردو بلتستان

(جلد نہم)

مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ

فقیہ اہل بیتؑ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

بسم الله الرحمن الرحیم

فہرست مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ (جلد نہم)

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
۹۵	محرم اپنے غلام کے خلاف تادیبی کاروائی کرسکتا ہے اور ضرورت کے وقت اپنی ڈاڑھ بھی نکال سکتا ہے۔	۱۶۳
۹۶	محرم کے لئے اور حرم کے اندر شعر پڑھنا مکروہ ہے اگرچہ شعر حق ہو۔	۱۶۳
	شکار کے کفارات اور اس کے توابع کے ابواب	
	(اس سلسلہ میں کل ستاون (۵۷) باب ہیں)	
۱	محرم اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو اس پر ایک اونٹ اور اگر جنگلی گدھے کو مارے تو ایک گائے یا اونٹ اور اگر ہرنی کو مارے تو ایک بکری اور جنگلی گائے کو مارے تو ایک گائے اور ان کے علاوہ دوسرے جانوروں میں اگر اس کا کوئی منصوص کفارہ نہیں ہے تو ان کی قیمت ادا کرے گا۔	۱۶۴
۲	اگر کوئی شخص مذکورہ بالا کفارات ادا کرنے سے عاجز ہو تو ان کا بدل کیا ہے؟	۱۶۵
۳	شکار کے کفاروں اور ان کے احکام کا بیان۔	۱۶۷
۴	جب کوئی محرم خرگوش یا لومڑی کو مارے تو اس پر کفارہ میں ایک بکری واجب ہے۔	۱۷۰
۵	جب کوئی محرم قطا نامی ریگستانی پرندہ، چکور اور تیتر یا ان جیسے کسی پرندہ کا شکار کرے تو؟	۱۷۰
۶	اگر کوئی بڑے چوہے یا سیہہ یا سوسمار کو مارے تو اس پر ایک سالہ بکری کا بچہ لازم ہے۔	۱۷۱
۷	اگر کوئی چنڈول، ممولا یا چڑیا مارے تو اس پر ایک مد طعام لازم ہے اور اگر عظایہ نامی چھپکلی کے مشابہ جانور کو مارے تو اس پر ایک کف طعام لازم ہے۔	۱۷۱
۸	اگر محرم غلطی سے بھڑ کو مار دے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر جان بوجھ کر مارے تو اس پر کچھ طعام لازم ہے۔ اور اگر بھڑ اسے کاٹنا چاہتا تھا کہ اس سے اسے مار دیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔	۱۷۱
۹	جب کوئی محرم حل کے اندر کبوتر یا اس جیسا کوئی پرندہ ذبح کرے تو اس پر ایک بکری لازم ہے۔ اور اگر پرندہ کا بچہ ذبح کرے تو اس پر بکری کا بچہ لازم ہے۔ اور اگر انڈا توڑے تو اگر ہنوز اس میں بچہ نے حرکت نہ کی ہو تو ایک درہم ورنہ بکری کا بچہ لازم ہے۔	۱۷۲
۱۰	اگر کوئی محل آدمی حرم کے اندر کبوتر یا اس قسم کا کوئی پرندہ ذبح کرے اور کھائے اگرچہ بھول کر ہی ایسا کرے تو اس پر اس کی قیمت جو ایک درہم ہے واجب ہے اور اس کے بچہ کی قیمت نصف درہم ہے اور انڈے کی ربع درہم۔	۱۷۳

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
۴۷	جب کوئی محرم غلطی سے کئی بار شکار کر بیٹھے تو ہر بار اس پر ایک کفارہ واجب ہوگا۔	۲۰۱
۴۸	جب کوئی محرم عمداً مکرر شکار کرے تو اس پر صرف پہلی بار کفارہ واجب ہوگا۔ (بعد ازاں اس سے خدا انتقام لے گا)۔	۲۰۲
۴۹	جس محرم پر احرام حج کی وجہ سے فدیہ واجب ہو تو اس پر اس فدیہ کا بمقام منٰی ذبح کرنا واجب ہے اور اگر احرام عمرہ کی وجہ سے واجب ہو تو پھر مکہ مکرمہ میں ذبح کرنا لازم ہے اور اگر شکار کے علاوہ کسی اور وجہ سے فدیہ واجب ہو تو وہ جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے ہاں البتہ مکہ یا منٰی میں مستحب ہے۔	۲۰۳
۵۰	جس (محرم) شخص پر شکار وغیرہ کی وجہ سے فدیہ واجب ہو۔ مگر اس وقت اسے دستیاب نہ ہو (یا طاقت نہ ہو) تو جب واپس لوٹ کر جائے اور دستیاب ہو تو اس وقت دے اور صدقہ کرے اگرچہ اپنے گھر میں ہو۔	۲۰۴
۵۱	محرم کے لئے مستحب ہے کہ شکار کا فدیہ جہاں بھی مل جائے خرید لے۔ اور اگر مکہ یا منٰی پہنچنے تک اسے مؤخر کرے تو جائز ہے۔	۲۰۴
۵۲	جس شخص پر (فدیہ کا جانور) مکہ یا منٰی میں نحر یا ذبح کرنا واجب ہو وہ ان دو مقامات میں سے جس جگہ چاہے وہاں کر سکتا ہے۔	۲۰۵
۵۳	(محرم پر) اس شکار کا کفارہ بھی واجب ہے جسے وہ اپنے پاؤں سے روندے یا جسے اس کا اونٹ یا گھوڑا وغیرہ روندے۔	۲۰۵
۵۴	جب کوئی محرم کسی ہرنی کا دودھ دوہے اور پئے اس پر ایک (بکری کا) خون واجب ہے اور اگر حرم کے اندر ایسا کرے تو اس پر اس کی قیمت بھی لازم ہے اور اگر کوئی ایسا شکار کھائے جس کے بارے میں اسے علم ہی نہ ہو کہ وہ کیا ہے تو اس پر ایک بکری لازم ہے۔	۲۰۶
۵۵	محرم جب کسی شکار کو مارے یا ذبح کرے تو اس پر اس کا دفن کرنا واجب ہے اور اگر اسے ایسے ہی چھوڑ دے یا اسے کھا جائے تو اس پر ایک اور کفارہ واجب ہے۔	۲۰۶
۵۶	جب کوئی غلام اپنے آقا کے اذن سے احرام باندھے۔ اور پھر کوئی شکار مارے تو اس کے آقا پر فدیہ لازم ہوگا۔ اور اگر اس کے اذن کے بغیر احرام باندھے تو پھر اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔ اور اگر غلام محل ہو اور اپنے آقا کے حکم کے بغیر شکار کرے تب بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔	۲۰۷

﴾ باقیماندہ کفارات کے ابواب کا بیان ﴿

(اس سلسلہ میں کل اُنیس (۱۹) باب ہیں)

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
۳	جو شخص بیماری کی وجہ سے راہ میں رک جائے اور اپنی قربانی بھی بھیج دے اور پھر اسے افاقہ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ لوگوں کے ساتھ جا ملے اگر ظن غالب ہو کہ حج کو درک کرلے گا۔ پس اگر مناسک کو ادا کر سکا تو فبہا ورنہ عمرہ کر کے محل ہو جائے گا اور اگر حج واجب تھا تو اس کی قضا کرے گا۔ اور اگر فوت ہو گیا تو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ اور یہی حکم اس شخص کا حکم ہے جس کو دشمن روک لے۔	۲۴۳
۴	جو شخص حج قرآن کر رہا تھا۔ اور پھر بیماری کی وجہ سے رک گیا۔ تو وہ اگلے سال حج قرآن ہی کرے گا۔ اور یہی حکم حج تمتع اور حج افراد کا ہے۔	۲۴۴
۵	جو شخص بیماری کی وجہ سے راستہ میں رک جائے اور وہ اپنی قربانی بھیج دے مگر اس کا سر اسے اذیت پہنچائے (اس کی جوئیں وغیرہ) تو اس کے لئے سر منڈوانا اور کفارہ دینا جائز ہے۔	۲۴۴
۶	جو بیماری کی وجہ سے یا دشمن کی وجہ سے حج سے رُک جائے تو وہ جلدی اپنے آپ کو محل کر سکتا ہے۔	۲۴۵
۷	جو شخص بیماری کی وجہ سے رک جائے اور اسے قربانی یا اس کی قیمت نہ مل سکے تو اس پر اس کا بدل روزہ رکھنا واجب ہے۔ اور محل ہو جائے اور اگر قربانی ہانک کرلے جائے تو کافی ہے۔	۲۴۵
۸	جو اپنے احرام میں یہ شرط مقرر کرے کہ جس وقت جہاں اسے خدا روکے گا وہیں وہ محل ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد وہ بیماری یا دشمن کی وجہ سے رک جائے تو اس سے اگلے سال حج کی ادائیگی ساقط نہ ہوگی بلکہ اس پر حج و عمرہ کی قضا واجب ہوگی اگرچہ بغیر شرط کے بھی محل ہو جائے گا۔	۲۴۶
۹	جو شخص حج پر نہ جا سکے اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنی قربانی یا اس کی قیمت بھیج دے اور پھر اپنے ساتھیوں سے اس جانور کے اشعار یا تقلید کرنے کا وقت مقرر کرلے۔ اس کے بعد ان چیزوں سے اجتناب کرے جن سے محرم کرتا ہے اور تلبیہ نہ کہے پھر قربانی والے دن محل ہو جائے۔ اور ان سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے طواف بھی کریں۔	۲۴۷
۱۰	جو شخص مستحبی قربانی بھیجے اور پھر (اشعار و تقلید کے وعدہ والے دن) سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک گائے کفارہ میں ذبح کرے۔	۲۴۸

طواف کرنے کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ترانوے (۹۳) باب ہیں)

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
۳۶	فریضہ طواف میں کئی طوافوں کو اکھٹا کرنا مکروہ ہے جبکہ مستحبی میں اور تقیہ میں ایسا کرنا جائز ہے۔ پھر ہر سات چکر کے لئے دو رکعت نماز پڑھے۔	۳۲۸
۳۷	اثناء طواف میں طاق کے علاوہ (جفت پر) چھوڑ کے چلے جانا مکروہ ہے۔ (یعنی طاق پر مکروہ نہیں ہے)۔	۳۳۰
۳۸	واجبی طواف کی صحت میں طہارت شرط ہے۔ مگر مستحبی میں نہیں۔ اور دو رکعت نماز طواف میں بہرحال طہارت شرط ہے اور اگر واجبی طواف بغیر طہارت کرے تو اس کا اعادہ کرے۔	۳۳۰
۳۹	مرد کے لئے طواف میں ختنہ کی شرط ہے۔ عورت کے لئے نہیں۔	۳۳۱
۴۰	جس شخص نے ہنوز نصف طواف سے تجاوز نہ کیا ہو اور اس سے کوئی حدث صادر ہو جائے اس پر (وضو کرکے) طواف کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر نصف طواف سے تجاوز کرنے کے بعد یہ صورت حال پیش آئے تو پھر وضو کرکے وہیں سے بنا رکھ کر تمام کرے۔	۳۳۲
۴۱	جو شخص نصف سے تجاوز کرنے سے پہلے واجبی طواف کو قطع کردے۔ اگرچہ کعبہ کے اندر داخل ہونے سے کرے یا اس سے باہر نکلنے سے تو اس پر اس کا از سر نو کرنا واجب ہے۔ اور اگر نصف سے تجاوز کے بعد ایسا کرے تو اس پر واجب ہے کہ سابقہ پر بنا رکھ کر اسے مکمل کرے اور یہی حکم مستحبی طواف کا ہے کہ بہرحال اسے مکمل کرے۔	۳۳۲
۴۲	مستحبی طواف کو ہر وقت اور واجبی کو نصف سے تجاوز کرنے کے بعد کسی کام سے قطع کرنا جائز ہے اور کسی مؤمن کی حاجت برآری کے لئے اس کا قطع کرنا مستحب ہے۔	۳۳۴
۴۳	اگر نماز فریضہ کا وقت تنگ ہو رہا ہو تو پھر ہر قسم کے طواف کا قطع کرنا واجب ہے۔ اور جب نماز (باجماعت کی) اقامت کہہ دی جائے تو پھر قطع کرنا مستحب ہے۔ بعد ازاں اسے مکمل کیا جائے گا۔ اور اگر نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو تو پھر اسے طواف پر مقدم کرنا مستحب ہے۔	۳۳۵
۴۴	جب نماز وتر کا وقت تنگ ہو رہا ہو۔ تو اس کے لئے طواف کا قطع کرنا مستحب ہے یہاں تک کہ اسے پڑھ لے۔ اس کے بعد طواف کو مکمل کرے۔	۳۳۵

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
۱۰	جو شخص مروہ سے سعی کی ابتداء کرے اس پر واجب ہے کہ صفا سے شروع کر کے سعی کا اعادہ کرے۔	۳۸۴
۱۱	سعی میں جانے کو ایک چکر اور واپس آنے کو دوسرا شمار کرنا واجب ہے اور اس شخص کا حکم جو آنے جانے کو ایک چکر شمار کرے۔	۳۸۴
۱۲	جو شخص عمداً سات چکروں سے زیادہ چکر لگائے تو اس پر اعادہ کرنا لازم ہے۔	۳۸۵
۱۳	جو شخص بھول کر سات سے زائد چکر لگائے۔ تو وہی مجزی ہے۔ ہاں البتہ ان کا چودہ چکر مکمل کر دینا مستحب ہے۔	۳۸۵
۱۴	جو شخص یہ گمان کر کے کہ اس کی سعی مکمل ہوگئی ہے تقصیر کرائے اور پھر مجامعت کرے پھر یاد آجائے کہ اس کی سعی نامکمل تھی۔ اگرچہ ایک چکر کم ہو۔ تو اس پر ایک گائے ذبح کرنا اور سعی کو مکمل کرنا واجب ہے۔	۳۸۶
۱۵	طہارت کے بغیر بھی سعی کرنا جائز ہے، بلکہ طواف کے سوا باقی تمام مناسک حج اس کے بغیر ادا کئے جاسکتے ہیں ہاں البتہ واجبی طواف کے لئے طہارت واجب اور مستحبی کے لئے مستحب ہے اور حائض عورت سعی کر سکتی ہے۔	۳۸۶
۱۶	کسی عذر وغیرہ سے مرد اور عورت دونوں کے لئے سعی کرتے وقت سوار ہونا اگرچہ محمل میں ہو جائز ہے۔ مگر پیدل چلنے کو ترجیح دینا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص کسی کو اٹھا کر سعی کرائے تو وہ دونوں کی طرف سے کافی ہوگی۔	۳۸۷
۱۷	جو شخص سواری پر سوار ہو اس کے لئے سعی میں صفا و مروہ پر چڑھنا واجب نہیں ہے۔ اور دوڑنے کے مقام پر اس کے لئے سواری کو تیز چلانا مستحب ہے۔	۳۸۸
۱۸	جو شخص سعی کر رہا ہو اور نماز فریضہ کا وقت داخل ہو جائے اس کے لئے مستحب ہے کہ سعی کو قطع کر کے نماز پڑھے اور بعد ازاں سعی کو مکمل کرے اور اگر وقت تنگ ہو تو پھر ایسا کرنا واجب ہے۔	۳۸۹
۱۹	مؤمن کی حاجت برآری وغیرہ (کسی جائز کام) کے لئے سعی کا قطع کرنا اور بعد ازاں اسے مکمل کرنا جائز ہے۔	۳۸۹

احرام باندھنے کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل پچپن (۵۵) باب ہیں)

باب ۱

احرام باندھنا واجب ہے۔ اور اس کے ترک کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالمعزاء سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بنی اسرائیل میں قربانی دینے اور اس کے قبول ہونے کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ کوئی قربانی دیتے تھے تو وہ اس طرح قبول ہوتی تھی کہ آگ برآمد ہوتی تھی اور اسے جلا کر بھسم کر دیتی تھی۔ اور خداوند عالم نے احرام باندھنے کو قربانی دینے کا قائمقام بنایا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

۲۔ جابر (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: جناب موسیٰ (بن عمرانؑ) نے مصر کے ٹیلہ سے احرام باندھا۔ (پھر) فرمایا: جو شخص "صفائح روماء" نامی مقام سے اس طرح احرام باندھ کر گزرے کہ وہ (قربانی کے لیے) ایک عدد ناقہ کو بھی ہمراہ کھینچ کر لا رہا ہو۔ جس کے ناک میں لیف خرما کی نکیل ہو۔ اور اس کے بدن پر (احرام کی) دو قطوانی (مصری) چادریں ہوں۔ اور پھر وہ اس حالت میں تلبیہ کرے (لبیک کہے) تو پہاڑ بھی اس کے جواب میں لبیک کہتے ہیں۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے مروی ہے کہ فرمایا: حرم (کی حرمت) کی وجہ سے احرام واجب قرار دیا گیا ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ فضل بن شاذان حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے (احرام باندھنے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ لوگوں کو احرام باندھنے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ وہ حرم خدا اور جائے امن میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اندر خشوع و خضوع پیدا کریں۔ اور دنیا، اس کی زیب و زینت اور اس کی لذتوں سے منہ موڑ لیں۔ اور ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ علاوہ بریں اس میں خدا کے گھر کی تعظیم (کا وقار بھی) ہے اور اپنی ذلت کا اقرار بھی۔ اور خدا کی بارگاہ میں حاضری و حضوری دیتے وقت اس کے ثواب کی امید بھی ہے اور اس کے

عذاب کا خوف اور ڈر بھی۔ کہ وہ بڑی عاجزی اور مسکنت کے ساتھ اس کی طرف جا رہے ہیں (تاکہ وہ ان پر اپنے لطف و کرم کی بارش برسائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے)۔ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

۵۔ عباس بن معروف بن اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مسجد کا احترام کعبہ کی وجہ سے ہے اور حرم کا احترام مسجد کی وجہ سے ہے۔ اور احرام حرم کے احترام کی وجہ سے ہے۔
(علل الشرائع، المحاسن للبرقیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مواقیت کے ابواب (اور باب ۲، ۵۹ و ۹ و ۷ از اقسام حج) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

جو شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے اول ذی القعدہ سے بلکہ شوال کے پہلے عشرہ کے بعد اپنے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کا بڑھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن سنان (مسکان) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم حج پر جانے کا ارادہ رکھتے ہو تو ماہ ذی القعدہ سے بال نہ کٹواؤ۔ اور نہ اس مہینہ میں کٹواؤ جس میں عمرہ پر جانے کا ارادہ ہو۔ (تاکہ جب بمقام منیٰ سر منڈاؤ تو سر پر کچھ بال تو ہوں)۔ (التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حج پر جانے کا عزم ہو تو بے شک شوال کا پورا مہینہ یکم ذی القعدہ تک بال کٹوا سکتے ہو۔ (اس کے بعد نہ!)۔ (ایضاً والاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہشام بن الحکم اور اسماعیل بن جابر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حاجی کے لئے (موسم حج سے) ایک ماہ پہلے بالوں کا بڑھانا کافی ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حج کے چند معلوم و معروف مہینے ہیں: (۱) شوال، (۲) ذوالقعدہ۔ (۳) اور ذوالحجہ۔ پس جو شخص حج پر جانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ جب ذی القعدہ کا چاند دیکھے تو بالوں کو بڑھائے اور جو عمرہ پر جانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ ایک ماہ (پہلے) بال بڑھائے۔
(کتب اربعہ)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حج کے لئے ذی القعدہ کی رؤیت ہلال سے اور عمرہ کے لئے ایک ماہ پہلے بالوں کو بڑھا۔ (الفروع)

۶۔ سعید بن عبداللہ اعرج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص (حج پر) جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ جب ذی القعدہ کا چاند دیکھے تو سر اور ریش کے بال نہ کٹوائے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۷۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؒ سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص حج پر جانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ جب شوال کا پہلا عشرہ گزر جائے تو اپنے بال نہ کٹوائے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳و۴و۵ میں) اس موضوع پر نیز اس کام کے عدم وجوب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

جو شخص عمرہ ادا کرنا چاہے اس کے ایک ماہ پہلے یا (کم از کم) اس ماہ کی یکم سے جس میں عمرہ پر جانا چاہتا ہے بال بڑھائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے حکم دیں کہ جب میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو کتنا عرصہ پہلے بال بڑھاؤں؟ فرمایا: تیس (۳۰) دن۔ (التہذیب)

۲۔ اسماعیل بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب اس سفر (حج و عمرہ) کا ارادہ کروں تو کتنا عرصہ پہلے بال بڑھاؤں؟ فرمایا: ایک ماہ! (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲ میں) اس قسم کی متعدد حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴

جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کیلئے شوال وغیرہ میں احرام باندھنے تک بال کٹوانا جائز ہے ہاں البتہ ذوالقعدہ میں مکروہ ہے اور احرام باندھنے تک سر کے بالوں کے علاوہ دوسرے بال کٹوانا جائز ہیں۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے۔ آیا وہ جب تک (ذوالقعدہ کا) چاند نہ دیکھے اس وقت تک پورے شوال میں بال کٹوا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب تک (ذوالقعدہ کا) چاند نہ دیکھے اس وقت تک کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس روایت کو قدرے اختلاف الفاظ کے ساتھ نقل کیا۔ حسین بن ابو العلاء سے پوچھا جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے آیا وہ بال کٹوا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب والاستبصار)

۳۔ سماعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حج کے (تین) مہینوں میں پچھنے لگوانے اور گردن کے بال منڈوانے کے متعلق سوال کیا؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (مزید فرمایا) اور مسواک کرنے اور نورہ لگانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب والاستبصار کذا فی الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس جواز کو ذوالقعدہ کے علاوہ شوال پر محمول کیا ہے (جیسا کہ پہلی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ممانعت والی حدیثوں کو کراہت اور اس حدیث کو اس کے جواز پر محمول کیا جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ گردن اور نورہ لگانے (یا پچھنا لگوانے) کی جگہ کو سر کی حد سے خارج تصور کیا جائے (اور کراہت کو صرف سر کے بالوں سے مخصوص قرار دیا جائے)۔

۴۔ ابو الصباح کنانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آیا وہ اشہر حج میں (سر کے) بال کٹوا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ڈاڑھی کے کٹوا سکتا ہے۔ ہاں البتہ مونچھیں اور اپنے ناخن کٹوا سکتا ہے۔ اور چاہے تو نورہ بھی لگا سکتا ہے۔ (التہذیبین)

۵۔ محمد بن خالد خزاز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ میں تو جب احرام باندھنے کے لئے مکہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو اس وقت (بھی) بال کٹواتا ہوں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ اس روایت کو سر کے علاوہ دوسرے بالوں پر محمول کیا جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ذوالقعدہ کے علاوہ (شوال) پر محمول کیا جائے...... اور اقرب یہ ہے کہ اسے اس بات پر محمول کیا جائے کہ امام احرام باندھنے تک بال کٹوانے کا جواز اور حرمت کی نفی بیان کرنا چاہتے ہیں...... لہٰذا اس سے کراہت کی نفی کرنا مقصود نہیں ہے۔

۶۔ جناب علی بن جعفرؑ اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی جو حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ احرام باندھنے تک اپنے سر، ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال کٹوا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ (بحار الانوار، المسائل)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ٦ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

جس عرصہ میں بال بڑھائے جائیں ان میں منڈوانے کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن درّاج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جو حج تمتع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس نے مکہ میں سر منڈوا دیا تو؟ فرمایا: اگر تو جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اس نے اشہر حج میں (حج سے) تیس دن پہلے ایسا کیا ہے تو اس پر بھی کچھ نہیں ہے۔ اور اگر تیس دن کے اندر ایسا کیا جن میں بال بڑھانے چاہئیں تو اسے (کفارہ میں) خون بہانا چاہیئے۔ (کوئی بھیڑ بکری ذبح کر کے مسکینوں کو کھلانی چاہیئے)۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب و علماء نے اسے (کفارہ) کو استحباب پر محمول کیا ہے (ورنہ مکروہ فعل کے ارتکاب پر کفارہ واجب نہیں ہوتا)۔ اور (بنا بر وجوب کفارہ) بعض علماء نے اسے احرام کے بعد سر منڈوانے پر محمول کیا ہے کیونکہ سوال میں یہ قید ہے کہ اس نے مکہ میں ایسا کیا ہے (تو ظاہر ہے کہ وہ احرام کے بعد ہی مکہ وارد ہوا ہوگا) اور وہ جواز تیس دن کے بعد مخصوص ہے (کہ احرام سے پہلے ہو)۔ (واللہ العالم)

باب ٦

احرام باندھنے کے لئے اس طرح تیاری کرنا مستحب ہے کہ ناخن اور مونچھیں کٹوائی جائیں، زیر ناف بال منڈوائے جائیں یا ان پر نورہ لگایا جائے اور زیر بغل بال صاف کرائے جائیں، مسواک اور غسل کیا جائے۔ ان میں سے جس کام سے چاہے آغاز کرے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ احرام باندھنے کے لئے تیاری کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا: ناخن کٹوانا، مونچھیں لینا اور زیر ناف بال مونڈنا۔ (التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب ان مواقیت پر پہنچو جہاں سے

حضرت رسول خداﷺ نے احرام باندھا تھا۔ تو (احرام باندھنے سے پہلے) اپنی بغلیں صاف کرو، زیر ناف بال مونڈو، ناخن کٹواؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان میں سے کس کام سے ابتداء کر رہے ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عراق کی جانب سے عقیق (نامی میقات) تک یا کسی دوسرے میقات پر پہنچو اور تم احرام باندھنے کا ارادہ رکھتے ہو تو پہلے اپنی بغلیں صاف کرو، ناخن کٹواؤ، زیر ناف بالوں پر نورہ لگاؤ اور اپنی مونچھیں ترشواؤ۔ اور ان کاموں میں سے جس سے چاہو ابتداء کرو۔ پھر مسواک کرو۔ اور غسل کرو اور اپنے (احرام کے) دو کپڑے پہنو۔ (الفروع، الفقیہ)

۴۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام باندھنے میں یہ سنت ہے کہ (پہلے) ناخن کٹوانا، مونچھیں ترشوانا اور زیر ناف بال منڈوانا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مطلب پر فی الجملہ دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ و ۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵۲ میں اور طواف باب ۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

جو شخص احرام باندھنا چاہے اس کیلئے نورہ لگانا مستحب ہے اور اگر اس نے پہلے نورہ لگایا ہو اور ہنوز پندرہ دن نہ گزرے ہوں تو وہی کافی ہے۔ اگرچہ اعادہ مستحب ہے اور پندرہ دن کے بعد مستحب مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے احرام کی تیاری کے بارے میں سوال کیا۔ جبکہ (ہنوز) مدینہ میں تھے؟ فرمایا: نورہ تو مدینہ میں لگاؤ۔ اور باقی جس طرح چاہتے ہو تیاری کرو۔ اور غسل کرو۔ اور مسجد شجرہ تک چاہو تو اپنی قمیص سے فائدہ اٹھا سکتے ہو (اس کے بعد احرام کے دو کپڑے پہنو گے)۔ (التہذیب، کذا فی الفقیہ)

۲۔ ایوب بن حر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نے مدینہ میں نورہ لگایا، زیر بغل بال صاف کئے اور ناخن بھی کاٹے تو اب (احرام) حج کے وقت کیا کروں؟ فرمایا: اب تم نہ نورہ لگاؤ، نہ بغلیں صاف کرو اور نہ ہی کسی چیز کو حرکت دو۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حج افراد ہے۔ اور حج تمتع بھی

مراد ہو سکتی ہے۔ اور احرام کے وقت ان امور کی ممانعت نفی وجوب پر اور سابقہ پر اکتفا کرنے کے جواز پر محمول ہوگی۔ اور اس سے استحباب کی نفی مقصود نہ ہوگی۔

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن حمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا کہ جب میں نے پہلے احرام (عمرۂ تمتع) کے لئے نورہ لگایا ہو۔ تو اب دوسری بار نورہ لگانے کے بارے میں کیا کروں؟ ان کے درمیان کس قدر فاصلہ ہونا چاہیئے؟ فرمایا: جب ان کے درمیان دو جمعے (یعنی) پندرہ دن گزر جائیں تو پھر نورہ لگاؤ۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۴۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر احرام سے پندرہ دن پہلے نورہ لگا لو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی شخص نے میقات پر پہنچنے سے چھ راتیں پہلے نورہ لگایا ہو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر پوچھا کہ اگر کسی شخص نے مکہ پہنچنے سے سات یا آٹھ دن پہلے لگایا تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۴ و ۶ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ آدابِ حمام میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸

احرام کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اور ذوالحلیفہ (یا کسی دوسرے میقات) سے پہلے کرنا بھی جائز ہے جسے وہاں پانی کے دستیاب نہ ہونے کا اندیشہ ہو اور حتی الامکان (میقات پر) اعادہ کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیغام بھیجا جبکہ ہم چند نفر تھے اور مدینہ میں موجود تھے کہ ہم آپ سے الوداع کرنا چاہتے ہیں (اور حج پر مکہ جانا چاہتے ہیں)۔ امام علیہ السلام نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم مدینہ میں غسل کر لو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید تمہیں ذوالحلیفہ میں پانی نہ مل سکے۔ لہٰذا مدینہ میں غسل کر لو۔ اور پھر احرام والے کپڑے پہن لو۔ اس کے بعد آؤ۔ خواہ اکیلے اکیلے آؤ یا دو دو ہو کر آؤ۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ جب ہم نے (مدینہ سے) نکلنا چاہا تو امام علیہ السلام نے ہم سے فرمایا کہ اگر ذوالحلیفہ پہنچ کر پانی مل جائے تو پھر دوبارہ غسل کرنے

میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مدینہ میں غسل (احرام) کرتا ہے آیا اس کے لئے ذوالحلیفہ والے غسل سے کافی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی احادیث اس سے پہلے (باب ۷ میں اور اس سے قبل ج ۱۱ اغسال مسنونہ باب ۲۶ و اقسام حج باب ۲ اور اس کے باب ۱۱ و ۱۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۲۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

دن کی ابتداء میں غسل کرنا اس پورے دن بلکہ اس رات کے لئے بھی کافی ہے۔ اس طرح رات کی ابتداء میں غسل کرنا اس رات بلکہ اس کے دن کے لئے بھی کافی ہے جب تک نہ سوئے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہارے دن کا غسل تمہاری رات کے غسل سے اور تمہاری رات کا غسل تمہارے دن کے غسل سے کافی ہے۔ (الفقیہ، کذا فی الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) کے پاس ایک شخص حاضر ہوا جبکہ میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ اور اس نے عرض کیا کہ ہمارے بعض اصحاب نے غسل کیا۔ پھر اسے کوئی کام پڑ گیا یہاں تک کہ رات ہو گئی تو؟ فرمایا: رات کے وقت غسل کا اعادہ کرے۔ دن والا غسل تو دن کے لئے ہے اور رات والا رات کے لئے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص طلوع فجر کے بعد غسل کرے وہ رات تک ہر جگہ کافی ہے جہاں غسل کرنا واجب ہو۔ اور جو شخص رات کے وقت غسل کرے وہ اس کے لئے طلوع فجر تک کافی ہے۔ (التہذیب)

۴۔ سماعہ بن برارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص طلوع فجر سے پہلے غسل کرے اور وہ اس سے پہلے حمام میں بھی گیا تھا۔ اور اسی دن وہ احرام باندھنا چاہے تو اس کے لئے یہی غسل کافی ہے۔ اور اگر اول شب میں غسل کرے اور اس کے آخر میں احرام باندھے تو اس کے لئے وہی غسل کافی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بھی سونے والے حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس کے بعد (باب

۱۰ میں) ذکر کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

جو شخص احرام کیلئے غسل کرے پھر احرام باندھنے سے پہلے سو جائے تو اس کے بعد غسل کا اعادہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود نضر بن سوید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص احرام کے لئے غسل کرے اور احرام باندھنے سے پہلے سو جائے تو؟ فرمایا: اسے غسل کا اعادہ کرنا چاہیے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، کذا عن علی بن ابی حمزہ عن الکاظم علیہ السلام)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص مدینہ میں احرام باندھنے کے لئے غسل کرتا ہے اور احرام کے کپڑے بھی (بلانیت) اوڑھ لیتا ہے مگر احرام باندھنے سے پہلے سو جاتا ہے تو؟ فرمایا: اس پر (دوبارہ) غسل نہیں ہے۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو نفی وجوب پر محمول کیا ہے نہ کہ نفی استحباب پر۔ (یعنی دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہے)۔ مگر مستحب ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں وارد ہے)۔

باب ۱۱

جو شخص احرام کے لئے غسل کرے اور پھر (سلی ہوئی) قمیص پہن لے تو اس کے لئے غسل کا اعادہ مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے احرام باندھنے کے لئے غسل کیا۔ پھر احرام باندھنے سے پہلے قمیص پہن لی تو؟ فرمایا: اس کا غسل ٹوٹ گیا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی احرام باندھنے کے ارادہ سے غسل کرے مگر تلبیہ کہنے سے پہلے قمیص پہن لے تو اسے (دوبارہ) غسل کرنا چاہیئے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲

جو شخص احرام کے لئے غسل کرے پھر تولیہ سے سر خشک کرے یا ناخن کاٹے اس کے لئے غسل کا اعادہ لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص احرام کے لئے غسل کرے پھر تولیہ سے سر خشک کرے تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(الفروع)

۲۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام کے لئے غسل کیا۔ پھر اپنے ناخن کاٹ لئے تو؟ فرمایا: اُن پر پانی مل لے اور غسل کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۳

جو شخص احرام کے لئے غسل کرے، پھر کچھ کھائے یا وہ (سلا ہوا) لباس پہن لے جو محرم پر حرام ہے یا خوشبو لگائے اس کے غسل اور تلبیہ کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم (غسل احرام کے بعد) وہ کپڑا پہنو جو (احرام میں) تمہیں نہیں پہننا چاہیئے۔ یا وہ (خوشبودار) طعام کھاؤ جو تمہیں نہیں کھانا چاہیئے تو غسل کا اعادہ کرو۔(التہذیب)

۲۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص احرام کے لئے غسل کرے (اس کے بعد) نہ تو سر پر کپڑا اوڑھو، نہ خوشبو لگاؤ اور نہ ہی وہ طعام کھاؤ جس میں خوشبو ہو۔ ورنہ (ایسا کرنے کی صورت میں) غسل کا اعادہ کرو۔(ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم اپنے احرام میں وہ (سلا ہوا) کپڑا پہنو جس کا پہننا تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ تو از سر نو تلبیہ کہو اور غسل کرو۔(الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۴۵ از تروک احرام میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

جوشخص احرام کے لئے غسل کرے، نماز پڑھے، دعا کرے اور نیت بھی کرے مگر ہنوز تلبیہ نہ کہے۔ یا جب تک (قربانی والے جانور کا) اشعار و تقلید نہ کرے تو اس پر تروکِ احرام میں سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔ اور یہ کہ ان تین امور (اشعار، تلبیہ اور تقلید) میں سے کسی ایک کے بغیر احرام منعقد نہیں ہوتا۔

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو چھوڑ کر باقی بارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی مسجد شجرہ میں (احرام کے لئے) نماز پڑھے، اور جو دعا پڑھنا اور نیت کرنا چاہتا تھا وہ بھی پڑھے اور کرے مگر ہنوز تلبیہ نہ کہے تو باہر نکل کر شکار کرے یا (تروکِ احرام میں سے) کسی اور چیز کا ارتکاب کرے تو اس پر کچھ (کفارہ وغیرہ) نہیں ہے۔ (التہذیبین)

۲۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے احرام باندھنے کے بعد مگر تلبیہ کہنے سے پہلے اپنی زوجہ سے مقاربت کی ہو تو؟ فرمایا: اس پر کوئی (کفارہ) نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد شجرہ میں (احرام کے لئے) نماز پڑھی، احرام کے کپڑے اوڑھے، (مگر ہنوز تلبیہ نہیں کہا تھا کہ) جب مسجد سے باہر گئے تو آپ کو ایسا حلوا پیش کیا گیا جس میں زعفران پڑا ہوا تھا تو آپ نے اس سے کھایا۔ (ایضاً والفقیہ)

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: جب کوئی شخص دو رکعت نماز (احرام) پڑھے اور اس جگہ وہ حج وعمرہ کی جو نیت کرنا چاہتا ہے وہ بھی کرے (تاہم وہ ہنوز محرم متصور نہیں ہوگا) فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شجرہ میں نماز پڑھی اور حج کی نیت بھی کی (تاہم وہ مُحرم نہیں ہوئے)۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ نماز پڑھی اور احرام باندھا۔ اسی لئے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ ایسا کرنے سے اس پر وہ کچھ حرام نہیں ہوتا جو محرم پر ہوتا ہے۔ (جب تک تلبیہ نہ کہے)۔ اسی لئے وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھے، دعا پڑھے اور نیت بھی کرے مگر ہنوز تلبیہ نہ کہا ہو اور شکار کا گوشت کھائے (تو اس پر کچھ نہیں ہے)۔ کہتے ہیں کہ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نیت حج کرنے کے بعد (اور تلبیہ کہنے سے پہلے) شکار وغیرہ کا گوشت کھا لیتے تھے۔ کیونکہ (اس نیت کرنے سے) وہ شخص اس قصد (حج) سے منحرف نہیں ہوسکتا۔ جب تک احرام باندھ کر حج مکمل نہ کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا فریضۂ حج عزیمت ہو چکا ہے جس سے انحراف کر کے وہ واپس گھر نہیں جا سکتا۔ جب تک حج ادا نہ کرے۔ جبکہ ایسا کرنے

سے پہلے جا سکتا تھا۔ ہاں البتہ جب نیت کر کے تلبیہ بھی کہہ دے تو (اس سے وہ محرم بن جائے گا) اور اس پر شکار وغیرہ محرمات حرام ہو جائیں گے۔ اور اس پر وہ کچھ واجب ہو جائے گا جو محرم پر واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ احرام کا موجب تین چیزیں ہیں: (۱) اشعار (قربانی کے اونٹ کی کوہان پر زخم لگانا)۔ (۲) تلبیہ (لبیک اللّٰھم لبیک) کہنا۔ (۳) تقلید (قربانی کے جانور کے گلہ میں جوتا ڈالنا)۔ پس جب ان تین کاموں میں سے کوئی کام کرے تو اس نے گویا احرام باندھ لیا ہے۔ اور تلبیہ کہنے سے پہلے دوسرے سابقہ کام (نماز، دعا اور نیت وغیرہ) کرنے سے حج فرض تو ہو جاتا ہے (مگر احرام مکمل نہیں ہوتا)۔ (التہذیبین)

۵۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص مسجد شجرہ میں نماز پڑھے، احرام کے کپڑے پہنے اور حج کی نیت بھی کرے اور پھر خوشبو کو چھوئے یا شکار کرے یا اپنی زوجہ سے مباشرت کرے۔ تو جب تک تلبیہ نہ کہے اس پر کچھ (کفارہ) نہیں ہے۔ (التہذیب)

۶۔ علی بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بمقام ذوالحلیفہ احرام کے لئے غسل کیا۔ پھر اپنے غلاموں سے فرمایا تمہارے پاس شکار کا جو کچھ گوشت ہے وہ لے آؤ۔ چنانچہ وہ دو چکور لے آئے اور آپ نے احرام باندھنے سے پہلے کھائے اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ غسل کے بعد دو رکعت نماز بھی پڑھی اور پھر شکار کا گوشت کھایا۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۷۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی احرام کی تیاری کر رہا ہو تو جب تک تلبیہ نہ کہے تب تک عورتوں سے مقاربت کر سکتا ہے۔ (الفروع، التہذیب والاستبصار)

۸۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کوئی شخص مسجد شجرہ میں نمازِ ظہر پڑھے۔ احرام کے کپڑے اوڑھے اور پھر خوشبو لگائے یا شکار کرے یا اپنی زوجہ سے مباشرت کرے تو جب تک تلبیہ نہ کہے اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۹۔ زیاد بن مروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو احرام باندھنے کے لئے بالکل تیار ہوا۔ اور تمام شرطیں بجالایا۔ مگر ہنوز نماز نہیں پڑھی اور تلبیہ نہیں کہا! آیا وہ اسے توڑ کر عورتوں سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

۱۰۔ حسین بن ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایک احرام باندھنے والا شخص غسل کرنے کے بعد (اور تلبیہ کہنے سے پہلے) تیل لگا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

۱۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے باپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ جو شخص احرام کے کپڑے اوڑھ کر احرام کی تیاری کر چکا ہو۔ مگر تلبیہ کہنے سے پہلے اپنی زوجہ سے ہمبستری کرے تو اس پر (کفارہ میں) خون بہانا لازم ہے۔ (التہذ یبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے کہ جس نے علانیہ تو نہیں مگر آہستہ آہستہ تلبیہ کہہ دیا تھا۔ نیز کہا ہے کہ اس کا (تلبیہ سے پہلے ایسا کرنے سے) کفارہ کو استحباب پر محمول کرنا بھی ممکن ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ اس نے اشعار یا تقلید سے احرام باندھ لیا ہو۔

۱۲۔ جناب ابن ادریس حلیؒ حسن بن محبوب کی کتاب المشیخہ کے حوالہ سے اور وہ باسناد خود ابن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ حج کے احرام باندھنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: وہ تلبیہ کہنا ہے۔ پس جو شخص احرام باندھنے کے لئے آمادہ ہو (غسل کر کے، نماز پڑھ کے اور نیت کر کے اور) تلبیہ کہے تو اس پر وہ سب کچھ واجب ہو جاتا ہے جو محرم پر ہوتا ہے۔ (سرائر ابن ادریسؒ)

باب ۱۵

شب و روز میں اگرچہ ہر وقت احرام باندھا جا سکتا ہے مگر مستحب یہ ہے کہ زوالِ آفتاب کے وقت نمازِ ظہر کے بعد باندھا جائے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان اور عبید اللہ حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رات کے وقت احرام باندھو یا دن کے وقت، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مگر افضل یہ ہے کہ زوالِ آفتاب کے وقت ہو۔ (التہذیب کذا فی الفروع والمقنعہ للمفیدؒ)

۲۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارے لئے گنجائش ہے کہ نمازِ فریضہ کے بعد احرام باندھو یا نافلہ کے بعد یا رات کے وقت باندھو یا دن کے وقت۔ (التہذ یبین)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کے وقت احرام باندھا تھا یا دن کے وقت؟ فرمایا: دن کے وقت! عرض کیا: دن کے کس وقت؟ فرمایا: نمازِ ظہر کے وقت۔ (کذا فی التہذ یبین عن الحلبی عن الصادق علیہ السلام)۔ پھر عرض کیا: آپ کیا فرماتے ہیں کہ ہم کب احرام باندھیں؟ فرمایا: تم جب بھی باندھو برابر ہے

(فرمایا) حضرت رسول خداﷺ نے تو اس لئے نماز ظہر کے وقت باندھا تھا کہ ان دنوں (غسل کے لئے) پانی بہت کم ملتا تھا۔ اور وہ بھی (بارانی پانی) پہاڑوں کی چوٹیوں پر۔ لہٰذا ایک آدمی کو (اگر اس وقت غسل نہ کرتا تو پھر اسے) دوسرے دن اس وقت تک دھوپ میں پانی کا انتظار کرنا پڑتا تھا اور پھر بھی نہیں ملتا تھا۔ یہ (آج کل) پانی عام ہے۔ تو اس کا انتظام تو ابھی کیا گیا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، کذا فی التہذیبین مختصراً)

۴۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عراق کی طرف سے عقیق کے میقات یا ان مواقیت میں سے کسی دوسرے میقات پر پہنچو۔ اور تم احرام باندھنے کا ارادہ رکھتے ہو تو (پہلے) زیر بغل بال صاف کرو، ناخن کاٹو، زیر ناف بالوں پر نورہ لگاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ پہلے کون سا کام کرو۔ پھر مسواک کرو، غسل کرو اور احرام کے دو کپڑے اوڑھو۔ اور ان تمام کاموں سے زوالِ آفتاب کے وقت فراغت ہونی چاہیئے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر زوالِ آفتاب کا وقت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں البتہ مجھے زوالِ آفتاب کا وقت زیادہ پسند ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ احادیث اس سے پہلے (باب ۱۴ و باب ۲ از اقسام حج میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۶ و ۱۸ میں) آئیں گی جو اس مطلب پر فی الجملہ دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۶

احرام باندھنے کی کیفیت کا بیان اور منقولہ دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے اور نیت کا تلبیہ کے ساتھ متصل کرنا واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام نہیں ہوتا۔ مگر نمازِ فریضہ یا نافلہ کے بعد۔ پس اگر نمازِ فریضہ کے بعد باندھا جائے تو سلام پھیرنے کے بعد باندھا جائے گا۔ اور اگر نافلہ کے بعد ہو تو دو رکعت کے بعد ہوگا۔ پس جب نماز پڑھ چکو تو خدا کی حمد و ثنا کرو۔ اور سرکار محمدؐ (وآل محمدؐ) پر درود بھیجو۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم انی اسئلک ان تجعلنی ممن استجاب لک، و آمن بوعدک، واتبع امرک، فانی عبدک و فی قبضتک، لا اوقی الاّ ما وقیت، ولا آخذ الا ما اعطیت، و قد ذکرت الحج فاسئلک ان تعزم لی علیه علی کتابک و سنة نبیّک صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم، و تقوینی علی ما ضعفت، و تسلم منی مناسکی فی یسر منک و عافیة، و اجعلنی من وفدک الذین رضیت و ارتضیت و

سمیت و کتبت، اللّٰھم انی خرجت من شقة بعیدة، و انفقت مالی ابتغاء مرضاتک، اللّٰھم فتمّم لی حجتی و عمرتی، اللّٰھم انی ارید التمتع بالعمرة الی الحج علی کتابک و سنة نبیک صلی اللّٰه علیه و آله وسلم، فان عرض لی عارض یحبسنی فحلّنی حیث حبستنی بقدرتک الذی قدّرت علی، اللّٰھم ان لم تکن حجّة فعمرة، احرم لک شعری و بشری و لحمی و دمی و عظامی و مخی و عصبی من النساء و الثیاب و الطیب، ابتغی بذلک وجھک و الدار الآخرة﴾ فرمایا: احرام باندھتے وقت اس دعا کا ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے۔ پھر کھڑا ہو جا اور چل، پھر جب پیدل یا سواری پر پوری طرح چلنے لگو تو تلبیہ کہو۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب احرام تمتع کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم انی ارید ما امرت به من التمتع بالعمرة الی الحج فیسّر ذلک لی و تقبّله منی و اعنی علیه وحلّنی حیث حبستنی بقدرتک الذی قدرت علیّ احرم لک شعری و بشری من النساء و الطیب و الثیاب﴾۔ پس اگر چاہو تو اٹھتے ہی تلبیہ کہو۔ اور اگر چاہو تو اس وقت کہو جب تمہارا اونٹ روبقبلہ ہو کر روانہ ہو جائے۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ ابواب میں بالخصوص باب ۳۴ و ۳۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۷

احرام میں نیت کرنا واجب ہے اور اس سلسلہ میں بغیر بولے صرف قلبی قصد وارادہ ہی کافی ہے اور اسی پر اکتفا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں۔ تو کیا کہوں؟ فرمایا: کہہ ﴿اللّٰھم انی ارید ان اتمتّع بالعمرة الی الحج علی کتابک و سنة نبیک﴾ (پھر فرمایا) اور اگر چاہو تو انہی مطالب کا صرف دل میں قصد کرو۔ (کتب اربعہ)

۲۔ یعقوب بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں کس طرح احرام باندھوں؟ (کس طرح نیت کروں؟) فرمایا: چاہو تو (حج یا عمرہ کا) نام لو اور چاہو تو نہ لو! میں نے عرض کیا: آپ کس

طرح کرتے ہیں؟ فرمایا: میں دونوں (حج وعمرہ) کو اکٹھا کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں: ﴿لبیک بحجة و عمرة معاً لبیک﴾ پھر فرمایا: آگاہ باش! کہ میں نے تمہارے ساتھیوں کو اس کے علاوہ کچھ اور کہا ہے۔ (التہذیبین)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ حدیث کا آخری حصہ یا تو تقیہ پر محمول ہے۔ یا اس بات پر محمول ہے کہ ان کو صرف عمرۂ تمتع کی نیت کرنے کا حکم دیا ہے اور حج کا بعد میں قصد کریں کیونکہ یہ دونوں مل کر ایک ہی عبادت بنتے ہیں۔

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے تلبیہ کہتے وقت حج وعمرہ دونوں کا نام لیا۔ حالانکہ وہ (صرف عمرہ کرنا چاہتا ہے اور) حج نہیں کرنا چاہتا تو؟ فرمایا: لفظوں کا کوئی وزن نہیں ویسے اسے ایسا کرنا نہیں چاہیئے۔ (الفروع)

۴۔ ابوبکر حضرمی، زید شحام اور منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف تلبیہ کہیں اور (حج وعمرہ میں سے) کسی کا نام نہ لیں۔ اور فرمایا: جو صرف دل میں قصد کرتے ہیں وہ مجھے زیادہ پسند ہیں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ اسحاق بن عمار نے یہی مسئلہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے صرف دل میں قصد کرنے والے زیادہ پسند ہیں۔ پس تم تلبیہ کہو۔ اور کسی چیز کا نام نہ لو۔ (ایضاً)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۲۱ و ۲۳ اور ۲۴ میں اور طواف باب ۸۳ میں) آئینگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۱۸

نمازِ ظہر یا کسی اور نمازِ فریضہ کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر چھ رکعت یا چار رکعت یا (کم از کم) دو رکعت نماز پڑھ کر احرام باندھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نمازِ فریضہ پڑھ اور اس کے بعد حج یا عمرہ تمتع کا احرام باندھ۔ (الفروع)

۲۔ ابو الصباح کنانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی شخص نمازِ فریضہ کے بعد احرام باندھے تو آپ کیا فرمائیں گے یہ کافی ہے؟ فرمایا: ہاں!

(الفروع، کذافی التہذیب والاستبصار)

مگر حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ کی ایک روایت میں "غیر فریضہ" کے بعد کا لفظ مذکور ہے۔

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام باندھنے کے لئے (پہلے) چھ رکعت نماز پڑھ اور ان کے بعد احرام باندھ۔ (التہذیبین)

۴۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب نماز فریضہ کے علاوہ احرام باندھنا چاہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر باندھو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۶ میں اور اس سے پہلے باب ۲ و ۱۱ از اقسام حج میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۹ و ۲۰ و ۲۳ و ۳۴ و ۳۵ اور ۵۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

احرام کے لئے نمازِ عصر کے بعد اور دیگر تمام اوقات (مکروہہ وغیرہ) میں مستحبی نماز پڑھی جا سکتی ہے اور احرام کی سنتی نماز میں سورۂ قل ھو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون کا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب طواف کرو تو پانچ نمازیں ایسی ہیں کہ ان کا پڑھنا کسی وقت بھی ترک نہ کرو۔ (۱) نمازِ طواف۔ (۲) اور نماز احرام۔ الحدیث۔ (الفروع)

۲۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پانچ نمازیں ایسی ہیں جن کو ہر وقت پڑھ سکتے ہو۔ منجملہ ان کے ایک نمازِ احرام ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ادریس بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نمازِ عصر کے بعد میقات پر پہنچا تو؟ (جبکہ نوافلِ مبتدأ کا پڑھنا مکروہ ہے؟) فرمایا: نماز مغرب تک انتظار کرے؟ عرض کیا: اگر اس کا شتربان اتنی دیر ٹھہرنے سے انکار کرے تو؟ فرمایا: اسے سنت کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے! عرض کیا: آیا وہ عصر کے بعد (احرام کے لئے) نافلہ پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں حرج تو کوئی نہیں ہے مگر میں ناپسند کرتا ہوں کہ (اس کی) شہرت نہ ہو جائے (کہ شیعہ ہے) لہٰذا اس کا مؤخر کرنا مجھے زیادہ پسند ہے!

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن فضال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ذوالحلیفہ یا کسی اور میقات پر نمازِ عصر کے بعد پہنچتا ہے۔ یا کسی ایسے وقت پہنچتا ہے کہ کسی بھی نماز (فریضہ) کا وقت نہیں ہوتا تو کیا کرے؟ فرمایا: انتظار کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت داخل ہو جائے۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ آپ نے شہرت کے ڈر سے ایسا فرمایا ہے۔ (عصر کے بعد نافلہ پڑھنے کی وجہ سے اس کے شیعہ ہونے کی شہرت نہ ہو جائے۔ کیونکہ مخالفین ایسا نہیں کرتے)۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ (باب ۲۹ از اوقات نماز) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۰

جو شخص جہالت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر غسل کئے یا نماز پڑھے بغیر احرام باندھے اس کے لئے احرام کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن سعید سے اور وہ اپنے بھائی حسن سے نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص نے لاعلمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر نماز پڑھے یا غسل کئے بغیر احرام باندھا اس سلسلہ میں اس پر کیا ہے؟ اور اسے کیا کرنا چاہیئے۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ (احرام کا) اعادہ کرے۔ (التہذیب کذا فی الفروع)

باب ۲۱

مُحرِم پر واجب ہے کہ اس پر جو کچھ عمرہ یا حج تمتع وغیرہ واجب ہے اسی کی نیت کرے اور اس شخص کا حکم جو یوں نیت کرے کہ میں فلاں شخص کی طرح احرام باندھتا ہوں؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حج کے سلسلہ میں دو چیزوں میں ہمارے اصحاب میں باہمی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ تنہا حج کی نیت کر کے احرام باندھے پس جب طواف کعبہ کر چکے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کر چکے تو مُحل ہو جائے اور اسے عمرہ قرار دے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عمرۂ تمتع کی نیت کر کے احرام باندھے لہٰذا دو میں سے آپ کو کون سا طریقہ زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: (عمرہ) تمتع کی نیت کر کے باندھے۔

(الفروع، کذا فی التہذیب والاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے حج تمتع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیا کرے؟ (احرام کی نیت کیا کرے؟) فرمایا: عمرہ (تمتع) کی نیت کرکے حج کا احرام باندھے۔ (التہذیبین)

۳۔ اسماعیل جعفی بیان کرتے ہیں کہ میں، میسّر معہ اپنے اصحاب کی ایک جماعت (حج کے لئے) روانہ ہوئے۔ زرارہ نے ہم سے کہا کہ تم حج کا تلبیہ کہو۔ چنانچہ ہم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ہم سب ''صرورہ'' ہیں (اس سے پہلے حج نہیں کیا)۔ پس ہم کیا کریں؟ فرمایا: عمرۂ (تمتع) کی نیت کرکے تلبیہ کہو۔ پس جب ہم وہاں سے باہر نکلے تو (زرارہ کے بھائی) عبد الملک بن اعین آرہے تھے تو میں نے ان سے کہا: کیا تم زرارہ سے تعجب نہیں کرتے جنہوں نے ہمیں کہا کہ تم حج کا احرام باندھو۔ جب کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمیں عمرہ کا احرام باندھنے کا حکم دیا ہے (عبد الملک کوئی جواب دیئے بغیر) امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کے کچھ موالیوں کو زرارہ نے آپ کی جانب سے یہ حکم دیا کہ وہ حج کا احرام باندھیں۔ مگر آپ نے ان کو عمرہ کا احرام باندھنے کا حکم دیا؟ (یہ اختلاف کیوں ہے؟)۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہر انسان اپنی حد (اور عقل) کے مطابق بات سنتا (اور سمجھتا) ہے! لوگوں کو واپس بلاؤ۔ جب ہم دوبارہ حاضر خدمت ہوئے تو ہم سے فرمایا: حج کا احرام باندھو۔ کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ زرارہ کی روایت تقیہ پر محمول ہے یا مستحبی حج میں ایسا کرنے کے جواز پر محمول ہے۔ یا پھر مکہ اور اس کے قرب و جوار میں رہنے والوں پر محمول ہے۔ (جن کا فریضہ حج افراد یا قرآن ہے)

۴۔ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کس چیز کا احرام باندھوں؟ فرمایا: نہ حج کا نام لو اور نہ عمرہ کا! البتہ دل میں عمرہ (تمتع) کی نیت کرو۔ پس اگر حج تمتع کر سکے تو فھو المطلوب ورنہ عام حج تو بجا لا سکو گے۔ (ایضاً)

۵۔ حمران بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام علیہ السلام نے پوچھا: کس طرح احرام باندھا ہے؟ عرض کیا: عمرہ کا! امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: حج کا احرام باندھ کر (عمرہ) تمتع کا کیوں قصد نہ کیا؟ اس طرح تمہارا عمرہ کوفی (تمتع) اور حج مکی ہو جاتا! اور اگر احرام باندھتے وقت نیت (عمرۂ) تمتع کی کرتے اور تلبیہ حج کا کرتے تو تمہارا عمرہ اور حج دونوں کوفی ہو جاتے (حج تمتع بن جاتا)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے حمران بن اعین کی روایت کو عمرہ کا احرام باندھنے کو عمرۂ مفردہ کے احرام پر محمول کیا ہے، نہ کہ عمرۂ تمتع پر۔ اور پھر اس حدیث کے تتمہ اور امام علیہ السلام کے وضاحتی بیان سے

استدلال کیا ہے۔

۶۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عثمان (اپنے دورِ حکومت میں مدینہ سے) حج کے ارادہ سے نکلے اور جب مقام ابواء پر پہنچے تو ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ منادی کرے کہ (اے لوگو!) اس کو حج بناؤ اور تمتع نہ بناؤ۔ جب یہ منادی ندا دیتا ہوا جناب مقداد بن اسودؓ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تم جب ظمی ٹانگوں والی اور جوان اونٹنیوں کے پاس سے گزرو گے تو وہاں ایک شخص کو پاؤ گے جو تمہارے اس منادی کی مخالفت کرے گا۔ چنانچہ وہ منادی جب ان اونٹنیوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضرت امام علی علیہ السلام اپنی سواریوں کو درختوں کے پتے اور آٹا کھلا رہے ہیں انہوں نے جب یہ ندا سنی تو سواریوں کو وہیں چھوڑا اور سیدھے عثمان کے پاس گئے۔ اور فرمایا: یہ تم نے کیا منادی کرائی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ میری ذاتی رائے ہے! فرمایا: بخدا تم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے طریقہ کے خلاف منادی کرائی ہے اس کے بعد آپ علیہ السلام بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے واپس لوٹے: ﴿لبیک بحجة و عمرة معاً لبیک﴾ (کہ میں حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہوں)۔ مروان بن حکم کہا کرتا تھا کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں (کہ جب حضرت امام علی علیہ السلام یہ) فرما رہے تھے آنجناب علیہ السلام کے ہاتھوں پر آٹے کی سفیدی اور پتوں کی سبزی موجود تھی۔ (جو اونٹنیوں کو کھلانے کی وجہ سے جم گئی تھی)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کے تلبیہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس عمرۂ تمتع کا احرام باندھا جو حج سے متصل ہے۔ تو گویا دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔ کہ وہ اس طرح باہم مرتبط ہیں کہ ایک کا دوسرے سے جدائی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور قبل ازیں کیفیت حج اور اقسام حج (باب ۲ میں) اس شخص کا حکم گزر چکا ہے جو یوں احرام باندھے کہ "میں فلاں شخص کی طرح احرام باندھتا ہوں۔"

باب ۲۲

جب عمرۂ تمتع واجب نہ ہو تو پھر حج کی نیت کرنا جائز ہے اور پھر اس حج سے عمرۂ تمتع کی طرف نیت تبدیل کرے گا بشرطیکہ قربانی کا جانور ہمراہ ہانک کر نہ لے جائے اور جو شخص نیت کسی حج کی کرے اور زبان سے کسی اور قسم کا نام لے تو نیت معتبر ہوگی۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حج تمتع کرنا چاہتا ہے وہ (کس طرح احرام) باندھے؟ فرمایا: احرام حج کا

باندھے اور نیت عمرہ کی کرے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حمران بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے تلبیہ کہنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: حج کا تلبیہ کر۔ اور مکہ پہنچ کر جب طواف کر کے نماز پڑھ چکے (اور سعی کر چکے) تو محل ہو جا۔ (ایضاً)

۳۔ زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حج تمتع کس طرح کروں؟ فرمایا: میقات پر جاؤ اور (عمرہ کی نیت سے) حج (تمتع) کا احرام باندھو۔ اور مکہ پہنچ کر، طواف کر کے، مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھ کے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے تقصیر کر چکو تو ہر چیز سے محل ہو جاؤ۔ اور پھر حج (تمتع) ادا کئے بغیر تم مکہ سے کہیں باہر نہیں جا سکتے۔ (ایضاً کذا عن احمد بن محمد عن الرضاؑ) (اس میں عمرہ کی نیت کر کے حج کا تلبیہ کہنے کی صراحت ہے)۔

۴۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے حج افراد کا احرام باندھا اور پھر مکہ پہنچ کر طواف کیا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کی۔ تو؟ فرمایا: (نیت تبدیل کر کے) اسے عمرۂ تمتع قرار دے دے مگر یہ کہ قربانی کا جانور ہمراہ ہانک کر لایا ہو۔ اور پھر جب تک قربانی قربان گاہ (منیٰ) تک نہ پہنچ جائے تب تک مُحل نہیں ہو سکتا۔ (آخر تک حج افراد ہی رہے گا)۔ (ایضاً)

۵۔ صفوان بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ابن سراج نے آپ کی طرف سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے پوچھا کہ ایک شخص نے حج کا احرام باندھا۔ پھر مکہ میں داخل ہوا اور طواف کعبہ کیا۔ (اس کی نماز پڑھی) اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور پھر اس حج کو تبدیل کر دیا۔ اور اسے عمرۂ تمتع قرار دے دیا اور آپ نے اسے حکم دیا کہ نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ (یہ کہاں تک درست ہے؟) امامؑ نے فرمایا: ہاں اس نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا اور میں نے اسے یہ جواب دیا تھا کہ ایسا نہیں کر سکتا۔ (لیکن اب کہتا ہوں کہ) اس کے لئے جائز ہے کہ اپنے آپ کو مُحل بنائے اور اسے عمرۂ تمتع قرار دے۔ اور یہ میرے والد سے آخری ملاقات کا واقعہ ہے کہ جب وہ (احرام کھول کر) فضل بن ربیع کے پاس تشریف لے گئے تو اس کے بدن پر (احرام کے) دو کپڑے اور ایک گول چادر موجود تھی! تو فضل نے آپ سے کہا: یا ابوالحسن! ہمارے لئے آپ کی سیرت میں بہترین نمونۂ عمل موجود ہے! آپ کا حج بھی افراد تھا اور میرا بھی۔ (تو جب آپ نے بدل لیا۔ تو میں بھی کیوں نہ بدل لوں؟) اس پر میرے والد نے فرمایا: نہیں میرا حج افراد نہیں بلکہ میرا حج تمتع ہے۔ اس پر فضل بن ربیع نے کہا کہ جب میں طواف کعبہ کر چکا ہوں تو میں بھی اپنے حج (افراد) کو حج تمتع بنا سکتا ہوں؟ میرے والد ماجدؑ نے فرمایا: ہاں! ایسا کر سکتا ہے۔ اس کے بعد محمد بن جعفر نے یہ بات سفیان بن عیینہ اور اس کے

اصحاب تک پہنچائی اور میرے والد ماجد پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے کہا کہ (امام) موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) نے فضل بن ربیع کو ایسا ایسا فتویٰ دیا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ابن سراج والی روایت واضح طور پر تقیہ پر محمول ہے۔ (جس میں حج افراد کو حج تمتع سے بدلنے کی ممانعت کی گئی ہے جیسا کہ مخالفین کا نظریہ ہے)۔

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے پہلے احرام حج باندھا۔ اور غلطی سے (حج کی بجائے) عمرہ (مفردہ) کہہ دیا تو؟ فرمایا: اس پر کچھ بھی نہیں ہے وہ اس احرام کو حج کا احرام ہی سمجھے (جس کی نیت تھی)۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے اقسام حج (باب ۲ وغیرہ) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۳

مُحرم کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے شرط کرے کہ جب وہ (کسی وجہ سے) اسے راستہ میں روک لے گا تو وہ وہیں محل ہو جائے گا اور اگر حج نہ کر سکا تو عمرہ بجالائے گا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حج میں شرط مقرر کرنا چاہتا ہے وہ کس طرح کرے؟ فرمایا: احرام باندھتے وقت یوں کہے: ﴿حلّنی حیث حبستنی فان حبستنی فھی عمرۃ﴾ (یا اللہ! تو جہاں بھی مجھے روک لے وہیں مجھے محل بنا دے اور اگر تو نے مجھے روک دیا تو یہ عمرہ ہوگا)۔ (التہذیبین)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عمرہ مفردہ کا احرام باندھنے والا یہ شرط مقرر کرے کہ وہ اسے جہاں بھی روکے وہیں اسے محل بنا دے۔ اور حج افراد والا یہ شرط مقرر کرے کہ اگر یہ حج نہ کر سکا تو پھر عمرہ (مفردہ) کرے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود حنان بن سدیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب مسجد شجرہ کے پاس جاؤ تو (اپنے اوپر) لازم کرو۔ میں نے عرض کیا: کیا لازم کروں؟ فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ اس کے بعد یوں کہو: ﴿اللّٰھم انی ارید ان اتمتع بالعمرۃ الی الحج فان اصابنی قدرک فحلنی حیث حبستنی بقدرک﴾ (یا اللہ! میں عمرہ تمتع بجالانا

چاہتا ہوں لیکن اگر تیری قضا وقدر مجھے کہیں روک دے تو تو مجھے وہیں محل بنادے)۔ پھر جب میل والی جگہ پر پہنچو تو تلبیہ کہو۔ (قرب الاسناد)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حمران بن اعین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے (احرام باندھتے وقت خدا سے) کہا: ﴿حلنی حیث حبستنی﴾ (تو جہاں بھی مجھے روک دے وہیں محل بنادے) تو؟ فرمایا: جہاں بھی خدا اسے روک دے پس وہ وہیں محل ہو جائے گا۔ فرمایا: کیا اس نے ایسا کہا نہیں تھا؟ (الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۶ اور اس سے پہلے باب ۳ از اقسام حج و باب ۹ از اعتکاف میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۴ و باب ۲۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

جس شخص نے احرام میں وہ شرط مقرر کر لی تھی (جو سابقہ باب میں مذکور ہے) تو اگر وہ کسی وجہ سے راستہ میں روک دیا گیا تو اگر اس پر (مستقر) حج واجب تھا تو وہ اگلے سال ساقط نہیں ہوگا ورنہ ساقط ہو جائے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر یعنی لیث بن البختری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص (احرام میں خدا سے) یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ "تو جہاں بھی مجھے روک دے وہیں مجھے محل بنا دینا" تو (اگر وہ راستہ میں رک جائے تو) آیا آئندہ سال اس پر حج واجب ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیبین)

۲۔ سابقہ باب کی پہلی حدیث کا تتمہ یوں ہے: "میں (ابوالصباح کنانی) نے عرض کیا۔ پس اگر وہ روک دیا جائے تو اس پر آئندہ سال حج واجب ہے۔ فرمایا: ہاں! صفوان کہتے ہیں کہ اس روایت کو ہمارے بہت سے اصحاب نے نقل کیا ہے۔ سب کہتے ہیں کہ اس پر آئندہ سال حج واجب ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ذریح محاربی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے حج تمتع کا احرام باندھا مگر احرام باندھنے کے بعد کسی عارضہ کی وجہ سے رک گیا۔ اب وہ کیا کرے؟ فرمایا: آیا اس نے خدا سے یہ شرط مقرر نہیں کی تھی کہ اسے جب بھی منجانب اللہ کوئی عارضہ لاحق ہوگا تو خدا اسے محل کر دے گا؟ عرض کیا کہ ہاں یہ

شرط کی تھی! فرمایا: پس وہ محل ہو کر اپنے گھر واپس لوٹ جائے۔ اس کا کوئی احرام نہیں ہے کیونکہ سب وعدہ وفا کرنے والوں میں سے خدا زیادہ ایفاء عہد کرنے والا ہے۔ عرض کیا کہ آیا اس پر آئندہ سال حج ہے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب حج مستحبی ہو۔ (نیز اس واجبی حج پر بھی محمول ہو سکتا ہے جو مستقر نہ ہو۔ یعنی اسی سال اس پر حج واجب ہوا تھا۔ اور وہ بلا تاخیر روانہ ہو گیا۔ مگر راستہ میں کوئی عارضہ لاحق ہو گیا۔ اور نہ جاسکا۔ اور آئندہ سال تک مستطیع نہ رہا)۔ واللہ العالم۔

باب ۲۵

اگر کوئی شخص سابقہ طریقہ پر خدا سے شرط نہ بھی کرے تو رکاوٹ کے وقت اسے اپنے آپ کو محل کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ (حاجی) شرط مقرر کرے یا نہ کرے وہ بہر حال (رکاوٹ کے بعد) محل ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حمزہ بن حمران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص (خدا سے) یہ شرط مقرر کرے کہ "مجھے وہیں محل کر دینا جہاں روکنا"۔ تو؟ فرمایا: وہ یہ شرط مقرر کرے یا نہ کرے۔ جہاں بھی وہ منجانب اللہ کسی وجہ سے رک جائے وہ محل ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں جیسے حدیث ﴿کلما غلب اللہ علیہ فاللہ اولی بالعذر﴾۔

باب ۲۶

سیاہ رنگ کے کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن مختار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص سیاہ رنگ کے کپڑے میں احرام باندھتا ہے تو؟ فرمایا: سیاہ رنگ کے کپڑے میں نہ احرام باندھا جائے اور نہ ہی میت کو کفن دیا جائے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ا، باب ۲۱ از کفن میں یہی روایت گزر چکی ہے) اور لباس مصلی باب ۱۹ میں سیاہ رنگ کا لباس پہننے کی کراہت پر دلالت کرنے والی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۷

احرام کے دونوں کپڑوں کا اس قسم سے ہونا واجب ہے جن میں نماز صحیح ہوتی ہے ہاں ان کا سفید روئی کا ہونا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر وہ کپڑا جس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے اس میں احرام باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ دو کپڑے جن میں آپ نے احرام باندھا تھا وہ یمن کے مقام عبر و اظفار کی دو چادریں تھیں اور انہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفن دیا گیا تھا۔ (الفقیہ، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن علی سے اور وہ ہمارے بعض اصحاب سے اور وہ بعض آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئی کی دو چادروں میں احرام باندھا تھا۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الکفن وغیرہ میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۷ و ۳۸ از تروک احرام میں) آئیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان دو کپڑوں کا پاک ہونا بھی واجب ہے۔

باب ۲۸

سبز وغیرہ رنگ کی چادروں میں احرام باندھنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود خالد بن ابو العلاء خفاف سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بدن مبارک پر سبز رنگ کی چادر دیکھی جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

(الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حماد نوا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یا ان کی موجودگی میں امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص چادر میں احرام باندھتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ (پھر فرمایا) لوگ چادروں میں ہی تو احرام باندھتے تھے۔ (الفقیہ)

۳۔ عمرو بن شمر اپنے باپ (شمر) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے بدن پر مضبوط بناوٹ کی چادر تھی جبکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ (ایضاً)

باب ۲۹

مرد کا خالص ریشم کے کپڑے میں احرام باندھنا جائز نہیں ہے ہاں البتہ اس مخلوط میں جائز ہے اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جس میں دوسرا دھاگہ غالب ہو۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا اس چادر میں احرام باندھا جاسکتا ہے جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ صرف خالص ریشم ناپسندیدہ ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حنان بن سدیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا جبکہ میں بھی وہاں بیٹھا تھا کہ آیا اس کپڑے میں احرام باندھا جاسکتا ہے جس میں ریشم کی کچھ آمیزش ہو؟ آپ علیہ السلام نے ایک قرمزی چادر طلب فرمائی۔ اور فرمایا: میں اس میں احرام باندھتا ہوں جبکہ اس میں ریشم کی کچھ آمیزش ہے۔

(الفروع، الفقیہ، قرب الاسناد، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۷ اور اس سے پہلے باب ۱۳ از لباس مصلّی میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۹ و ۴۱ از تروک احرام میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۰

دو سے زائد کپڑوں میں احرام باندھنا جائز ہے۔ ان کو احرام کے بعد پہنے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم دو چادریں اوڑھتا ہے تو؟ فرمایا: سردی اور گرمی سے بچنے کی خاطر اگر چاہے تو تین بھی اوڑھ سکتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مُحرم ان کپڑوں کے ساتھ جن میں احرام باندھتا ہے اور کپڑوں کو بھی شامل کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: جب پاک ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۴۸ میں اور باب ۵۲ از تروکِ احرام میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۱

احرام کے کپڑوں کو تبدیل کرنا جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ انہی کپڑوں میں طواف کیا جائے جن میں احرام باندھا تھا اور ان کپڑوں کا فروخت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم اپنے کپڑے تبدیل کرے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب مکہ میں داخل ہو جائے تو بہتر ہے کہ وہی کپڑے پہنے رکھے جن میں احرام باندھا اور ان کا فروخت کرنا مکروہ ہے۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان کے فروخت کرنے کی رخصت بھی مروی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم اپنے کپڑے تبدیل کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا: اگر ان کو کوئی چیز لگ جائے تو آیا ان کو دھو بھی سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب)

۴۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام محرم کے اس کپڑے کو فروخت کرنا مکروہ جانتے تھے جس میں اس نے کبھی احرام باندھا تھا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو فی الجملہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں (باب ۱۳ کا مفہوم) اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۸ از تروکِ احرام) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۲

خز (ریشم اور اون کے بنے ہوئے) کپڑے میں مرد اور عورت دونوں کیلئے احرام باندھنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ

کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم خز پہن سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر عورت زربفت اور خز میں احرام باندھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ جناب طبرسیؒ باسناد خود محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ الشریف کی خدمت میں خط لکھا کہ آیا آدمی خز کی چادر میں احرام باندھ سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ کوئی حرج نہیں۔ ایک نیک قوم نے ایسا کیا ہے۔ (الاحتجاج للطبرسیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۷ اور قبل ازیں باب ۱۰۸ از لباس مصلی میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۳

احرام والی عورت سلا ہوا کپڑا، اور مخلوط ریشم پہن سکتی ہے۔ ہاں البتہ خالص ریشم اور قفازین (دستانہ) نہیں پہن سکتی اور سوائے بعض مستثنیٰ چیزوں کے باقی وہ ہر چیز پہن سکتی ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا عورت بٹن والی قمیص، ریشم کا بنا ہوا کپڑا، خز اور دیباج (جس کا تانا بانا ریشم کا ہو) پہن سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں اس کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز وہ خلخال (پازیب) اور کنگھن بھی پہن سکتی ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود نظر بن سوید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ احرام والی عورت کون سے کپڑے پہن سکتی ہے؟ فرمایا: وہ سوائے زعفران اور مہندی سے رنگے ہوئے کپڑوں کے اور ہر قسم کا کپڑا پہن سکتی ہے۔ ہاں البتہ دستانہ بھی نہ پہنے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ ابو عیینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عورت احرام کی حالت میں ہو تو وہ کون سا کپڑا پہن سکتی ہے؟ فرمایا: تمام کپڑے پہن سکتی ہے ماسوا دستانہ، برقع اور خالص ریشم کے! عرض کیا: آیا خز (ریشم اور اون کا بنا ہوا کپڑا) پہن سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: اگر اس کا تانا ریشم ہو تو؟ فرمایا: جب تک خالص ریشم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

۴۔ اگر عورت زربفت اور خز کے کپڑے میں احرام باندھے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے ہاں البتہ خالص ریشم مکروہ ہے۔(الفقیہ)

۵۔ ابوالعلا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام احرام والی عورت کے لئے برقع اور دستانے مکروہ جانتے تھے۔(ایضاً)

۶۔ سماعہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا احرام والی عورت ریشم پہن سکتی ہے؟ فرمایا: وہ خالص ریشم جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو وہ اسے نہیں پہننا چاہیئے۔ ہاں البتہ خز، اور وہ کپڑا جس پر ریشم کا نقش و نگار ہو اس کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور اگر اس کے پاس سے مرد گزرے تو اس سے اپنے کپڑے کے ساتھ پردہ کرے۔ اور سورج (کی تپش سے بچنے کے لئے) ہاتھوں کا پردہ نہ بنائے۔ اور خز پہن سکتی ہے۔ اور یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ خز میں ریشم ہوتا ہے تو (ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ) محض خالص ریشم اس کے لئے مکروہ ہے۔ (اور خز میں تو اون کی آمیزش ہے)۔(ایضاً)

۷۔ جناب ابن ادریس حلیؒ نوادر بزنطی سے اور وہ جمیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ حج تمتع کے لئے کس قدر (قربانی) کافی ہے؟ فرمایا: ایک بکری۔ پھر سوال کیا کہ آیا (احرام والی) عورت خالص ریشم پہن سکتی ہے؟ فرمایا: نہ۔(السرائر)

۸۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عیص بن قاسم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام والی عورت ہر کپڑا پہن سکتی ہے۔ سوائے خالص ریشم اور دستانے کے۔

(الفروع، التہذیب والاستبصار)

۹۔ اسماعیل بن فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا عورت حالت احرام میں خالص ریشم پہن سکتی ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ احرام کے علاوہ پہن سکتی ہے۔(الفروع)

باب ۳۴

محرم کے لئے مستحب ہے کہ اگر پیدل ہے تو جہاں سے احرام باندھے وہیں تلبیہ کی آواز بلند کرے اور اگر سوار ہے تو بیداء (چٹیل میدان) یا "ردم" نامی جگہ کی ابتداء سے آواز بلند کرے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اگر تم پیدل ہو تو مسجد (شجرہ) سے ہی تلبیہ کی آواز بلند کرو۔ اور اگر سوار ہو تو پھر جب تمہاری سواری مقام بیداء

(میدان) پر چڑھے (تو تلبیہ کی آواز بلند کرو)۔ (التہذیبین)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم (احرام کی) نماز سے فارغ ہو اور جو کچھ احرام باندھنا ہے وہ بھی باندھ چکو۔ تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور پیدل ہو یا سوار تھوڑا سا چلو اور راہ پڑ جاؤ تو پھر لبیک کہو۔ (التہذیب)

۳۔ معاویہ بن وھب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے احرام باندھنے کی تیاری کے بارے میں سوال کیا (کہ کہاں سے کرنی چاہیئے؟) فرمایا: مسجد شجرہ سے! کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں (احرام کی) نماز پڑھی ہے۔ اور تم کچھ لوگوں کو دیکھو کہ وہ وہیں سے احرام باندھتے ہیں (تلبیہ کرتے ہیں) مگر تم ایسا نہ کرو۔ جب تک بیداء کے اس مقام تک نہ پہنچ جاؤ۔ جہاں تمہارے بائیں جانب میل کا نشان ہے۔ تو وہاں پہنچ کر اسی طرح محمل میں بیٹھے ہوئے تلبیہ (کے ساتھ آواز بلند) کرو۔ ﴿لبیک اللّٰھم لبیک﴾ الحدیث۔

(التہذیبین)

۴۔ منصور بن حازم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (احرام کی) نماز مسجد شجرہ میں پڑھ چکو تو جب تک بیداء میں داخل نہ ہو جاؤ۔ تب تک تلبیہ نہ کہو۔ جہاں لوگ بیان کرتے ہیں کہ (سفیانی کا) لشکر زمین میں دھنسے گا۔ (ایضاً)

نوٹ:۔ دوسری روایت میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہیں سے تلبیہ کہتے تھے۔ (ایضاً)

۵۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا: جب احرام باندھنا چاہوں تو کیا کروں؟ فرمایا: مسجد شجرہ سے نماز فریضہ کے بعد احرام باندھو۔ اور جب بیداء (میدان میں) راہ پڑ جاؤ تو تلبیہ کہو۔ عرض کیا کہ (اگر مدینہ کی بجائے) عراق کے راستہ سے آؤں تو؟ فرمایا: (اپنے میقات سے احرام باندھ لو اور) جب تمہارا اونٹ راہ پڑ جائے تو تلبیہ کہو۔

(قرب الاسناد)

۶۔ علی بن جعفرؒ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ جو آدمی مسجد شجرہ سے احرام باندھے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ جب تک مقام بیداء پر نہ چڑھے تب تک تلبیہ نہ کہے؟ فرمایا: جب تک بیداء کے مقام میل تک نہ پہنچ جائے تب تک تلبیہ نہ کہے۔ اور جہاں تک مسجد شجرہ کا تعلق ہے تو وہاں سے تلبیہ کہنا جائز نہیں ہے۔

(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (یہ عدم جواز) وجوب کی نفی پر محمول ہے (کہ وہاں ہی تلبیہ کہنا واجب نہیں ہے) یا اس

معنی پر محمول ہے کہ مسجد شجرہ کے پاس تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا مرجوح ہے نہ کہ مطلقاً تلبیہ کہنا۔ اور جہر کرنا بھی وہاں حرام نہیں ہے (بلکہ صرف مرجوح ہے)۔ کما یأتی انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔

۷۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) کے دن مقام ابراہیمؑ کے پاس سے (حج تمتع کا) احرام باندھے اسے چاہیئے کہ وہ احرام باندھ کر وہاں سے نکلے اور جب ''ردم'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں تلبیہ کہے۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۵

جہاں (جس میقات) سے بھی احرام باندھا جائے وہیں سے تلبیہ سے آواز بلند کرنا جائز ہے البتہ تھوڑا سا چل کر ایسا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم عمرہ اور برید البعث (کے میقات) سے احرام باندھو تو نماز پڑھو اور نماز کے بعد وہ کچھ (تلبیہ) کہو جو احرام باندھنے والا کہتا ہے۔ یہ اگرچہ تم اسی جگہ پر کر سکتے ہو۔ جہاں سے احرام باندھا ہے۔ لیکن اگر تھوڑا سا آگے چل کر تلبیہ کہو تو اس میں فضیلت ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا حج تمتع کرنے والے شخص کے لئے مسجد شجرہ میں تلبیہ کا اظہار کرنا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں! (پھر فرمایا کہ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لئے بمقام بیداء تلبیہ کہا تھا کہ چونکہ لوگوں کو تلبیہ معلوم نہیں تھا۔ اس لئے چاہتے تھے کہ وہاں عام لوگوں کو اس کا طریقہ بتائیں۔ (الفروع، التہذیب، الفروع)

۳۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ جب آدمی نماز کے بعد احرام باندھے تو آیا اس وقت تلبیہ کہے کہ جب اس کا اونٹ راہ پڑ جائے یا اسی جگہ بیٹھے ہوئے بھی تلبیہ کہہ سکتا ہے؟ فرمایا: جس طرح جی چاہے کرے؟ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ و ۳۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۸ و ۴۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۶

احرام باندھتے وقت تلبیہ ﴿لبیک اللّٰھم لبیک...... الخ﴾ کہنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو حدیثیں قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (اماميںؑ میں سے ایک امامؑ) سے سوال کیا کہ تلبیہ کیوں (واجب) قرار دیا گیا ہے؟ فرمایا: خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ ﴿اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ﴾ (لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ۔ وہ پیادہ اور لاغر سواریوں پر سوار ہو کر ہر دور دراز کھائیوں سے تمہارے پاس آئیں گے) چنانچہ جب جناب (خلیلؑ) نے ندا دی تو ہر طرف سے لوگوں نے لبیک کہی۔

(الفروع، الفقیہ، علل الشرائع، السرائر)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تلبیہ یہ ہے: ﴿لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک والملک لا شریک لک لبیک ذا المعارج لبیک﴾ الحدیث۔ آخر حدیث میں فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اول کلام والے چار تلبیے ضروری ہیں اور یہ فرض ہیں اور یہ خالص توحید ہیں اور انہی کے ساتھ رسولوںؑ نے تلبیہ کہا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ تلبیہ کیا ہے؟ اور اس کی علت کیا ہے؟ فرمایا: جب لوگ احرام باندھتے تھے تو خدا تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا: "اے میرے بندو! اور اے میری کنیزو! میں تمہیں اسی طرح جہنم پر حرام کروں گا جس طرح تم نے میرے لئے احرام باندھا ہے۔" تو وہ خدا کی اس آواز و پکار پر لبیک کہتے تھے ﴿لبیک اللّٰھم لبیک﴾۔

(الفقیہ، عیون الاخبار)

۴۔ ابان ایک شخص کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ تلبیہ کو تلبیہ کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: یہ جواب ہے جو جناب موسیٰؑ نے خداوند عالم کی نداء پر دیا تھا۔ (عیون الاخبار)

۵۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود عاصم بن حمید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب حضرت رسول خداﷺ (مسجد شجرہ سے احرام باندھ کر) جب بیداء کے میل والے مقام پر پہنچے تو ان کے لئے اونٹنی پیش کی گئی جس پر آپ سوار ہو گئے۔ پس جب اونٹنی روانہ ہو گئی تو آنحضرتﷺ نے چار تلبیے کہتے ہوئے کہا: ﴿لبیک اللّٰھم لبیک لا

شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک لا شریک لک لبیک ﴾ (امامؑ نے) فرمایا: یہاں خبیث لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔ پھر فرمایا: لوگوں نے ان (تلبیات میں) کچھ اضافہ کر دیا جو اچھا ہے۔ (قرب الاسناد)

۶۔ حسان مدائنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت رسول خداؐ کا تلبیہ کیا تھا؟ فرمایا: وہ یہی ہے جو آج کل لوگ کہتے ہیں آپ "ذی المعارج" بہت کہتے تھے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱و۲۲و۳۴و۳۵ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۷و۵۲و۵۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۷

مرد کے لئے تلبیہ کہتے وقت آواز کا بلند کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول خداؐ نے احرام باندھا تھا تو جبرئیلؑ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے اصحاب کو عج و ثج کا حکم دیں۔ (پھر وضاحت کرتے ہوئے کہا) عج تو بلند آواز سے تلبیہ کہنا ہے اور ثج بدنی قربانی دینا ہے۔ جابر بن عبداللہ (انصاری) بیان کرتے ہیں کہ (ہم نے اس قدر بلند آواز سے تلبیہ کہا) کہ ہنوز مقام روحا تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ ہماری آواز بیٹھ گئی۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب، معانی الاخبار)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا: جب بھی کوئی احرام باندھنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کی دائیں اور بائیں جانب سے خاک کی آخری حد تک ہر وہ چیز جو وہاں موجود ہے تلبیہ کہتی ہے۔ اور دونوں فرشتے (کراماً کاتبین) اس سے کہتے ہیں اے بندۂ خدا تجھے بشارت ہو۔ (فرمایا) اور خدا جب بھی کسی بندہ کو بشارت دیتا ہے تو وہ جنت کی ہی ہوتی ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ نیز حضرت امیرؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خداؐ کے پاس آئے اور ان سے کہا: تلبیہ مُحرم کا شعار و علامت ہے۔ پس تلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند کرو ﴿لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک﴾۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۸

عورتوں کے لئے بالجہر تلبیہ کہنا مستحب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضالہ بن ایوب سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے عورتوں سے چار چیزیں اٹھالی ہیں: (۱) بالجہر تلبیہ کہنا۔ (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (یعنی وہاں دوڑنا)۔ (۳) کعبہ کے اندر داخل ہونا۔ (۴) اور حجر اسود کو بوسہ دینا۔
(التہذیب، کذا فی الفقیہ عن ابی سعید المکاری عن الصادق علیہ السلام)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے باپ (محمد) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! عورتوں پر جمعہ (واجب) نہیں ہے اور نہ ہی وہ تلبیہ بلند آواز سے کریں گی۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں پر بالجہر تلبیہ کہنا نہیں ہے۔ (الفروع، کذا فی التہذیب)

باب ۳۹

گونگے آدمی کے لئے تلبیہ کہنے کے لئے صرف زبان ہلانا اور اشارہ کرنا کافی ہے اور مستحب یہ ہے کہ اس کی طرف سے تلبیہ کہا جائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: گونگے آدمی کا تلبیہ، اس کا تشہد، اور نماز میں قرآن کی تلاوت صرف زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ (الفروع، المقنعہ)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حج پر گیا جو اچھی طرح تلبیہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ تو اس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فتویٰ طلب کیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی طرف سے تلبیہ کہہ دیا جائے۔
(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے قرأت کے باب (باب ۶۷ میں) گزر چکی ہیں اور

کچھ اس کے بعد حلق والے باب میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۰

واجبی اور مستحبی تلبیہ کی کیفیت اور اس کے بعض دوسرے احکام۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: تم جس طرح محملوں میں سوار ہو اسی حالت میں (بیداء کے مقام پر) اس طرح تلبیہ کہو: ﴿لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک بمتعة بعمرة الی الحج﴾۔(التہذیب والاستبصار)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا۔ تلبیہ یہ ہے کہو: ﴿لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک" لبیک ذالمعارج لبیک لبیک داعیاً الی دار السلام لبیک لبیک غفار الذنوب لبیک لبیک اھل التلبیة لبیک لبیک ذالجلال و الاکرام لبیک لبیک تبدی و المعاد الیک لبیک لبیک تستغنی و یفتقر الیک لبیک لبیک مرھوبا و مرغوباً الیک لبیک لبیک الہ الحق لبیک لبیک ذا النعماء و الفضل الحسن الجمیل لبیک لبیک کشاف الکرب العظام لبیک لبیک عبدک و ابن عبدیک لبیک لبیک یا کریم لبیک﴾ یہ ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے بعد، یا جب تمہارا اونٹ اٹھے، یا کسی فرازی جگہ پر چڑھو یا نشیبی جگہ پر اترو یا کسی سوار سے ملاقات کرو۔ یا سو کر جاگو اور صبح سحری کے وقت اور جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ اور وہ بھی بالجہر کہو۔ اور اگر ان میں سے بعض (مستحبی) اجزاء کو ترک کر دو تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر مکمل کہنا افضل ہے۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جو اس (طویل) تلبیہ کی ابتداء میں چار تلبیے ہیں (از اول تا ذا الملک لا شریک لک لبیک) وہ تو اشد ضروری ہیں اور یہ فرض ہیں اور یہ توحید ہیں اور انہی کے ساتھ، رسولوں نے تلبیہ کہا ہے اور لفظ "ذالمعارج" کو بکثرت کہو کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت کہا کرتے تھے اور سب سے پہلے جناب ابراہیم علیہ السلام نے تلبیہ کہا ہے۔ اور کہا: "اے لوگو! خدا تمہیں اپنے گھر کے حج کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر لوگوں نے لبیک کہہ کر جواب دیا۔ کوئی ایسا شخص باقی نہ رہ گیا جس سے وفا کا عہد و پیمان لیا گیا تھا۔ خواہ وہ ہنوز باپ کی پشت میں تھا یا ماں کے پیٹ میں تھا۔ مگر یہ کہ اس نے لبیک کہی۔ (التہذیب کذا فی الفروع، بادنیٰ تفاوت)

۳۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم مسجد شجرہ سے احرام باندھو تو اگر پیدل ہو تو وہیں مسجد میں یوں تلبیہ کہو: ﴿**لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک لبیک ذا المعارج لبیک لبیک بحجة تمامھا علیک**﴾ جب بھی سوار ہونے لگو یا اترنے لگو یا کسی نشیبی جگہ پر اترو یا کسی ٹیلے پر چڑھو۔ یا کسی سوار سے ملو اور سحری کے وقت بلند آواز سے تلبیہ کہو۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس طرح تلبیہ کہا: ﴿**لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک لبیک ذا المعارج لبیک**﴾ اور آنحضرتؐ (لفظ) ذا المعارج زیادہ کہتے تھے۔ اور آپؐ جب بھی کسی سوار سے ملتے، یا کسی ٹیلے پر چڑھتے یا کسی پست جگہ میں اترتے اور سحری کے وقت اور نمازوں کے بعد تلبیہ کہتے تھے۔ (الفقیہ)

۵۔ یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن یسار اپنے اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے (جناب موسیٰؑ والی حدیث کے ضمن میں) فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ندا دی: اے امت محمدیہؐ! اس پر تمام امت نے جو اپنے باپوں کی صلبوں اور اپنی ماؤں کے رحموں میں تھے جواب دیا: ﴿**لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک لبیک**﴾ فرمایا: پس خداوند عالم نے اس تلبیہ کو حج کا شعار قرار دے دیا۔ (الفقیہ، علل الشرائع، عیون الاخبار)

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام (بنی اسرائیل کے) ستر نبیوں کے ملک (مصر کی) ''روحاء'' نامی پہاڑی کی گھاٹیوں سے اس طرح گزرے کہ ان کے بدنوں پر (احرام کی) دو دو قطوانی (مصری) چادریں تھیں اور اس طرح تلبیہ کہتے تھے: ﴿**لبیک عبدک ابن عبدیک**﴾۔ (دوسری روایت کے مطابق ان کے اونٹوں کی نکیلیں لیف خرما کی تھیں اور جب وہ تلبیہ کہتے تھے تو جواب میں پہاڑ بھی تلبیہ کہتے تھے)۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

۷۔ محمد بن فضیل اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو احرام کی حالت میں اس طرح دیکھا کہ انہوں نے دھوپ میں اپنی پشت مبارک سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا اور وہ اس طرح تلبیہ کہہ رہے تھے: ﴿**لبیک فی المذنبین لبیک**﴾۔ (الفروع)

باب ۴۱

احرام میں تلبیہ کا (کم از کم) ستّر بار یا اس سے زیادہ بار تکرار کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن فضال سے اور وہ کئی آدمیوں سے اور وہ سب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے احرام میں ایمان اور قصد قربت کے ساتھ ستر بار تلبیہ کہے تو اس کی جہنم اور نفاق سے برائت پر ہزار در ہزار فرشتوں کو گواہ قرار دیتا ہے۔

(الفروع، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو حاجی چاشت سے لے کر زوالِ آفتاب تک برابر تلبیہ کہے تو زوال آفتاب کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ بھی زائل اور غائب ہو جاتے ہیں۔

(الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۰ میں اور اس سے پہلے باب ۲ از اقسام حج میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۲

جنابت، غیر طہارت کی حالت بلکہ ہر حالت میں تلبیہ کہنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم باطہارت نہ ہو بلکہ ہر حالت میں تلبیہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ جابر (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی جنب آدمی تلبیہ کہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض عمومی حدیثیں (جن میں تلبیہ کی حالت کی کوئی تخصیص نہیں ہے) اس سے پہلے سابقہ ابواب میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد والے ابواب میں ذکر کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

حج تمتع کا احرام باندھنے والا جب مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھے، یا اس کے گھروں میں داخل ہو یا جب حرم کے حدود کے اندر داخل ہو تو تلبیہ ختم کردے گا ہاں بکثرت ذکر خدا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حج تمتع (عمرۂ تمتع) کے احرام سے ہو اور مکہ (مکرمہ) میں داخل ہونے لگو اور اس کے مکانوں پر تمہاری نگاہ پڑے تو تلبیہ ختم کردو۔ (فرمایا اب تو مکہ پھیل گیا ہے مگر) آج سے پہلے مکہ کے گھروں کی حد عقبۃ المدنیین تھی۔ مگر آج تو لوگوں نے مکہ میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے جو پہلے نہ تھا۔ پس اس تلبیہ کو قطع کردو۔ ہاں البتہ جس قدر ہو سکے اللہ اکبر، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ جیسے بکثرت ذکر خدا کرو۔ اور اس کی مدح وثنا کرو۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حج تمتع کرنے والے کی جب مکہ مکرمہ کے مکانوں پر نگاہ پڑے تو تلبیہ ختم کرلے۔ (ایضاً)

۳۔ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ مسجد (الحرام) کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ دیکھا کہ کچھ لوگ کعبہ کے اردگرد تلبیہ کہہ رہے تھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو؟ بخدا ان کی آوازیں خدا کو گدھوں کی آواز سے بھی زیادہ ناپسند ہیں۔ (الفروع)

۴۔ احمد بن محمد بن ابونصر نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والا محرم کب تلبیہ ختم کرے؟ فرمایا: جب عقبۂ ذی طویٰ کے مقام پر عراش مکہ پر اس کی نگاہ پڑے۔ عرض کیا: یعنی مکہ کے مکانوں پر؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حج تمتع والا محرم کب تلبیہ قطع کرے؟ فرمایا: جب (اصلی) مکہ کے گھروں میں داخل ہو یا نشیبی جگہ والے (اضافی) گھروں میں۔ (التہذیب)

۶۔ علی بن یقطین کے غلام ابو خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے (یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے) پوچھا کہ جو شخص حوالی مکہ جیسے جعرانہ اور شجرہ سے احرام باندھے وہ کب تلبیہ قطع کرے؟ فرمایا: جب مکہ مکرمہ کے مکانوں کے پاس پہنچے اور مکہ کے (اصلی) مکان ذی طویٰ کے مقام پر ہیں۔ (ایضاً)

۷۔ زید شحام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا (عمرہ) تمتع کا تلبیہ کب قطع کیا جائے؟ فرمایا: جب محرم حرم کے حدود میں داخل ہو۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو جواز پر اور سابقہ مطلب (کہ مکہ مکرمہ کے مکانوں کو دیکھ کر یا ان میں داخل ہو کر قطع کرنے) کو استحباب پر محمول کیا ہے۔

باب ۴۴

(حج افراد و قران والا) حاجی جب پہلی بار احرام باندھے اور تمتع والا جب آٹھویں یا نویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے تو عرفہ کے دن زوال کے وقت تک تلبیہ کہنا قطع کرلے اور اس کے بعد بکثرت ذکر خدا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حاجی عرفہ کے دن زوال آفتاب کے وقت تلبیہ کہنا ختم کرے۔ (الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے عرفہ کے دن زوال آفتاب کے وقت تلبیہ قطع کیا تھا۔ اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بھی اس وقت تلبیہ ختم کرتے تھے جب عرفہ کے دن سورج ڈھل جاتا تھا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم جب تلبیہ ختم کرو تو تم پر لازم ہے کہ خدا کی تہلیل، تحمید، تمجید اور اس کی مدح و ثنا کرو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر تیرا حج قران یا افراد ہے تو پھر (میقات سے احرام باندھنے کے بعد) عرفہ کے دن سورج کے ڈھلنے تک تلبیہ قطع نہ کر۔ (التہذیب والاستبصار)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص حج و عمرہ کا احرام باندھے (یعنی حج افراد و قران والا) وہ کب تلبیہ قطع کرے؟ فرمایا: عرفہ کے دن جب سورج ڈھل جائے۔ اور جب (دسویں کے دن) قربانی کر چکے تو پھر محل ہو جائے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۹ از احرام الحج اور باب ۱۴ میں) بیان کی

جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۵

عمرۂ مفردہ کا تلبیہ اس وقت قطع کیا جائے گا جب آدمی حرم کے حدود میں داخل ہوگا اور اگر عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ سے گیا تھا تو پھر تب قطع کرے گا جب خانۂ کعبہ کو دیکھے گا۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اور اگر عمرہ (مفردہ) بجا لا رہے ہو تو پھر اس وقت تلبیہ کہنا قطع کرو جب حرم (کے حدود) میں داخل ہو۔ (التہذیبین، الفروع)

۲۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص عمرۂ مفردہ کے لئے مکہ میں داخل ہونا چاہے تو وہ اس وقت تلبیہ ختم کرے جب (سواری کے) اونٹ اپنے پاؤں حرم کے (حدود کے) اندر رکھیں۔ (کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عمرۂ مفردہ والا شخص کب تلبیہ ختم کرے؟ فرمایا: جب مقام ذی طویٰ پر پہنچے۔ (الفروع)

۴۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص (مکہ سے نکل کر) تنعیم کے مقام سے عمرہ (مفردہ) کا احرام باندھے تو وہ اس وقت تک تلبیہ کہنا قطع نہ کرے جب تک مسجد الحرام کو نہ دیکھے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جو شخص عمرۂ مفردہ بجالانے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ سے جائے اور پھر احرام باندھ کر اس میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک تلبیہ کہنا قطع نہ کرے جب تک اس کی نگاہ کعبہ پر نہ پڑے۔ (الفقیہ)

۶۔ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے کہ اس وقت قطع کرے جب اس کی نگاہ مسجد الحرام پر پڑے۔ (ایضاً)

۷۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت قطع کرے جب حرم کی پہلی حد میں داخل ہو۔ (ایضاً)

۸۔ فضیل بن یسار کی روایت صادقی میں وارد ہے: عقبۃ المدینین کے پاس تلبیہ قطع کرے۔ (ایضاً)

۹۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ عمرۂ مفردہ والا کہاں تلبیہ ختم کرے؟ فرمایا: اس وقت قطع کرے جب اس کی

نگاہ مکہ مکرمہ کے مکانوں پر پڑے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ تمام حدیثیں باہم متفق ہیں۔ اور یہ ظاہری اختلاف آدمی کے اختیار پر محمول ہے کہ ان مقامات میں سے جہاں چاہے تلبیہ قطع کر دے۔ اور حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس اختلاف کا حل ایک اور تجویز کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عقبۃ المدنیین پر تلبیہ قطع والی حدیث اس شخص کے ساتھ خاص ہے جو مدینہ سے آئے۔ اور جس میں مقام ذی طویٰ پر قطع کرنے کا ذکر ہے وہ اس شخص سے مخصوص ہے جو عراق سے آئے اور جس میں خانہ کعبہ پر نگاہ پڑتے وقت قطع کرنے کا تذکرہ ہے وہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے جو مکہ سے نکل کر عمرۂ مفردہ بجالانے کے لئے باہر گیا ہو۔

باب ۴۶

جو شخص (مسجد الحرام سے) حج تمتع کا احرام باندھے اس کے لئے مستحب ہے کہ اگر سوار ہے تو جب مقام ابطح پر پہنچے تو اور اگر پیدل ہے تو مسجد سے تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کرے ویسے بہر صورت بھی مسجد سے جائز ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری، معاویہ بن عمار، عبد الرحمٰن بن الحجاج اور حلبی سے اور وہ سب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر تم مسجد الحرام سے حج (تمتع) کے لئے احرام باندھو تو اگر چاہو تو مقام (ابراہیمؑ) کے پیچھے تلبیہ کہو اور اس سے افضل یہ ہے کہ کچھ چل کر اور مقام ''رقطاء'' پر پہنچ کر اور مقام ابطح تک پہنچنے سے پہلے تلبیہ کہو۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) کا دن ہو تو اس طرح کرو (حج تمتع کا احرام باندھو) جس طرح مسجد شجرہ کے پاس کیا تھا (عمرۂ تمتع کا احرام باندھا تھا) یعنی مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھ کر احرامِ حج باندھو۔ پس اگر پیدل ہو تو مقام ابراہیمؑ پر ہی تلبیہ کہو۔ اور اگر سوار ہو تو پھر اس وقت کہو جب تمہارا اونٹ کھڑا ہو۔ اور اگر ہو سکے تو بمقام منیٰ پہنچ کر نماز ظہر ادا کرو۔ الحدیث۔ (التہذیب والاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (جب مسجد الحرام سے حج تمتع کا احرام باندھو اور) مقام ''ردم'' (روحا) تک پہنچو۔ اور ابطح کے مقام کو جھانکو تو تلبیہ کے ساتھ اپنی آواز بلند کرو۔ یہاں تک کہ منیٰ پہنچو۔ (الفروع، التہذیب والاستبصار)

۴۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حج (تمتع) کا تلبیہ کب کہوں؟ فرمایا: (احرام باندھ کر) جب منیٰ کی طرف نکلو تو جب 'شعب الدب' تمہاری دائیں جانب اور عقبہ تمہاری بائیں جانب ہو تو اس وقت تلبیہ کہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) اس مطلب پر فی الجملہ دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۷

بچوں کو کب کپڑوں سے ننگا کر کے (احرام بندھوایا جائے) اور ان کے حج کی کیفیت اور اس کے احکام؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ادیم کے بھائی ایوب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بچوں کو کب کپڑوں سے ننگا کیا جائے؟ (یعنی ان کو کہاں سے احرام بندھوایا جائے؟) فرمایا: میرے والد ماجد ان کو مقام فخ سے ان کا لباس اترواتے تھے۔ (الفقیہ، کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۱۷ و ۱۸ از اقسام حج میں) اس قسم کی مفصل حدیثیں گزر چکی ہیں۔ فراجع۔

باب ۴۸

حیض والی عورت پر اسی طرح احرام باندھنا واجب ہے جس طرح دوسری عورتیں باندھتی ہیں ہاں البتہ وہ نماز (طواف) نہیں پڑھے گی اور نہ ہی مسجد میں ٹھہرے گی اور اگر وہ احرام کے وجوب اور اس کے جواز سے لاعلمی کی وجہ سے باندھے تو اس کا حکم؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا حیض والی عورت احرام باندھے جبکہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی؟ فرمایا: ہاں جب (اسی حالت میں) میقات پر پہنچ جائے تو پھر (اسی حالت میں) باندھ سکتی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حیض والی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ احرام باندھنا چاہتی ہے تو؟ فرمایا: غسل کرے اور اندام نہانی میں کچھ کپاس رکھے اور احرام کے دو

۔ کپڑوں کے اندر کوئی اور (سلا ہوا) کپڑا پہن لے اور رو بقبلہ ہو کر (ایسا کرے) اور رو بقبلہ ہو کر (باندھے) اور مسجد میں داخل نہ ہو۔ اور نماز کے بغیر حج کا احرام باندھے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حدیث میں وارد شدہ جملہ کہ ''مسجد میں داخل نہ ہو؟'' سے مراد یہ ہے کہ اس طرح داخل نہ ہو کہ وہاں ٹھہرے یا اس میں نماز پڑھے۔ بلکہ وہاں سے گزرتے گزرتے احرام باندھے۔ یا مسجد سے باہر کھڑی ہو کر احرام باندھے۔ یا پھر اس ممانعت کو کراہت پر اور نجاست کے آگے تجاوز کرنے پر محمول کیا جائے۔ احتمال یہ ہے کہ مسجد سے مراد مسجد الحرام ہے۔

۳۔ زید شحام بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت احرام باندھنا چاہتی تھی کہ اسے حیض آ گیا تو؟ فرمایا: وہ (احرام کے لئے) غسل کرے اور (اندام نہانی میں) کپاس رکھے۔ اور احرام کے (دو) کپڑے پہنے۔ اور جب رات ہو تو احرام کے کپڑے اتار دے اور دوسرے (عام) کپڑے پہن لے اور پاک ہونے تک یہی سلسلہ جاری رکھے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا حیض والی عورت احرام باندھ سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ غسل کرے اور تلبیہ کہے۔ (مگر نماز نہ پڑھے)۔ (التہذیب، کذا فی الفروع عن ابن عمار عن الصادق علیہ السلام)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اگر حیض والی عورت احرام باندھے تو اس کا حکم اس سے پہلے (باب ۱۴ اور باب ۲۰ میں) گزر چکا ہے اور کچھ حدیثیں اسکے بعد (باب ۴۹ میں اور باب ۹۴ از طواف میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۹

نفاس والی عورت پر حیض والی عورت کی طرح اور استحاضہ والی عورت پر پاک عورت کی طرح احرام باندھنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اسماء بنت عمیسؓ حجۃ الوداع کے موقع پر جب بیداء کے مقام (مسجد شجرہ کے قریب) پہنچیں تو جناب محمد بن ابی بکر کی ولادت کی وجہ سے نفساء ہوگئیں۔ اور یہ چھبیس ذی القعدہ کا واقعہ ہے تو انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق (احرام کے لئے) غسل کیا۔ (اندام میں) کپاس رکھی۔ اور احرام باندھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کے ساتھ تلبیہ کہا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو ہنوز وہ پاک نہیں ہوئی تھیں۔ حتیٰ کہ

وہ اسی حالت میں تمام مواقف جیسے عرفات، جمعا (مزدلفہ) وغیرہ اور منیٰ گئیں (اور وہاں کے اعمال بجالائیں) اور رمی جمرات بھی کیا۔ صرف خانہ کعبہ کا طواف رہ گیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی۔ پس جب منیٰ سے واپس آئیں تو آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا۔ اور انہوں نے غسل کر کے خانہ خدا کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اس طرح ان کا نفاس اس قدر طویل ہو گیا کہ ذی القعدہ کے چار دن باقی تھے کہ شروع ہوا۔ اور ذی الحجہ کے ایام تشریق تک جاری رہا۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ استحاضہ والی عورت احرام باندھ سکتی ہے؟ تو امام علیہ السلام نے اسماء بنت عمیس کا ذکر خیر چھیڑ دیا۔ اور فرمایا: اسماء نے بمقام بیداء اپنے (لائق) بیٹے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا۔ اور ان کی ولادت میں ان تمام عورتوں کے لئے خیر و برکت تھی جن کے ہاں بچے ہوئے یا جن کو حیض آ گیا۔ تو آنحضرتؐ نے ان (اسماءؓ) کو حکم دیا اور انہوں نے غسل کر کے (اندام میں) کپاس رکھ کے اور کمر پر پٹکا باندھ کر احرام باندھا۔

(التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ ج ۱، از نفاس میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹۱ از طواف میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔ نیز قبل ازیں باب الطہارۃ میں یہ بات گزر چکی ہے کہ استحاضہ والی عورت جب اپنی تکلیف شرعی پر عمل درآمد کرے تو وہ پاک عورت کے حکم میں ہوتی ہے۔ فراجع۔

باب ۵۰

احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے اگرچہ قتال و جدال کے لئے ہی آیا ہو۔ مگر یہ کہ آدمی بیمار ہو تو اس صورت میں احرام واجب نہیں ہے بلکہ صرف مستحب ہے یا احرام کے وقت سے ایک ماہ پہلے داخل ہو۔ یا (کسی کاروبار کی وجہ سے) اسے بار بار آنا ہو۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عاصم بن حمید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آیا ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ احرام باندھ کر ہی مکہ میں داخل ہو؟ فرمایا: نہ۔ بیمار اور جسے اسہال کی شکایت ہو کہ ان کے لئے احرام نہ باندھنے کی گنجائش ہے۔

(التہذیب والاستبصار)

۲۔ رفاعہ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو اسہال لگے ہوئے ہیں یا اسے سخت درد ہے تو آیا وہ بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ احرام باندھے بغیر داخل نہ ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے استحباب پر محمول کیا ہے۔ (کہ اس حالت میں احرام باندھے تو یہ افضل ہے)۔

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود وردان سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص مکہ (مکرمہ) سے دس میل کے فاصلہ پر رہتا ہے وہ احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل نہ ہو۔ (الفروع)

۴۔ سعید اعرج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب قریش نے (تعمیر نو کے لئے) خانہ کعبہ کو گرایا۔ تو اس کی بنیادوں میں انہیں ایک ایسا پتھر ملا جس پر کچھ عبارت کندہ تھی جسے وہ اچھی طرح نہ پڑھ سکے۔ بالآخر انہوں نے ایک (پڑھا لکھا) شخص طلب کیا جس نے وہ تحریر پڑھ کر ان کو سنائی۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ "میں مکہ والا خدا ہوں۔ جب سے میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب سے مکہ کو [1] حرام قرار دیا ہے اور اسے ان دو پہاڑوں کے درمیان قرار دیا ہے اور اسے سات فرشتوں نے اس طرح گھیر رکھا ہے جس طرح گھیرنے کا حق ہے۔ (ایضاً)

۵۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ جب سے خداوند عالم نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا ہے تب سے مکہ کو حرام قرار دیا ہے اور یہ قیام قیامت تک حرام رہے گا۔ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ ہاں البتہ (میرے تین بار کی استدعا کے بعد)۔ (الفقیہ)۔ دن کی ایک ساعت کے لئے میرے لئے حلال ہوا تھا۔ (الفروع، الفقیہ)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سال میں ایک، دو اور تین بار تک مکہ میں داخل ہوتا ہے وہ کیا کرے؟ فرمایا: جب داخل ہو تو (احرام باندھ کر) لبیک کہتا ہوا اور جب اس سے باہر نکلے تو مُحل ہو کر۔ (الفقیہ، الفروع)

۷۔ جناب ابن ادریس حلیؒ آخر سرائر میں جمیل بن دراج کی کتاب سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو شخص کسی ضروری کام کے لئے حرم سے باہر جائے اور پھر اسی دن واپس لوٹ آئے تو اگر وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو جائے تو

---

[1] مکہ کے حرام ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کی وضاحت اس سلسلہ کی آخری آٹھویں حدیث میں مذکور ہے۔ فراجع۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(السرائر)

۸۔ جناب شیخ فضل بن حسن طبرسیؒ ابان بن عثمان کی کتاب سے اور وہ بشیر نبال سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فتح مکہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ مکہ خدا کے حرام کرنے سے حرام ہے کہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال تھا۔ اور نہ قیامت تک میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ میرے لئے بھی صرف ایک دن کی ایک ساعت کے لئے حلال ہوا۔ (لہٰذا) اس کی خالی جگہ پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ نہ اس کا درخت کاٹا جا سکتا ہے، نہ اس کے کاشتکار کو اپنی جگہ سے بھگایا جا سکتا ہے۔ نہ ہی اس کا لقطہ (گری ہوئی چیز) کا اٹھانا جائز ہے۔ سوائے گم شدہ کو ڈھونڈنے والے کے۔ فرمایا: آپ مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہوئے جبکہ ان (آپ کے ہمراہیوں کے) اوپر اسلحہ تھا۔ اور صبح عمرہ کے بغیر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ البتہ جس وقت داخل ہوئے تو نماز کا وقت تھا۔ اس لئے بلال کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں۔ چنانچہ انہوں نے کعبۃ اللہ پر چڑھ کر اذان دی۔ (اعلام الوریٰ طبرسیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں جو اس موضوع پر فی الجملہ دلالت کرتی ہیں وہ اس کے بعد (باب ۵۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۱

(جو شخص ایک بار احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوا ہو اور پھر کسی حاجت کے سلسلہ میں باہر جائے) یا کوئی مکہ کا رہنے والا کسی کام کے سلسلہ میں باہر جائے اور ایک ماہ کے اندر اندر واپس مکہ آ جائے جیسے لکڑہارا اور گھاس بیچنے والا تو وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو عبداللہ بن میمون سے اور وہ اپنے باپ میمون سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کی ایک زمین کی طرف گئے جبکہ عمر بن دینار اور آپ کے کئی اصحاب بھی آپ کے ہمراہ تھے اور جب تک خدا نے چاہا (کافی دن) ہم وہاں مدینہ کی زمین پر ٹھہرے رہے۔ پھر امام علیہ السلام اور ہم بھی ان کے ساتھ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ بن موسیٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ لکڑہاروں اور مختلف درآمد برآمد کرنے والے لوگ حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے رعایت کی خواہش کی۔ تو آپؐ نے ان کو (مشقت شدیدہ

سے بچنے کے لئے) اجازت دی کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ جمیل بن دراج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (مکہ سے) کسی کام کے سلسلہ میں جب باہر گیا ہو تو؟ فرمایا: وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حفص بن البختری اور ابان بن عثمان ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص کسی کام کے سلسلہ میں حرم سے باہر جاتا ہے تو؟ فرمایا: جس مہینہ میں باہر گیا تھا۔ اگر اسی میں واپس آ جائے تو پھر احرام کے بغیر آ سکتا ہے۔ اور اگر اس کے بعد کسی اور مہینہ میں داخل ہو تو پھر احرام باندھ کر داخل ہوگا۔ (ایضاً)

۵۔ کئی اصحاب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی مشایعت کرتے ہوئے ربذہ کے مقام پر گئے۔ پھر بغیر احرام مکہ میں داخل ہوئے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۵۰ میں اور اس سے بھی پہلے) اقسام حج (باب ۲۲ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۵۲

حج کا احرام باندھنے کی کیفیت؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب ترویہ (۸ ذی الحجہ) کا دن ہو انشاء اللہ تو غسل کرو۔ پھر (احرام کے) دو کپڑے زیب بدن کرو۔ اور پاؤں ننگے پورے سکینہ اور وقار کے ساتھ مسجد (الحرام) میں داخل ہو۔ پھر مقام (ابراہیمؑ) کے پاس یا حجر اسود کے پاس دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر وہیں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ پس نماز فریضہ (ظہر) پڑھو۔ پھر نماز کے بعد وہی جملے دھراؤ جو مسجد شجرہ سے (عمرۂ تمتع کا) احرام باندھتے وقت کہے تھے۔ اور پورے سکینہ و وقار کے ساتھ حج (تمتع) کا احرام باندھو۔ (اور چل پڑو) پس جب ردم سے اس طرف "رفضاء" (رقطا) کے مقام پر پہنچو تو تلبیہ کہو[1] اور جب ردم کے مقام پر پہنچو اور ابطح کی طرف متوجہ ہو تو تلبیہ کی آواز بلند کرو۔ اور اسی حال میں (بلند آواز سے) تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ تک پہنچو۔ (اور وہاں جا کر نمازِ عصر ادا کرو)۔ (الفروع، التہذیب)

---

[1] واضح رہے کہ یہ کیفیت استحبابی ہے لیکن چونکہ آج کل ان مقامات کے نشانات مٹ چکے ہیں لہٰذا آج موجودہ دور میں مسجد الحرام سے ہی احرام باندھ کر تلبیہ کہنا شروع کر دینا چاہیئے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب ترویہ کے دن (حج تمتع کا) احرام باندھنا چاہو تو (اس کی تیاری کے سلسلہ میں) وہی کام کرو جو پہلے (عمرۂ تمتع کا) احرام باندھتے کئے تھے یعنی مونچھیں اور ناخن کٹواؤ۔ اگر بال ہوں تو زیر ناف نورہ لگاؤ۔ بغلیں صاف کرو۔ اور غسل کر کے احرام کے دو کپڑے پہنو۔ پھر مسجد (الحرام) میں آجاؤ اور وہاں احرام باندھنے سے پہلے چھ رکعت نماز پڑھو۔ پھر خدا سے اعانت کرنے اور دوبارہ حج کرنے کی توفیق دینے کی دعا کرو۔ اور کہو: ﴿اللّٰھم انی ارید الحج فیسّرہ لی و حلّنی حیث حبستنی لقدرک الذی قدرت علی﴾ اور یہ بھی کہو: ﴿احرم لک شعری و بشری و لحمی و دمی من النساء و الثیاب و الطیب ارید بذلک وجھک و الدار الاخرۃ و حلّنی حیث حبستنی لقدرک الذی قدرت علیّ﴾۔ پھر مسجد الحرام سے ہی اسی طرح تلبیہ کہو جس طرح پہلے احرام (عمرۂ تمتع) باندھتے وقت کہا تھا چنانچہ کہو: ﴿لبیک بحجۃ تمامھا و بلاغھا علیک﴾۔ پس اگر ہو سکے تو زوال آفتاب کے وقت منیٰ جاؤ تو بہتر ورنہ ترویہ کے دن کسی بھی وقت منیٰ جا سکتے ہو۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ از اقسام حج میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۳

اس شخص کا حکم جو حج کا احرام باندھنا چاہتا تھا مگر بھول کر عمرہ کا احرام باندھ لیا؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ترویہ سے ایک دن پہلے (مکہ) پہنچا۔ اور حج کا احرام باندھنا چاہا۔ مگر غلطی سے عمرہ کہہ دیا۔ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ پس حج کے احرام کا اعادہ کرے (دوسرے نسخہ کے مطابق فرمایا کہ پس حج کے احرام کا قصد کرے)۔ (التہذیب، قرب الاسناد، بحار الانوار)

باب ۵۴

جو شخص احرام عمرہ کی تقصیر کرانے سے پہلے (بھول کر) حج کا احرام باندھ لے تو اس سے نہ عمرہ باطل ہوتا ہے اور نہ ہی فدیہ میں خون بہانا واجب ہوتا ہے بلکہ مستحب ہے اور اگر عمداً ایسا کرے تو اس کا عمرۂ تمتع باطل ہو جائے گا۔ اور اس کا حج افراد بن جائے گا۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرۂ تمتع کا احرام باندھا ہوا تھا مگر تقصیر کرانے سے پہلے بھول کر حج کا احرام باندھ لیا تو؟ فرمایا: خدا سے طلب مغفرت کرے وبس۔ (کتب اربعہ)۔

(اس کا عمرہ تمام ہے)۔ (الفروع، التہذیبین)

۲۔ عبدالرحمن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرۂ تمتع کا احرام باندھا۔ مکہ میں داخل ہوا۔ اور طواف کیا۔ سعی کی۔ مگر تقصیر کرنا بھول گیا۔ اور کپڑے پہن کر مُحل ہو گیا۔ یہاں تک کہ (احرام حج باندھ کر) عرفات بھی چلا گیا۔ تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ (عمرہ کے طواف اور اس کی سعی) پر بنا رکھے۔ اور اس کے پیچھے طواف حج بجالائے۔ (الفروع، التہذیبین)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن فضیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ حج تمتع کرنے والے شخص نے (عمرہ کا) طواف کیا اور تقصیر کئے بغیر حج کا احرام لیا تو؟ فرمایا: اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج مقطوعہ ہے (عمرہ کے بغیر ہے یعنی افراد ہے)۔

(التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب کوئی شخص عمداً ایسا کرے جبکہ پہلی حدیثوں میں مذکورہ حکم اس شخص پر محمول ہے جو بھول کر ایسا کرے۔

۴۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص عمرۂ تمتع ادا کر رہا تھا کہ تقصیر کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لیا تو؟ فرمایا: (کفارہ میں) ایک خون بہائے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب (علماء وفقہاء) کی ایک جماعت نے اسے استحباب پر محمول کیا ہے کیونکہ ایک تو گزشتہ حدیثوں میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ دوسرے بعدازیں یہ بات بیان کی جائے گی کہ سوائے شکار باقی کہیں بھی بھولنے والے پر کفارہ نہیں ہے۔

باب ۵۵

اگر کوئی نشہ سے مدہوشی کی حالت میں مناسک حج بجالائے تو اس کا حج صحیح نہیں ہے اور جو بیمار بے ہوش ہو اس کی طرف سے اسے کوئی دوسرا احرام بندھوائے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعلی ابن راشد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (۔۔؟۔۔) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک احرام باندھنے والا شخص (کسی نشہ آور چیز کے استعمال کے نتیجہ میں) مدہوش ہو گیا۔ اور اسی حالت میں مناسک حج بجالایا۔ آیا اس کا حج تام وتمام ہے؟ فرمایا: نہیں۔ اس کا حج تمام نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ ایک شخص (سفر حج میں بیمار ہوا اور اسے بے ہوشی کا دورہ پڑا اور وہ بالکل بے سدھ ہو گیا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں میقات پر پہنچ گیا تو؟ فرمایا: اسے کوئی دوسرا شخص احرام بندھوائے۔ (ایضاً)

احرام کی حالت میں جن چیزوں کا ترک کرنا واجب ہے ان کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل چھیانوے (۹۶) باب ہیں)

باب ۱

محرم پر خشکی کا ہر قسم کا اور ہر طرح سے شکار حرام ہے، بطور شکار کرنے، یا دوسرے کو اس کی راہنمائی کرنے اور اس کی طرف اشارہ کرنے سے اور یہی حکم شکاری جانور کے بچوں اور انڈوں کا ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم نے احرام باندھا ہوا ہو تو کسی شکار کو حلال نہ سمجھو اور اگر محل بھی ہو تب بھی حرم میں شکار نہ کرو۔ اور کسی مُحرِم یا مُحِل کو اس کی طرف اس طرح راہنمائی بھی نہ کرو کہ وہ شکار کر سکے۔ (بلکہ) اس کی طرف اشارہ بھی نہ کرو تا کہ تمہاری وجہ سے وہ اسے حلال نہ سمجھے کیونکہ جو عمداً ایسا کرے اسے فدیہ دینا پڑے گا۔ (الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے آیت مبارکہ ﴿لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ﴾ (خدا تمہیں ضرور اس شکار کے ذریعہ سے آزمائے گا جسے تمہارے یہ ہاتھ اور نیزے پا جائیں (تمہاری زد میں ہو)) کے بارے میں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کیلئے جا رہے تھے تو صلح حدیبیہ کے موقع پر جنگلی جانور ان کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ یہاں تک (صحابہ کرامؓ) کے ہاتھ اور نیزے ان تک پہنچ گئے (ان کا شکار کیا)۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ایضاً)

۳۔ منصور بن حازم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم شکار کی طرف راہنمائی نہ کرے اور اگر اس نے راہنمائی کی اور وہ شکار مارا گیا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ احمد بن محمد مرفوعاً (امام علیہ السلام سے) روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد خداوندی ﴿تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ﴾ (کہ اس (شکار) تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ گئے) کی تفسیر میں فرمایا: جس تک ہاتھ پہنچتے ہیں وہ انڈے اور پرندوں کے بچے ہیں اور جن تک نیزے پہنچتے ہیں وہ (اصل شکار ہے) جس تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتے۔

(الفروع)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں خشکی کے ہر قسم کے شکار سے اجتناب کرو۔ اور اگر کوئی شخص شکار کرے تو پھر گوشت نہ کھاؤ۔ اور اس کی طرف اشارہ بھی نہ کرو۔ تاکہ کوئی اس کا شکار نہ کرے۔ (التہذیب)

۶۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت مبارکہ ﴿لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ﴾ کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا: خدا نے ان لوگوں کا اس طرح امتحان لیا کہ ہر طرف سے جنگلی جانور ان کے پاس اکٹھے کر دیئے اور وہ بالکل ان کے قریب آ گئے۔ (اور انہوں نے ہاتھوں سے اور نیزوں سے ان کا شکار کیا)۔ (التہذیب، الفروع، علل الشرائع، کذا فی تفسیر العیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۴ و ۵۰ از احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ و ۷ و ۸۸ میں) شکار کے کفارہ (باب ۱۷ میں بھی) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

مُحرِم کے لئے خشکی کے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے حتیٰ کہ باسی گوشت اگرچہ کسی مُحل نے شکار کیا ہو۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک محرم آدمی کے لئے جنگلی جانوروں کا گوشت ہدیۃً بھیجا جاتا ہے۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ شکار ہے۔ اور نہ ہی اس نے اس کا حکم دیا تھا آیا وہ اسے کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں شکار کا گوشت نہ کھاؤ۔ اگرچہ وہ شکار کسی مُحل ہی نے کیا ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک (مُحرِم آدمی کے لئے) جنگلی جانوروں کا گوشت ہدیہ کیا جاتا ہے مگر اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ شکار ہے اور نہ ہی اس کے شکار کرنے کا حکم دیا تھا۔ آیا اسے کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ پھر سوال کیا کہ آیا محرم وحشی جانوروں کا باسی گوشت کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں اور اس سے پہلے باب ۱۴ از احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ میں اور کفارات صید کے باب ۲ و ۳ و ۱۵ و ۴۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

محل آدمی اس شکار کا گوشت کھا سکتا ہے جسے مُحرم نے حِل کے اندر شکار کیا ہو اور اسے ذبح بھی کوئی محل کرے اور وہ بھی حل میں اور فدیہ محرم پر واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مُحل آدمی کو شکار کا گوشت مل جاتا ہے جسے کسی محرم نے کیا ہے تو؟ فرمایا: محل وہ گوشت کھا سکتا ہے اس پر کچھ نہیں ہے جو فدیہ (کفارہ) ہے وہ محرم پر ہے (کہ اس نے احرام کی حالت میں شکار کیوں کیا؟)۔(الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم شخص حرم کے اندر شکار کرے تو اسے چاہیئے کہ اسے دفن کر دے اور اسے کوئی بھی نہ کھائے، اور اگر حِل میں کرے تو پھر اسے مُحل کھا سکتا ہے مگر فدیہ اسے دینا پڑے گا (کیونکہ شکار اس نے کیا ہے)۔(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دیگر فقہاء نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب اسے ذبح مُحِل کرے (ورنہ اگر محرم ذبح کرے تو پھر اس کا گوشت حرام ہوتا ہے)۔

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں شکار کیا۔ تو آیا میں وہ گوشت کھا سکتا ہوں۔ جبکہ میں محل ہوں؟ فرمایا: میں تو کھا جاؤں گا! میں نے عرض کیا: اگر کسی شخص کو مال حرام مل جائے تو؟ (دوسرا کھا سکتا ہے؟) فرمایا: خدا تم پر رحم کرے یہ صورت اس جیسی نہیں ہے۔ اس کا فدیہ اس پر لازم ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۵ میں اور باب ۲۴ از کفارات صید میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

حرم کے شکار کا کھانا مُحِل اور مُحرم دونوں کے لئے حل اور حرم میں حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم شخص نے شکار کیا۔ اور اس میں سے کچھ مجھے بھی بھیجا۔ تو؟ فرمایا: نہ (کھاؤ)۔ کیونکہ وہ حرم کا شکار ہے۔ (التہذیب)

۲۔ علی بن جعفرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کسی ایک شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ حرم کا کبوتر حِل میں لے جائے اور وہاں لے جا کر ذبح کرے۔ اور پھر حرم کے اندر آ کر کھائے؟ فرمایا: حرم کے کبوتر کا کسی حال میں بھی کھانا جائز نہیں ہے۔ (بحار الانوار، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ اور باب ۵۰ از احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ و ۸۸ میں اور باب ۱۱۳ از مقدمات طواف میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

مُحل کے لئے حرم کے اندر اس شکار کا کھانا جائز ہے جو حِل میں ذبح کیا جائے۔ بشرطیکہ اسے کسی محل نے ذبح کیا ہو اور جو حرم کے اندر ذبح کیا جائے اس کا کھانا حرام ہے اور یہ دونوں قسم محرم پر حرام ہیں۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شکار (حرم سے) حِل میں پھینکا گیا۔ پھر وہ ہنوز زندہ تھا کہ اسے حرم میں لایا گیا۔ تو؟ (اس کا کھانا کیسا ہے؟) فرمایا: جب اسے زندہ حرم میں لایا گیا تو اس کا گوشت بھی حرام ہے۔ اور اس کا روک رکھنا بھی حرام۔ (کیونکہ وہ حرم کا شکار ہے)۔ اور فرمایا: حرم میں نہ خریدو۔ مگر اس (جنگلی) جانور کا گوشت جو حِل میں ذبح کیا گیا ہو اور پھر ذبح کر کے حرم میں لایا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ عبداللہ بن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ ایک شکار حِل میں کیا جاتا ہے اور وہیں ذبح کیا جاتا ہے اور پھر حرم میں داخل کیا جاتا ہے اور پھر وہاں کھایا جاتا ہے تو؟ فرمایا: (اس کے کھانے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیبین)

۳۔ حکم بن عتیبہ (عیینہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس اہلی کبوتر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے حِل میں ذبح کیا گیا اور اس کے بعد اسے حرم میں داخل کیا گیا تو؟ فرمایا: محل کے لئے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر محرم نہیں کھا سکتا۔ اور اگر حرم میں زندہ داخل کر کے ذبح کیا گیا تو وہ اپنی جائے امن (حرم) میں داخل ہونے کے بعد ذبح کیا گیا۔ (لہٰذا وہ سب کے لئے حرام

ہے)۔(ایضاً)

۴۔ منصور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے لئے ایک ذبح شدہ پرندہ بھیجا گیا جسے ہمارے اہل وعیال نے کھایا ہے تو؟ فرمایا: مکہ والے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے! میں نے عرض کیا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: ان پر اس کی ادائیگی لازم ہے۔(کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب اس پرندہ کو حرم میں ذبح کیا گیا ہو۔

۵۔ ابن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ لوگ ہمارے نر چکور لاتے ہیں تو؟ فرمایا: حرم کے اندر ان کے قریب نہ جاؤ۔ سوائے اس کے جو حل میں ذبح کیا گیا ہو۔ عرض کیا: تو کیا ہم ان کو حکم دیں کہ وہ ان کو وہاں (حل میں) ذبح کیا کریں؟ فرمایا: ہاں۔(پھر) تم کھاؤ۔ اور مجھے بھی کھلاؤ۔ (التہذیبین)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگرچہ شکار حل میں کیا گیا ہو۔ مگر اسے حرم میں ذبح نہ کیا جائے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ و باب ۱۲ از کفارات صید میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۶

مُحرم کے لئے سمندری شکار حلال ہے اور اس سے مراد وہ ہے جو انڈے اور بچے سمندر ہی میں دے جیسے مچھلی وغیرہ اور اس پر خشکی شکار حرام ہے اور اس سے مراد وہ ہے جو انڈے اور بچے خشکی میں دیتا ہے اور وہ شکار بھی حرام ہے جو خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہے جیسے پرندہ۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ (بن عمار) سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: (محرم کے لئے) تازہ یا کھاری پانی کی مچھلی کھانے یا بطور زادِ سفر ہمراہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ (تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال قرار دیا گیا ہے اور اس کا کھانا بھی جو تمہارے اور مسافروں کے لئے متاع ہے)۔ فرمایا: پس کھانے والے جس قسم کو چاہیں اختیار کریں۔ فرمایا: بری اور بحری میں فرق یہ ہے کہ

ہر وہ پرندہ جو گنجان درختوں اور جھاڑیوں میں رہتا ہے جو خشکی میں انڈے دیتا ہے اور خشکی میں ہی بچے دیتا ہے پس اس کا شکار خشکی کا شکار ہے۔ اور جو پرندہ سمندر میں رہتا ہے اور سمندر ہی میں انڈے اور بچے دیتا ہے۔ پس وہ سمندر کا شکار ہے۔ (التہذیب کذا فی الفروع والفقیہ)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ٹڈی سمندری جانور ہے اور فرمایا: ہر وہ چیز جو اصل میں سمندری ہو اور رہتی خشکی اور تری میں ہو پس مُحرِم کو اسے قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر اسے قتل کرے تو اس پر جزاء (کفارہ) واجب ہے جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود طیار سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مُحرِم پانی والے پرندہ (کا گوشت) نہ کھائے۔ (الفروع)

۴۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود زید شحام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت مبارکہ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ کا مطلب دریافت کیا؟ فرمایا: اس سے مراد کھاری پانی کی مچھلیاں ہیں یا جو تم بطور توشہ ساتھ رکھو۔ اور وہ کھاری پانی کی نہ ہو تو پھر وہ متاع (زندگی کا سامان) ہے۔ (تفسیر عیاشیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۷ از کفارات میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

محرم کیلئے ٹڈی کا شکار کرنا، اسے کھانا اور اس کا قتل کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اس سے احتراز ممکن نہ ہو۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار حضرت علی علیہ السلام ایک ایسے گروہ کے پاس سے گزرے جو ٹڈی کھا رہے تھے۔ فرمایا: سبحان اللہ! تم احرام کی حالت میں ہو؟ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تو سمندری شکار ہے (جو محرم کے لئے حلال ہے)۔ فرمایا: تو پھر اسے پانی میں ڈبو دو۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ، المقنع)

۲۔ زرارہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کو چاہیئے اگر اس کے راستہ میں ٹڈی پڑی ہو تو اس سے کنی کترانے کی کوشش کرے۔ اور اگر (لتاڑے بغیر) کوئی چارۂ کار نہ ہو۔ اور اس طرح (مجبوراً) انہیں قتل کر ڈالے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ ٹڈی (حاجی) لوگوں کے ساز وسامان میں گھس آتی ہے اور وہ بغیر اس کے ارادۂ قتل کے اسے روند ڈالتے ہیں یا راستہ چلتے ہوئے اسے لتاڑ ڈالتے ہیں تو؟ فرمایا: اگر اس سے بچنے اور گریز کرنے کا کوئی راستہ ہے تو ایسا کرو۔ اور اگر قصد و ارادہ کے بغیر مار ڈالو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے ٹڈی کھانا اور اسے مارنا جائز نہیں ہے۔ الحدیث۔ (التہذیب)

۵۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم ٹڈی کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۸ میں اور اس کے بعد باب ۳۷ از کفاراتِ صید میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

محرم کے لئے خشکی کے شکار کو اذیت پہنچانا یا اسے عذاب کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زید شحام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشادِ خداوندی ﴿وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ﴾ (جو دوبارہ شکار کرے گا خدا اس سے انتقام لے گا)۔ فرمایا: ایک شخص جو کہ احرام سے تھا چلا جا رہا تھا کہ اس نے ایک لومڑی کو پکڑ لیا اور آگ اٹھائی اور اس کے منہ کے نزدیک لے گیا۔ وہ جوں جوں آگ اس (لومڑی) کے نزدیک کرتا تو لومڑی چلاتی اور (ڈر کے مارے) فضلہ خارج کرتی۔ اور اس شخص کے ساتھی اسے روکتے مگر وہ برابر ایسا کرتا رہا۔ بالآخر اسے چھوڑ دیا۔ پس اس کے بعد وہ شخص سویا ہوا تھا کہ ایک سانپ آیا اور اس کے منہ کے اندر داخل ہو گیا۔ اور وہ اسی طرح (ڈر کے مارے) اسی طرح فضلہ خارج کرنے لگا جس طرح لومڑی نکالتی تھی۔ پھر نکل گیا۔ (الفروع، تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۸ و ۸۸ از احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ و ۳۶ از کفارات صید میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

محرم آدمی شکار کا چمڑا استعمال کر سکتا ہے اور اس میں پانی وغیرہ بھی پی سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت (امام علی نقی علیہ السلام یا امام حسن عسکری علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک مشکیزہ ہے جو شکار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے۔ آیا ایک محرم اس سے پانی پی سکتا ہے یا نہ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں وہ ان کے چمڑوں سے پانی پی سکتا ہے۔(الفروع)

باب ۱۰

جس شکار کو محرم ذبح کرے وہ مردار ہے اور محرم اور محل دونوں پر حرام ہے اور اسی طرح جو شکار حرم کے اندر کیا جائے وہ بھی مردار اور حرام ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شکار اگرچہ حل میں کیا جائے مگر اسے حرم میں ذبح نہ کیا جائے۔(الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود خلاد سری (سندی) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر کو ذبح کیا تھا؟ فرمایا: اس پر فدیہ واجب ہے۔ راوی نے عرض کیا: آیا وہ اس کا گوشت کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا: کیا وہ اسے پھینک دے؟ فرمایا: اگر اسے پھینکے گا تو اس پر ایک اور فدیہ واجب ہوگا! عرض کیا: پھر کیا کرے؟ فرمایا: اسے دفن کر دے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۳۔ وھب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم شکار کو ذبح کرے تو نہ محل کھا سکے گا اور نہ محرم بلکہ وہ بمنزلہ مردار کے ہے۔ اور جب کوئی شکار حرم کے اندر ذبح کیا جائے تو وہ مردار ہے۔ خواہ اسے محل ذبح کرے یا محرم۔(التہذیبین)

۴۔ اسحاق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی محرم شکار کو حرم سے باہر ذبح کرے تو وہ مردار ہے جسے نہ محل کھا سکتا ہے اور نہ محرم۔ اور جب کوئی محل شکار کو حرم کے اندر ذبح کرے تو وہ مردار ہے جسے نہ محل کھا سکتا ہے اور نہ محرم۔(ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حلبی سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے معصوم علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے

کہا) کہ جب محرم شکار کو ذبح کرے تو اس پر فدیہ واجب ہے۔ اور شکار کسی مسکین کو بطور صدقہ دے دے۔

(کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ (ذبح شدہ شکار میں) ہنوز کچھ رمق حیات باقی ہو۔ (تاکہ وہ مسکین کو صدقہ کے طور پر دیا جا سکے ورنہ ذبح شدہ تو بمنزلہ مردار کے ہے)۔

نیز اس کے بعد (باب ۱۵ از کفارات صید وغیرہ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

تلبیہ، اشعار اور تقلید کے ذریعہ احرام باندھنے سے پہلے مجامعت کرنا، شکار کرنا اور خوشبو لگانا جائز ہے۔ اس کے بعد نہیں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص احرام باندھے مگر تلبیہ کہنے سے پہلے مجامعت کرے تو؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے مسجد شجرہ میں نماز ظہر پڑھی اور احرام باندھا۔ پھر خوشبو استعمال کی۔ یا شکار کیا۔ یا اپنی اہلیہ سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: جب تک تلبیہ نہ کہے تب تک اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے احرام (باب ۸۴ میں ایسی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۲

محرم (مرد) اور محرمہ (عورت) پر جماع کرنا، اس کی تمکین وقدرت دینا، یا جماع کے علاوہ کوئی تمتع حاصل کرنا حتیٰ کہ نظر شہوت اور عمداً انزال کرنا اگرچہ مشت زنی سے ہو حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ (محرم) شخص شرمگاہ کے علاوہ (کسی اور مقام پر) ہمبستری کرتا ہے تو؟ فرمایا:

اس پر ایک اونٹنی (کفارہ کی) واجب ہے۔ اور اگر عورت نے (جو کہ محرمہ تھی) اس کی متابعت کی ہے تو اس پر بھی وہی کفارہ واجب ہوگا جو مرد پر ہے۔ الحدیث۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم آدمی نے اپنی زوجہ سے مقاربت کی ہے تو؟ فرمایا: اس نے بڑے سنگین (جرم کا) ارتکاب کیا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ مسمع ابوسیار بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوسیار! محرم کی حالت بڑی تنگ ہے۔ اگر بغیر شہوت کے اپنی زوجہ کو بوسہ دے تو اس پر ایک بکری کا خون بہانا لازم ہے۔ اور اگر شہوت کے ساتھ بوسہ دے اور پھر اسے منی بھی آ جائے تو اس پر اونٹنی کا بچہ ذبح کرنا واجب ہے اور خدا سے طلب مغفرت کرے اور جو شخص احرام کی حالت میں اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھوئے تو اس پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ اور جو شخص اپنی بیوی پر شہوت کی نگاہ ڈالے اور اسے منی آ جائے تو اس پر اونٹنی کا ایک بچہ ذبح کرنا لازم ہے۔ اور اگر شہوت کے بغیر اسے چھوئے یا گلے لگائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳۲ میں) اور کفارات (باب ۱۳ و ۱۴ وغیرہ) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

محرم کا شہوت کے بغیر اپنی بیوی پر نگاہ کرنا جائز ہے اگرچہ وہ بھی محرمہ ہو۔ اسی طرح اسے بدن سے لگانا اور محمل سے اتارنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم شخص اپنی بیوی پر نگاہ ڈالتا ہے تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ سعید اعرج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک (محرم) شخص اپنی بیوی کو محمل سے اتارتا ہے اور اس طرح اسے گلے لگاتا ہے تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک (بلاضرورت) عمداً ایسا نہ کرے وہ اسے اتارنے کا دوسروں سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۴

محرم کا عقد کرنا، یا نکاح کا گواہ بننا، یا کسی عورت کا رشتہ مانگنا، یا کسی محرم یا محل کا عقد پڑھنا حرام ہے اور اگر ایسا کرے تو عقد باطل ہوگا اور کسی محل کے لئے کسی محرم کا نکاح پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے اپنا نکاح پڑھانا یا کسی کا نکاح پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر وہ اپنا نکاح پڑھائے یا کسی محل کا نکاح پڑھے تو اس کا عقد وازدواج باطل ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے مگر انہوں نے اس کے ساتھ یہ تتمہ بھی روایت کیا ہے کہ ایک انصاری شخص نے احرام کی حالت میں نکاح پڑھایا مگر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نکاح باطل قرار دیا۔ (الفقیہ، کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے نکاح پڑھایا ہے تو؟ فرمایا: اس کا نکاح باطل ہے۔

(التہذیب والاستبصار)

۴۔ ابن ابوشجرہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک محرم دو محل (مرد و زن) کے نکاح کا گواہ بنتا ہے تو؟ فرمایا: وہ گواہ نہ بنے۔ (ایضاً والفقیہ)

۵۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ محرم آدمی کو نہ نکاح پڑھانا چاہیئے اور نہ کسی محل کا نکاح پڑھنا چاہیئے۔ (التہذیب)

۶۔ مفضل (بن عمر) نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کلبی دروازہ پر کھڑا ہے وہ احرام باندھنے کا ارادہ رکھتا ہے اور تزویج بھی کرنا چاہتا ہے تاکہ خداوند عالم اس کی برکت سے اس کی آنکھیں نیچی کرے۔ اگر آپ اسے حکم دیں گے تو وہ کرے گا ورنہ وہ اس سے باز آجائے گا! امام علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ ایسا کرے۔ اور اسے پوشیدہ رکھے۔ (التہذیب والفروع)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے ازدواج کرے۔

۷۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح پڑھائے اور نہ کسی

کا نکاح پڑھے۔ اور اگر ایسا کرے گا تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ (الفروع، التہذیب)

۸۔ سماعہ بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی محل کو کسی محرم کا نکاح نہیں پڑھنا چاہیئے جبکہ وہ یہ جانتا ہو کہ اس کا نکاح جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ایسا ہو جائے تو وہ محرم اس عورت سے (احرام کھولنے کے بعد) دخول کر سکتا ہے؟ فرمایا: اگر دونوں کو (اس کے عدم جواز کا) علم تھا تو کفارہ میں ہر ایک پر ایک اونٹنی واجب ہے۔ اور اگر وہ عورت بھی محرمہ ہو تو اس پر بھی کفارہ واجب ہے اور اگر محرمہ نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ اسے یہ علم ہو کہ جس شخص سے اس کا نکاح پڑھایا جا رہا ہے وہ محرم ہے۔ پس اگر وہ یہ جانتے ہوئے بھی نکاح پڑھائے تو اس پر بھی کفارہ کی اونٹنی واجب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۵ و ۱۶ میں اور) کفارات (باب ۳۱) میں کچھ ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

جو شخص جان بوجھ کر کسی محرمہ سے نکاح کرے تو اس پر مفارقت واجب ہے اور وہ عورت اس پر حرام مؤید ہے اور اگر اس نے دخول کیا ہے تو اس کا حق مہر واجب ہے اور اگر اس نے جہالت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو پھر محل ہو کر اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن الحسن سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب محرم حالت احرام میں نکاح پڑھائے تو ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور پھر وہ کبھی بھی آپس میں نکاح نہیں کر سکیں گے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ادیم بن الحر الخزاعی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم احرام کی حالت میں نکاح پڑھائے تو ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور وہ پھر کبھی عود نہیں کر سکیں گے۔ اور جو شخص کسی شوہر دار عورت سے نکاح کرے تو ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور وہ پھر کبھی عقد نہیں کر سکیں گے۔ (التہذیب)

۳۔ محمد بن قیس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے محل ہونے سے پہلے کسی عورت سے نکاح کیا۔ یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ اسے آزاد کرے اور فرمایا کہ محل ہونے سے پہلے اس کا نکاح کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاں جب محل ہو جائے تو اس عورت کا رشتہ طلب کرے۔ اب گھر

والوں کی مرضی پر منحصر ہے وہ اگر چاہیں تو اس کی اس سے شادی کر دیں اور چاہیں تو نہ کریں۔ (ایضا)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور وہ ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر (کسی محرم نے حالت احرام میں کسی عورت سے نکاح کر کے) دخول کیا ہے تو اسے اس کا حق مہر ادا کرنا پڑے گا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب النکاح (باب ۳۱) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

محرم کے لئے لونڈیوں کی خرید و فروخت جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعد بن سعد اشعری قمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم شخص کنیزوں کی خرید و فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(التہذیب، الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب النکاح میں) بعض ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو عمومی حیثیت سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۷

محرم کے لئے اپنی عورت کو طلاق دینا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ محرم طلاق تو دے سکتا ہے مگر نکاح نہیں کر سکتا۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم طلاق دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (ابواب طلاق میں) ایسی بعض حدیثیں آئینگی جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۸

محرم اور محرمہ پر خوشبو استعمال کرنا حرام ہے اور اس سے مراد کستوری، عنبر، زعفران، ورس[۱]، عود اور کافور ہے۔ اور باقی ماندہ خوشبوئیں مکروہ ہیں البتہ ان پر نگاہ ڈالنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل انیس حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کرکے باقی بارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ کو دیکھا کہ ان کے روبرو خوشبو کھول کر رکھی گئی۔ تاکہ وہ اسے دیکھیں جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھے۔ اور آپؑ نے اس کی خوشبو سے بچنے کے لئے ناک پر کپڑا رکھا ہوا تھا۔ (الفروع)

۲۔ حنان بن سدیر اپنے باپ (سدیر) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ محرم کے لئے اس نمک کے استعمال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو؟ فرمایا: محرم کو نہیں چاہیئے کہ کوئی ایسی چیز کھائے جس میں زعفران ہو۔ یا کسی خوشبو کو چکھے۔ (ایضاً)

۳۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں کسی خوشبو کو یا کسی ایسی چیز کو جس میں زعفران ہو ہاتھ نہ لگائیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی چیز کھاؤ جس میں زعفران کی آمیزش ہو۔ (ایضاً)

۴۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! میں نے اپنے احرام والے کپڑے ان کپڑوں کے ساتھ رکھ دیئے ہیں جن کو دھونی دی گئی تھی۔ تو ان کو بھی بو لگ گئی تو؟ فرمایا: ان کو اس قدر ہوا میں پھیلاؤ کہ ان کی بو چلی جائے۔ (ایضاً)

۵۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں کسی خوشبودار گھی کو نہ چھوؤ۔ اور اپنے کھانے میں خوشبو ملانے سے اجتناب کرو۔ اور اگر کہیں سے خوشبو آرہی ہو تو ناک پر کوئی چیز رکھ لو۔ مگر بدبو سے ناک پر کچھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ محرم کو خوشبو سے لطف اندوز نہیں ہونا چاہیئے۔ (ایضاً)

۶۔ حریز ایک شخص اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کسی خوشبو اور کسی خوشبودار پودے کو نہ چھوئے۔ اور نہ ہی خوشبودار ہوا سے لطف اندوز ہو۔ اور اگر ایسا کرے تو اپنی وسعت کے مطابق صدقہ دے۔ (ایضاً)

---

[۱] ایک قسم کی گھاس جو رنگائی کے کام میں آتی ہے۔ (المنجد)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں کسی خوشبو اور گھی کو نہ چھوؤ (تا آخر حدیث نمبر ۵۔ آخر میں فرمایا) اپنے زادِ سفر میں بھی خوشبو سے اجتناب کرو اور اگر کوئی شخص اس قسم کی کسی چیز سے مبتلا ہو جائے تو اسے دھو ڈالے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق صدقہ دے (یا جس قدر وہ چیز استعمال کرے اتنا ہی بقدر شکم سیری طعام صدقہ دے)۔ (پھر) فرمایا: چار قسم کی خوشبو تم پر حرام ہے: (۱) کستوری۔ (۲) عنبر۔ (۳) ورس۔ (۴) اور زعفران۔ ہاں البتہ خوشبودار تیل محرم کے لئے مکروہ ہیں۔ سوائے زیتون کے تیل کے اور وہ بھی اس شخص کے لئے جو دواء کے طور پر اس کے استعمال پر مجبور ہو۔ (التہذیب)

۸۔ منصور بن حازم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی نے عمرۂ تمتع کا احرام باندھا ہوا ہے تو کوئی ایسی چیز استعمال نہ کرے جس میں زردی (زعفران) ہو۔ جب تک طواف نہ کر لے۔ (ایضاً)

۹۔ محمد بن مسلم امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد خداوندی ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ﴾ (پھر حاجی اپنا میل کچیل دور کریں) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی مناسک حج ادا کر چکے تو پھر خوشبو سے اپنی ضرورت پوری کرے کہ اب وہ حلال ہے۔

(التہذیب والاستبصار، الفقیہ)

۱۰۔ ابن ابی یعفور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خوشبو (جو محرم پر حرام ہے) یہ ہے مشک، عنبر، زعفران اور عود۔ (ایضاً)

۱۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب سفر مکہ کی تیاری کرتے تھے تو اپنے گھر والوں سے فرماتے تھے: خبردار! اپنے زادِ سفر میں کسی قسم کی کوئی خوشبو یا زعفران نہ ڈالنا۔ جسے ہم کھائیں یا چکھیں۔ (یا کسی کو کھلائیں)۔ (الفقیہ)

۱۲۔ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: محرم کے لئے دراصل ناپسندیدہ تو چار خوشبوئیں ہیں: (۱) مشک۔ (۲) عنبر۔ (۳) زعفران۔ (۴) ورس۔ ہاں البتہ آپ تمام خوشبودار تیلوں کو مکروہ جانتے تھے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے اس کے حکم اور کافور کے حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں (باب ۱۳ و ۱۴ از غسل میت۔ باب ۱۷ از اقسام حج، باب ۱۸ از مواقیت اور باب ۱۳، ۱۴ و ۱۶ و ۵۲ از احرام وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۹ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۳ و ۴۳ و ۴۹ میں) اور باب کفارات (باب ۴ اور حلق باب ۱۳ و ۱۴ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

ضرورت کے تحت جیسے بیمار کے ناک میں چڑھانے کیلئے خوشبو کا استعمال جائز ہے مگر اس سے کفارہ واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن جابر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھے کچھ تکلیف تھی۔ پھر سامنے سے (تیز وتند) ہوا لگی جبکہ میں احرام کی حالت میں تھا تو میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے طبیب نے جو میرا علاج کرتا ہے میرے لئے ایک سعوط (ناک میں چڑھانے کی دوا) تجویز کیا ہے۔ جس میں مشک ہے تو؟ فرمایا: ہاں اسے چڑھا۔ (التہذیب والاستبصار، کذا فی الفقیہ)

۲۔ اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ محرم کے لئے ناک میں کوئی ایسی دوا چڑھانا جس میں خوشبو ہو کیسا ہے؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے ضرورت کے وقت پر محمول کیا ہے۔ کما مرّ۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اور اس سے کفارہ کے واجب ہونے پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب الکفارات (باب ۴) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

صفا و مروہ کے درمیان عطاروں کی جو دکانیں[1] ہیں ان کی خوشبو کا محرم کے لئے سونگھنا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ صفا و مروہ کے درمیان عطر فروشوں (کی دکانوں) سے جو خوشبو آتی ہے اس کے سونگھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ناک پر کوئی چیز رکھنے کی ضرورت ہے۔ (کتب اربعہ)

---

[1] آج تو وہ تمام نقشہ ہی بدل گیا ہے یعنی ع

وہ شاخ ہی نہ رہی جس پہ آشیانہ تھا؟

(احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۲۱

محرم کے لئے کعبہ اور قبر کے خلوق[1] کو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر وہ کپڑے کو لگ جائے تو اس کا نہ دھونا جائز ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کعبہ کا خلوق محرم کے کپڑے کو لگ جائے تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسے دھونے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ طہور ہے۔ (التہذیب)

۲۔ یعقوب بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کعبہ کے پاس سے محرم کے کپڑوں کو کچھ زعفران لگ جائے تو؟ فرمایا: یہ ضرر رساں نہیں ہے اور نہ ہی اسے دھونے کی ضرورت ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کعبہ اور قبر کے خلوق کے بارے میں پوچھا کہ اگر احرام والے کپڑوں میں ہو تو؟ فرمایا: ان میں کوئی مضائقہ نہیں ہے وہ طہور ہیں۔ (الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر محرم کے کپڑوں کو کعبہ کا خلوق لگ جائے تو آیا اس کپڑے کو دھویا جائے گا؟ فرمایا: نہ۔ وہ تو پاک صاف ہے۔ پھر فرمایا: میرے (احرام کے) کپڑے کو بھی تھوڑا سا لگا ہوا ہے۔ (الفروع)

باب ۲۲

سونگھے بغیر محرم کا خوشبو کو دھونا اور اسے ہاتھ سے چھونا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر کوئی محرم اپنے کپڑے سے خلوق کو دھوئے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ)

---

[1] ایک خوشبودار گھاس ہے۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی محرم کو خوشبو لگ جائے تو؟ فرمایا: اگر اسے ہاتھ سے کھرچ ڈالے یا اسے دھوئے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم سویا ہوا ہے اور لاعلمی میں خوشبو کو ہاتھ لگائے تو؟ فرمایا: (جب بیدار ہو تو) اسے دھو ڈالے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ پھر عرض کیا: اگر کوئی محل اس (محرم) کو کوئی ایسا تیل لگائے جس میں خوشبو ہو مگر محرم کو علم نہ ہو۔ تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: اسے دھو ڈالے اور (آئندہ ایسا کرنے سے) بچے۔ (الفروع)

باب ۲۳

محرم کا مہندی استعمال کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ اسی طرح جب کوئی عورت احرام باندھنا چاہے تو اس کے لئے مہندی استعمال کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مہندی کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: محرم اسے مس کر سکتا ہے اور اس سے اپنے اونٹ کا علاج بھی کر سکتا ہے! یہ کوئی خوشبو نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی مضائقہ ہے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت احرام باندھنا چاہتی ہے مگر اسے ہاتھوں کے پھٹنے کا اندیشہ ہے تو وہ احرام سے پہلے مہندی لگا سکتی ہے؟ فرمایا: مجھے اس کا ایسا کرنا پسند نہیں ہے۔ (التہذیب والاستبصار، کذا فی الفقیہ)

باب ۲۴

محرم پر واجب ہے کہ خوشبو سے ناک بند کرے مگر بدبو سے ناک بند کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود حلبی اور محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم خوشبو سے ناک بند کرے گا مگر بدبو سے نہیں کرے گا۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

۴۔ فرمایا: محرم جب کسی بدبودار مردار کے پاس سے گزرے تو اپنے ناک کو بند نہ کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۸ و ۲۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۶ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۵

محرم کا اذخر، قیصوم، خزامی اور شیح وغیرہ نامی خوشبودار پودوں کو سونگھنا اور ہاتھ لگانا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم احرام کی حالت میں اذخر، قیصوم، خزامی اور شیح وغیرہ کو سونگھو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۲۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ برقی" باسناد خود حریز سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم خوشبودار پودوں کو سونگھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (المحاسن)

باب ۲۶

محرم کیلئے سیب، لیموں اور بیر وغیرہ خوشبودار پھل کا کھانا جائز ہے البتہ ان کو سونگھے گا نہیں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ماب ابن ابی عمیر سے سیب، لیموں اور بیر کے بارے میں سوال کیا؟ کہا: ان کو سونگھ نہیں۔ مگر کھالے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم لیموں کھا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: اس کی تو بو اچھی ہوتی ہے؟ فرمایا: لیموں کھانے کی چیز ہے وہ خوشبو نہیں ہے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ (محرم) سیب، لیموں اور بیر وغیرہ خوشبودار پھل کھا سکتا ہے؟ فرمایا: سونگھنے سے اجتناب کرے اور کھائے۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ و ۲۳ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۷

محرم کے لئے اشنان سے ہاتھ دھونا جائز ہے اور اگر اس میں اذخر ہو تو پھر بھی جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالمعزا سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم اشنان سے ہاتھ دھو سکتا ہے؟ فرمایا: میرے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) اپنے ہاتھ سفید اشنان سے دھویا کرتے تھے۔ (الفروع)

۲۔ حسن بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر اشنان میں کچھ خوشبو ہو تو احرام کی حالت میں اس سے ہاتھ دھو سکتا ہے؟ فرمایا: جب احرام باندھنے کا ارادہ کرو تو اپنے زاد ہائے سفر کو دیکھا کرو پس جس چیز کی ضرورت نہ ہو اسے الگ کر دو! اور فرمایا: چونکہ (خوشبو والے) اشنان سے ہاتھ دھویا ہے اس کی وجہ سے کچھ صدقہ دے دو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن سفیان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ آیا محرم اس اشنان سے ہاتھ دھو سکتا ہے جس میں اذخر ہو؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ میں اس چیز کو تمہارے لئے پسند نہیں کرتا۔ (الفقیہ)

باب ۲۸

محرم کا زرد رنگ کے بستر پر زرد رنگ کے تکیہ پر سونا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معلّی بن خنیس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے زرد رنگ کے بستر پر یا زرد رنگ کے تکیہ پر سونا مکروہ ہے۔

(الفروع، کذا فی التہذیب والفقیہ عن ابی بصیر عن الباقر علیہ السلام)۔

باب ۲۹

محرم کے لئے تیل لگانا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو کوئی ایسا تیل نہ لگاؤ جس میں مشک یا عنبر ہو کیونکہ احرام باندھنے کے بعد اس کی

خوشبو تمہارے سر میں باقی رہ جائے گی! اس کے علاوہ احرام باندھتے وقت جو چاہو تیل لگاؤ ہاں البتہ احرام باندھنے کے بعد محل ہونے تک ہر قسم کا تیل لگانا حرام ہے۔ (کتب اربعہ، علل الشرائع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم احرام کی حالت میں ہو تو کسی خوشبو کو نہ چھوؤ۔ اور نہ تیل کو ہاتھ لگاؤ!۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۰

احرام باندھنے سے پہلے ان تیلوں کا لگانا جائز ہے جن کی خوشبو احرام کے بعد باقی نہیں رہتی۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آدمی غسل احرام کرنے سے پہلے جو چاہے تیل لگائے جب تک اس میں مشک و عنبر، زعفران، ورس نہ ہو۔ فرمایا: اور اپنے احرام کے کپڑوں کو دھونی نہ دو۔ (الفقیہ)

۲۔ حریز بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے تھے کہ کوئی عورت سرمہ لگائے اور تیل لگائے اور اس کے بعد احرام کا غسل کرے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص احرام سے پہلے یا اس کے بعد تیل لگائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ سوائے اس تیل کے جو سخت ہو اور جس کی خوشبو (احرام کے بعد) باقی رہ جائے آپ اسے ناپسند کرتے تھے۔ (الفروع)

۴۔ حسین بن ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ احرام باندھنے والا شخص غسل کے بعد تیل لگا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! پس ہم نے ان کے سامنے بان کا تیل لگایا۔ اور آپ نے فرمایا کہ آپ کے والد ماجد غسل احرام کے بعد تیل لگاتے تھے۔ جب تک اس میں غالیہ یا مشک یا عنبر نہیں ہوتا تھا۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد حلبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے) سوال کیا کہ احرام باندھتے وقت مہندی اور بنفشہ کا تیل لگایا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب اس کی خوشبو

احرام کے بعد باقی نہ رہے۔ یا اس کی خوشبو زائل ہو جائے۔

باب ۳۱

ضرورت کے وقت محرم کیلئے ایسا تیل استعمال کرنا جس میں خوشبو نہ ہو جیسے گھی، زیتون اور اہالہ لگانا اور پسینہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بغلوں پر مرتک اور توتیا لگانا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں : جب کسی محرم کو خراج یا کوئی دمل نکل آئے تو زیر بغل گھی اور زیتون کا تیل لگا کر علاج کرے۔ (التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی محرم کے ہاتھ پھٹ جائیں تو ان پر زیتون کا تیل یا گھی یا اہالہ لگائے۔ (ایضاً)

۳۔ ابوالحسن احمسی بیان کرتے ہیں کہ سعید بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی محرم کو کوئی زخم لگ جائے یا پھنسی یا پھوڑا نکل آئے تو؟ فرمایا: اس پر بنفسج وغیرہ (کا تیل) لگاؤ جس میں خوشبو نہ ہو۔ (ایضاً)

۴۔ جناب شیخ احمد بن علی بن ابی طالبؒ باسناد خود محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ الشریف کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا کہ آیا محرم کے لئے پسینہ کی بدبو دور کرنے کی خاطر بغلوں پر مرتک یا توتیا لگانا جائز ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: ہاں یہ جائز ہے و باللہ التوفیق۔ (الاحتجاج)

باب ۳۲

محرم کیلئے رفث (مجامعت)، فسوق (جھوٹ اور گالی) اور جدال (قسم) حرام ہے۔ اور اس پر تقویٰ اور ذکر خدا اور سوائے خیر و خوبی کے عام حالات میں قلت کلام لازم ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم احرام باندھو تو تم پر تقوائے خداوندی اور اس کا ذکر اور سوائے خیر و خوبی کے عام حالات میں قلت کلام لازم ہے کیونکہ حج و عمرہ کی تمامیت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے سوائے خیر و خوبی کے۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ فرمایا: رفث سے جماع، فسوق سے جھوٹ اور گالی اور جدال سے آدمی کا ﴿واللّٰہ. بلی و اللّٰہ﴾ (خدا

کے نام کی قسم کھانا) مراد ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد خداوندی ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ خداوند عالم نے لوگوں سے ایک عہد لیا ہے اور ان کے لئے ایک شرط لگائی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ عہد کیا لیا ہے اور شرط کیا لگائی ہے؟ فرمایا: وہ عہد جو ان سے لیا ہے وہ یہ ہے کہ فرمایا: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (لہٰذا ان برے کاموں سے اجتناب کرنا پڑے گا) اور جو شرط ان کے لئے لگائی ہے وہ یہ ہے کہ فرمایا: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلاَ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى﴾ فرمایا: وہ (حاجی) اس حالت میں واپس لوٹے گا کہ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ، معانی الاخبار، السرائر)

۳۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں کہتا ہے: ﴿لعمری﴾ (مجھے اپنی زندگی کی قسم) تو؟ فرمایا: یہ جدال نہیں ہے! بلکہ جدال یہ ہے کہ آدمی یہ کہے ﴿لا واللّٰه. بلى واللّٰه﴾ (نہ بخدا۔ ہاں بخدا)۔ اگر کوئی ﴿لاھا﴾ یا ﴿ھناہ﴾ کہتا ہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ باقی رہا اس کا یہ کہنا: ﴿لا بل شانیک﴾ تو یہ زمانۂ جاہلیت کی یادگار ہے۔

(التہذیب)

۴۔ جناب علی بن جعفرؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ رفث، فسوق اور جدال کیا ہے؟ اور جو ایسا کرے اس پر کیا ہے؟ فرمایا: رفث سے مراد عورتوں سے جماع کرنا، فسوق سے مراد جھوٹ بولنا اور باہمی فخر و ناز کرنا اور جدال سے مراد خدا کے نام کی قسمیں کھانا ہے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (پھر وہی حدیث بیان کی ہے جو یہاں پہلے نمبر ا پر گزر چکی ہے)۔ ہاں اس میں اس قدر اضافہ کیا ہے فرمایا: باہمی فخر و ناز کرنے سے اجتناب کرو اور تم پر ایسا تقویٰ لازم ہے جو تمہیں خدا کی نافرمانیوں سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: احرام کی حالت میں قبیح کلام کرنا ہی ''تفث'' میں سے ہے۔ جب مکہ میں داخل ہو اور خانۂ کعبہ کا طواف کرو تو پاک و پاکیزہ کلام کرو۔ تو یہ (معمولی لغزشوں کا) کفارہ بن جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ سے سوال کیا کہ ایک شخص کہتا ہے: ﴿لا لعمری. بلى لعمری﴾ (مجھے اپنی زندگی کی قسم ایسا نہیں ہے یا ایسا ہے) فرمایا: یہ

جدال نہیں ہے۔ جدال یہ ہے کہ ﴿لا واللہ. بلی واللہ﴾۔ (الفروع، الفقیہ)

۶۔ ابوبصیر یعنی لیث بن البختری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ محرم ایک کام کرنا چاہتا ہے مگر اس کا ساتھی اس سے کہتا ہے خدا کی قسم تم یہ کام نہیں کرو گے۔ وہ کہتا ہے: خدا کی قسم میں ضرور کروں گا۔ اسی طرح وہ اسے کئی بار قسم دلواتا ہے تو؟ آیا اس پر وہ کچھ (کفارہ) لازم ہوگا جو جدال (خدا کے نام کی قسم کھانے) سے لازم آتا ہے؟ فرمایا: نہیں! اس طرح تو وہ اپنے بھائی کا احترام چاہتا ہے۔ جدال تو یہ ہے کہ اس کام کے کرنے کی قسم کھائے جس میں خدا کی نافرمانی لازم آئے۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ از وجوب حج، باب ۲ از اقسام حج وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ از کفارات و باب ۱۱ از بقیۂ کفارات میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۳۳

محرم اور محرمہ کے لئے وہ سرمہ لگانا جس میں خوشبو ہو یا زیب و زینت کے لئے سیاہ سرمہ لگانا حرام ہے اور ان دو کے علاوہ باقی سرمہ لگانا جائز ہے اور ان کا لگانا بھی عندالضرورت جائز ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم ایسا سرمہ لگائے جس میں خوشبو نہ ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر زیب و زینت کے لئے سرمہ لگانا جائز نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ معاویہ (بن عمار) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم مرد اور عورت کسی تکلیف کے بغیر سیاہ رنگ کا سرمہ نہ لگائیں۔ (ایضاً)

۳۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (محرمہ) عورت ہر قسم کا سرمہ لگا سکتی ہے سوائے زینت کی خاطر سیاہ رنگ کے سرمہ کے۔ (التہذیب، المقنع)

۴۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر محرم کی آنکھ میں کچھ تکلیف ہو تو وہ سرمہ نہ لگائے جس میں زعفران ہو۔ (التہذیب)

۵۔ ہارون بن حمزہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم اپنی آنکھوں میں وہ نہ لگائے جس میں زعفران ہو اور اس کے علاوہ وہ ہر قسم کا فارسی سرمہ لگائے۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ محرم کے لئے سرمہ لگانا کیسا ہے؟ فرمایا: سیاہ رنگ کا تو نہ لگائے۔ ہاں البتہ صَبر اور مختلف رنگوں کے سرمہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفروع)

۷۔ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی بیان کرتے ہیں کہ ایک کمزور بینائی والے شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں حاضر تھا کہ آیا میں احرام باندھتے وقت سرمہ لگا سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ! (پھر فرمایا) کیوں لگاتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میری آنکھیں کمزور ہیں۔ جب سرمہ لگاتا ہوں تو مجھے فائدہ ہوتا ہے اور اگر نہیں لگاتا تو ضرر پہنچتا ہے! امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر لگا! اس نے عرض کیا: اور میں سرمہ کے ساتھ ایک اور کام بھی کرتا ہوں! فرمایا: اور وہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں کپڑے کے دو ٹکڑے لیتا ہوں اور ہر ایک آنکھ پر ایک ٹکڑا باندھتا ہوں جب میں ایسا کرتا ہوں تو اس سے مجھے فائدہ پہنچتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو مجھے ضرر و زیاں پہنچتا ہے۔ فرمایا: پھر بے شک لگا۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ ایسا سرمہ لگا سکتا ہے جس میں مشک اور کافور نہ ہو۔ اور محرمہ عورت ہر قسم کا سرمہ لگا سکتی ہے۔ سوائے سیاہ رنگ کے سرمہ کے جو زینت کے لئے لگایا جائے۔ (الفقیہ)

۹۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرمہ عورت سرمہ لگا سکتی ہے؟ فرمایا: نہ لگائے! عرض کیا کہ اگر سیاہ رنگ کا ایسا سرمہ ہو جس میں کوئی خوشبو نہ ہو تو؟ امام علیہ السلام نے اسے بھی ناپسند فرمایا کیونکہ وہ زینت ہے۔ اور فرمایا: اگر مجبور ہو تو پھر لگا سکتی ہے۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۳۴

محرم اور محرمہ کے لئے زینت کی خاطر آئینہ میں نظر کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم نے احرام باندھا ہوا ہو تو آئینہ میں نظر نہ کرو۔ کیونکہ یہ بھی زینت میں سے ہے (جو کہ محرم کے لئے حرام ہے)۔ (التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام والی عورت آئینہ میں نگاہ نہ

کرے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم زینت کی خاطر آئینہ میں نگاہ نہ کرے اور اگر ایسا کرے تو پھر تلبیہ کہے۔ (الفروع)

باب ۳۵

محرم کے لئے سلے ہوئے کپڑے کے پہننے کا حکم؟ اور بٹن والا کپڑا یا قمیص پہننے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں بٹن والا کپڑا نہ پہن۔ اور اگر ایسا کرے تو پھر اسے اوندھا کر دے۔ اور نہ ہی قمیص پہن اور نہ ہی شلوار۔ مگر یہ کہ تمہارے پاس تہمند نہ ہو۔ اور نہ ہی موزہ پہنو۔ مگر یہ کہ تمہارے پاس جوتا نہ ہو۔

(الفقیہ، الفروع، کذا فی التہذیب)

باب ۳۶

محرم کے لئے وہ سبز چادر پہننا جائز ہے جو علماء و مشائخ پہنتے ہیں مگر اسے گھنڈی نہ لگائے بلکہ مستحب ہے کہ اسے اوندھا کر دے یا اس کے بٹن اکھیڑ دے اور وہ (محرم) ہر کپڑا پہن سکتا ہے سوائے اس کے جس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں بٹنوں والا کپڑا نہ پہن۔ مگر یہ کہ اسے اوندھا کر دو۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم بٹن دار طیلسان پہن سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اور حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ اس وقت تک طیلسان نہ پہن جب تک اس کے بٹن نہ اکھیڑ دے۔ میرے والد ماجد نے مجھ سے بیان کیا کہ آنجناب نے اسے اس لئے مکروہ سمجھا ہے تا کہ کوئی جاہل اسے گھنڈی نہ لگائے۔ (الفروع۔۔۔ مگر فقیہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ محرم کے لئے کون سا کپڑا پہننا مکروہ ہے؟ فرمایا: ہر کپڑا پہن سکتا ہے سوائے

قمیص کے۔ (الفقیہ)

باب ۳۷
محرم کے لئے نجس کپڑا پہننا حرام ہے۔ لیکن اگر پہنے تو اس سے احرام باطل نہیں ہوتا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم کے کپڑے کو جنابت (منی) لگ جائے تو؟ فرمایا: جب تک اسے دھو نہ لے اسے نہ پہنے۔ مگر اس کا احرام تام اور مکمل ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے بعض کپڑوں میں احرام باندھا اب وہ چاہتا ہے کہ ان کے ساتھ کچھ اور کپڑے بھی شامل کر دے تو؟ فرمایا: جب وہ پاک ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳۸ میں) بعض ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۸
میلے کچیلے کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے اور محرم کا میلے کپڑے دھونا مکروہ ہے جب تک نجس نہ ہو جائیں۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص میلے کچیلے کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: مگر میں یہ نہیں کہتا کہ حرام ہے! لیکن اس کا پاک صاف کر لینا مجھے زیادہ پسند ہے اور اس کی طہارت اسؔ کا دھونا ہے اور آدمی جس کپڑے میں احرام باندھے اسے محل ہونے تک نہ دھوئے اگرچہ میلا بھی ہو جائے مگر یہ کہ اسے جنابت وغیرہ کوئی نجاست لگ جائے تو پھر اسے دھوئے گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر کوئی محرم اپنے کپڑے تبدیل کرنا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر انہیں کوئی (نجاست) لگ جائے تو دھو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر اسے ان میں احتلام ہو جائے تو (دھو سکتا ہے)۔ (الفروع)

باب ۳۹

نقش ونگار والے کپڑے میں احرام باندھنا جائز ہے مگر مرد کے لئے مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود لیث مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم نقش ونگار والے کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! صرف اس کپڑے میں حرام ہے جس کا تانا سفید ریشم کا ہو۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ نضر بن سوید حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے محرمہ عورت کی حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر (احرام کے) کپڑے میں کچھ نقش ونگار ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ (بن عمار) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر آدمی نقش والے کپڑے میں احرام باندھے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن اگر دوسرے (سادہ) کپڑے تک دسترس ہو تو پھر اس میں احرام نہ باندھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ سماعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر محرمہ عورت خز کا اور نقش والا کپڑا پہنے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۵۔ ابوالحسن نہدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ جبکہ میں وہاں حاضر تھا۔ کہ آیا عورت منقش پگڑی میں احرام باندھ سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

باب ۴۰

محرم اور محرمہ کیلئے زرد وغیرہ رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا کراہت کے ساتھ جائز ہیں اور یہ کراہت لباس شہرت میں زیادہ مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عامر بن جذاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا محرم رنگے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ سوائے گہرے سرخ رنگ والے مشہور کپڑے کے اور سوائے مشہوری کے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ عبداللہ بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک کپڑا ہے جسے زرد رنگ میں رنگا گیا۔ پھر اسے دھویا گیا۔ آیا میں اسے احرام کی حالت میں پہن سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ زرد رنگ کوئی خوشبو تو

نہیں ہے! ہاں البتہ میں اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں کہ تم کوئی ایسا لباس زیب تن کرو جو تمہیں لوگوں میں مشہور کر دے۔ (کہ سب کی انگلیاں تمہاری طرف اٹھنے لگیں)۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم آدمی زرد رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہن سکتا ہے؟ فرمایا: جب اس میں خوشبو نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب، بحار الانوار، قرب الاسناد، الاستبصار)

باب ۴۱

جس کپڑے کا تانا سفید ریشم کا ہو اس میں احرام باندھنا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب علی بن عیسیٰ (اربلی) عبداللہ بن جعفر حمیری کی کتاب الدلائل سے اور وہ جعفر بن محمد بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص[1] نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک مکتوب ارسال کیا جس میں چند مسائل دریافت کئے تھے اور وہ شخص یہ مسئلہ بھی پوچھنا چاہتا تھا کہ آیا محرم وہ کپڑا پہن سکتا ہے جس کا تانا سفید ریشم کا ہو۔ مگر وہ یہ لکھنا بھول گیا! مگر جب ان مسائل کا جواب آیا تو اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر محرم ایسا کپڑا پہنے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (کشف الغمہ، کذا فی الخرائج والجرائح للراوندی عن الحسن بن علی بن یحییٰ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۲۹ و ۳۳ از احرام۔ اور باب ۳۹ یہاں) ایسی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہیں تو یا تو ان کو کراہت پر محمول کیا جائے گا (اور کل مکروہ جائز) یا پھر ان کو خالص ریشم پر محمول کیا جائے گا۔

باب ۴۲

محرم کے لئے گیرو میں رنگے ہوئے کپڑے کا پہننا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن سُکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ محرم کے لئے گیرو میں رنگے ہوئے کپڑے کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت امیر علیہ السلام احرام باندھے تھے اور ان کے ہمراہ

---

[1] کتاب الخرائج والجرائح راوندی میں اس شخص کا نام حسن بن علی بن یحییٰ لکھا ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

اپنے خاندان کا ایک لڑکا بھی تھا جس نے دو رنگے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے۔ عمر بن الخطاب وہاں سے گزرا اور کہا: یا اباالحسن! یہ رنگے ہوئے کپڑے کیسے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں ہے جو ہمیں سنت سکھائے! یہ دو کپڑے ہیں جو مٹی (گیرو) سے رنگے گئے ہیں۔ (جو کوئی خوشبو نہیں ہے)۔

(التہذیب، الفقیہ)

۳۔ جناب عیاشیؒ نے اپنی تفسیر میں باسناد خود عبیداللہ حلبی سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے فرمایا: جب عمر نے خلیفہ بننے کے بعد پہلی بار حج کیا تو اس سال (بہت سے) مہاجرین اور انصار نے بھی حج کیا۔ اور اسی سال حضرت امیر علیہ السلام نے بھی حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام اور جناب عبداللہ بن جعفر کے ہمراہ حج کیا تو جب عبداللہ بن جعفر نے احرام باندھا تو سرخ مٹی (گیرو) میں رنگا ہوا تہمند اور چادر زیب تن کی۔ اور وہ اس حالت میں حضرت امیر علیہ السلام کے پہلو میں چل رہے تھے تو عمر نے ان کے پیچھے سے آواز دی کہ حرم میں یہ کیا بدعت ہے؟ تو حضرت امیر علیہ السلام نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا: اے عمر! کسی کو نہیں چاہیئے کہ وہ ہمیں سنت (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعلیم دے! (کیونکہ اسے ہم سب سے بہتر جانتے ہیں)۔ عمر نے کہا: ہاں اے ابوالحسن! بخدا آپ سچ فرماتے ہیں۔ بخدا مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ آپ ہیں۔ الحدیث۔

(تفسیر عیاشی)

باب ۴۳

محرم کے لئے کسی خوشبو میں رنگے ہوئے اس کپڑے کا پہننا جائز ہے جس کی خوشبو زائل ہو چکی ہو لیکن اگر ہنوز خوشبو باقی ہو تو پھر حرام ہے۔ اور یہی حکم لحاف[۱] کا ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک کپڑے کو زعفران لگ جاتا ہے پھر اسے دھویا جاتا ہے۔ مگر (رنگ) نہیں جاتا آیا اس میں احرام باندھا جا سکتا ہے؟ فرمایا: اگرچہ سارا رنگا ہوا ہو۔ مگر جب اسے دھویا جائے۔ اور وہ مائل بہ سفیدی ہو جائے۔ اور اس کی خوشبو چلی جائے تو پھر اس میں احرام باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نضر بن سوید حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا

[۱] عربی میں لحاف کے چند معانی ہیں: (۱) اوڑھنے کا کپڑا۔ (۲) تہ بند۔ (۳) بستر کی چادر۔ (۴) کمبل۔ (۵) لحاف۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۸۔ کہ احرام والی عورت تمام کپڑے پہن سکتی ہے۔ سوائے ان کے جو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے ہوں۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: احرام والی عورت زیور نہ پہنے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے سوائے اس (ہلکے) رنگ کے جس میں خوشبو کا اثر نہ ہو۔ (ایضاً)

۴۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک ایسا لحاف (کمبل) اوڑھتا ہے جس کا ظاہری حصہ سرخ اور اندرونی حصہ زرد ہے جسے رنگے ہوئے سال دو سال ہو گئے ہیں تو؟ فرمایا: جب اس میں بُو نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (پھر فرمایا) ہر وہ کپڑا جسے رنگا جائے اور پھر دھو دیا جائے۔ اس میں احرام باندھنا جائز ہے اور اگر اسے دھویا نہ جائے تو پھر نہیں۔ (الفروع)

۵۔ اسماعیل بن فضل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم ایسا کپڑا پہن سکتا ہے جسے خوشبو لگی ہو؟ فرمایا: جب خوشبو زائل ہو جائے تو اسے پہن سکتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک کپڑا ہے جسے زعفران میں رنگا گیا ہے آیا میں اسے دھو کر اس میں احرام باندھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ و ۴۰ اور ۲۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۴

ضرورت کے وقت محرم کے لئے الٹی قبا پہننا جائز ہے مگر اس کی آستینوں میں ہاتھ داخل نہ کرے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی محرم کو مجبوراً قبا پہننی پڑ جائے تو الٹی پہنے اور اس کی آستینوں میں اپنے ہاتھ داخل نہ کرے۔ (التہذیب)

۲۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب محرم کو جوتا نہ مل سکے تو پھر موزہ پہن سکتا ہے! اور اگر اس کے پاس چادر نہ ہو تو پھر اپنے قمیص کو اپنی گردن اور کاندھوں پر ڈال دے! یا قبا کو الٹا کر کے پہن لے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مثنیٰ حناط سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

اگر کسی احرام والے شخص کو (سردی وغیرہ کی وجہ سے) کپڑے کی ضرورت ہو اور اس کے پاس قبا کے سوا اور کوئی کپڑا نہ ہو۔ تو اسے اوندھا کر کے یعنی اس کے بالائی حصہ کو نیچے کر کے پہن سکتا ہے۔

(الفروع، کذا فی الفقیه، و المنتهیٰ و المختلف للعلامۃ)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب محرم کے پاس کوئی چادر نہ ہو تو وہ قبا کے بیرونی حصہ کو اندر الٹ کر پہن سکتا ہے۔ (الفقیه، کذافی الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قباء کے الٹنے کے یہاں جو دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے اسے اختیار پر محمول کیا ہے۔ مگر اولیٰ یہ ہے کہ ان کے درمیان جمع کیا جائے (اوپر سے نیچے بھی کرے اور ظاہر کو اندر بھی کرے)۔

باب ۴۵

جو شخص احرام باندھنے کے بعد قمیص پہنے اس پر واجب ہے کہ اسے اپنے پاؤں سے اتارے اگرچہ پھاڑ کر اور اگر قمیص پہن کر احرام باندھے تو پھر سر کی طرف سے اسے اتارے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم احرام کی حالت میں قمیص پہنو تو اسے پھاڑ کر اپنے پاؤں کے نیچے سے نکالو۔ (التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے قمیص پہنے ہوئے احرام باندھا تھا۔ فرمایا: اسے اتار دے مگر پھاڑے نہ۔ اور اگر احرام باندھنے کے بعد پہنی ہے تو پھر اسے پھاڑ کر پاؤں سے باہر نکالے۔ (ایضاً و الفروع)

۳۔ عبدالرحمٰن بشیر ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تلبیہ کہتے ہوئے مسجد (الحرام) میں داخل ہوا جبکہ اس کے بدن پر قمیص موجود تھی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک محنت کش آدمی ہوں۔ جب میرے سفر حج کا خرچہ اکٹھا ہو گیا۔ پس میں نے حج کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ مگر کسی سے کچھ نہیں پوچھا (کہ کس طرح کرنی ہے؟ لہٰذا قمیص میں احرام باندھ لیا؟) اور ان لوگوں نے مجھے فتویٰ دیا ہے کہ میں اپنی قمیص پھاڑ دوں۔ اور پاؤں کی طرف سے اسے باہر نکالوں! اور یہ کہ میرا حج باطل ہے! اور مجھ پر کفارہ کا ایک اونٹ واجب ہے؟ امام علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے قمیص کب پہنی تھی۔ تلبیہ کہنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ عرض

کیا: تلبیہ کہنے سے پہلے! فرمایا: پھر اسے سر کی طرف سے اتار اور تجھ پر کچھ (کفارہ) اونٹ بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی آئندہ سال حج کی ضرورت ہے! (پھر فرمایا) جو شخص بھی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے کوئی (غلط) کام کر گزرے اس پر کچھ نہیں ہوتا۔ جا اور خانہ کعبہ کے سات چکر لگا، مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھ۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر اور پھر تقصیر کر۔ اور پھر جب آٹھویں ذی الحجہ کی تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ اور اس طرح کر جس طرح لوگ کرتے ہیں۔ (ایضاً)

۴۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم احرام کی حالت میں کوئی ایسا کپڑا پہنو جو تمہارے لئے جائز نہیں تھا تو تلبیہ کہو اور غسل (احرام) کا اعادہ کرو۔ اور اگر قمیص پہنو تو اسے پھاڑ کر پاؤں کی طرف سے نکالو۔ (ایضاً)

باب ۴۶

مُحرم کا سنت سمجھ کر انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر زینت کی نیت سے حرام ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود نجیح سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا: زینت کی خاطر نہ پہنے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ احرام کی حالت میں تھے اور طواف فریضہ بجالا رہے تھے جبکہ انہوں نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ (التہذیب)

۴۔ عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرمہ عورت سونے کی انگوٹھی پہن سکتی ہے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے احرام کی حالت میں انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ (معانی الاخبار، عیون الاخبار)

باب ۴۷

مُحرم کے لئے اپنی کمر پر اپنے پیسے، ہمیانی اور کمر بند باندھنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم اپنے کپڑے میں درہم باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اور کمر بند اور ہمیانی بھی باندھ سکتا ہے! (الفروع)

۲۔ ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم اپنے پیٹ پر عمامہ باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ پھر فرمایا: کہ میرے والد ماجد علیہ السلام اطمینان کی خاطر کمر بند اپنے پیٹ پر باندھ لیتے تھے جس میں ان کا خرچہ ہوتا تھا۔ کیونکہ اپنے خرچہ کی حفاظت کرنا بھی حج کی تکمیل و تتمیم میں سے ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس کچھ درہم ہیں جن پر تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ جبکہ میں احرام کی حالت میں ہوں تو آیا ان کو کسی ہمیانی میں باندھ کر اسے اپنی کمر پر باندھ سکتا ہوں؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ آیا وہ تمہارا خرچہ نہیں ہے؟ اور خدا کے بعد تمہارا اس پر بھروسہ نہیں ہے؟ (الفقیہ، المحاسن)

۴۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا محرم اپنی کمر پر ہمیانی باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (پھر فرمایا) اگر اس کا خرچہ محفوظ نہیں ہے تو اس کے پاس کیا خیر و خوبی ہے؟ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آداب سفر (باب ۲۸) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۸

محرمہ عورت کے لئے نقاب اوڑھنا، برقع پہننا اور چہرہ کا چھپانا حرام ہے۔ ہاں البتہ اس کے لئے چہرہ پر منہ تک کپڑا لٹکانا اور اگر سوار ہو تو سینہ کے بالائی حصہ تک جائز ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ محرمہ عورت نقاب نہ اوڑھے۔ کیونکہ عورت کا احرام اس کے چہرہ میں ہوتا ہے۔ جبکہ مرد کا احرام اس کے سر میں ہوتا ہے۔ (الفروع، المقنعہ، الفقیہ)

۲۔ عیص بن قاسم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: محرمہ عورت کے لئے نقاب اوڑھنا مکروہ ہے ہاں البتہ اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال سکتی ہے! میں نے عرض کیا: کہاں تک؟ فرمایا: ناک کے کنارے تک کہ دیکھ سکے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ سابقہ اور آئندہ حدیثوں کے قرینہ سے یہاں کراہت سے مراد حرمت ہے۔

۳۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ (ایک بار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو محرمہ تھی۔ مگر اس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا۔ تو امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: احرام باندھ، چہرہ کھلا رکھ البتہ سر کے اوپر سے کپڑا لٹکا لے۔ کیونکہ اگر تو نقاب اوڑھے گی۔ تو تیرا رنگ متغیر نہیں ہوگا! ایک شخص نے عرض کیا: کہاں تک کپڑا لٹکائے؟ فرمایا: آنکھوں کو چھپالے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: بے شک اس کے منہ تک پہنچ جائے! فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

۴۔ احمد بن محمد بن ابونصر حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (ایک بار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایسی محرمہ عورت کے پاس سے گزرے جس نے پنکھے سے منہ چھپا رکھا تھا! تو امام علیہ السلام نے اپنی چھڑی سے اس کے منہ سے پنکھا ہٹا دیا۔ (الفروع، الفقیہ، قرب الاسناد)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوئی عورت نقاب اوڑھ کر خانۂ خدا کا طواف نہ کرے۔ (التہذیب)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام والی عورت اپنے چہرہ پر ٹھوڑی تک کپڑا لٹکا سکتی ہے۔ (الفقیہ)

۷۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (محرمہ) عورت جب سواری پر سوار ہو تو وہ اپنے چہرہ کے بالائی حصہ سے لے کر سینہ کے بالائی حصہ تک کپڑا لٹکا سکتی ہے۔ (ایضاً)

باب ۴۹

محرمہ عورت کیلئے قصد زینت کے بغیر عام عادی زیور پہننا اگرچہ سونے کا ہو جائز ہے البتہ اس کا مردوں کیلئے اظہار حتیٰ کہ شوہر کیلئے بھی حرام ہے۔ اسی طرح غیر عادی زیور پہننا بھی حرام ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت جس نے سونے چاندی کا پازیب اور زیور از قسم کنگن اور بندے پہن رکھے ہیں جو حج سے پہلے وہ اپنے گھر میں بھی پہنا کرتی تھی! آیا اسے اتارے بغیر احرام باندھ سکتی ہے یا اسے اتار کر احرام باندھے؟ فرمایا: اسے پہنے رکھے اور اس میں احرام باندھ لے۔ ہاں البتہ سوار ہوتے اور چلتے ہوئے (الغرض کسی حالت میں بھی) مردوں کے لئے اس کا اظہار نہ کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرمہ عورت (غیر عادی) زیور اور رنگدار کپڑے نہ

پہنے سوائے اس (ہلکے) رنگ کے جس میں خوشبو باقی نہ ہو۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ نضر بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ محرمہ عورت کون سے کپڑے پہن سکتی ہے؟ فرمایا: وہ سب کپڑے پہن سکتی ہے؟ فرمایا: وہ ہر قسم کا کپڑا پہن سکتی ہے۔ سوائے اس کے جو زعفران اور ورس سے رنگا ہوا ہو! اور پازیب اور دستانہ نہ پہنے۔ اور اپنے شوہر کے لئے زینت کے قصد سے زیور نہ پہنے۔ اور کسی تکلیف کے بغیر سرمہ نہ لگائے۔ اور خوشبو کو مس نہ کرے۔ اور (غیر عادی) زیور، اور فرند نہ پہنے۔ اور اگر کپڑے میں نقش ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرمہ عورت ہر قسم کا زیور پہن سکتی ہے۔ سوائے اس زیور کے جو زینت کے لئے مشہور ہو۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود کاہلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرمہ عورت ہر قسم کا زیور پہن سکتی ہے۔ سوائے مشہور بندوں اور مشہور ہار کے۔ (الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

۶۔ یعقوب بن شعیب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرمہ عورت زیور پہن سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں کنگن اور خلخال پہن سکتی ہے۔ (ایضاً)

۷۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عورت نے پہلے سے زیور پہنا ہوا ہو۔ اور اسے احرام کے لئے نہ پہنا ہو۔ تو وہ اسے نہیں اتارے گی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔ نیز اس سے پہلے ریشم میں احرام باندھنے کی حدیثوں (باب ۳۳) میں ایسی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جو محرمہ عورت کے لئے زیور کے پہننے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور بعض دیگر علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد عادی زیور ہیں۔

باب ۵۰

مُحرم کو اگر تہمند نہ مل سکے تو وہ شلوار پہن سکتا ہے۔ اور محرمہ عورت بہرحال پہن سکتی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا اور شلوار نہ پہنو مگر یہ کہ تمہارے پاس تہمند نہ

ہو۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن علی حلبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عورت جب احرام باندھے تو شلوار پہن سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس کا ارادہ تو پردہ پوشی ہے۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حمران سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب محرم کے پاس تہمند موجود نہ ہو تو پھر وہ شلوار پہن سکتا ہے۔ اور جب اس کے پاس جوتا نہ ہو تو موزے پہن سکتا ہے۔ (الفروع)

۴۔ جناب علی بن جعفرؓ نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا کوئی محرم شلوار اور ٹوپی پہن کر نماز باجماعت پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ٹھیک نہیں ہے۔ (بحارالانوار)

باب ۵۱

مُحرم کیلئے بلاضرورت موزے اور جورابیں پہننا حرام ہے۔ اگر ضرورت کے تحت پہننے پڑ جائیں تو پشت پا سے ان کو شگافتہ کر دے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: ''شلوار نہ پہن۔ مگر یہ کہ تمہارے پاس تہمند نہ ہو۔ اور موزے بھی نہ پہن مگر یہ کہ تمہارے پاس جوتے نہ ہوں۔'' (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے جوتے ختم ہوگئے۔ اور وہ نئے جوتے (خریدنے) کی سکت نہیں رکھتا۔ تو؟ فرمایا: مجبوری کی صورت میں موزے پہن سکتا ہے (اور یہی حکم جوراب کا ہے)۔ اور اس صورت میں موزے (اور جوراب) کی پشت کو پھاڑ دے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا محرم جورابیں پہن سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اور مجبوری کے تحت موزے بھی پہن سکتا ہے۔ (الفقیہ، الفروع)

باب ۵۲

مُحرمہ عورت جب حائض ہو تو اپنے کپڑوں کے نیچے شلوکہ پہن سکتی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرمہ عورت کو جب حیض آ جائے تو وہ اپنے کپڑوں کے نیچے ثُلالہ پہن سکتی ہے۔(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۰ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۳

مُحرم آدمی عندالضرورت کپڑے کو گرہ دے سکتا ہے۔ چادر اور تہمند کے احکام!

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم چادر کو اپنی گردن پر گرہ دے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔(الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن میمون القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام چھوٹے کپڑے کو گرہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ اور پھر احرام کی حالت میں اس میں نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔(الفروع)

۳۔ جناب شیخ احمد بن علی بن ابی طالبؒ باسناد خود محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ الشریف کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ آیا محرم کے لئے جائز ہے کہ وہ طول میں چادر کو اپنی گردن پر اور عرض میں اس کے کناروں کو تہمند باندھنے کی جگہ تک اوپر اٹھا کر گرہ دے؟ اور پھر اس کے دونوں کناروں کو پاؤں کے آگے سے اٹھا کر پچھلی جانب سے سرینوں پر باندھ دے تاکہ شلوار کا نمونہ بن جائے! کیونکہ یہ زیادہ باعث ستر ہے۔ کیونکہ عام عادی طریقہ پر تہمند باندھ کر جب آدمی اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو ننگا ہو جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ زیادہ باعث ستر ہے! امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ انسان جس طرح چاہے تہمند باندھ سکتا ہے! بشرطیکہ قینچی (سے کاٹ کر) یا سوئی سے (سی کر) اس میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کرے جو اسے تہمند ہونے سے خارج کر دے۔ اور اسے آپس میں گاڑ دے۔ مگر بعض کو بعض سے باندھے نہ۔ اور ناف اور گھٹنوں کو ڈھانپ لے۔ کیونکہ بغیر کسی اختلاف کے اس بات کے سنت ہونے پر سب کا اتفاق ہے کہ ناف اور گھٹنوں کا ڈھانپنا سنت ہے۔ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور

افضل طریقہ یہ ہے کہ تہمند عام لوگوں میں معروف و مشہور طریقہ پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (الاحتجاج)

۴۔ اسی راوی نے انہی حضرت سے پوچھا کہ آیا (محرم کے لئے) جائز ہے کہ گرہ کی جگہ ازار بند باندھ دے؟ امامؑ نے جواب دیا: تہمند کا تکہ وغیرہ کسی چیز سے باندھنا جائز نہیں ہے۔ (ایضاً)

۵۔ جناب عبداللہ بن جعفرؒ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے چادر کو اپنی گردن پر گرہ نہیں دینی چاہیئے۔ ہاں اسے گردن پر دوہرا ڈال سکتا ہے۔ مگر گرہ نہ دے۔

(قرب الاسناد، بحار الانوار)

باب ۵۴

خوف وہراس کے وقت مُحرم کے لئے اسلحہ باندھنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید اللہ بن علی حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی محرم کو دشمن کا خوف دامن گیر ہو اور وہ اسلحہ سے لیس ہو جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم اسلحہ اٹھا سکتا ہے؟ فرمایا: جب محرم کو دشمن کا یا چوری کا خوف ہو تو اسلحہ اٹھا سکتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی شخص کو دشمن کا ڈر ہو تو وہ اسلحہ لگا کر بھی احرام باندھ سکتا ہے۔ (الفروع)

باب ۵۵

مُحرم جب احرام باندھے تو اس پر سر کا ڈھانپنا حرام ہے اور کانوں کا یہی حکم ہے مگر چہرہ کا یہ حکم نہیں ہے اور اگر بھول کر سر کو ڈھانپے تو واجب ہے کہ اسے پھینک دے اور مستحب ہے کہ تلبیہ کی تجدید کرے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم ہے جسے کانوں میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ آیا ان کو ڈھانپ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع)

۲۔ عبداللہ بن میمون حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

عورت نقاب نہ اوڑھے۔ کیونکہ عورت کا احرام منہ میں ہوتا ہے جبکہ مرد کا احرام اس کے سر میں ہوتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم بھول کر سر ڈھانپ لے تو؟ فرمایا: وہ اسے پھینک دے! اور تلبیہ کہے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۴۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم (سر سمیت) اپنا چہرہ ڈھانپ لے تو وہ اپنے ہاتھ سے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ استحباب پر محمول ہے۔

۵۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ محرم آدمی سونا چاہتا ہے۔ تو آیا مکھیوں کی وجہ سے منہ ڈھانپ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! مگر سر کو نہ ڈھانپے۔ مگر (محرمہ) عورت اگر اپنا پورا چہرہ ڈھانپ لے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم بھول کر یا سوتے ہوئے سر کو ڈھانپ لیتا ہے تو؟ فرمایا: جب بھی یاد آئے تو تلبیہ کہے۔ (الفقیہ)

۷۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود ابوالبختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم آدمی سوتے وقت اور غبار سے بچنے کی خاطر بالوں تک چہرہ کو ڈھانپ سکتا ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷۰ وغیرہ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۶

ضرورت کے وقت سر کا ڈھانپنا جائز ہے اور اس پر فدیہ لازم ہو جاتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم کے سر میں درد ہو تو سر پر پٹی باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ زرارہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب محرم سونے کا ارادہ کرے تو سر

اور منہ کو ڈھانپ سکتا ہے۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے ضرورت کے وقت پر محمول کیا ہے لہٰذا اس صورت میں اس کے لیے ڈھانپنا جائز تو ہوگا مگر اس سے اس پر کفارہ لازم ہو جائے گا جیسا کہ اس کے بعد (باب ۷۰ میں) یہ بات بیان کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۷

مُحرم ضرورت کے وقت مشکیزہ باندھنے کی رسی سر پر رکھ سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا کوئی محرم پانی کھینچتے وقت مشکیزہ باندھنے کی رسی سر پر رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (الفقیہ)

باب ۵۸

مُحرم کے لئے اس طرح پانی میں غوطہ لگانا حرام ہے کہ پانی سر کو ڈھانپ لے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ احرام کی حالت میں کسی خوشبودار پودے کو نہ چھوؤ۔ اور اس طرح پانی میں غوطہ نہ لگاؤ کہ سر پانی میں داخل کرو۔ (التہذیب)

۲۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم اور روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (الفروع)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود اسماعیل بن عبدالخالق سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا روزہ دار شخص پانی میں اپنا سر ڈبو سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی محرم ایسا کر سکتا ہے اور فرمایا کہ میں بنی فلاں باڑہ کے پاس سے گزرا اور دیکھا کہ وہاں احرام والوں کی ایک جماعت پانی میں غوطے لگا رہی ہے! تو میں وہاں رکا اور ان سے کہا کہ تم وہ کام کر رہے ہو جو تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے کتاب الصوم (باب ۳ از ما یمسک عنہ الصائم میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۵۹

محرمہ عورت کے لئے نیند کے وقت اور بالخصوص ضرورت کے وقت منہ کا ڈھانپنا جائز ہے اور مرد کے لئے بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم ہے جسے سوتے وقت مکھیاں اذیت پہنچاتی ہیں۔ آیا وہ چہرہ ڈھانپ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر سر کو نہ ڈھانپے اور محرمہ عورت سوتے وقت اپنا تمام چہرہ ڈھانپ سکتی ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ عبدالملک قمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک (محرم) آدمی وضو کر کے تولیہ سے منہ صاف کرتا ہے۔ آیا وہ پورے چہرہ کو اس سے ڈھانپ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(الفروع)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم آدمی کے لئے روا ہے کہ مکھیوں سے بچنے کی خاطر منہ پر کپڑا ڈال کر سو جائے؟ فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵۶ از جہاد النفس اور باب ۲۵ از امر بالمعروف میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۶۰

محرم کا سواری کے اوپر منہ کے بل سو جانا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر کوئی محرم اپنی سواری کے اوپر منہ کے بل سو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب، کذا فی الفقیہ، والفروع)

باب ۶۱

محرم کیلئے سونے کے علاوہ چہرہ کا ڈھانپنا مکروہ ہے۔ البتہ تولیہ سے اس کا ملنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے (نیچے سے) ناک سے اوپر کپڑا لے جانا مکروہ ہے۔ ہاں البتہ اس کے لئے ناک تک کپڑا لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا۔ جبکہ وہ محرم تھے۔ پھر تولیہ لیا اور اس سے منہ صاف کیا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۲

محرم کے لئے بلا ضرورت پچھنے لگوانا حرام ہے اور اگر سخت ضرورت کے تحت لگوانے پڑیں تو پھر اس جگہ کے بال نہ مونڈے اور نہ ہی اکھیڑے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم پچھنے لگوا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر یہ کہ کوئی خاص مجبوری ہو۔ تو اس صورت میں اس جگہ کے بال نہ منڈوائے۔ (الفروع)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم پچھنے نہ لگوائے مگر یہ کہ اسے اندیشہ ہو کہ اگر ایسا نہیں کرے گا تو نماز نہیں پڑھ سکے گا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن صیقل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم پچھنے نہ لگوائے مگر یہ کہ اسے اپنی ہلاکت کا اور نماز نہ پڑھ سکنے کا اندیشہ ہو۔ اور فرمایا: جب اسے خون (کی کثرت) اذیت پہنچائے تو پھر پچھنے لگوانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر اس جگہ کے بال نہ مونڈے۔

(التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم پچھنے لگوائے۔ بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور نہ ہی کاٹے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس جواز کو ضرورت پر محمول کیا ہے۔

۵۔ مہران بن ابونصر اور علی بن اسماعیل بن عمار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ آیا محرم اپنی گردن کے بال منڈوا سکتا ہے؟ فرمایا: اگر کسی شخص کو پچھنے لگوانے کی ضرورت پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ورنہ جس جگہ پر استرا پھر جائے وہ بال پھینک دے۔ (التہذیب)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ (امام حسینؑ) نے احرام کی حالت میں (ضرورت کے تحت) پچھنے لگوائے۔ (الفقیہ)

۷۔ مقاتل بن مقاتل بیان کرتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن زوال کے وقت سر راہ حضرت امام علی رضاؑ کو پچھنے لگواتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ (عیون الاخبار)

۸۔ فضل بن شاذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ کو اپنے آباء طاہرینؑ کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؑ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنا، فرمایا: حضرت رسول خداؐ نے (ضرورت کے تحت) اس وقت پچھنے لگوائے جبکہ وہ روزہ سے تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ (ایضاً)

باب ۶۳

محرم کے لئے محل کے بال مونڈنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کسی محل کے بال نہ لے (نہ مونڈے اور نہ کاٹے)۔ (الفروع، التہذیب، کذا فی الفقیہ)

باب ۶۴

چلتے وقت محرم کا اپنے اوپر سایہ کرنا حرام ہے اور ضرورت کے وقت جائز ہے مگر بہر حال فدیہ لازم ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی بارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ آیا محرم قبہ پر سوار ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا: اور محرمہ عورت؟ فرمایا: ہاں! (التہذیب)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آیا محرم قبہ پر سوار ہو سکتا ہے؟ فرمایا:

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ مگر یہ کہ بیمار ہو۔ عرض کیا: اور عورتیں؟ فرمایا: ہاں۔ (وہ سوار ہو سکتی ہیں)۔ (ایضاً)

۳۔ عبداللہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا میں احرام کی حالت میں اپنے اوپر سایہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا: آیا سایہ کر کے کفارہ ادا کر دوں تو؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا کہ اگر بیمار ہوں تو؟ فرمایا: پھر بے شک سایہ کر۔ مگر کفارہ ادا کر۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص غروب آفتاب تک برابر دھوپ میں تلبیہ کہے تو سورج کے ڈوبنے کے ساتھ ہی اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ، علل الشرائع)

۴۔ ہشام بن سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم ہودہ پر سوار ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ وہ عورتوں کے لئے جائز ہے۔ (التہذیب)

۵۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص محرم ہے جس پر سورج کی تپش شاق گزرتی ہے اور جب اسے دھوپ لگتی ہے تو اسے دردِ سر شروع ہو جاتا ہے۔ آیا وہ اس سے چھپ سکتا ہے؟ (سایہ کر سکتا ہے؟) فرمایا: وہ اپنے حالات کو سب سے بہتر جانتا ہے۔ جب اسے یقین ہو کہ وہ دھوپ کی تاب نہیں لا سکتا تو پھر سایہ کر سکتا ہے۔ (التہذیبین)

۶۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص جو محرم ہے وہ اپنے اوپر سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر وہ جو بیمار ہو یا جسے کوئی تکلیف ہو۔ اور جو سورج کی تپش برداشت نہ کر سکتا ہو۔ (ایضاً)

۷۔ اسماعیل بن عبدالخالق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم سورج کی گرمی سے سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر یہ کہ بہت بوڑھا ہو۔ یا فرمایا: مگر یہ کہ اسے کوئی تکلیف ہو۔

(ایضاً وقرب الاسناد، والفروع)

۸۔ جمیل بن دراج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (محرمہ) عورتوں کے لئے سایہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور مردوں کے لئے بھی (تکلیف اور بیماری میں) رخصت دی گئی ہے۔

(التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے ضرورت پر محمول کیا ہے۔ لہٰذا سایہ کرے اور کفارہ ادا کرے۔

۹۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ محرم سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: جس ذات کے لئے احرام باندھا ہے اس کی خاطر دھوپ برداشت کر! میں نے عرض کیا کہ میں گرم مزاج ہوں۔ اس لئے گرمی میرے لئے بہت سخت ہوتی ہے! فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جب سورج ڈوبتا ہے تو گنہگاروں کے گناہوں کے ساتھ ڈوبتا ہے۔ (الفروع)

۱۰۔ قاسم (بن) صیقل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بڑھ کر سایہ کے معاملہ میں سخت آدمی نہیں دیکھا۔ آپ علیہ السلام جب احرام باندھتے تھے تو قبہ اور ہر قسم کے حائل کو اکھیڑنے کا حکم دیتے تھے۔ (ایضاً)

۱۱۔ عثمان بن عیسیٰ کلابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ علی بن شہاب کے سر میں کچھ تکلیف ہے اور سردی بہت سخت پڑ رہی ہے اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہے تو؟ فرمایا: اگر حقیقت حال یہی ہے تو پھر سایہ کرلے مگر تم تو اس ذات کے لئے دھوپ برداشت کرو۔ جس کے لئے احرام باندھا ہے۔ (ایضاً)

۱۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ آیا محرم سر ڈھانپ سکتا ہے؟ فرمایا: سردی اور گرمی سے نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (باب ۶۵ و ۶۸ میں) اور کفارات (کے باب ۶) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۵

احرام میں عورتوں اور بچوں کے لئے سایہ جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں اور بچوں کے لئے احرام کی حالت میں قبہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا عورت جب احرام کی حالت میں ہو تو اس کے لئے سایہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶۸ میں) بعض حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ٦٦

محرم جب کسی منزل پر اترے اور خیمہ یا مکان میں داخل ہو تو پھر اس کے لئے سایہ جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جعفر بن محمد المثنی الخطیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ محمد بن فضیل اور بشیر (بشر) بن اسماعیل سے، ان کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد (بن فضیل) نے کہا: اے فرزند مثنی! میں تجھے خوش نہ کروں؟ میں نے کہا: ضرور! پس میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے کہا کہ یہ فاسق[1] ابھی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: اے ابوالحسن! آپ محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آیا وہ محمل پر سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ پھر پوچھا: آیا خیمہ میں سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اس نے تمسخر کے لہجہ میں اس بات کو دہرا کر ہنستے ہوئے کہا: اے ابوالحسن! ان دو صورتوں میں کیا فرق ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو یوسف! یہ دین قیاسی نہیں ہے جس طرح تم قیاس کر کے کھیلتے ہو۔ ہم نے اس طرح کیا ہے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے اور اس طرح کہا ہے جس طرح وہ کہتے تھے۔ چنانچہ آنحضرتؐ جب سواری پر سوار ہوتے تھے تو اپنے اوپر سایہ نہیں کرتے تھے اور جب سورج ان کو تکلیف پہنچاتا تھا تو اپنے جسم کو اپنے جسم کے دوسرے حصے سے چھپاتے تھے۔ اور بسا اوقات اپنے چہرہ کو ہاتھ سے چھپاتے تھے۔ مگر جب اترتے تھے تو خیمہ یا مکان یا دیوار کا سایہ کرتے تھے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے بھی یہی سابقہ روایت محمد بن فضیل سے روایت کی ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: دین میں قیاس نہیں ہے۔ جس طرح تم اور تمہارے اصحاب کرتے ہیں۔ خدا نے اپنی کتاب میں طلاق کیلئے دو عادل گواہوں کا حکم دیا۔ مگر نکاح میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا لیکن تم لوگوں نے نکاح میں تو گواہوں کی شرط عائد کر دی اور طلاق سے گواہوں کو غائب کر دیا! اور تم نے پاگل اور مدہوش کی طلاق کو نافذ قرار دیا۔ (جو کہ مرفوع القلم ہے)۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کیا اور احرام باندھا۔ مگر سایہ نہ کیا۔ لیکن جب مکان اور خیمہ میں داخل ہوئے تو سایہ کیا۔ لہٰذا ہم نے اسی طرح کیا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ اور اسی طرح کہا جس طرح آپؐ نے فرمایا تھا۔ اس پر ابو یوسف خاموش ہو گیا۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ خیمہ اور محمل میں کیا فرق ہے کہ پہلے میں سایہ جائز ہے مگر دوسرے میں نہیں؟ فرمایا: وہی

---

[1] قاضی ابو یوسف۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

فرق ہے جو نماز و روزہ میں ہے۔ دیکھئے ماہِ رمضان میں عورت کو حیض آتا ہے تو وہ روزہ کی تو قضا کرتی ہے مگر نماز کی قضا نہیں کرتی۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! (الفقیہ، المقنع)

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ دین و سنت میں قیاس جائز نہیں ہے۔

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود بزنطی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ابو حنیفہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: محرم کے (محمل اور) خیمہ کے سایہ میں کیا فرق ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: سنت میں قیاس نہیں کیا جاتا۔ (قرب الاسناد)

۵۔ جناب طبرسیؒ نے اپنی کتاب احتجاج میں مکہ کے اندر ہارون کے دربار میں قاضی محمد بن الحسن کی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اسی موضوع پر گفتگو نقل کی ہے کہ اس نے بھی اپنے ساتھی قاضی ابو یوسف کی طرح امام علیہ السلام پر زبانِ اعتراض دراز کی اور امام علیہ السلام نے اسے یہ فرما کر کہ جو شخص دین میں قیاس کرے گا وہ راہِ راست سے گمراہ ہو جائے گا لاجواب کیا۔ (الاحتجاج، الارشاد للشیخ المفیدؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۶۷

مُحرم کا محمل کے اس طرح زیرِ سایہ چلنا کہ محمل اس کے سر کے اوپر نہ ہو جائز ہے اسی طرح جسم کے بعض حصوں کا دوسرے بعض سے ڈھانپنا بھی جائز ہے اور کھلے محمل میں سوار ہونا بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ آیا محرم کے لئے محمل کے زیر سایہ چلنا جائز ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا ہے: ہاں۔ الحدیث۔ (الفروع)

۲۔ معلّی بن خنیس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کپڑے کے ساتھ دھوپ سے بچاؤ نہیں کر سکتا ہاں البتہ اپنے جسم کے بعض حصوں سے ایسا کر سکتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم دھوپ سے بچنے کے لئے چہرہ پر اپنا بازو رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اپنے جسم کے بعض حصوں کو دوسرے بعض حصوں سے ڈھانپنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد (سنان) سے فرما رہے تھے۔ جبکہ انہوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں سورج کی گرمی کی اور اس سے تکلیف پہنچنے کی شکایت کی تھی اور پوچھا تھا کہ آیا میں کپڑے کا کنارہ سامنے کر لوں؟ فرمایا: ہاں جب تک کپڑا تمہارے جسم کو نہ لگے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ ضرورت کے ساتھ مخصوص ہے (جیسا کہ سوال و جواب سے ظاہر ہے)۔

۵۔ سعید اعرج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم سورج کی تپش کی وجہ سے لکڑی یا ہاتھ سے منہ چھپا سکتا ہے؟ فرمایا: کسی تکلیف کے بغیر نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ہاتھ کے بارے میں یہ ممانعت صرف کراہت پر محمول ہے۔

۶۔ جناب فاضل طبرسیؒ باسناد خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام صاحب العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پوچھا گیا کہ اگر بارش برس رہی ہو۔ اور محرم کپڑوں اور جو کچھ محمل میں ہے اس کے بھیگنے ہونے کے ڈر سے چمڑہ وغیرہ کسی چیز سے اپنے اوپر سایہ کر لے تو؟ فرمایا: اگر راہ چلتے وقت ایسا کرے تو اس پر (فدیہ کا) خون ہے۔ (الاحتجاج)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۸

جب کوئی محرم کسی بیمار یا عورت کے ساتھ محمل کے ایک طرف سوار ہو تو ان دونوں کے لئے تو سایہ جائز ہے مگر اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود بکر بن صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا۔ کہ سفر حج میں میری پھوپھی میرے ساتھ محمل کی دوسری طرف سوار ہے۔ احرام باندھنے کے بعد اسے دھوپ سخت ستاتی ہے تو آیا میں اس پر اور اپنے اوپر سایہ کر سکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: تم صرف اس پر سایہ کر سکتے ہو۔ (کتب اربعہ)

۲۔ عباس بن معروف بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم کسی آدمی کے ساتھ محمل کے ایک طرف سوار تھا کہ اس کا ساتھی بیمار ہو گیا اور اس نے اپنے سر پر سایہ کر لیا آیا وہ سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ بیمار کے لئے سایہ کرنا جائز ہے نہ کہ تندرست کیلئے۔ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۹

محرم عند الضرورت اس چیز سے علاج کر سکتا ہے جو اس کے حلال ہے۔ نہ اس سے جو اس پر حرام ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم بیمار ہو جائے تو ہر اس چیز سے علاج کر سکتا ہے جو وہ احرام کی حالت میں کھا سکتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ ابان ایک شخص کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک محرم کے دونوں ہاتھ پاؤں پھٹ گئے۔ آیا وہ ان کا علاج کرا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں گھی سے، زیتون کے تیل سے! اور فرمایا: جب کوئی محرم بیمار ہو جائے! تو وہ اس چیز سے علاج کر سکتا ہے جو وہ احرام کی حالت میں کھا سکتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ عمران حلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر محرم آدمی زخمی ہو جائے تو آیا وہ ایسی دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں زعفران ہو؟ فرمایا: اگر زعفران (باقی اجزاء پر) غالب ہو تو پھر نہیں کر سکتا اور اگر دوسرے اجزاء وادویہ غالب ہوں تو پھر کر سکتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن احمسی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ سعید بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ہے کہ اگر کسی محرم کو زخم ہو یا پھنسی ہو یا پھوڑا تو؟ فرمایا: اس پر (روغن) بنفشہ یا تلوں کا تیل یا اسی قسم کی کوئی چیز رکھو جس میں (کوئی خاص) خوشبو نہ ہو۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷۰ میں اور باب ۴ از بقیۂ کفارات میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۰

ضرورت کے وقت محرم کے لئے آنکھوں اور سر اور جسم پر پٹی باندھنا، پھوڑے کو نچوڑنا، پھنسی کا کاٹنا اور کان کا بند کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم پھوڑے کو نچوڑ سکتا ہے اور اس پر پٹی باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی

حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ یعقوب بن شعیب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی محرم کو کوئی پھوڑا نکل آتا ہے آیا اس پر پٹی باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم کے سر میں درد ہو تو وہ سر پر پٹی باندھ سکتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ ہشام بن سالم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم (محرمین) میں سے کسی شخص کو زخم لگ جائے یا پھوڑا نکل آئے تو اسے کس کے باندھ دے اور زیتون کے تیل یا گھی سے اس کا علاج کرے۔ (ایضاً)

۵۔ سماعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ محرم کے کانوں کو (ٹھنڈی) ہوا لگ جاتی ہے جس سے اسے بیماری کا اندیشہ دامنگیر ہو جاتا ہے تو آیا وہ روئی سے کان بند کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر یہ خطرہ ہو تو پھر ایسا کر سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ (الفروع)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم کو پھنسی نکل آئے اور وہ اسے تکلیف پہنچائے تو وہ اس کا سر کاٹ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۳ وغیرہ میں) سرمہ وغیرہ کے باب میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۱

محرم کیلئے سخت ضرورت کے بغیر خون نکالنا اور (اکھیڑ کر یا کاٹ کر) بال کا زائل کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم کے سر میں کھجلی ہو تو وہ کس طرح کھجلے؟ فرمایا: اپنے ناخنوں سے بشرطیکہ خون نہ نکالے اور بال نہ کاٹے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب اپنے سر کو کھجلو تو بڑی آہستگی کے ساتھ۔ اور (تیز) ناخنوں سے نہ کھجلو۔ بلکہ انگلیوں کے سرے سے کھجلو۔ (الفروع)

۳۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی محرم کو کھجلی کی بیماری ہو اور وہ اسے اذیت پہنچاتی ہو تو۔ فرمایا: بے شک وہ

اسے کھجلے۔ اور اگر اس طرح خون بھی نکل آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ یہ ضرورت واضطرار کے وقت کی بات ہے۔

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ (بن عمار) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: آیا محرم مسواک کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! عرض کیا: اگر اسے خون بھی آ جائے تب بھی کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں یہ سنت ہے۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب اسے پیشگی علم نہ ہو کہ اسے خون آ جائے گا (ورنہ جائز نہ ہوگا) اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۷۳ و ۷۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۲

محرم کیلئے کراہت کے ساتھ اپنے پیٹ پر پگڑی باندھنا جائز ہے۔ مگر اسے سینہ تک بلند نہ کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عمران حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم اپنے پیٹ پر پگڑی کس کے باندھ سکتا ہے! اور اگر چاہے تو تہمند کی جگہ اسے باندھ سکتا ہے۔ مگر اسے سینہ تک بلند نہ کرے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم اپنے پیٹ پر پگڑی باندھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ نہی کراہت پر محمول ہے۔ یا اس صورت پر کہ جب پگڑی ریشم کی ہو۔ یا جب اسے سینہ تک بلند کرے۔

باب ۷۳

جب تک خون نہ نکلے اور بال نہ گرے احرام کی حالت میں جسم کا کھجلنا اور مسواک کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ محرم کس طرح اپنے سر کو کھجلے؟ فرمایا: اپنے ناخنوں سے! بشرطیکہ نہ خون نکالے اور نہ ہی بال توڑے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (محرم کے لئے) سر اور ڈاڑھی کے کھجلنے

میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جب تک بال نہ گرائے۔ اور جسم کو کھجل سکتا ہے۔ جب تک خون نہ بہائے۔(التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم سر کو کھجل سکتا ہے اور پانی سے غسل کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں سر کو کھجل سکتا ہے۔ جب تک کسی جاندار (جوں وغیرہ) کو عمداً نہ مارے۔ الحدیث۔(الفروع، الفقیہ، المقنع)

۴۔ جناب علی بن جعفرؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم مسواک کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں۔ مگر اسے خون نہیں نکالنا چاہیئے۔(بحار الانوار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۷۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۵ از بقیۂ کفارات میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۴

بوقت ضرورت زخم کا منہ کھولنا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود ابو جریر قمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں نامہ ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ محرم کو زخم لگا ہوا ہے جس میں پیپ پڑ گئی ہے جو اسے اذیت پہنچاتی ہے اور وہ اس کے اندر سوزش محسوس کرتا ہے تو؟ امام علیہ السلام نے مجھے جواب میں لکھا کہ اس صورت میں زخم کو کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۷۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۵

جسم کو رگڑے بغیر محرم کے لئے غسل کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم غسل کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اپنے سر پر پانی انڈیل دے مگر رگڑے نہیں۔(التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب محرم کو غسل جنابت کرنا پڑے تو پانی کو سر پر

ڈالے اور (آہستگی کے ساتھ) انگلیوں سے بالوں کو ایک دوسرے سے جدا کرے۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم پانی سے غسل کرسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور پانی سر پر ڈالے گا جب سر کے بال تہہ بہ تہہ جمے ہوئے نہ ہوں۔ اور اگر اسی طرح ہوں تو پھر احتلام کے بغیر غسل نہ کرو۔ (الفقیہ، الفروع، المقنع)

باب ۷۶

محرم کے لئے کراہت کے ساتھ حمام میں داخل ہونا جائز ہے بشرطیکہ جسم کو نہ رگڑے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم حمام میں داخل ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن جسم کو نہ رگڑے۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ، الفروع)

۲۔ عقبہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم حمام میں داخل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے کراہت پر محمول کیا ہے۔

باب ۷۷

محرم کے لئے ناخنوں کا کاٹنا حرام ہے۔ اگرچہ دراز ہو جائیں مگر یہ کہ اسے اذیت پہنچائیں تو پھر انہیں کاٹ کر کفارہ ادا کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم ہے جس کے ناخن بہت بڑھ گئے ہیں تو؟ فرمایا: جہاں تک ممکن ہو انہیں نہ کاٹے۔ ہاں البتہ اگر اسے تکلیف دیتے ہوں تو پھر انہیں کاٹ ڈالے مگر ہر ہر ناخن کے عوض مٹھی بھر طعام کسی مسکین کو کھلائے۔ (التہذیب، المقنع)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام باندھا۔ مگر وہ اپنے ناخن کٹوانا بھول گیا تو؟ فرمایا: اب انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دے۔ عرض کیا: وہ لمبے ہیں؟ فرمایا:

بے شک ہوں! عرض کیا کہ اسے ایک شخص (مخالف) نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ ان کو کاٹ ڈالے اور غسل کر کے احرام کا اعادہ کرے چنانچہ اس نے ایسا کیا ہے؟ فرمایا: اس پر (فدیہ) کا خون (بہانا) واجب ہے۔

(التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۲ از بقیۂ کفارات میں) بیان کی جائیں گی۔

باب ۷۸

محرم کے لئے جسم کے تمام جاندار جیسے جوں وغیرہ کا مارنا اور زمین پر پھینکنا حرام ہے۔ ہاں البتہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور ان کے علاوہ باقی چیزوں کا پھینکنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالجارود سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں جوں مار لی ہے تو؟ فرمایا: اس نے بہت برا کیا ہے؟ عرض کیا: اس کا فدیہ کیا ہے؟ فرمایا: فدیہ کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم شخص نے جوں مار ڈالی ہے آپ علیہ السلام اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اس پر (کفارہ تو) کچھ نہیں ہے مگر اسے عمداً اسے مارنا نہیں چاہیئے تھا۔ (ایضاً)

۳۔ حسین بن ابوالعلاء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کو جان بوجھ کر اپنے کپڑے یا بدن سے جوں نیچے نہیں پھینکنی چاہیئے۔ اور اگر ایسا کرے تو اس کی جگہ طعام کھلائے؟ عرض کیا: کس قدر؟ فرمایا: مٹھی بھر کر۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم ہر قسم کے جانداروں کو اپنے جسم سے دور پھینک سکتا ہے (جیسے مچھر اور کیڑے مکوڑے) سوائے جوں کے کیونکہ وہ اس کے جسم میں سے ہے ہاں البتہ اگر اسے جسم کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۵۔ مرّہ مولی خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا محرم جوں کو پھینک سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اسے پھینک۔ خدا اسے تباہ کرے! یہ ہو تو قابل ستائش نہیں ہے اور نہ ہو تو لائق مذمت نہیں ہے۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو اس سے از حد متاذی ہوتا ہو کہ اس کے لئے اسے پھینکنا جائز ہے۔ مگر کفارہ لازم ہوگا۔

۶۔ جناب محمد بن ادریس حلیؒ نوادرِ بزنطی کے حوالہ سے جمیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب جوں اور کھٹمل محرم کو اذیت پہنچائیں تو وہ ان کو مار سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۸۰ میں اور باب ۱۵ از بقیہٗ کفارات میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۹

محرم کے لئے چچڑی، چچڑے، کیڑے کو بدن سے دور پھینکنا جائز ہے اور اسی طرح کھٹمل اور پسّو کا دور پھینکنا اور حرم کے اندر مارنا بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میں (احرام کی حالت میں) اپنے اوپر چچڑی یا کیڑا پاؤں تو کیا ان کو دور پھینک سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں! یہ ذلیل ہوں یہ وہاں چڑھ گئے جہاں انہیں نہیں چڑھنا تھا۔
(الفروع، الفقیہ، المقنع، علل الشرائع، التہذیب)

۲۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حرم کے اندر پسو، جوں اور کھٹمل کے مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا جب کوئی محرم کھٹمل یا پسو دیکھے[1] تو اسے مار سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۸ میں؟) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۱ و ۸۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] دوسرے نسخہ میں یوں آیا ہے وہ ان کو اس وقت مار سکتا ہے جب وہ اس کا ارادہ کریں (کہ اسے کاٹیں؟) فرمایا: ہاں۔ (وھو الانسب و الاحوط)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۸۰

محرم کے لئے چچڑی وغیرہ کو اپنے اونٹ سے دور پھینکنا جائز ہے۔ مگر چچڑے کے کیڑے کو نہیں۔ اور اونٹ کا خون بھی نہیں بہا سکتا۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم اپنے اونٹ سے چچڑی کو دور پھینک دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر چچڑے کے کیڑے کو نہ پھینکے۔ (الفقیہ، التہذیب)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ آیا محرم اپنے اونٹ سے چچڑے کا کیڑا دور پھینک سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ اسے اونٹ سے وہی نسبت ہے جو جوں کو تمہارے جسم سے ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سعید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ابوعبدالرحمٰن نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم اونٹ کی پیٹھ کے زخم کا علاج کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس سے (موذی) جانوروں کو دور پھینک سکتا ہے مگر اس کا خون نہ بہائے۔ (الفروع)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود حسین بن علوان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو محرم اپنے اونٹ سے چچڑوں اور کیڑوں کو دور پھینکے۔ اس پر (مستحبی) فدیہ ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مطلب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۸ میں) گزر چکی ہیں (اور کچھ اس کے بعد باب ۸۱ میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۸۱

محرم کے لئے اگرچہ حرم کے اندر ہی ہو۔ ہر اس چیز کا مارنا جائز ہے جس سے اسے اپنی جان کا خطرہ ہو۔ اور جس سے کوئی خطرہ نہ ہو اس کا مارنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح محرم کیلئے ہر قسم کے جانوروں کا مارنا حرام ہے سوائے مستثنیٰ شدہ کے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر

وہ چیز از قسم درندہ اور سانپ وغیرہ جس سے محرم کو اپنی جان کا خطرہ ہو وہ بے شک اسے مار دے۔ لیکن اگر وہ چیز تمہارا ارادہ نہ کرے تو تم بھی اس کا ارادہ نہ کرو۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: پھر (احرام کی حالت میں) ہر قسم کے جانوروں کے مارنے سے اجتناب کر۔ سوائے سانپ، بچھو اور چوہے کے (کہ ان کا مارنا جائز ہے)۔ چوہے کا مارنا اس لئے جائز ہے کہ وہ مشکیزوں کو پھاڑتا ہے۔ اور (چراغ یا موم بتی وغیرہ) سے آگ بھڑکاتا ہے اور گھر والوں کو جلاتا ہے۔ اور جہاں تک بچھو کا تعلق ہے تو (وہ اس قدر خبیث ہے کہ) ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پتھر کی طرف ہاتھ بڑھایا تو بچھو نے اسے کاٹ لیا۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا تجھ پر لعنت کرے تو نہ کسی نیکوکار کو چھوڑتا ہے اور نہ بدکار کو۔ اور سانپ اگر تمہارا قصد کرے تو پھر بے شک اسے مار ڈالو۔ لیکن اگر وہ تمہارا قصد نہ کرے تو پھر تم بھی اس کا قصد نہ کرو۔ ہاں البتہ سیاہ رنگ کے خائن کو ہر حالت میں مار ڈالو۔ اور کوے اور چیل کو اونٹ کی پشت پر (بیٹھے ہوئے) مار بھگاؤ۔

(التہذیب، علل الشرائع، الفروع)

۳۔ حسین بن ابوالعلاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ محرم سیاہ رنگ کے خائن، ناگ، بچھو اور چوہے کو مار سکتا ہے جن کا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''فاسقہ'' اور ''فویسقہ'' نام رکھا ہے اور کوے کو مار بھگا سکتا ہے۔ فرمایا: ان میں سے ہر اس چیز کو مار ڈالو جو تمہارا قصد کرے۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حرم کے اندر اور احرام کی حالت میں ناگ، اور سیاہ رنگ کا خائن سانپ اور ہر برا سانپ اور بچھو اور چوہا جو کہ فویسقہ ہے مارا جا سکتا ہے۔ اور کوے اور چیل کو پتھر مار کر بھگایا جائے گا۔ اور اگر چور (یا ڈاکو) تمہارا قصد کریں تو تم ان سے بچنے کی تدبیر کر سکتے ہو۔ (الفروع)

۵۔ عزرمی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم ہر اس چیز کو مار سکتا ہے جس سے اسے اپنی جان کا خطرہ ہو۔ (ایضاً)

۶۔ غیاث بن ابراہیم اپنے والد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم مارنے والے گدھ کو، سیاہ رنگ کے سانپ کو، بھیڑیے کو اور ہر اس چیز کو مار سکتا ہے جس سے اسے اپنے اوپر حملہ آور ہونے کا خطرہ ہو۔ اور فرمایا: کاٹنے والا کتا بھی بھیڑیا ہی ہے۔ (ایضاً)

۷۔ معاویہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے بچھو مار ڈالا ہے تو؟

۔ فرمایا: اگر غلطی سے مارا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ عرض کیا: بلکہ ارادتاً مارا ہے! فرمایا: تھوڑا طعام کھلا دے! عرض کیا: اس نے میرا ارادہ کیا تھا؟ فرمایا: جو چیز بھی تمہارا ارادہ کرے تم اسے مار ڈالو۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حنان بن سدیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے حرم کے اندر چوہے، ناگ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ اور سفید سیاہ داغوں والے کوے کو مار بھگاؤ۔ پس اگر اسے پاؤ۔ تو خدا اسے دور کرے۔ (اور ہلاک) اور آنحضرت ﷺ چوہے کو فویسقہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ وہ مشکیزہ کو پھاڑتا ہے۔ اور گھر والوں سمیت گھر کو جلاتا ہے۔ (الفقیہ)

۹۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود ابو البختری سے اور وہ وھب بن وھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم ہر اس درندہ وغیرہ کو مار سکتا ہے جو اس پر حملہ آور ہو۔ اور بھڑ، بچھو، سانپ، گدھ اور بھیڑیئے اور شیر اور ہر اس درندہ یا کاٹنے والے کتے کو مار سکتا ہے جس کے اپنے اوپر حملہ آور ہونے کا خطرہ ہو۔ (قرب الاسناد)

۱۰۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام سے بھیڑیئے اور شیر کے مارنے سے متعلق پوچھا گیا؟ فرمایا: محرم کے لئے ان کے مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس کا ارادہ کریں۔ اس طرح ہر وہ درندہ یا شیر وغیرہ جو اس کا قصد کرے اس کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (المقنعہ) [illegible]

باب ۸۲

محرم اور محل دونوں کے لئے حل اور حرم کے اندر اونٹ کا نحر کرنا اور گائے اور بکری یا ان جیسے حیوانات کا ذبح کرنا جو شکار نہیں کہلاتے جائز ہے اور ان کا گوشت کھانا بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو کی تکرار کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر یعنی لیث مرادی البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تم حرم کے اندر بھی اونٹ کو نحر اور گائے اور مرغی کو ذبح کر سکتے ہو۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم اونٹ کو نحر کر سکتا ہے اور گائے بکری اور ہر اس پرندہ کو ذبح کر سکتا ہے جو پرواز نہیں کرتا۔ اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس کا محل کے لئے حرم کے اندر ذبح کرنا جائز ہے اسے محرم بھی حل اور حرم دونوں کے اندر ذبح کر سکتا ہے۔ (الفروع)

[illegible]

۳۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ میں ذبح نہ کیا جائے مگر صرف اونٹ، گائے (بھینس) اور بھیڑ بکریاں اور مرغی۔ (ایضاً)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ حرم کے اندر کون سا گوشت کھایا جا سکتا ہے؟ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اونٹ، گائے، بکری اور مرغی کو حرام قرار نہیں دیتے تھے۔ (قرب الاسناد)

باب ۸۳

جب کوئی محرم (احرام کی حالت میں) مرجائے تو اس کے ساتھ بالکل وہی سب کاروائی کی جائے جو محل کے ساتھ کی جاتی ہے صرف کافور اور کوئی خوشبو اس کے قریب نہ لائی جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی محرم مرجائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ فرمایا: اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے اور اس کے ساتھ بالکل وہی سلوک کیا جائے جو محل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ کوئی خوشبو اس کے نزدیک نہ لائی جائے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے کتاب الطہارہ (باب ۱۳ از غسل میت) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۸۴

محل آدمی کے لئے حرم کے اندر بڑی چیونٹی، جوں، کھٹمل، پسو اور چھوٹی چیونٹی کا مارنا جائز ہے اگرچہ اسے اذیت بھی نہ پہنچائیں۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حرم کے اندر چیونٹی اور کھٹمل کے مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی اسے باسناد خود انہی راوی اور انہی حضرت سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جوں کے حرم وغیرہ کے اندر مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفقیہ، کذا فی التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پسو، جوں اور کھٹمل کے حرم کے اندر مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

۴۔ جناب ابن ادریسؒ ابان بن تغلب کی کتاب سے اور وہ عبید بن زرارہ اور عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بڑی اور چھوٹی چیونٹی کے مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ تمہیں اذیت پہنچائیں یا نہ پہنچائیں۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۸ و۷۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۵

محرم کیلئے جائز ہے کہ حِل کے اندر گھاس کاٹے اور جمع کرے یا جس قدر چاہے درخت کاٹے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا محرم اپنا اونٹ نحر کر سکتا ہے یا اپنی بکری ذبح کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! پھر عرض کیا: آیا وہ اپنے گھوڑے، گدھے اور اونٹ کے لئے گھاس بھی کاٹ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں بلکہ وہ جس قدر چاہے درخت بھی کاٹ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ حرم کے اندر داخل ہو جائے۔ پس جب اندر داخل ہو جائے تو پھر نہ! (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا محرم حرم کے باہر گھاس کاٹ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! پھر عرض کیا: اور حرم کے اندر؟ فرمایا: نہ۔ (الفقیہ)

باب ۸۶

محرم ومحل دونوں کے لئے حرم کے اندر گھاس یا درخت کا کاٹنا یا اکھیڑنا حرام ہے۔ اور اگر ایسا کریں تو اس کا اپنی جگہ لوٹانا واجب ہے۔ ہاں البتہ حرم کے باہر یہ کام دونوں کے لئے جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو چیز حرم کے اندر اگتی ہے وہ تمام لوگوں پر حرام ہے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (میری صغر سنی میں) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے مجھے دیکھا کہ میں بمقام منیٰ خیموں کے اردگرد جو

گھاس تھا وہ اکھیڑ رہا تھا۔ تو فرمایا: بیٹا! یہ نہیں اکھیڑا جاتا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں (کہ چونکہ یہ روایت حسب ظاہر منافی عصمت دکھائی دیتی ہے اس لئے اس کی کوئی مناسب تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ) یہ زمانۂ تکلیف (بلوغت) سے قبل (صغرسنی) کے وقت پر محمول ہے۔ اور یہ نہی تنزیہی ہے۔ (کہ بچپن میں بھی امام علیہ السلام کی شان اس سے بلند ہونی چاہیئے) (یہ تحریمی نہیں ہے)۔ (وھو فی محلہ)۔

۳۔ ہارون بن حمزہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حرم کے اندر سبز گھاس کا ایک پتہ توڑنے سے بھی اجتناب کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بار ایک پتہ توڑ بیٹھے تو وہ جگہ تلاش کر رہے تھے تاکہ اسے وہیں لوٹائیں۔ (ایضاً)

۴۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو چیز (از قسم گھاس اور درخت) خود بخود (بقدرۃ اللہ) حرم کے اندر اُگے وہ تمام لوگوں پر حرام ہے۔ البتہ جو چیز (گھاس پھوس وغیرہ) تم خود اگاؤ یا جسے خود تم گاڑو وہ حلال ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۵ میں اور اس سے پہلے باب ۵۰ از احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۷ و ۸۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۷

اس گھاس اور درخت کا حرم کے اندر اکھیڑنا (اور کاٹنا) جائز ہے جو اس کی ملکیت میں اگا ہو یا جسے اس نے خود لگایا ہو اسی طرح کھجور، پھل فروٹ، اور رہٹ کی دو لکڑیوں اور اذخر کا اکھیڑنا بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ کے درختوں میں سے سوائے کھجور اور پھل فروٹ کے درخت کے اور کوئی درخت نہ اکھیڑا جائے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے خیمہ گاہ یا حرم میں اپنے گھر کے اندر سے کوئی درخت اکھیڑ لے تو؟ فرمایا: اگر تو وہ درخت اس کے گھر بنانے اور خیمہ نصب کرنے سے پہلے وہاں موجود تھا تو پھر تو اسے نہیں اکھیڑ سکتا۔ اور اگر وہ اس کے بعد تازہ (اس کے مکان میں) اگا ہو تو پھر اسے اکھیڑ سکتا ہے۔ (التہذیب)

۳۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خداوند عالم نے اپنے حرم کو ایک برید x ایک برید تک حرام قرار دیا ہے کہ اسے خالی چھوڑا جائے۔ یا اس کے درختوں کو کاٹا جائے سوائے اذخر کے یا اس کے پرندوں کا شکار کیا جائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم مدینہ ہے اس کے دونوں اطراف کے درمیان اور اس کے اردگرد ایک برید x ایک برید تک اسے خالی چھوڑنا حرام ہے اور اس کے درختوں کا کاٹنا بھی حرام ہے۔ سوائے رھٹ کی دو لکڑیوں کے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص مکہ میں داخل ہوتا ہے آیا وہ اس کا درخت کاٹ سکتا ہے؟ فرمایا: تو وہ درخت کاٹ سکتا ہے۔ جو تجھ پر داخل ہوا ہے (تازہ اگا ہے) مگر اسے نہ کاٹ جو تمہارے مکان میں تمہارے اوپر داخل نہیں ہوا۔ (جو پہلے سے موجود ہے)۔ (الفقیہ، الفروع)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا کوئی آدمی اپنے اس گھر سے جو حرم کے اندر ہے درخت اکھیڑ سکتا ہے؟ فرمایا: اگر مکان سے پہلے وہ درخت وہاں موجود تھا پھر تو اسے نہیں اکھیڑ سکتا اور اگر وہ اس کے مکان میں اگا ہے اور وہ اس کی ملکیت ہے تو پھر اسے اکھیڑ سکتا ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۸ اور باب ۱۷ از المزار میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۸

حرم کا شکار کرنا مطلقاً حرام ہے اور اس کا ڈرانا اور بھگانا بھی حرام ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے جس دن سے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا ہے۔ اس دن سے مکہ کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا وہ خدا کے حرام قرار دینے سے قیامت تک حرام ہے۔ نہ تو اس کے شکار کو بھگایا جا سکتا ہے، نہ اس کے درخت کو کاٹا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسے خالی چھوڑا جا سکتا ہے۔ اور اس کا لقطہ جائز نہیں ہوتا مگر اس کے ڈھونڈنے والے کے لئے۔ اس پر جناب عباسؓ نے عرض کیا: سوائے اذخر کے کیونکہ وہ قبر اور گھروں کے لئے ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں سوائے اذخر کے۔ (الفروع)

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ ﴿مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (کہ جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہو جاتا ہے) کا مطلب پوچھا کہ آیا اس سے مراد خانہ کعبہ ہے یا حرم؟ فرمایا: لوگوں میں سے جو شخص خدا کے حرم میں پناہ لیتے ہوئے داخل ہو جائے تو وہ خدا کے قہر وغضب سے محفوظ ہو جائے گا اور جو وحشی جانور یا شکار اس میں داخل ہو جائے۔ تو وہ اس سے محفوظ ہو جائے گا کہ اسے مباح سمجھا جائے (شکار کیا جائے) یا اسے اذیت پہنچائی جائے۔ یہاں تک کہ حرم سے نکل جائے۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک ہرنی حرم میں داخل ہوئی؟ فرمایا: نہ اسے پکڑا جائے اور نہ چھوا جائے۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (جو اس میں داخل ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے)۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و باب ۸۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ از کفارات میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۸۹

اونٹوں کو اس طرح چھوڑ دینا کہ وہ حرم کا گھاس یا درختوں کے پتے کھائیں جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز بن عبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اونٹ کو حرم میں آزاد چھوڑ دو تاکہ جو چاہے وہ کھائے۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۲۔ محمد بن حمران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ سبزہ جو حرم کی زمین میں ہوتا ہے آیا اس کا اکھیڑنا جائز ہے؟ فرمایا: جس قدر اونٹ کھاتے ہیں۔ اگر وہ اکھیڑیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب والفقیہ)

(مطلب وہی ہے جو پہلی حدیث کا ہے کہ اونٹوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ جو چاہیں گھاس بھوس کھائیں)۔

باب ۹۰

اس درخت کا کاٹنا حرام ہے جس کا تنا حرم کے اندر اور شاخیں حل میں ہوں۔ یا اس کے برعکس اس کا تنا حل کے اندر اور شاخیں حرم کے اندر ہوں اور جو پرندہ ایسے درخت پر بیٹھا ہو اس کا شکار بھی حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

۔ جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس درخت کا کاٹنا کیسا ہے جس کی جڑ تو حرم کے اندر ہو مگر شاخ حل میں؟ فرمایا: اس کی جڑ کی وجہ سے اس کی شاخ کا بھی کاٹنا حرام ہوگا۔ عرض کیا: اور اگر اس کی جڑ حل میں ہو اور شاخ حرم میں تو؟ فرمایا: اس کی شاخ کی وجہ سے اس کی جڑ بھی حرام ہوگی۔ (التہذیب، الفقیہ، کذا فی الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک ایسا درخت ہے جس کا تنہ تو حرم کے اندر ہے مگر اس کی شاخیں حل میں ہیں اس کی ایک شاخ پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا تھا اسے ایک شخص نے تیر مار کر مار گرایا تو؟ فرمایا: اگر اس درخت کا تنا حرم کے اندر ہے تو اس شخص پر فدیہ (کفارہ) واجب ہے۔ (التہذیب، الفروع)

باب ۹۱

محرم کا اس کے نام پکارنے والے کو لبیک کہنا مکروہ ہے۔ بلکہ اسے یا سعد! کہنا چاہیئے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عیسیٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص احرام کی حالت میں ہو تو جب تک اس کا احرام ختم نہ ہو جائے وہ کسی بلانے والے کو لبیک کہہ کر جواب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: وہ کس طرح کہے؟ فرمایا: کہے: ﴿یا سعد﴾۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو تو اس کے لئے کسی پکارنے والے کو لبیک کہہ کر جواب دینا مکروہ ہے۔ فرماتے ہیں: دوسری روایت میں یوں وارد ہے کہ جب کسی محرم کو آواز دی جائے تو وہ لبیک نہ کہے بلکہ ﴿یا سعد﴾ کہے۔ (الفقیہ)

باب ۹۲

محرم کے لئے (دانتوں میں) خلال کرنا اور مسواک کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا محرم مسواک کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! عرض کیا: اگرچہ خون نکل آئے؟ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ وہ سنت ہے۔ (الفقیہ، علل الشرائع، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے کہ پیشگی خون نکلنے کا علم نہ ہو۔

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ (مسواک کرتے ہوئے) خون نکالنے

کی کوشش نہ کرے۔ (الفروع)

۳۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم خلال کر سکتا ہے؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

باب ۹۳

محرم کے لئے احتباء[1] مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے احتباء مکروہ ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مقدمات طواف (باب ۳۱) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی۔ نیز آئندہ کچھ ایسی حدیثیں بھی ذکر کی جائیں گی جو بظاہر اس کے منافی ہیں اور وہیں ہم اس کی توجیہ بھی بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۴

دو محرموں کے لئے (کشتی) لڑنا جائز ہے بشرطیکہ ایک دوسرے کو نہ پچھاڑیں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ہلال رازی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ دو شخص ہیں اور دونوں محرم ہیں اور وہ آپس میں (کشتی) لڑتے ہیں؟ فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے بہت برا کیا ہے۔ الحدیث۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جناب علی بن جعفرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ محرم کشتی لڑ سکتا ہے؟ فرمایا: اس کے لئے لڑنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ اس طرح اسے کوئی زخم لگ جائے یا اس کا کوئی بال گر جائے۔ (الفروع، بحار الانوار)

---

[1] اس کا مفہوم یہ ہے کہ پاؤں پر بیٹھ کر ٹانگوں اور پیٹھ کو کپڑے سے باندھ کر سہارا لینا (المنجد) (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۹۵

محرم اپنے غلام کے خلاف تادیبی کاروائی کر سکتا ہے اور ضرورت کے وقت اپنی ڈاڑھ بھی نکال سکتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز بن عبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم اپنے غلام کو دس کوڑوں تک سزا دے سکتا ہے۔(التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسن صیقل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم کی ڈاڑھ میں درد ہے جو اسے اذیت پہنچا رہا ہے! آیا وہ اسے اکھیڑ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد باب الکفارات (باب ۱۹) میں کئی ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ اختیاری حالت میں ڈاڑھ کا اکھیڑنا جائز نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۶

محرم کے لئے اور حرم کے اندر شعر پڑھنا مکروہ ہے اگرچہ شعر حق ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ روزہ دار کے لئے، محرم کے لئے، حرم کے اندر اور جمعہ کے دن اور رات میں شعر پڑھنا مکروہ ہے۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ شعر حق ہو؟ فرمایا: ہاں اگرچہ شعر حق ہو۔ (التہذیب)

❖ شکار کے کفارات اور اس کے توابع کے ابواب ❖

(اس سلسلہ میں کل ستاون (۵۷) باب ہیں)

باب ۱

محرم اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو اس پر ایک اونٹ اور اگر جنگلی گدھے کو مارے تو ایک گائے یا اونٹ اور اگر ہرنی کو مارے تو ایک بکری اور جنگلی گائے کو مارے تو ایک گائے اور ان کے علاوہ دوسرے جانوروں میں اگر اس کا کوئی منصوص کفارہ نہیں ہے تو ان کی قیمت ادا کرے گا۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد خداوندی ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: شتر مرغ کے مارنے میں ایک اونٹ اور جنگلی گدھے کے مارنے میں ایک گائے، ایک ہرنی کے مارنے میں ایک بکری اور گائے کے مارنے میں ایک گائے فدیہ (میں واجب) ہے۔(التہذیب)

۲۔ سلیمان بن خالد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک ہرنی کے مارنے میں بکری، گائے میں گائے، گدھے میں اونٹ، شتر مرغ میں اونٹ اور ان کے علاوہ باقی (جانوروں کے شکار میں) ان کی قیمت (ان کا فدیہ) ہے۔(ایضاً)

۳۔ ابوالصباح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ شکار کے متعلق ارشاد خداوندی ﴿وَمَنْ قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: ہرنی میں ایک بکری، جنگلی گدھے میں گائے اور شتر مرغ میں ایک جزور[1] فدیہ ہے۔(ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم شتر مرغ کو مارتا ہے تو؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹ ہے۔ عرض کیا: جنگلی گدھا مارتا ہے؟ فرمایا: ایک اونٹ۔ عرض کیا: ایک (جنگلی) گائے تو؟ فرمایا: ایک گائے۔(الفروع)

---

[1] اس کے معنی ہیں ذبح کے لئے اونٹنی یا بکری۔(المنجد)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۵۔ جناب عیاشیؒ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد ایزدی ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: جو شخص (احرام کی حالت میں) شتر مرغ کا شکار کرے۔ اس پر ایک اونٹ، اور جو جنگلی گدھے یا اس جیسے جانور کا شکار کرے اس پر ایک گائے اور جو ایک ہرن کو مارے اس پر ایک بکری کعبۃ اللہ پہنچ کر واجب ہے کہ اُسے ذبح کرے۔ اگر واجبی حج میں ہے تو منیٰ میں کرے۔ اور اگر عمرہ ہے تو پھر مکہ میں اور اگر فی الحال ایسا نہ کرے تو جب قدرت ہو فدیہ کا جانور خرید کر ذبح کرے کہ ایسا کرنا مجزی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

۶۔ ابوالصباح کنانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد خداوندی ﴿وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ ہرنی میں ایک بکری اور کبوتر اور اس جیسے پرندوں میں (بھی ایک بکری) اور اگر ان کے انڈے ہوں تو (بکری کے) اتنے پھل اور جنگلی گدھے میں ایک گائے اور شتر مرغ میں ایک جزور (واجب ہے)۔ (ایضاً)

۷۔ داؤد بن سرحان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص احرام کی حالت میں شتر مرغ کو قتل کرے، اس پر ایک اونٹ واجب ہے اور جنگلی گدھے میں ایک گائے، اور ہرن میں ایک بکری۔ جس کا فیصلہ دو عادل کریں۔ ان کا عدل یہ ہے کہ وہ جو مناسب سمجھے وہ فیصلہ کرے یا روزہ رکھے۔ ﴿هَدْيًا م بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾ اور روزہ وہ رکھے جو فدیہ نہ دے۔ تین روزے اس طرح رکھے۔ ایک دن ترویہ سے پہلے۔ ایک دن ترویہ۔ اور ایک عرفہ کے دن۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (باب ۲ و ۳ و ۱۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲
اگر کوئی شخص مذکورہ بالا کفارات ادا کرنے سے عاجز ہو تو ان کا بدل کیا ہے؟

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن رئاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص شکار کرے اور اس جگہ اسے وہ چیز نہ مل سکے جس سے کفارہ ادا کرے تو درہموں میں اس کی قیمت کا تخمینہ لگائے۔ پھر درہموں کا طعام سے تخمینہ لگائے۔ اور ہر مسکین کو نیم صاع دے۔ اور اگر اس طرح طعام بھی نہ دے سکے تو پھر ہر نیم صاع کے عوض ایک روزہ رکھے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص شتر مرغ کو قتل کرے اس پر کفارہ کا ایک اونٹ واجب ہے۔ اور اگر وہ دستیاب نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ فرمایا: اور اگر اونٹ کی قیمت ساٹھ مسکین کے طعام سے زیادہ ہو تب بھی ساٹھ سے زیادہ کو نہیں کھلائے گا۔ اور اگر اونٹ کی قیمت ساٹھ مسکین کے طعام سے کم ہو تو پھر اس پر اس مقدار سے زیادہ لازم نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے شتر مرغ اور جنگلی گدھے کا شکار کیا۔ تو؟ فرمایا: اس پر (کفارہ کا) ایک اونٹ واجب ہے! عرض کیا: اگر اونٹ دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو؟ فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ عرض کیا: اگر اس صدقہ کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو؟ فرمایا: پھر اٹھارہ روزے رکھے۔ اور (اگر صدقہ دے) تو ہر مسکین کو ایک مد دے۔ پھر امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے گائے کا شکار کیا تو؟ فرمایا: اس پر ایک گائے واجب ہے! عرض کیا: اگر گائے دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو؟ فرمایا: پھر تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ عرض کیا: اور اگر صدقہ دینے کی بھی طاقت نہ ہو تو؟ فرمایا: پھر نو روزے رکھے۔ عرض کیا: اگر ہرنی کا شکار کرے تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری واجب ہے! عرض کیا: اس کے دینے کی طاقت نہ ہو تو؟ فرمایا: دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اگر یہ صدقہ دینے کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر تین روزے رکھے۔

(الفروع، الفقیہ)

۴۔ داؤد رقی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس شخص پر کفارہ کا اونٹ واجب ہو مگر اسے اونٹ نہ مل سکے تو پھر سات بکریاں دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر (مکہ میں یا اپنے گھر میں) اٹھارہ روزے رکھے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۵۔ ابن بکیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے ارشاد خداوندی ﴿اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا﴾ (یا اس کے برابر روزے رکھے) کے بارے میں فرمایا: قربانی کی قیمت کے برابر صدقہ دے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر ہر مد کے عوض ایک روزہ رکھے۔ اور اگر یہ مد ساٹھ سے زائد ہوں تو پھر یہ زیادہ مقدار لازم نہیں ہے۔ (الفروع)

۶۔ جناب علی بن جعفرؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے شتر مرغ کا شکار کیا ہے اس پر کیا کفارہ ہے؟ فرمایا: ایک اونٹ! اور اگر وہ نہ دے سکے تو پھر ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر یہ بھی نہ کھلا سکے تو پھر اٹھارہ روزے رکھے۔ پھر سوال کیا: ایک مُحرم نے گائے کا شکار کیا تو؟ فرمایا: ایک گائے دے! اور اگر وہ نہ دے سکے تو تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر سات روزے

رکھے! پھر سوال کیا: اگر کوئی محرم ہرنی کا شکار کرے تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری واجب ہے! اور اگر نہ دے سکے تو پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اگر وہ بھی نہ کھلا سکے تو پھر تین روزے رکھے۔ (بحارالانوار)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے شتر مرغ کو قتل کیا تو؟ فرمایا: اس پر اونٹ واجب ہے اور اگر اسے نہ پائے تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے پس اگر اونٹ کی قیمت ساٹھ مسکین کے کھانے سے زیادہ ہو تو پھر بھی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے سے زیادہ کچھ نہیں کرے گا۔ اور اگر اس کی قیمت ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانے سے کم ہو تو اس کے ذمہ صرف وہی قیمت کی ادائیگی ہوگی وبس۔ (الفقیہ، الفروع)

۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا﴾ (یا اس کے برابر روزے رکھے) کا مطلب پوچھا؟ فرمایا: مطلب یہ ہے کہ قربانی کے عوض کا صدقہ دے اور اگر وہ نہ دے سکے تو ہر مسکین کو کھانا کھلانے کے عوض ایک روزہ رکھے۔ (التہذیب)

۹۔ جناب عیاشیؒ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا جو اس نے اس محرم کے متعلق فرمایا ہے جو احرام کی حالت میں شکار کرے ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ ھَدْیًا بٰلِغَ الْکَعْبَۃِ اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا﴾ اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: جس شخص پر فدیہ واجب ہے وہ دیکھے گا اور اگر فدیہ دے سکتا ہے تو دے! یا اگر نہ دے تو اس کی قیمت کا تخمینہ لگا کر اس سے اس طرح مسکینوں کو کھانا کھلائے کہ ہر مسکین کو ایک مد اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو ہر مسکین کے طعام کے عوض ایک روزہ رکھے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳ و ۲۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ان کفارات میں جو کم اور زیادہ میں فی الجملہ اختلاف ہے وہ اس بات پر مبنی ہے کہ جو کم مقدار ہے وہ مجزی ہے۔ مگر زیادہ مقدار ادا کرنا مستحب ہے۔

باب ۳

شکار کے کفاروں اور ان کے احکام کا بیان۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن علی الطبرسیؒ باسناد خود ریان بن شعیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں

بیان کیا کہ ایک بار قاضی یحییٰ ابن اکثم نے مامون عباسی سے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کرنے کی اجازت طلب کی۔ اور جب انہوں نے اجازت دے دی تو قاضی نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ آپؑ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے شکار کیا؟ امام محمد تقی علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: اس نے یہ شکار حل میں کیا ہے یا حرم میں؟ پھر محرم کو اس کی حرمت کا علم تھا یا نہیں تھا؟ پھر آیا یہ شکار عمداً کیا ہے یا خطاءً؟ پھر یہ احرام عمرہ کا تھا یا حج کا؟ امام علیہ السلام کے جواب میں یہ تمام شقیں سن کر یحییٰ متحیر و مبہوت ہو گیا۔ مأمون نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان! اگر مناسب سمجھیں تو اپنی ان بیان کردہ تمام شقوں کا جواب عنایت کر دیں تا کہ ہم اس سے استفادہ کریں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی محرم کوئی شکار کرے۔ اور کرے بھی حل میں اور ہو پرندہ اور وہ بھی بڑا تو اس پر ایک بکری واجب ہے۔ اور اگر یہ کاروائی حرم کے اندر کرے تو یہ کفارہ دوگنا ہوگا (دو بکریاں دے گا)۔ اور جب کسی چوزہ کو حل میں مارے۔ تو اس پر بکری کا وہ بچہ واجب ہے جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو۔ اور اگر یہ کاروائی حرم کے اندر کرے تو اس پر ایک ایسا بچہ اور چوزہ کی قیمت واجب ہے۔ اور اگر وہ شکار جنگلی جانور کا ہو اور ہو بھی جنگلی گدھا۔ تو اس پر ایک گائے واجب ہے۔ اور اگر شتر مرغ ہو تو پھر ایک اونٹ واجب ہے۔ اور اگر ہرن ہو تو پھر ایک بکری واجب ہے۔ اور اگر یہ کاروائی حرم میں کرے تو پھر یہ کفارہ دوگنا ہوگا۔ اور جب کوئی محرم کوئی ایسا کام کرے جس سے کسی جانور کا فدیہ دینا پڑتا ہو اور احرام احرام حج ہو تو وہ قربانی بمقام منیٰ کرے گا۔ اور اگر احرام عمرہ کا ہے تو پھر وہ قربانی مکہ میں دے گا۔ اور شکار کا فدیہ عالم اور جاہل دونوں پر برابر واجب ہے۔ البتہ عمداً ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا۔ جبکہ سہواً کرنے والا گنہگار نہ ہوگا۔ اور اگر شکار کرنے والا آزاد ہوگا تو کفارہ خود ادا کرے گا۔ اور اگر غلام ہوگا تو کفارہ اس کے مالک پر ہوگا اور چھوٹے بچہ پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور بڑے پر واجب ہے۔ اور جو شکار کر کے پشیمان ہو اس سے آخرت کا عذاب ساقط ہو جائے گا۔ اور جو اپنے کیے پر مصر ہوگا اسے آخرت میں عذاب بھی ہوگا۔ (الاحتجاج، الارشاد للمفید، کشف الغمہ، روضۃ الواعظین، تفسیر القمی)

۲۔ اسی روایت کو جناب علی بن شعبہ نے اپنی تحف العقول میں مرسلاً (باختلاف الفاظ) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے اس طرح روایت کیا ہے۔ فرمایا: جب کوئی محرم حل کے اندر شکار کرے اور شکار کسی پرندہ کا ہو اور وہ بھی بڑے کا، تو اس پر کفارہ کی ایک بکری واجب ہے۔ اور اگر یہ شکار حرم کے اندر کرے تو اس پر دوگنا کفارہ ہے۔ اور حل میں پرندہ کے بچہ کو قتل کرے تو اس پر بکری کا وہ بچہ لازم ہے جس کا دودھ چھٹا ہوا ہو۔ اور اگر حرم کے اندر کرے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی قیمت بھی واجب ہے۔ اور اگر کسی جنگلی جانور کا شکار کرے تو جنگلی گدھے کے شکار میں ایک اونٹ ہے۔ اسی طرح شتر مرغ کے شکار میں بھی ایک اونٹ ہے۔ اور اگر اونٹ نہ دے تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا

کھلائے۔ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر گائے کا شکار کرے تو پھر اس پر گائے ہی واجب ہے۔ اور اگر وہ نہ دے سکے تو پھر تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر نو روزے رکھے۔ اور اگر ہرن کا شکار کرے تو پھر اس پر ایک بکری واجب ہے۔ اور اگر وہ نہ دے سکے تو پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر تین روزے رکھے۔ اور اگر وہ یہ شکار حرم کے اندر کرے تو پھر فدیہ دوگنا ہوگا۔ پھر اگر احرام حج کا ہے تو اس فدیہ کو بمقام منیٰ ذبح کرے اور اگر احرام عمرہ کا ہے تو پھر مکہ میں کعبۃ اللہ کے پاس ذبح کرے۔ اور شکار کی قیمت کا صدقہ بھی دے تاکہ کفارہ دوگنا ہو جائے۔ اسی طرح اگر خرگوش یا لومڑی کا شکار کرے تو اس پر ایک بکری واجب ہے۔ اور بکری کی قیمت کا صدقہ بھی دے۔ اور اگر حرم کے کبوتروں میں سے کسی کبوتر کا شکار کرے تو ایک درہم کا صدقہ دے۔ اور ایک درہم کا کبوتروں کیلئے دانہ وغیرہ خریدے۔ اور اگر کبوتر کے بچہ کا شکار کرے تو نیم درہم کا صدقہ دے۔ اور اگر اس کا انڈا توڑے تو درہم کا چوتھا حصہ صدقہ دے۔ اور جب بھی کوئی محرم جہالت و لاعلمی اور غلطی کی وجہ سے کوئی شکار کرے تو اس پر سوائے کفارہ کے اور کچھ (عذاب وغیرہ) نہیں ہے۔ اور اگر کوئی غلام شکار کرے تو اس کا کفارہ اس کے سردار پر واجب ہوگا اور اگر کوئی نابالغ بچہ شکار کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر کوئی (بڑا آدمی) دوبارہ شکار کرے تو اس سے خدا انتقام لے گا۔ اور اگر کوئی محرم شکار کی طرف کسی کو راہنمائی کرے اور پھر شکار کیا جائے تو اس پر کفارہ واجب ہوگا۔ اور جو اپنے اس فعل بد پر اصرار کرے تو اس کو کفارہ کے علاوہ آخرت میں عذاب بھی کیا جائے گا۔ اور اگر وہ پشیمان ہو تو اس پر کفارہ کے بعد کچھ (عذاب) نہیں ہوگا۔ اور اگر غلطی سے رات کے وقت پرندے کا اس کے آشیانہ میں شکار کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ بالقصد شکار کرے تو پھر خواہ رات میں کرے یا دن میں کرے اس پر کفارہ واجب ہوگا۔ حج کے احرام والا فدیہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرے گا۔ جہاں لوگ ذبح کرتے ہیں اور احرام عمرہ والا مکہ میں ذبح کرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ مامون عباسی نے حکم دیا کہ یہ حدیث حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی جانب سے لکھ لی جائے۔

(ایضاً و تحف العقول)

۳۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: محرم شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ اگرچہ شکار کسی محل نے ہی کیا ہو۔ اور اگر کوئی محرم حل میں شکار کرے تو اس پر فدیہ واجب ہے۔ اور اگر حرم کے اندر کرے تو پھر اس کی قیمت بھی لازم ہے۔ اور محل آدمی حرم کا شکار بھی کھا سکتا ہے۔ اس کے لئے کوئی حرج نہیں۔ (المقنعہ)

۴۔ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: محرم شکار کا کفارہ اسی وقت ادا کرے گا جب شکار کرے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اسکے بعد (آئندہ ابواب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

جب کوئی محرم خرگوش یا لومڑی کو مارے تو اس پر کفارہ میں ایک بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود بزنطی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم خرگوش کا شکار کرے تو؟ فرمایا: خرگوش کے شکار میں ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے۔(الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم خرگوش کا شکار کرے تو؟ فرمایا: ایک بکری خانۂ کعبہ کے پاس ذبح کی جائے۔ (التہذیب، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ایک لومڑی کو قتل کرے تو؟ فرمایا: اس پر (بکری کا) خون بہانا واجب ہے۔ عرض کیا: اور اگر خرگوش کا شکار کرے تو؟ فرمایا: اس کا وہی حکم ہے جو لومڑی کا شکار کرنے کا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۵

جب کوئی محرم قطا نامی ریگستانی پرندہ، چکور اور تیتر یا ان جیسے کسی پرندہ کا شکار کرے تو؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم نے حضرت امیرؑ کی کتاب میں پایا ہے کہ جب کوئی محرم قطا نامی پرندہ کا شکار کرے تو اس پر اونٹ کا وہ بچہ کفارہ میں واجب ہے جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو اور وہ درخت کے پتے کھاتا ہو۔(التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیرؑ کی کتاب میں موجود ہے کہ جو شخص قطا یا چکور یا تیتر یا ان جیسے کسی پرندہ کا شکار کرے تو اس پر (کسی) ایک (جانور کا) خون بہانا ہے۔(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ایسے مفہوم پر محمول کرنا چاہیئے جو پہلی حدیث کے موافق ہو۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

اگر کوئی بڑے چوہے یا سیہہ یا سوسمار کو مارے تو اس پر ایک سالہ بکری کا بچہ لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی محرم بڑے چوہے، سیہہ اور سوسمار کا شکار کرے تو اس پر ایک سالہ بکری کا بچہ لازم ہے۔اور بکری کا یہ بچہ یقیناً اس (شکار) سے بہتر ہے اور یہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ یہ شخص آئندہ اور شکار سے باز رہے۔(التہذیب، الفروع)

باب ۷

اگر کوئی چنڈول، مولا یا چڑیا مارے تو اس پر ایک مد طعام لازم ہے اور اگر عظایہ نامی چھپکلی کے مشابہ جانور کو مارے تو اس پر ایک کف طعام لازم ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود صفوان بن یحیٰی سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی محرم چنڈول، چڑیا اور مولے کو مارے تو ہر ایک کے عوض ایک مد طعام لازم ہے۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ (بن عمار) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر ایک محرم چھپکلی سے مشابہ عظایہ نامی ایک جانور کو مار دے تو؟ فرمایا: ایک کف طعام دے دے۔(التہذیب)

باب ۸

اگر محرم غلطی سے بھڑ کو مار دے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر جان بوجھ کر مارے تو اس پر کچھ طعام لازم ہے۔اور اگر بھڑ اسے کاٹنا چاہتا تھا کہ اس نے اسے مار دیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم بھڑ کو مار دے تو؟ فرمایا: اگر غلطی سے ایسا کیا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے! عرض کیا: نہیں۔ بلکہ جان بوجھ کر مارا ہے؟ فرمایا: کچھ طعام کھلا دے۔ عرض کیا: اگر اس (بھڑ) نے مجھے کاٹنا چاہا ہو

تو؟ فرمایا: اگر ایسا ہے تو پھر تم اسے مار ڈالو۔ (الفروع، کذا فی التہذیب عن یحییٰ الازرق عن الصادق علیہ السلام)۔

باب ۹

جب کوئی محرم حل کے اندر کبوتر یا اس جیسا کوئی پرندہ ذبح کرے تو اس پر ایک بکری لازم ہے۔ اور اگر پرندہ کا بچہ ذبح کرے تو اس پر بکری کا بچہ لازم ہے۔ اور اگر انڈا توڑے تو اگر ہنوز اس میں بچہ نے حرکت نہ کی ہو تو ایک درہم ورنہ بکری کا بچہ لازم ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز بن عبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی محرم کبوتر کا شکار کرے تو اس پر ایک بکری لازم ہے اور اگر اس کے بچہ کو مارے تو اس پر بکری کا بچہ واجب ہے اور اگر انڈوں کو روندے تو ایک درہم لازم ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، تفسیر العیاشی)

۲۔ اس روایت کو جناب عیاشی نے اپنی تفسیر میں انہی حضرتؑ سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ یہ (فدیہ) مکہ اور منیٰ میں ادا کرے گا۔ اور یہی خدا کا فرمان ہے: ﴿لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ﴾ (خدا تمہاری آزمائش کرے گا۔ شکار کے ساتھ جسے تمہارے ہاتھ پکڑیں) (یعنی انڈے اور بچے) یا تمہارے نیزوں کی گرفت میں آئیں یعنی ان کی بڑی مائیں۔

۳۔ ابوالصباح کنانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر محرم کبوتر یا اس جیسے پرندہ کو مارے تو اس پر ایک بکری واجب ہے۔ اور اگر ان کے بچوں کو مارے تو ان کی تعداد کے برابر بکری کے بچے دے۔ (الفروع)

۴۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے پرندہ کے بچہ کو حرم سے باہر مارا تو؟ فرمایا: اس پر (کفارہ میں) بکری کا بچہ واجب ہے اور اس پرندہ کے بچہ کی قیمت واجب نہیں ہے کیونکہ اس نے حرم کے باہر اسے مارا ہے۔ (ایضاً)

۵۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی غیر محرم شخص مکہ کے اہلی کبوتر کو ذبح کرے جو کہ حرم کے کبوتروں سے نہ ہو۔ تو اس پر واجب ہے کہ کوئی چیز صدقہ دے دے جو اس کی قیمت سے افضل ہو۔ اور اگر محرم ہو تو پھر ہر پرندہ کے عوض ایک بکری واجب ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی

۶۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک (محرم) شخص نے کبوتر کے انڈے توڑے جبکہ ان میں بچے موجود تھے تو؟ فرمایا: ہر اس انڈے کے عوض جس میں بچہ حرکت کر رہا تھا۔ ایک بکری دے یعنی اس کے گوشت کو صدقہ کرے۔ اور اگر اس میں بچہ ہنوز حرکت نہیں کرتا تھا۔ تو پھر چاندی کی شکل میں اس کی قیمت ادا کرے۔ اور اس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ وغیرہ خریدے۔ (التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

۷۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے حرم کا کبوتر حرم سے باہر مارا تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری واجب ہے۔ عرض کیا: اور جو شخص حرم کے کبوتر کے بچہ کو حرم سے باہر مارے تو؟ فرمایا: اس پر بکری کا بچہ واجب ہے۔ (التہذیب)

۸۔ ابراہیم بن عمر اور سلیمان بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے کسی پرندہ پر اپنا دروازہ بند کر دیا (اور وہ مر گیا) تو؟ فرمایا: اگر تو اس نے احرام باندھنے کے بعد بند کیا ہے تو اس پر ایک بکری واجب ہے۔ اسی حساب سے جس قدر پرندے ہیں ہر ایک کے عوض ایک بکری اور ہر بچہ کے عوض بکری کا بچہ اور اگر حرکت نہ کرے تو ایک درہم اور انڈا توڑنے کے لئے نیم درہم ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۹ و ۲۶ و ۴۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

اگر کوئی محل آدمی حرم کے اندر کبوتر یا اس قسم کا کوئی پرندہ ذبح کرے اور کھائے اگرچہ بھول کر ہی ایسا کرے تو اس پر اس کی قیمت جو ایک درہم ہے واجب ہے اور اس کے بچہ کی قیمت نصف درہم ہے اور انڈے کی ربع درہم۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کبوتر کی قیمت ایک درہم، اس کے بچہ کی قیمت نصف درہم اور اس کے انڈے کی قیمت ربع درہم ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مکہ میں ہمیں ایک ذبح شدہ پرندہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا گیا جسے ہمارے گھر والوں نے کھا لیا تو؟ فرمایا: مکہ والے اس میں کوئی

حرج نہیں جانتے! میں نے عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: ان کھانے والوں پر اس کی قیمت ادا کرنا واجب ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود صفوان بن یحییٰ سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص محل ہو۔ مگر حرم کے اندر کسی پرندہ کا شکار کرے تو اس پر اس کی قیمت کا ادا کرنا واجب ہے۔ اور وہ قیمت ایک درہم ہے جس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ وغیرہ خریدے۔ (الفروع)

۴۔ حرث بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں حرم کے کبوتر کے انڈے کھائے تو؟ فرمایا: ہر انڈے کے عوض (بکری کے بچہ کا) خون بہائے! اور اس کی قیمت بھی ادا کرے جو کہ ایک درہم کا چھٹا یا چوتھا حصہ ہے۔ یہ اشتباہ راوی حدیث سے ہوا ہے۔ پھر فرمایا: خون بہانا اس لئے اس پر لازم ہے کہ اس نے احرام کی حالت میں حرم کے کبوتر کا انڈا کھایا۔ اور فدیہ اس لئے لازم ہے کہ اس نے حرم کے کبوتروں کے انڈے پکڑے ہیں۔ (ایضاً)

۵۔ ابن فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے جو محرم نہ تھا۔ حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر کو مارا تو؟ فرمایا: اس پر اس کی قیمت کی ادائیگی واجب ہے جو کہ ایک درہم ہے خواہ اسے صدقہ کر دے یا اس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ وغیرہ خرید لے اور اگر حرم کے اندر اور وہ بھی احرام کی حالت میں مارے تو اس پر ایک بکری اور کبوتر کی قیمت لازم ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۶۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مکہ میں موجود تھا اور محل تھا کہ پرندوں کے دو بچے ذبح کر ڈالے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کیوں ذبح کیے؟ عرض کیا: مکہ کے کچھ لوگوں کی کنیز ان کو میرے پاس لائی اور کہا: انہیں ذبح کر دیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں کوفہ میں ہوں۔ اور حرم کا خیال نہ رہا۔ اور ذبح کر دیئے! فرمایا: ان کی قیمت صدقہ کر دو۔ عرض کیا: قیمت کس قدر ہے؟ فرمایا: ایک درہم ان کی قیمت سے بہتر ہے۔ (کتب اربعہ)

۷۔ محمد (بن مسلم) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حرم کے اندر اہلی کبوتر پیش کیا گیا جبکہ وہ محل تھا۔ تو؟ فرمایا: اگر اس نے کھایا ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱ و ۱۶ و ۲۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

جب کوئی محرم حرم کے اندر کسی کبوتر کو مارے تو اس پر دو کفارے لازم ہیں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں حرم کے اندر حرم کا کبوتر مارا تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری اور اس کبوتر کی قیمت یعنی ایک درہم واجب ہے۔(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں حرم کا کبوتر مارا مگر حرم کے باہر تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری واجب ہے۔ عرض کیا: اور اگر حرم کے اندر مارے تو؟ فرمایا: پھر ایک بکری کے علاوہ اس کبوتر کی قیمت بھی لازم ہے۔(التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی محرم حرم کے اندر کوئی کبوتر مارے تو اس پر ایک بکری اور اس کبوتر کی قیمت ایک درہم یا اس جیسی کوئی چیز لازم ہے جسے صدقہ کر دے یا مکہ کے کبوتروں کو خوراک فراہم کرے۔ اور اگر حرم کے اندر کبوتر مارے مگر خود محرم نہ ہو تو پھر اس پر اس کی قیمت واجب ہے۔(الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص احرام کی حالت میں حرم کے پرندوں میں سے کوئی پرندہ مارے تو اس پر ایک بکری واجب ہے اور دوسرے اس کی قیمت جس سے حرم کے کبوتروں کی خوراک خریدے گا۔ اور اگر کبوتر کے بچہ کا شکار کرے تو پھر اس پر بکری کا بچہ واجب ہے اور اس بچہ کی قیمت یعنی نصف درہم جس سے حرم کے کبوتروں کی خوراک خریدیگا۔(الفقیہ)

باب ۱۲

کبوتر وغیرہ اگرچہ اہلی ہو۔ لیکن جب حرم کے اندر داخل ہو جائے۔ تو جس کے پاس ہو اس پر اس کا آزاد کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس کے پر کٹے ہوئے ہوں تو پروں کے برابر ہونے تک اس کی حفاظت کرنا اگرچہ کسی کے پاس بطور امانت ہی ہو اور پھر آزاد کر دینا واجب ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے اور پرندہ تلف ہو جائے تو اس پر فدیہ (اس کی قیمت) لازم ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جسے حرم کے اندر کوئی پرندہ ملے۔ فرمایا: اگر اس کے پر سلامت ہوں تو اسے آزاد کر دے۔ اور اگر اس کے پر سلامت نہ ہوں تو پھر اسے کھلائے پلائے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پر سلامت ہو جائیں تو اسے آزاد کر دے۔ (الفقیہ)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ حکم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو حرم کے اندر ایسا کبوتر بطور ہدیہ پیش کیا گیا جس کے پر کٹے ہوئے تھے تو؟ فرمایا: اسے خوب کھلائے پلائے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پر و بال برابر ہو جائیں تو اسے آزاد کرے۔ (الفقیہ، الفروع)

۳۔ شہاب بن عبد ربہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں صبح اس چوزہ کی سحری کھاتا ہوں۔ جسے مکہ کے باہر سے حرم کے اندر لا کر ذبح کیا گیا اور میں نے اس سے سحری کھائی تو؟ فرمایا: تمہاری سحری بہت بُری ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جس (پرندہ) کو حرم میں زندہ داخل کیا جائے اس کا ذبح کرنا اور اسے اپنے پاس روکے رکھنا حرام ہے (بلکہ) اسے آزاد کر دینا واجب ہے۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو جریر قمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم ایک پر کٹا پرندہ خریدتے ہیں۔ اور پھر اس کے ہمراہ حرم میں داخل ہو جاتے ہیں آیا وہ ہماری ملکیت میں رہے گا؟ فرمایا: ہر پر بستہ اڑنے والا پرندہ جو حرم میں داخل کیا جائے وہ اپنی جائے امن میں داخل ہو گیا ہے۔ پس اسے آزاد کر دو۔ (الفروع)

۵۔ داؤد بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ جبکہ داؤد بن علی (حاکم) بھی وہیں مکہ میں موجود تھا۔ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ داؤد بن علی نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابو عبداللہ! آپ ان قمریوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جن کا ہم نے شکار کیا اور پھر ان کے پر توڑ دیئے؟ فرمایا: ان کو دانہ پانی کھلایا پلایا جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے پر سلامت ہو جائیں تو پھر ان کو آزاد کر دیا جائے۔ (ایضاً)

۶۔ ابن بکیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حل کے اندر ایک پرندہ مل گیا۔ اور اس نے خرید لیا۔ اور پھر اسے حرم کے اندر لایا۔ اور وہاں پہنچ کر مر گیا تو؟ فرمایا: اگر تو حرم کے اندر پہنچنے کے بعد اس نے اسے آزاد کر دیا تھا اور پھر وہ مر گیا۔ تو اس پر کچھ نہیں ہے! اور اگر اس نے اسے حرم کے اندر روکے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ تو پھر اس پر فدیہ (اس کی قیمت) واجب ہے۔ (ایضاً)

نوٹ: دوسری روایت میں ہرن کا تذکرہ ہے۔

۷۔ نیز بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ جا رہے تھے کہ ہماری عورتوں نے مقام الحج کی قمریوں میں سے ایک قمری کا شکار کیا۔ اور اس کے پر نوچ ڈالے۔ پھر اسے اپنے ہمراہ مکہ لائیں۔ ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سب صورت حال کی اطلاع دی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورتیں اس قمری کو دیانت دار عورت کے پاس (بطور امانت) رکھ دیں جو اس کے دانہ پانی کا اہتمام کرے اور جب اس کے دونوں پر برابر ہو جائیں تو اسے آزاد کر دے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک اہلی (خانگی) پرندہ زندہ حرم کے اندر لایا گیا تو؟ فرمایا: اسے ذبح نہ کیا جائے۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (جو اس میں داخل ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے)۔ (التہذیب، الفقیہ، علل الشرائع، المقنعہ)

۹۔ نیز کرب صیرفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے جو کہ ایک گروہ تھے۔ ایک پرندہ خریدا۔ اور اس کے پر کاٹ دیئے۔ پھر اسے ہمراہ لے کر مکہ میں داخل ہوئے۔ ہم پر اہل مکہ نے اعتراض کیا۔ چنانچہ کرب نے آدمی بھیج کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اہل مکہ میں سے کسی مسلمان مرد یا کسی مسلمان عورت کے پاس اسے بطور امانت رکھا جائے۔ اور جب اس کے پر برابر ہو جائیں تو پھر اسے آزاد کر دیا جائے۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ و ۱۴ و ۳۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

حرم کا شکار اور اس کا کبوتر حرام ہے اگر (آدمی) حل میں بھی موجود ہو۔ اور اس کا کھانا بھی حرام ہے اور جو شخص حرم کے کسی کبوتر کے پر توڑے تو اس پر اس جنایت کا ر ہاتھ سے صدقہ دینا لازم ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کا مطلب دریافت کیا جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (اور جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ ہو جائے گا)۔ فرمایا: جو شخص حرم میں پناہ لیتا ہوا داخل ہو۔ وہ خدا کے قہر و غضب سے محفوظ ہو جائے گا اور جو وحشی جانور یا پرندہ اس میں داخل ہو جائے تو وہ اس بات سے امن میں ہو جائے گا کہ اسے نہ بھڑکایا جائے گا اور نہ ہی اسے اذیت دی جائے گی۔ یہاں تک کہ حرم سے باہر نکل جائے۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں (بچپن میں) اپنے والد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہمراہ تھا۔ امام علیہ السلام نے دیکھا کہ میں خطافوں (لمبے بازوؤں اور چھوٹے پاؤں والا سیاہ رنگ کا ایک پرندہ) کو اذیت پہنچا رہا ہوں۔ تو مجھ سے فرمایا: بیٹا! ان کو نہ مارو اور نہ اذیت پہنچاؤ۔ کیونکہ یہ ایک بے ضرر پرندہ ہے۔ کسی چیز کو اذیت نہیں پہنچاتا۔ (الفقیہ)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ یہ روایت اس بات پر محمول ہے کہ امام (محمد باقر علیہ السلام) نے زمانہ تکلیف سے پہلے (بچپنہ کے عالم میں) ایسا کیا ہے۔

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مؤمن پر بجلی نہیں گرتی! اس پر ایک شخص نے عرض کیا: ہم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک شخص مسجد الحرام میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس پر بجلی گر گئی تو؟ فرمایا: امام علیہ السلام نے فرمایا: (ایسا اس لئے ہوا کہ) وہ شخص حرم کے کبوتروں کو تیر مارا کرتا تھا۔ (علل الشرائع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا حرم کے کبوتروں کا حل میں شکار کرنا جائز ہے؟ فرمایا: جب یہ علم ہو کہ یہ کبوتر حرم کے کبوتروں میں سے ہے تو پھر کسی بھی جگہ اس کا شکار کرنا جائز نہیں ہے۔ (التہذیب)

۵۔ ابراہیم بن میمون حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص حرم کے کسی کبوتر کے پر توڑے وہ ایک مسکین کو صدقہ دے اور وہ بھی اس ہاتھ کے ساتھ جس سے اس نے پر توڑا ہے۔

(التہذیب، الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم محرم ہو تو کسی شکار کو جائز نہ سمجھو اور نہ ہی محل ہونے کی صورت میں حرم کے اندر شکار کو جائز سمجھو۔ (الفروع)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے تروک الاحرام (باب ۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

حرم کے کبوتروں، دیگر پرندوں اور شکار کو حرم سے باہر نکالنا حرام ہے۔ اور اگر کوئی نکالے تو اس کا واپس لوٹانا واجب ہے اور اگر اس سے پہلے تلف ہو جائے تو اس کی قیمت اور فدیہ کی ادائیگی لازم ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مکہ سے ایک پرندہ (یا حرم کے کسی کبوتر) کو لے نکلا اور کوفہ (وغیرہ) پہنچ گیا۔ اب کیا کرے؟ فرمایا: اسے مکہ واپس لوٹائے اور اگر مر جائے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرے۔

(التہذیب، بحارالانوار، قرب الاسناد)

۲۔ عیص بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ان قمریوں کا خریدنا کیسا ہے جو مکہ اور مدینہ سے باہر لے جائی جائیں؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ انہیں وہاں سے باہر نکالا جائے۔

(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: مدینہ کا حکم کراہت پر محمول ہے (کہ وہاں کے پرندوں کو باہر لے جانا مکروہ ہے)۔

۳۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں ایلچی بھیج کر یہ مسئلہ پوچھا کہ کچھ کبوتر تھے جو ہم نے (خرید کر) مدینہ سے نکالے۔ اور مکہ لے گئے اور وہاں سے کوفہ لے جائے گئے تو؟ امام علیہ السلام نے ایلچی سے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ وہاں مرفہ الحال تھے۔ لہٰذا اس سے کہو کہ ہر پرندہ کے عوض ایک بکری ذبح کرے۔ (کہ یہ اس فعل کا کفارہ ہے)۔ (التہذیب، الفروع، کذا فی الفقیہ، قرب الاسناد)

۴۔ یعقوب یزید بعض اشخاص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم (کہیں سے) کوئی پرندہ مدینہ لے جاؤ تو اسے وہاں سے باہر لے جاسکتے ہو۔ لیکن اگر کوئی پرندہ مکہ لے جاؤ تو پھر تم اسے وہاں سے باہر نہیں لے جاسکتے۔ (التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: ایک شکار ہے جو حل میں کیا گیا۔ پھر اسے زندہ حرم کے اندر لایا گیا تو؟ (آیا اس کا کھانا جائز ہے؟) فرمایا: جب اسے (زندہ) حرم میں لایا گیا تو اس پر اس کا کھانا اور اسے روکے رکھنا حرام ہے۔ پس حرم میں صرف وہ پرندہ خریدا جائے جسے حل مین ذبح کر کے حرم میں لایا گیا تو محل کیلئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ میں اور اس سے پہلے باب ۵ از تروک الاحرام میں) ایسی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جو فی الجملہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۵

جو شخص شکار کو حل میں باندھ رکھے مگر وہ کسی طرح حرم کے اندر داخل ہو جائے تو اب اس کا باہر نکالنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عبدالاعلیٰ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کو حل کے اندر شکار دستیاب ہوا۔ اس نے اسے حرم کے کنارے باندھ دیا۔ اور شکار اپنی رسی سمیت چل کر حرم کے اندر داخل ہو گیا۔ اس شخص نے اسے رسی سمیت حرم سے باہر کھینچ لیا۔ جبکہ وہ شخص حل میں تھا تو؟ فرمایا: مردار کی طرح اس پر اس کا گوشت اور اس کی قیمت حرام ہے۔
(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۶

جو شخص حرم کے اندر کبوتروں، ان کے بچوں اور انڈوں پر دروازہ بند کر دے یا وہ احرام کی حالت میں ہو تو اگر وہ تلف ہو جائیں تو اس پر کفارہ لازم ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے حرم کے کبوتروں میں سے کسی کبوتر پر دروازہ بند کر دیا جس سے وہ مر گیا۔ فرمایا: ایک درہم صدقہ دے (جو کہ اس کی قیمت ہے) یا اس سے دانہ پانی خرید کر حرم کے کبوتروں کو کھلائے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عمر اور سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے پرندہ پر دروازہ بند کر دیا ہو تو؟ فرمایا: اگر تو اس نے احرام باندھنے کے بعد ایسا کیا ہے (اور وہ مر گیا) تو اس پر ایک بکری واجب ہے اور اگر اس نے احرام سے پہلے ایسا کیا ہے تو پھر اس پر اس کی قیمت کی ادائیگی لازم ہے۔ (جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے)۔
(التہذیب، الفقیہ)

۳۔ زیاد واسطی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کچھ لوگوں نے حرم کے کبوتروں پر دروازہ بند کر دیا (جس سے وہ مر گئے) فرمایا: ان پر ہر پرندہ کی قیمت یعنی ایک درہم کے حساب سے واجب ہے۔ جس سے وہ حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ خریدیں گے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۲ میں) ذکر کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۷

جب کوئی محرم کسی محل یا محرم کو شکار کی طرف راہنمائی کرے یا اس کی جانب اشارہ کرے اور وہ مارا جائے تو اس پر فدیہ لازم ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تو احرام کی حالت میں ہو تو کسی قسم کے شکار کرنے کو حلال نہ سمجھ۔ اور نہ حرم کے شکار کو جائز سمجھ۔ اگرچہ تو محل ہی ہو۔ اور نہ ہی (احرام کی حالت میں) کسی محل یا محرم کو اس کی طرف راہنمائی کرتا کہ وہ اس کا شکار کرے۔ اور نہ اس کی جانب اشارہ کرتا کہ وہ تیری وجہ سے حلال نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ جو عمداً ایسا کرے گا اس پر فدیہ واجب ہوگا۔ (الفروع)

۲۔ منصور بن حازم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم شکار کی طرف راہنمائی نہ کرے اور اگر اس نے ایسا کیا اور پھر وہ شکار مارا گیا تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳ میں اور قبل ازاں باب ۱ از تروک احرام میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۸

جب احرام والے دو شخص یا ایک پوری جماعت اگرچہ مردوں یا عورتوں کی مشترکہ ہو۔ عمداً کسی شکار کے مارنے یا اس کے کھانے میں شریک ہوں تو سب پر کامل فدیہ واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب محرمین کی ایک پوری جماعت کوئی شکار کرنے یا اس کا گوشت کھانے میں باہم شریک ہو تو ہر ایک پر اس کی پوری قیمت واجب ہوگی۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ جناب علی بن جعفرؑ نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ ایک گروہ احرام کی حالت میں تھا اس نے ایک (شکار شدہ) ہرن خرید کر کھایا۔ تو ان پر کیا ہے؟ فرمایا: ان میں سے ہر ہر آدمی پر علیحدہ شکار کرنے کا کامل فدیہ (اس کی قیمت) واجب ہے۔ (التہذیب، قرب الاسناد)

۳۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک گروہ نے احرام باندھا ہوا

تھا۔ کہ انہوں نے ایک شکار خریدا اور پھر سب نے مل کر کھایا۔ ان کی ایک رفیقۂ سفر نے کہا: مجھے بھی ایک درہم کا (گوشت) دے دو۔ تو انہوں نے اسے بھی دیا تو: فرمایا: ان میں سے ہر ایک انسان پر ایک بکری واجب ہے۔
(التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ دو شخص محرم تھے اور ان دونوں نے مل کر شکار کیا۔ آیا (ایک) کفارہ دونوں پر مشترکہ طور پر واجب ہوگا یا دونوں پر الگ الگ مستقل کفارہ لازم ہوگا؟ فرمایا: ہر ایک پر علیحدہ واجب ہوگا! میں نے عرض کیا کہ مجھ سے بعض اصحاب نے یہ مسئلہ پوچھا تھا مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان پر کیا ہے؟ فرمایا: تمہیں جب اس قسم کی صورت حال پیش ہو تو تم پر احتیاط لازم ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں (امام علیہ السلام) سے سوال کرو۔ اور معلوم کرو۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ یوسف طاطری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ احرام والی ایک جماعت نے شکار کا گوشت کھایا ہو تو؟ فرمایا: ان سب پر (یعنی ہر ایک پر) ایک بکری واجب ہے۔ اور جس نے اس (شکار) کو ذبح کیا ہے اس پر بھی ایک بکری واجب ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (بعض سابقہ ابواب میں جیسے ۹ و ۱۰ و ۱۴) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۹ و ۳۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

جب محرمین کی ایک جماعت آگ روشن کرے۔ مگر اس سے شکار کرنے کا ارادہ نہ ہو اور اتفاقاً اس میں گر کر کوئی پرندہ مر جائے تو سب پر صرف ایک بکری واجب ہوگی۔ اور اگر شکار کرنے کے قصد سے ایسا کریں تو پھر ان میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری کا خون بہانا لازم ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ولاّد حناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم چھ آدمی (سفر حج پر) مکہ روانہ ہوئے اور ہم نے بعض منازل پر گوشت بھوننے کے لئے بہت سی آگ روشن کی۔ اتفاقاً ایک کبوتر یا اس جیسا پرندہ اڑتے ہوئے وہاں سے گزرا تو اس کے پر جل گئے اور پھر وہ آگ میں گر کر مر گیا! جس کی وجہ سے ہمیں سخت صدمہ پہنچا۔ چنانچہ مکہ پہنچ کر جب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا اور مسئلہ پوچھا: امام علیہ السلام نے فرمایا: تم سب پر مشترکہ طور پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ کیونکہ

تم نے عمداً ایسا نہیں کیا۔ اور اگر تم عمداً اس ارادہ سے آگ بھڑکائی ہوتی کہ اس میں شکار گر کر مرے تو پھر تم میں سے ہر ایک پر بکری کا خون بہانا واجب ہوتا۔ ابو ولاّد کہتے ہیں: ہم نے یہ کاروائی حدود حرم میں داخل ہونے سے پہلے کی تھی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو فی الجملہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۲۰

جب دو محرم شکار کو تیر ماریں اور ان میں سے ایک کا تیر لگے تو ان میں سے ہر ایک پر فدیہ واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ضریس بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ دو محرم شخصوں نے شکار کو تیر مارے ان میں سے صرف ایک کا تیر نشانہ پر لگا۔ آیا دونوں پر ایک فدیہ ہے یا دونوں پر الگ الگ ہے؟ فرمایا: ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ فدیہ واجب ہے۔

(التہذیب، کذا عن ادریس بن عبداللہ عن الصادق علیہ السلام)

باب ۲۱

جب کوئی محل اور محرم شکار کے مارنے میں باہم شریک ہوں تو محرم پر پورا فدیہ اور محل پر اس کا نصف واجب ہوگا۔ بشرطیکہ حرم کے اندر ایسا کریں۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن ابو زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر محرم اور محل مل کر کوئی شکار ماریں تو محرم پر پورا فدیہ اور محل پر اس کا نصف واجب ہوگا۔ اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب محل حرم کے حدود کے اندر شکار کرے۔ لیکن اگر حل میں کرے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (محل کے حکم باب ۱۰ میں اور محرم کے حکم پر باب ۱۸ میں) دلالت کرنے والی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۲

اگر حرم کے کبوتروں کا شکار کیا جائے تو ان کے فدیہ کی قیمت سے ان کبوتروں کیلئے دانہ خریدنا یا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر حرم کے کبوتروں کے علاوہ کوئی شکار کیا جائے تو اس کی قیمت کا صدقہ دینا واجب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص حرم کے کبوتروں میں سے کسی پرندہ پر دروازہ بند کر دے جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو ایک درہم کا صدقہ دے یا اس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ وغیرہ خرید کر انہیں کھلائے۔(الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود صفوان بن یحیٰی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص محل ہو مگر حرم کے اندر شکار کرے اس پر اس کی قیمت جو کہ ایک درہم ہے واجب ہے۔ جس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ خریدے۔(الفروع)

۳۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک شخص نے دو پرندوں کا شکار کیا۔ ایک کا حرم کے اندر اور دوسرے کا حرم سے باہر تو؟ فرمایا: جسے حرم میں شکار کیا ہے اس کی قیمت سے گندم خرید کر حرم کے کبوتروں کو کھلائے۔ اور دوسرے کی قیمت صدقہ کر دے۔(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں) بیان ہو چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۳

جب کوئی شتر مرغ کے ایسے انڈے توڑے جن میں ہنوز بچوں نے حرکت نہ کی ہو تو اس پر واجب ہے کہ ان انڈوں کی تعداد کے برابر مادہ اونٹنیوں سے نر اونٹ جفت کرے اور وہ جو بچے جنیں کعبۃ اللہ کے پاس ان کی قربانی کرے۔ اور اگر ایسا کرنے سے عاجز ہو تو پھر ہر انڈے کے عوض ایک بکری دے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو پھر دس مسکینوں کو ہر ایک کو ایک مدّ کے حساب کھانا کھلائے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو پھر تین روزے رکھے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص احرام کی حالت میں شتر مرغ کے انڈے توڑے تو اس پر واجب ہے انڈوں کی تعداد کے برابر اونٹنیوں میں سانڈ چھوڑے تو جس طرح انڈے بعض اوقات سارے خراب ہو جاتے ہیں، بعض اوقات سب سلامت رہتے ہیں

اور بعض اوقات بعض خراب اور بعض سالم رہتے ہیں (یہی کیفیت حمل کی ہوتی ہے) پس جس قدر اونٹنیاں بچے جنیں ان کی کعبۃ اللہ کے پاس قربانی دی جائے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ بروایت ابوالصباح کنانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی مروی ہے، فرمایا کہ اس قسم کے واقعہ میں حضرت امیر علیہ السلام نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو انڈے تمہارے اونٹ یا گھوڑے گدھے کی پاؤں کی ٹھوکر سے ٹوٹ جائیں ان کا کفارہ بھی تم پر لازم ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں شتر مرغ کا انڈا (توڑنے) کا کفارہ ایک بکری ہے اگر وہ نہ مل سکے تو تین روزے اور اگر یہ بھی نہ رکھ سکے تو پھر دس آدمیوں کو کھانا کھلائے۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے پوچھا: یا امیر المومنین! میں احرام باندھ کر روانہ ہوا اور اونٹنی نے شتر مرغ کے انڈوں کو روند کر توڑ ڈالا۔ آیا مجھ پر کچھ کفارہ ہے؟ فرمایا: میرے بیٹے حسنؑ سے اس سوال کا جواب پوچھ؟ جناب امیر علیہ السلام اس قدر فاصلہ پر تھے کہ شہزادہؑ ان کا کلام سن سکتے تھے۔ چنانچہ اس شخص نے جا کر شہزادہؑ سے سوال کیا۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: تجھ پر واجب ہے کہ انڈوں کی تعداد کے مطابق اونٹنیوں میں سانڈ چھوڑ اور اس کے نتیجہ میں جو کچھ پیدا ہو بیت اللہ کے پاس اس کی قربانی کر۔ اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا! تم نے یہ فیصلہ کس طرح کیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بعض اوقات اونٹنیوں کے حمل گر بھی جاتے ہیں۔ اس پر شہزادہ نے عرض کیا: بابا جان! بعض انڈے بھی تو خراب ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے تبسم فرمایا اور کہا: ہاں بیٹا! تم ٹھیک کہتے ہو۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾۔ (التہذیب، المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۲۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

جب کوئی محرم شتر مرغ کے وہ انڈے توڑے جن میں بچے حرکت کر رہے ہوں تو اس ہر انڈا کے عوض ایک جوان اونٹ کفارہ میں واجب ہے۔ اور جو قطا نامی پرندہ (تیتر) کا ایسا انڈا توڑے اس پر جوان بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک (محرم) شخص نے شتر مرغ کے ایسے انڈے توڑے جن میں بچے حرکت کر رہے تھے۔ تو؟ فرمایا: ہر ایسے انڈے کے توڑنے کے عوض جس میں بچہ حرکت کر رہا تھا۔ ایک اونٹ نحر کرے۔ (التہذیب، بحارالانوار، قرب الاسناد، الاستبصار)

۲۔ سلیمان بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص (محرم) نے 'قطا' نامی پرندہ کے انڈے روندے اور انہیں توڑ ڈالا۔ فرمایا: جو شخص انڈا توڑے اس پر جوان بکری واجب ہے۔ (التہذیبین)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب کوئی محرم قطا نامی پرندہ کا انڈا توڑے تو اس پر جوان بکری واجب ہے۔ جس طرح کہ شتر مرغ کا انڈا توڑنے پر جوان اونٹ واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخؒ نے اس کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب انڈے میں بچہ حرکت کرتا ہو۔

۴۔ ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محل شخص نے محرم کے لئے شتر مرغ کے انڈے خریدے اور محرم نے کھائے تو؟ فرمایا: خریدنے والے پر بھی فدیہ ہے اور محرم پر بھی! عرض کیا: دونوں پر کس قدر ہے؟ فرمایا: محل پر تو انڈے کی قیمت ہے یعنی ہر انڈے کے عوض ایک درہم اور محرم پر ہر انڈے کے عوض ایک بکری ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن عبداللہ اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر شتر مرغ کے انڈے حرم کے اندر کھائے گئے ہوں تو؟ فرمایا: ان کی قیمت کا صدقہ دے دو۔ (الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب کھانے والا محل ہو۔ (ورنہ اگر محرم کھائے تو اس پر ایک بکری واجب ہے)۔

باب ۲۵

جو محرم قطا نامی پرندہ (تیتر) کے ایسے انڈے توڑے جن کے اندر ہنوز بچوں نے حرکت نہیں کی تھی تو اس پر واجب ہے کہ انڈوں کی تعداد کے مطابق بکریوں میں سانڈ چھوڑے اور جس قدر بچے پیدا ہوں ان کو کعبۃ اللہ کے پاس قربان کرے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام

۔ جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے قطا نامی پرندہ کے انڈے روند کر توڑ ڈالے تو؟ انڈوں کی تعداد کے مطابق اسی طرح بکریوں میں سانڈ چھوڑے جس طرح شتر مرغ کے انڈے توڑنے کی وجہ سے اونٹنیوں میں سانڈا چھوڑا جاتا ہے (اور پھر اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کی کعبۃ اللہ کے پاس قربانی دے)۔

(التہذیب، الاستبصار، کذا فی الفروع)

۲۔ ابن رباط بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر (کوئی محرم) قطا کے انڈے توڑے تو؟ فرمایا: بکریوں کے ساتھ وہی کچھ کیا جائے جو کچھ شتر مرغ کے انڈوں کے سلسلہ میں اونٹنیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (ایضاً)

باب ۲۶

جو شخص حرم کے کبوتروں کے انڈے توڑے اگرچہ جہالت کی وجہ سے ہی ایسا کرے تو اگر ان کے اندر ہنوز بچے حرکت نہ کریں تو اس پر ان کی قیمت واجب ہے۔ ورنہ اگر ان کے اندر بچے حرکت کریں تو پھر ہر انڈا کے عوض ایک بکری یا اس کا ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اگر حل کے اندر ایسا کرے تو اس پر اس کی قیمت واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کبوتروں کے انڈے توڑے جبکہ ان کے اندر بچے حرکت کر رہے تھے تو؟ فرمایا: اس پر واجب ہے کہ اگر محرم تھا تو اپنے ہر انڈے کے عوض ایک بکری صدقہ دے اور ان کا گوشت صدقہ کرے۔ اور اگر ہنوز ان میں بچے حرکت نہیں کرتے تھے تو چاندی کی شکل میں ان کی قیمت کا صدقہ دے یعنی اس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ خرید کرے۔ (التہذیب، الاستبصار، بحار الانوار، قرب الاسناد)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام نے کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے ٹوکرے کو حرکت دی جس میں انڈے پڑے تھے اور حرم کے اندر دو انڈے توڑ دیئے! میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس بارے میں استفسار کیا؟ فرمایا: بکری کے دو بچے یا پیٹ کے دو بچے دیئے جائیں! (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب انڈوں میں بچے حرکت کرتے ہوں۔ (ورنہ صرف انڈوں کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے)۔

۳۔ یزید بن خلیفہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر میں کھجور کے پتوں کی ایک ٹوکری پڑی تھی جس میں حرم کے کبوتروں کے

انڈے موجود تھے۔ میرے غلام نے جا کر اس ٹوکری کو اوندھا کر دیا۔ جبکہ اسے کوئی علم نہ تھا کہ اس میں انڈے ہیں۔ پس (دو) انڈے ٹوٹ گئے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا؟ فرمایا: اس پر دو انڈوں کی قیمت فرض ہے۔ جس سے وہ حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ پانی خریدے۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۷

جب کوئی محرم شکار کو تیر مارے اور پھر اسے ٹھیک ٹھاک دیکھے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اسے تیر لگے مگر وہ چلا جائے اور اسے اس کے انجام کا پتہ نہ چل سکے تو اس پر پورا فدیہ واجب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مُحرم شخص نے شکار (ہرن وغیرہ) کو تیر مارا اور اس سے اس کا ہاتھ یا ٹانگ توڑ دی۔ مگر وہ (شکار مرا نہیں بلکہ) بھاگ گیا۔ اب اسے پتہ نہیں کہ اس کا انجام کیا ہوا؟ فرمایا: اس پر پورا فدیہ واجب ہے۔ کیونکہ یہ نہیں جانتا کہ شکار کا کیا بنا؟ (شاید وہ ہلاک ہو گیا ہو؟)۔ (التہذیب، قرب الاسناد)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے شکار (ہرن وغیرہ) کو تیر مارا جو اس کے ہاتھ پر لگا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا تو؟ فرمایا: اگر تو ہرن اس کے باوجود چلا گیا اور چرنے لگا (یعنی اس کا لنگڑا پن ٹھیک ہو گیا) تو اس پر کچھ نہیں۔ (اور اگر لنگڑا پن دور نہ ہوا تو اس کی قیمت کا ۱/۴ حصہ واجب ہے۔ الفروع)۔ اور اگر شکار تیر کھا کر چلا تو گیا مگر وہ ٹانگ اٹھائے ہوئے تھا۔ اب اسے نہیں معلوم کہ اس کا کیا بنا؟ تو اس پر کامل فدیہ واجب ہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم شاید وہ ہلاک ہو گیا ہو۔

(التہذیب، الاستبصار، الفروع، علل الشرائع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو محرم کسی شکار کو تیر مار کر زخمی کر دے اور پھر اسے چھوڑ دے اس کے بارے میں حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: اس پر اس کا فدیہ واجب ہے۔ (الفروع)

۴۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے ہرن کا سینگ توڑ دیا۔ تو؟ فرمایا: اس پر فدیہ واجب ہے۔ عرض کیا: اگر اس کا ہاتھ توڑ دے تو؟ فرمایا: اگر اس کا ہاتھ توڑ دے جس سے وہ چرنا چھوڑ دے تو اس پر بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ (ایضاً)

باب ۲۸

شکار کے مختلف اعضاء کے توڑنے سے کیا کفارہ لازم آتا ہے؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک (محرم) شخص نے شکار (ہرن وغیرہ) کو تیر مارا جس سے اس کا ہاتھ یا ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور اس نے اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ (اور اسے دیکھا کہ) وہ چر رہا تھا تو؟ فرمایا: اس پر اس کی قیمت کا چوتھا حصہ واجب ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

۲۔ ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے ہرن کا ایک سینگ حل میں توڑ دیا؟ فرمایا: اس پر اس کی قیمت کا چوتھا حصہ واجب ہے۔ عرض کیا کہ اگر وہ اس کے دونوں سینگ توڑ دے تو؟ فرمایا: پھر اس پر اس کی قیمت کا نصف واجب ہے۔ عرض کیا: اگر وہ اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دے تو؟ فرمایا: اس پر اس کی پوری قیمت واجب ہے۔ عرض کیا: اگر اس کا ایک ہاتھ توڑ دے تو؟ فرمایا: اس پر اس کی آدھی قیمت واجب ہے! عرض کیا: اور اگر اسے قتل کر دے تو؟ فرمایا: اس کی پوری قیمت اس پر واجب ہے۔ عرض کیا: اگر وہ حل میں ایسا کرے تو؟ فرمایا: کوئی خون بہا دے؟ اور اگر احرام کی حالت میں حرم کے اندر ایسا کرے تو پھر اس پر اس کی پوری قیمت واجب ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے ہرن کا ایک سینگ توڑ دیا تو؟ فرمایا: اس پر فدیہ (قیمت کا ۴/۱ حصہ) واجب ہے۔ عرض کیا: اور اگر اس کا ایک ہاتھ اس طرح توڑ دے کہ وہ گھاس نہ چرے تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ (الفروع)

باب ۲۹

جب کوئی شکار حرم کی طرف جا رہا ہو تو اس کو تیر مارنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ مارنے والا محل ہو۔ پس اگر وہ اسے تیر مارے اور وہ بمشکل چل کر حرم کے اندر داخل ہو جائے اور وہ وہاں اسے ذبح کرے تو اس کا گوشت حرام ہوگا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے روایت کرتے ہیں فرمایا: یہ بات مکروہ سمجھی جاتی تھی کہ کوئی شخص حرم کے ارادہ سے جاتے ہوئے شکار کو تیر مارے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ مسمع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے حل میں شکار کو تیر مارا اور پھر وہ بمشکل چل کر حرم کے اندر داخل ہوا۔ فرمایا: مردار کی طرح اس کا گوشت حرام ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (باب ۳۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۰

جو شخص اس شکار کو تیر مارے جو حرم کی طرف جا رہا ہے اور اسے قتل کر دے تو اس پر فدیہ لازم ہے اور جو شخص حل میں شکار کو تیر مارے اور وہ بمشکل چل کر حرم میں داخل ہو جائے تو اس پر فدیہ لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن عقبہ سے اور وہ اپنے باپ عقبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے حج ادا کیا اور (واپس گھر جاتے ہوئے) جب حرم کی حدود سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ حرم کے قریب شکار موجود ہے جو حرم کی طرف جا رہا ہے اس نے اسے تیر مار کر قتل کر دیا تو؟ فرمایا: اس پر اس کی مانند فدیہ واجب ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ عبدالرحمن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ شکار حرم کی طرف جا رہا تھا کہ ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور تیر اسے لگا اور وہ تیر سمیت گھسٹتا ہوا حرم میں داخل ہو گیا۔ اور وہاں پہنچ کر مر گیا تو؟ فرمایا: اس پر کچھ (فدیہ وغیرہ) نہیں ہے۔ (پھر) فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے حرم کے قریب حل میں جال لگایا۔ اور اس میں شکار پھنس گیا۔ اور وہ جب پھڑکا تو حرم کے اندر داخل ہو گیا۔ اور وہاں مر گیا۔ (تو اس پر کچھ نہیں ہے)۔ عرض کیا کہ یہ لوگوں کے نزدیک قیاس ہے؟ فرمایا: نہیں یہ قیاس نہیں ہے۔ بلکہ میں نے محض ایک چیز کی دوسری سے تشبیہ دی ہے۔ تا کہ بات تمہاری سمجھ میں آ جائے۔
(التہذیب، الاستبصار، کذا فی الفقیہ، علل الشرائع والفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو بھولے ہوئے یا جاہل پر محمول کیا ہے کہ اس پر کوئی عذاب وعقاب نہیں ہے۔ اگرچہ اس پر فدیہ لازم ہوگا یا پھر مطلب یہ ہے کہ تیر مارنے والا حرم کی طرف جا رہا تھا۔ نہ کہ شکار۔ پس اس طرح منافات ختم ہو جائے گی۔ نیز اس کے بعد (باب ۳۲ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۱

محرم خواہ عمداً شکار کرے یا خطاءً (علماً کرے) یا جہلاً اس پر کفارہ بہر حال لازم ہے۔اسی طرح جو شخص ایک شکار کو تیر مارے مگر وہ دو کو لگے (تو اس پر دو کفارے ہیں)۔شکار کے علاوہ جاہل پر کفارہ لاگو نہیں ہوتا۔اور شکار کے دوسرے چند احکام؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کا گوشت نہ کھاؤ۔اگر چہ کسی محل نے ہی کیا ہو! اور جو کام بھی جہالت کی وجہ سے کرو اس کا تم پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔سوائے شکار کے! کیونکہ اس کا فدیہ بہر حال تم پر لازم ہے۔علماً کرو اور خواہ جہلاً کرو۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ ابن ابونصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم جہالت کی وجہ سے شکار کرے تو؟ فرمایا: اس پر کفارہ لازم ہے؟ عرض کیا: اور اگر خطاءً کرے تو؟ فرمایا: تمہارے ہاں خطا کا مفہوم کیا ہے؟ عرض کیا: جیسے اس کھجور کو تیر مارے مگر لگ دوسری کو جائے! فرمایا: یہ خطاء ہے مگر یہاں بھی کفارہ ہے۔عرض کیا: اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں کسی پرندہ کو عمداً پکڑ کر ذبح کر ڈالے تو؟ فرمایا: اس پر بھی کفارہ ہے۔میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں کیا آپؑ نے ہی نہیں فرمایا تھا کہ خطا، جہالت اور عمد ایک جیسے نہیں ہیں؟ تو ان سب کا حکم ایک ہے تو پھر عمداً ایسا کرنے والے کو جاہل اور خاطی پر کیا بڑھوتری ہوگی؟ فرمایا: (صرف گنہگار ہونے میں کہ) اس نے گناہ کیا ہے اور اپنے دین کے ساتھ کھیلا ہے۔(بخلاف جاہل اور خاطی کے کہ وہ گنہگار نہیں ہیں)۔(ایضاً، کذا فی قرب الاسناد)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (جب تو احرام کی حالت میں ہو تو) کوئی شکار نہ کھا اگر چہ کسی محل نے ہی کیا ہو۔اور شکار کے سوا جو کام بھی تم جہالت کی وجہ سے کرو۔اس کا تم پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔کیونکہ (شکار میں بہر حال) خدا نے تم پر فدیہ لازم قرار دیا ہے۔اگر تم محل ہو مگر حرم کے اندر شکار کرو۔تو تم پر ایک قیمت (بطور کفارہ) واجب ہے۔اور اگر تم محرم ہو اور شکار حل کے اندر کرو تو تب بھی تم پر صرف ایک قیمت لازم ہے۔اور اگر تم محرم ہو اور شکار بھی حرم کے اندر کرو۔تو تم پر دوگنی قیمت لازم ہے اور جو بھی کوئی جماعت کسی شکار کے کرنے اور اس کے کھانے میں باہم شریک ہو تو ان میں سے ہر ایک شخص پر (کامل) قیمت واجب ہوگی۔اور اگر اس کے شکار کرنے میں سب جمع ہوں تو تب بھی یہی حکم

ہے۔(کہ سب پر الگ الگ کفارہ واجب ہے)۔(التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم ایک شکار کو تیر مارے مگر وہ (اتفاقاً) دو کو لگ جائے تو اس پر دو کفارے واجب ہیں جو ان کے فدیہ ہیں۔(الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ از اقسام حج، باب ۱۸ از مواقیت، باب ۱۰ از تروک الاحرام، باب ۹۰، اور یہاں باب ۳ و ۲۳ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۲

حرم کے باہر ایک برید تک شکار کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس پر کفارہ لازم ہے۔ اور اگر اسے زخمی کرے یا اس کی آنکھیں پھوڑے یا اس کا کوئی دانت توڑے تو کچھ صدقہ دے دے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم محل ہو اور حل کے اندر ہی موجود ہو۔ اور تم حرم کے باہر ایک برید تک شکار کرو۔ تو تم پر اس کا فدیہ لازم ہے۔ اور اگر تم صرف اس کی آنکھیں پھوڑ دو یا اس کا ایک سینگ توڑ دو (یا اسے زخمی کرو) تو تم پر لازم ہے کہ تم کچھ صدقہ دو۔(التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۰ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۳

جو شخص حرم کے اندر موجود ہو اگرچہ محل ہی ہو اور حل کے اندر موجود شکار کو تیر مارے جس سے وہ مر جائے تو اس پر فدیہ واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو محل تھا اور حرم کے اندر موجود تھا۔ اس نے حرم سے باہر موجود شکار کو تیر مارا اور اسے مار دیا؟ فرمایا: اس پر فدیہ واجب ہے۔ کیونکہ شکار پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے۔ وہ حرم کی طرف سے آئی ہے۔(التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۹ و ۳۱ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۴

جو شخص احرام باندھے جبکہ اس کے گھر میں کوئی شکار ہو تو وہ اس کی ملکیت سے خارج نہیں ہوگا۔ ہاں البتہ اگر وہ اس کے ہمراہ ہوگا تو (احرام کے وقت) اس کی ملکیت سے نکل جائے گا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل (بن دراج) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کوئی وحشی جانور (شکار) یا کوئی پرندہ اس کے مکان میں موجود ہوتا ہے اور وہ احرام باندھتا ہے تو؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، کذا فی الفقیہ)

۲۔ ابو الربیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص (حج کے ارادہ سے) مکہ روانہ ہوا۔ جبکہ اس کے مکان میں اڑنے والے کبوتر اور کئی شکاری پرندے موجود ہیں تو؟ فرمایا: اس کے گھر والوں کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ وہ شخص کس وقت احرام باندھے گا؟ لہٰذا اس اثناء میں ان پرندوں کے دوپٹے آزاد نہ ہوں، انہیں نہ ڈرائیں اور قربانی والے دن تک ان کو برابر کھلائیں پلائیں۔ یہاں تک کہ وہ شخص محل ہو جائے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ استحباب پر محمول ہے۔

۳۔ ابو سعید مکاری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کے ہمراہ کوئی شکار موجود ہو۔ تو اس وقت تک احرام نہ باندھے۔ جب تک اسے اپنی ملکیت سے نکال نہ دے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳۶ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۵

جب کسی محرم کے پاس کسی ایسے شکار کا گوشت موجود ہو جسے کسی محل نے کیا تھا تو اس کے لئے اس کا رکھنا اور حرم کے اندر لے جانا اور محل ہونے کے بعد کھانا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام علی نقی علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کے زادِ سفر میں شکاری جانوروں کا گوشت موجود ہے۔ (جو محل نے کیا) تو یہ جائز ہے کہ احرام باندھ کر بھی یہ گوشت اس کے پاس رہے۔ مگر وہ اسے کھائے نہیں۔ اور جب محل ہو جائے تب کھائے؟ فرمایا: ہاں ایسا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خود اس نے (احرام کی حالت میں) یہ شکار نہ کیا ہو۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ از تروک احرام میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۶

جو شخص کسی شکار کو ہمراہ لے کر حرم کے اندر داخل ہو اس پر شکار کا آزاد کرنا واجب ہے اور روکنا حرام ہے۔ اور اگر اسے روکے رکھے یہاں تک کہ وہ مر جائے تو اس پر اس کا فدیہ واجب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر ایک اہلی پرندہ حرم کے اندر داخل ہو گیا ہو تو؟ فرمایا: اسے نہ چھوا جائے۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (جو اس میں داخل ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے)۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود بکیر بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ہرن کا شکار کیا۔ اور پھر اسے حرم کے اندر لے گیا۔ اور وہاں پہنچ کر ہرن مر گیا تو؟ فرمایا: اگر تو اس نے حرم کے اندر داخل ہوتے وقت اسے آزاد کر دیا تھا تو فبہا ورنہ اگر اس نے اسے روکے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۲ و ۳۴ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۷

محرم پر ٹڈی حرام ہے۔ اسی طرح خشکی اور تری کا ہر شکار حرام ہے۔ اور اس سے فدیہ لازم آتا ہے۔ چنانچہ ہر ٹڈی کے عوض کھجور کا ایک دانہ یا طعام کی ایک کف واجب ہے۔ اور اگر ٹڈیاں بہت ہوں تو پھر ایک بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم کے لئے ٹڈی کا کھانا اور اس کا مارنا جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک ٹڈی کو مارے؟ فرمایا: کھجور کا ایک دانہ ایک ٹڈی سے بہتر ہے۔ (پھر فرمایا) یہ دراصل سمندری جانور ہے۔ اور ہر وہ چیز جس کی اصل سمندر سے ہو۔ اور وہ خشکی یا تری میں ہو تو محرم کے لئے اس کا مارنا جائز نہیں ہے۔ اور جو اسے عمداً مارے اس پر فدیہ واجب ہے۔ جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے۔ (التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم نے بہت سی ٹڈیوں کو

مار ڈالا تو؟ فرمایا: مٹھی بھر طعام دے دے! اور اگر بہت زیادہ ہوں تو پھر ایک بکری دے۔ (التہذیب والاستبصار)

۳۔ عروہ حناط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے ٹڈی کا شکار کر کے اسے کھایا۔ فرمایا: اس پر (بکری وغیرہ کا) خون واجب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس اسم جنس سے بہت سی ٹڈیاں مراد ہیں۔

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی محرم کوئی ٹڈی مارے تو؟ فرمایا: مٹھی بھر طعام۔ اور اگر بہت سی ہوں تو پھر اس پر ایک بکری واجب ہے۔ (الفروع)

۵۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جو چھوٹی سی ٹڈی تم روندو۔ یا جسے تمہارا اونٹ روند ڈالے تم پر اس کا فدیہ لازم ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷ از تروک احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۸ میں) آئیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۳۸

جب محرم کے لئے ٹڈیوں سے بچنا ممکن نہ ہو اور ان کو مار ڈالے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ ہاں البتہ حتی الامکان بچنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم پر لازم ہے کہ اگر اس کے راستہ پر ٹڈیاں ہوں تو ان سے کنارہ کشی کرے اور اگر بچنے کا کوئی چارۂ کار نہ ہو اور وہ انہیں مار ڈالے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، کذا فی الفروع)

۲۔ معاویہ (بن عمار) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگوں نے احرام باندھا ہوا ہے۔ مگر ان کے راستہ پر برابر ٹڈیاں موجود ہیں تو وہ کیا کریں؟ فرمایا: جس قدر ہو سکے راستہ سے کنارہ کشی کریں۔ عرض کیا: اور اگر مجبوراً کچھ ٹڈیاں مار ڈالیں تو؟ فرمایا: اس صورت میں ان پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷ از تروک احرام میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۹

جو شخص حرم کے اندر کسی شیر کو مار ڈالے۔ بغیر اس کے کہ اس نے اس پر حملہ کیا ہو۔ اس پر ایک مینڈھا واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوسعید مکاری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے حرم کے اندر شیر کو مار ڈالا تو؟ فرمایا: اس پر ایک مینڈھا کا ذبح کرنا واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب شیر نے اس پر حملہ نہ کیا ہو۔ (ورنہ کچھ واجب نہیں ہے)۔

باب ۴۰

مرغی وغیرہ جیسے جانور جو فضا میں نہیں اڑتے وہ محرم کے لئے مباح ہیں۔ اگرچہ حرم کے اندر ہوں۔ اور ان کا حرم سے باہر نکالنا بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حبشی مرغی کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: وہ شکار میں سے نہیں ہے۔ پرندہ سے مراد وہ ہے جو زمین اور آسمان کے درمیان اڑے اور اپنے بازوؤں کو پھیلائے۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سندھی مرغی کے بارے میں سوال کیا گیا۔ کہ آیا اسے حرم سے باہر لے جایا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ وہ اڑ نہیں سکتی۔ (الفقیہ، الفروع، السرائر)

۳۔ حسن صیقل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مکہ کی مرغی اور اس کے پرندوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جو بازوؤں کو پھیلا کر نہ اڑے اسے کھا سکتے ہو۔ اور جو اس طرح پرواز کرے اس کو چھوڑ دو۔ (الفقیہ)

۴۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر وہ پرندہ جو بازوؤں کو پھیلا کر نہ اڑ سکے وہ بمنزلہ مرغی کے ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۴۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۱

چیتے وغیرہ درندوں اور ہر اس پرندہ کا جو بازو پھیلا کر اڑ نہیں سکتا۔ اس کا حرم سے باہر نکالنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے چیتا حرم کے اندر داخل کیا۔ آیا وہ اسے حرم سے نکال سکتا ہے؟ فرمایا: وہ درندہ ہے۔ اور جس درندہ کو بھی تم قید کر کے حرم کے اندر داخل کرو تمہارے لئے اس کا نکالنا جائز ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مسجد کے دروازہ پر چیتے بیچے جاتے ہیں۔ آیا ان کا خریدنا اور ان کو (حرم سے) باہر لے جانا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو پرندے پر پھیلا کر اڑ سکتے ہیں تم ان کو (حرم سے) باہر نہیں نکال سکتے۔ اور جو بازو پھیلا کر نہیں اڑ سکتے تم ان کو باہر نکال سکتے ہو۔ (ایضاً)

۴۔ عمران حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کون سے پرندے مکروہ ہیں؟ فرمایا: جو بازوؤں کو پھیلا کر تمہارے سر کے اوپر پرواز کریں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اسکے بعد (آئندہ ابواب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۲

جو درندہ (پرندہ) حرم کے کبوتروں کو اذیت پہنچائے اس کا مارنا جائز ہے۔ اگرچہ حرم کے اندر ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک درندہ (پرندہ) خانہ کعبہ کی چھت پر بیٹھا ہے اور حرم کے کبوتروں میں سے جو کبوتر وہاں سے گزرتا ہے وہ اسے مار گراتا ہے تو؟ فرمایا: اسے پھندے میں پھنساؤ۔ اور اسے مار ڈالو کیونکہ اس نے حرم کی بے حرمتی کی ہے۔ (الفقیہ، علل الشرائع، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۶ از مقدمات طواف میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

جب کوئی محرم (جان بچانے کی خاطر) شکار یا مردار کی طرف مضطر ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ شکار کو اختیار کرے اور فدیہ دے اور اگر اس وقت قدرت نہ ہو تو جب قدرت ہو تب دے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم (جان بچانے کے لئے) مجبور ہو جاتا ہے۔ اب مردار بھی دستیاب ہے اور شکار بھی۔ کسے کھائے؟ فرمایا: شکار کھائے! کیا اسے اختیار نہیں ہے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: پس اس پر فدیہ لازم ہے۔ (شکار) کھائے اور فدیہ دے۔ (الفروع، التہذیب والاستبصار)

۲۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو (محرم) شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے مگر شکار بھی موجود ہو تو؟ فرمایا: وہ شکار کھائے! میں نے عرض کیا کہ خدا نے مردار کو تو اس کے لئے حلال قرار دیا ہے مگر شکار کو تو حلال نہیں ٹھہرایا؟ فرمایا: اگر تم اپنا مال کھاؤ تو تمہیں زیادہ پسند ہے یا مردار؟ عرض کیا: اپنا مال! فرمایا: پس وہ (شکار) تمہارا مال ہے! صرف تم پر فدیہ لازم ہے۔ عرض کیا کہ اگر فدیہ کے لئے مال نہ ہو تو؟ فرمایا: جب اپنے مال کی طرف لوٹ کر جاؤ تو ادا کر دینا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ (مضطر) شکار کو ذبح کرے اور اسے کھائے اور فدیہ دے دے یہ مجھے مردار (کے کھانے سے) زیادہ پسند ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم ہے جو شکار یا مردار کھانے پر مجبور ہے (کسے کھائے؟) امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں ان میں سے کیا کھانا زیادہ پسند ہے؟ میں نے عرض کیا: مردار! کیونکہ شکار تو محرم پر حرام ہے! فرمایا: تمہیں کیا زیادہ پسند ہے۔ اپنا مال کھانا یا مردار؟ عرض کیا: اپنا مال کھانا! فرمایا: پس شکار کھا۔ اور فدیہ دے۔

(التہذیب، الاستبصار)

محاسن میں اس قدر اضافہ ہے کہ منصور نے عرض کیا کہ اگر فدیہ کے لئے مال نہ ہو تو؟ فرمایا: جب گھر لوٹ کر جانا تو تب ادا کر دینا۔ (المحاسن)

۵۔ اسحاق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی محرم شکار یا مردار کھانے پر مجبور ہو جائے تو مردار کھائے۔ جو خدا نے اس کے

لئے حلال قرار دیا ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جس کے پاس شکار کا فدیہ ادا کرنے کی نہ حال حاضر میں قدرت ہو اور نہ ہی بعد میں ادائیگی کا کوئی امکان ہو۔

۶۔ ایسی ہی ایک روایت بروایت عبدالغفار جازی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جس میں مردار کھانے اور شکار کو چھوڑ دینے کا حکم وارد ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے سابقہ صورت پر محمول کیا ہے یعنی جس کے پاس فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو۔ نیز انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اسے تقیہ پر محمول کیا جائے کیونکہ یہ بعض مخالفین کا مذہب ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اس صورت پر محمول ہو کہ جب شکار موجود تو ہو۔ مگر ذبح شدہ نہ ہو۔

(واللہ العالم)

باب ۴۴

جب کوئی محرم حل کے اندر شکار کرے یا شکار کے انڈے کھائے تو اس پر فدیہ لازم ہے اور اگر حرم کے اندر شکار کرے تو اس پر فدیہ اور قیمت دونوں لازم ہیں اور اگر کوئی محل حرم کے اندر شکار کرے تو اس پر قیمت لازم ہے اور اگر مکہ یا کعبہ میں شکار کرے تو اس پر اس کے ساتھ تعزیر بھی لازم ہے اور قمری وغیرہ کا حکم؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم حرم کے کبوتروں میں سے کسی کبوتر کا شکار کرے یہاں تک کہ ہرن تک پہنچ جائے! تو اس پر (فدیہ کا) خون بہانا واجب ہے اور اس کے علاوہ اس کی قیمت کے برابر صدقہ بھی دے۔ اور اگر وہ محل ہو (اور حرم کے اندر) شکار کرے تو اس پر اس کی قیمت کے برابر صدقہ دینا واجب ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم حرم کے اندر کسی کبوتر (وغیرہ) کا شکار کرے تو اس پر (فدیہ کی) ایک بکری واجب ہے اور اس (کبوتر) کی قیمت ایک درہم یا اس کے برابر کوئی چیز بھی بطور صدقہ دینا لازم ہے یا اس سے مکہ کے کبوتروں کو دانہ کھلائے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص جو محرم نہ ہو۔ مگر حرم کے اندر شکار کرے تو اس پر اس کی قیمت واجب ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۳۔ حمران بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان ایک پرندہ کو مار ڈالے تو؟ فرمایا: اس پر فدیہ و قیمت ادا کرنے کے علاوہ تعزیر جاری کرنا بھی ضروری ہے۔ عرض کیا: اور اگر وہ جان بوجھ کر کعبہ کے اندر شکار کرے تو؟ فرمایا: فدیہ اور قیمت کے علاوہ اسے حد سے کم (کوڑے بھی) مارے جائیں گے اور اسے (بطور سزا) لوگوں کے سامنے کھڑا بھی کیا جائے گا تا کہ دوسرے لوگ ایسے کام سے باز آئیں۔ (ایضاً)

۴۔ حارث بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: اگر کوئی محرم آدمی حرم کے اندر حرم کے کبوتروں کے انڈے کھائے تو؟ فرمایا: ہر ہر انڈے کے عوض اس پر (بکری کا) خون بہانا لازم ہے۔ اور انڈے کی قیمت یعنی درہم کا چھٹا یا چوتھا حصہ بھی لازم ہے۔ (یہ اشتباہ راوی سے ہے)۔ پھر فرمایا: فدیہ اس لئے لازم ہے کہ اس نے احرام کی حالت میں انڈے کھائے! اور قیمت اس لئے لازم ہے کہ اس نے حرم کے کبوتروں کے انڈے پکڑے۔ (الفروع)

۵۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم احرام کی حالت میں حرم کے اندر شکار کرو۔ تو تم پر فدیہ دوگنا ہوگا اور اگر تم محل ہو مگر حرم کے اندر شکار کرو۔ تو صرف ایک قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ اور اگر تم محرم ہو مگر شکار حل کے اندر کرو۔ تو پھر صرف ایک فدیہ دینا پڑے گا۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یزید بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس محرم شخص کے بارے میں جس نے ہرنی کو پکڑ کر اس کا دودھ دوہا اور پی لیا فرمایا: اس پر (ایک بکری کا) خون بہانا ہے اور دودھ کی قیمت بھی۔ (التہذیب، الفروع)

۷۔ سلیمان بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص قمری، دبی، بٹیر، چڑی اور بلبل کا (حرم کے اندر) شکار کرے تو؟ فرمایا: اس پر ان کی قیمت واجب ہے۔ اور اگر کوئی محرم یہ جرم کرے تو اس پر دوگنی قیمت لازم ہے۔ اور (فدیہ کا) خون نہیں ہے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک (محرم) شخص کو ذبح شدہ ہرنی ہدیۃً بھیجی گئی اور اس نے کھائی تو؟ فرمایا: اس پر اس کی قیمت واجب ہے۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ و ۹ و ۱۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۵ و ۴۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۵

جب کوئی محرم حرم کے اندر اس طرح شکار کرے کہ اسے زمین پر پٹخ کر قتل کرے تو اس پر تگنی قیمت واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس محرم کے بارے میں فرما رہے تھے جس نے حرم کے اندر اس طرح شکار کیا کہ پرندہ کو زمین پر پٹخ مارا۔ کہ اس پر (اس پرندہ کی) تین گنا قیمت واجب ہے۔ ایک قیمت تو اس کے احرام کی وجہ سے دوسری حرم کی وجہ سے اور تیسری شکار کی اس طرح تذلیل کرنے کی وجہ سے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۱ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو فی الجملہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴۶

محرم پر اس وقت تک (حرم کے اندر شکار کرنے سے) فدیہ دوگنا ہوتا ہے جب تک وہ اونٹ تک نہ پہنچ جائے، پس جب اس تک نوبت پہنچ جائے تو پھر فدیہ دوگنا نہیں ہوتا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن علیؑ سے اور وہ اپنے بعض آدمیوں سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (شکار کا فدیہ) اس وقت تک دوگنا ہوتا ہے جب تک اونٹ تک نوبت نہ پہنچ جائے۔ پس جب اس تک نوبت پہنچ جائے تو پھر وہ دوگنا نہیں ہوتا۔ کیونکہ سب سے زیادہ فدیہ یہی ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے: جو شخص شعائر اللہ (قربانی کے اونٹوں) کا احترام کرے تو یہ دونوں کے تقویٰ میں سے ہے۔ (الفروع، کذا فی التہذیب)

باب ۴۷

جب کوئی محرم غلطی سے کئی بار شکار کر بیٹھے تو ہر بار اس پر ایک کفارہ واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے اس محرم کے بارے میں جس نے شکار کیا تھا؟ فرمایا: وہ جب بھی (غلطی سے) شکار کرے تو ایک

کفارہ دے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، کذا عن ابن ابی عمیر عن الصادق علیہ السلام)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم نے شکار کیا تو؟ فرمایا: اس پر کفارہ واجب ہے۔ عرض کیا: اگر دوبارہ کرے تو؟ فرمایا: جب بھی (غلطی سے) ایسا کرے تو اس پر کفارہ لازم ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۴۸ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی اور وہیں کچھ ایسی حدیثیں بھی ذکر کی جائیں گی جو بظاہر اس کے منافی ہیں مگر وہ اس صورت پر محمول ہیں کہ جب آدمی جان بوجھ کر دوبارہ شکار کرے۔

باب ۴۸

جب کوئی محرم عمداً مکرر شکار کرے تو اس پر صرف پہلی بار کفارہ واجب ہوگا۔ (بعد ازاں اس سے خدا انتقام لے گا)۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم شکار کرے تو اس پر اس کی قیمت واجب ہے۔ اور شکار کسی مسکین کو بطور صدقہ دے دے۔ اور اگر دوبارہ (عمداً) شکار کرے تو اس پر کوئی قیمت واجب نہیں ہے۔ خدا اس سے انتقام لے گا۔ اور یہ انتقام آخرت میں ہوگا۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے اسے عمداً شکار کرنے پر محمول کیا ہے۔ اور انتقام کا تذکرہ اس کا قرینہ ہے۔

۲۔ ابن ابی عمیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی محرم غلطی سے شکار کر بیٹھے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور اگر دوبارہ غلطی سے ایسا کرے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور اگر عمداً شکار کرے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ اور اگر دوبارہ بھی عمداً کرے تو یہ ان لوگوں میں سے ہے جن سے خدا انتقام لے گا۔ اور یہ انتقام آخرت میں ہوگا۔ (دنیا میں) اس پر کفارہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حفص اعور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم شکار کرے تو اس سے پوچھو کہ آیا تو نے اس سے پہلے بھی کبھی احرام کی حالت میں شکار کیا ہے؟ اگر کہے کہ ہاں! تو پھر اس سے کہو کہ خدا تجھ سے انتقام لے گا۔ پس تو خدا کے انتقام سے ڈر۔ اور اگر کہے کہ نہیں۔ پہلے نہیں کیا۔ تو اس پر حکم لگاؤ کہ شکار کی قیمت (کا

کفارہ) ادا کرے۔ (التہذیب)

باب ۴۹

جس محرم پر احرام حج کی وجہ سے فدیہ واجب ہو۔ تو اس پر اس فدیہ کا بمقام منیٰ ذبح کرنا واجب ہے اور اگر احرام عمرہ کی وجہ سے واجب ہو تو پھر مکہ مکرمہ میں ذبح کرنا لازم ہے اور اگر شکار کے علاوہ کسی اور وجہ سے فدیہ واجب ہو تو وہ جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے۔ ہاں البتہ مکہ یا منیٰ میں مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس شخص پر شکار کرنے کی وجہ سے فدیہ واجب ہو تو اگر اس نے احرام حج باندھا ہوا تھا تو پھر وہ قربانی منیٰ میں ذبح کرے گا۔ اور اگر عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا تو پھر کعبہ کے سامنے مکہ کے اندر ذبح کرے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ احمد بن محمد بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس شخص پر احرام کی وجہ سے (مگر شکار کی وجہ سے نہ) کوئی قربانی واجب ہو تو وہ جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے سوائے شکار کی قربانی کے کہ وہ خانۂ کعبہ کے پاس کرے گا۔ جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿هَدْيًا م بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عمرۂ مفردہ کا کفارہ کہاں ادا کیا جائے؟ فرمایا: مکہ میں۔ مگر یہ کہ وہ شخص اسے منیٰ تک مؤخر کرنا چاہے۔ مگر مکہ میں ادا کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور افضل ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے شکار کے علاوہ دوسرے کفارہ پر محمول کیا ہے۔

۴۔ محمد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم آفتاب کی تمازت یا بارش سے بچنے کے لئے سایہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ایک بکری منیٰ میں ذبح کرے۔

(التہذیب، الفروع)

۵۔ علی بن جعفرؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ میں احرام کی حالت میں اپنے اوپر سایہ کرتا ہوں تو؟ فرمایا: ہاں۔ تم پر کفارہ لازم ہے۔ علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام (امام رضا علیہ السلام) کو دیکھا کہ جب (حج سے فارغ ہو کر) مکہ پہنچتے تھے تو سایہ کی وجہ سے کفارہ کی اونٹنی ذبح کرتے تھے۔

(التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ا و ۳ میں) گزر چکی ہیں اور بعض اس کے بعد (باب ۵۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۰

جس (محرم) شخص پر شکار وغیرہ کی وجہ سے فدیہ واجب ہو۔ مگر اس وقت اسے دستیاب نہ ہو (یا طاقت نہ ہو) تو جب واپس لوٹ کر جائے اور دستیاب ہو تو اس وقت دے اور صدقہ کرے اگرچہ اپنے گھر میں ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص حج سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے ذمہ (کفارہ میں) کسی چیز کا خون بہانا ہے۔ آیا اس کے لئے مجزی ہے کہ جب واپس لوٹ کر گھر جائے تو وہاں ادا کرے؟ فرمایا: ہاں۔ اور فرمایا: جہاں تک مجھے علم ہے کہ اس کا صدقہ کرے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۳ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۱

محرم کے لئے مستحب ہے کہ شکار کا فدیہ جہاں بھی مل جائے خرید لے۔ اور اگر مکہ یا منیٰ پہنچنے تک اسے مؤخر کرے تو جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہا: محرم شکار کا فدیہ وہیں دے جہاں بھی اسے مل جائے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم جب شکار کرے تو اس پر فدیہ واجب ہے پس اگر حج کا احرام تھا تو منیٰ میں ذبح کرے جہاں عام لوگ ذبح کرتے ہیں اور اگر عمرہ کا تھا تو پھر مکہ میں ذبح کرے۔ اور اگر چاہے تو مکہ واپس آنے تک اسے مؤخر کرے اور وہاں خرید کر کرے تو مجزی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو (محرم) شخص شکار کرے اس پر فدیہ واجب ہے۔ جہاں بھی مل جائے۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (باب ا و ۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۵۲

جس شخص پر (فدیہ کا جانور) مکہ یا منیٰ میں نحر یا ذبح کرنا واجب ہو وہ ان دو مقامات میں سے جس جگہ چاہے وہاں کر سکتا ہے۔

(اس سلسلہ میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ عباد بصری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ علیہ السلام نے مکہ میں عمرۂ مفردہ ادا کیا تھا۔ اور آپؑ کے حکم سے قربانی کا جانور مکہ کے اندر آپؑ نے گھر میں ذبح کیا تھا۔ اس پر عباد نے (ایراد کرتے ہوئے) کہا: آپؑ نے قربانی اپنے گھر میں کی اور کعبہ کے پاس نہ کی۔ حالانکہ آپؑ وہ شخص ہیں جن سے (دین) لیا جاتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانی منیٰ کے اندر مذبح میں ذبح کی تھی اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں قربانی کریں۔ اس میں ان کے لئے وسعت ہے۔ اسی طرح جو شخص مکہ میں قربانی کرنا چاہے تو اس کے لئے بھی اس بات کی گنجائش ہے کہ جب عمرہ کرنے کے لئے مکہ آئے تو اپنے گھر میں قربانی کرے۔ (التہذیب)

باب ۵۳

(محرم پر) اس شکار کا کفارہ بھی واجب ہے جسے وہ اپنے پاؤں سے روندے یا جسے اس کا اونٹ یا گھوڑا وغیرہ روندے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں اگر تم یا تمہارا اونٹ کسی شکار کو روند ڈالے تو تم پر اس کا فدیہ واجب ہے۔ الحدیث۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود ابو الصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احرام کی حالت میں جسے تم خود روندو یا جسے تمہارا اونٹ روندے تم پر اس کا فدیہ واجب ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ و ۲۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۴

جب کوئی محرم کسی ہرنی کا دودھ دوہے اور پئے اس پر ایک (بکری کا) خون واجب ہے اور اگر حرم کے اندر ایسا کرے تو اس پر اس کی قیمت بھی لازم ہے اور اگر کوئی ایسا شکار کھائے جس کے بارے میں اسے علم ہی نہ ہو کہ وہ کیا ہے تو اس پر ایک بکری لازم ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یزید بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس محرم شخص کے بارے میں جس نے ایک ہرنی کو پکڑ کر اس کا دودھ دوہا اور پی لیا۔ فرمایا: اس پر (ایک بکری کا) خون ہے اور حرم کے اندر اس دودھ کی قیمت بھی واجب الاداء ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن یحییٰ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو (محرم) شخص کسی ایسے شکار کا گوشت کھائے جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ وہ کیا ہے؟ تو اس پر ایک بکری کا خون واجب ہے۔ (ایضاً)

باب ۵۵

محرم جب کسی شکار کو مارے یا ذبح کرے تو اس پر اس کا دفن کرنا واجب ہے اور اگر اسے ایسے ہی چھوڑ دے یا اسے کھا جائے تو اس پر ایک اور کفارہ واجب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود خلاد (حماد) سندی اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر کو ذبح کیا؟ فرمایا: اس پر فدیہ واجب ہے۔ میں نے عرض کیا: آیا وہ اسے کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا: آیا اسے پھینک دے؟ فرمایا: ایسا کرے گا تو اس پر ایک اور فدیہ واجب ہوگا۔ عرض کیا: پھر وہ اس کے ساتھ کیا کرے؟ فرمایا: اسے (زمین میں) دفن کردے۔ (کتب اربعہ و علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ شکار کسی مسکین کو بطور صدقہ دے دے۔ اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب اس کا ذبح کرنا ممکن ہو۔

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے غلام سے کہا کہ ہمارے لئے صبح کا کھانا تیار کرو۔ چنانچہ اس نے چند پرندے (حرم سے)۔(الفروع)۔ ہمارے لئے پکڑے اور ان کو ذبح کرکے پکایا۔ جب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ

ماجرا بیان کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو دفن کر دو۔ اور ہر پرندہ کے عوض فدیہ دو۔ (الفقیہ، الفروع)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳ از تروک احرام میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۵۶

جب کوئی غلام اپنے آقا کے اذن سے احرام باندھے۔ اور پھر کوئی شکار مارے تو اس کے آقا پر فدیہ لازم ہوگا۔ اور اگر اس کے اذن کے بغیر احرام باندھے تو پھر اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔ اور اگر غلام محل ہو اور اپنے آقا کے حکم کے بغیر شکار کرے تب بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی غلام اپنے آقا کے اذن سے احرام باندھے تو وہ جو کچھ شکار کریگا اس کا فدیہ آقا پر واجب ہوگا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے احرام باندھا۔ جبکہ غیر محرم غلام بھی اس کے ہمراہ تھا۔ اس نے شکار کیا۔ جبکہ اس کے آقا نے اسے اس کا حکم نہیں دیا تھا تو؟ فرمایا: اس صورت میں اس کے آقا پر اس کا کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۳۔ عبدالرحمٰن بن ابو نجران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک غلام نے احرام کی حالت میں شکار کیا۔ اس کے آقا پر کچھ فدیہ ہے؟ فرمایا: نہیں۔ اس کے آقا پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیبین)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اور دیگر علماء نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب اس نے اپنے آقا کے اذن کے بغیر احرام باندھا ہو۔ نیز اس سے پہلے (باب ۳ و ۵۵ وغیرہ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۵۷

اگر کوئی محل کسی محرم کے لئے شتر مرغ کے انڈے خریدے اور محرم انہیں کھائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو عبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محل شخص نے کسی محرم کے لئے شتر مرغ کے انڈے خریدے اور اس نے کھائے تو؟ فرمایا: خریدنے والے پر بھی فدیہ ہے اور کھانے والے پر بھی۔ عرض کیا: وہ فدیہ جو دونوں پر واجب ہے وہ کیا ہے؟ فرمایا: محل پر تو انڈوں کی قیمت لازم ہے۔ ہر انڈے کے عوض ایک درہم۔ اور محرم پر فدیہ لازم ہے یعنی ہر انڈے کے عوض ایک بکری۔ (الفروع)

احرام کی حالت میں عورتوں سے تمتع حاصل کرنے کے کفارات کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل بائیس (۲۲) باب ہیں)

باب ۱
جو شخص تلبیہ وغیرہ سے احرام باندھنے سے پہلے مباشرت کرے اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص احرام باندھنے کی تیاری کر رہا ہو۔ مگر ہنوز تلبیہ نہ کہا ہو تو اس کے لئے عورتوں سے مقاربت کرنا جائز ہے۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم احرام کے کپڑے پہن چکے ہو۔ مگر تا حال تلبیہ نہ کہا ہو تو اپنی زوجہ سے مباشرت کرو تو تم پر کچھ (کفارہ وغیرہ) نہیں ہے۔(الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۴ از احرام و باب ۱۱ از تروک احرام میں) گزر چکی ہیں اور بعض بظاہر ان کے منافی روایتیں بھی ذکر ہو چکی ہیں اور ان کی تاویل و توجیہ بھی بیان کی جا چکی ہے۔

باب ۲
جب کوئی محرم احرام کی حالت میں بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے مجامعت کرے تو نہ اس پر کفارہ واجب ہے اور نہ ہی اس سے حج باطل ہوتا ہے اور یہی حکم محرمہ عورت کا ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم شخص نے اپنی محرمہ بیوی کے ساتھ مقاربت کی تو؟ فرمایا: اگر دونوں نے جہالت و لاعلمی کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو اپنے پروردگار سے طلب مغفرت کریں اور اپنے حج کو جاری رکھیں۔ ان پر کچھ نہیں ہے۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں اپنی زوجہ سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: آیا وہ جاہل تھا یا عالم؟ عرض کیا کہ جاہل تھا! فرمایا: خدا سے طلب مغفرت کرے اور آئندہ ایسا نہ کرے اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ اور ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ماہِ رمضان میں یا احرام کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت کی (اور وہ اپنی جہالت سے) یہ سمجھتا تھا کہ ایسا کرنا اس کے لئے حلال ہے تو؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔

(التہذیب والاستبصار)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ سلمہ بن محمد (محرز) نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا۔ کہا: میں نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر منیٰ پہنچا۔ اور وہاں اپنی اہلیہ سے مقاربت کی۔ حالانکہ ہنوز میں نے طواف النساء نہیں کیا تھا تو؟ فرمایا: تم نے بہت بُرا کیا۔ اور جاہلانہ کام کیا۔ میں نے عرض کیا: (اسی جہالت کی وجہ سے) تو اب مَیں اس میں مبتلا ہو چکا ہوں؟ فرمایا: تم پر کچھ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۵۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے بھول کر احرام کی حالت میں مباشرت کی۔ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بھول کر ماہِ رمضان میں کوئی چیز کھالے (کہ اس سے روزہ متاثر نہیں ہوتا)۔ (علل الشرائع)

باب ۴

(اگر وقوف مشعر سے پہلے محرم مرد و عورت مجامعت کی حرمت کا علم رکھتے ہوئے مجامعت کریں تو ان کا حج باطل ہو جائے گا۔ اور ہر ایک پر اونٹ کا فدیہ واجب ہوگا اور اگر اس سے عاجز ہوں تو پھر ایک بکری واجب ہوگی۔ اور ان پر واجب ہے کہ جہاں انہوں نے یہ کام کیا ہے وہیں سے میاں بیوی جدا ہو جائیں اور اختتام حج تک جدا رہیں۔ بعد ازاں اس جگہ پر آئیں۔ اس اثناء میں جب تک کوئی تیسرا آدمی موجود نہ ہو تب تک وہ تنہا جمع نہ ہوں۔ ہاں البتہ ادائے مناسک کے بعد اگر اس راستہ سے واپس جانا چاہیں تو پھر اکھٹے ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ان کا پہلا حج فرض ہوگا اور دوسرا سزا!

(اس باب میں کل سولہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: جب کوئی (محرم) شخص مزدلفہ پہنچنے سے پہلے اپنی اہلیہ سے مباشرت کرے تو اس پر آئندہ سال حج کرنا واجب ہے (یعنی اس کا یہ حج باطل ہے)۔ (التہذیب)

۲۔ جمیل بن دراج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے اپنی بیوی سے ہمبستری کی ہے تو؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹ واجب ہے۔ اس پر زرارہ نے کہا کہ یہی سوال میں نے بھی آپ علیہ السلام سے کیا تھا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس پر ایک اونٹ واجب ہے۔ میں نے عرض کیا تھا: کچھ اور بھی؟ آپ نے فرمایا تھا: ہاں اس پر آئندہ سال حج بھی واجب ہے۔ (ایضاً)

۳۔ علی بن جعفرؒ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو (محرم) جماع کرے اس پر ایک اونٹ واجب ہے جسے نحر کرے اور اگر وہ دستیاب نہ ہو تو پھر ایک بکری ذبح کرے۔ اور احرام کی حالت میں فسوق (جھوٹ بولنے) والے کے کفارہ کا صدقہ دے دے۔ (ایضاً)

۴۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم اپنی بیوی سے جماع کرے تو ان کو جدا جدا کر دیا جائے اور جب تک کوئی تیسرا آدمی موجود نہ ہو تب تک وہ کسی خیمہ وغیرہ میں جمع نہ ہوں۔ یہاں تک کہ قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے۔ (ایضاً)

۵۔ خالد اصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک جماعت کے ساتھ حج کیا۔ جبکہ ہمارے ساتھ ایک عورت بھی تھی (اور اس کا شوہر بھی)۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے آکر کہا: اے حضرات! میں (ایک مصیبت میں) مبتلا ہو گیا ہوں! میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ کہا: میں نے اس عورت سے (جو اس کی بیوی تھی) مباشرت کی ہے۔ لہٰذا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسئلہ پوچھو! چنانچہ ہم نے پوچھا: امام علیہ السلام نے فرمایا: ایک اونٹ کفارہ ہے۔ اس پر وہ عورت بولی: میرے لئے بھی امام علیہ السلام سے مسئلہ پوچھو کیونکہ اس میں میری خواہش بھی شامل تھی! ہم نے اس کے بارے میں بھی پوچھا؟ فرمایا: اس پر بھی ایک اونٹ واجب ہے۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک محرم شخص نے اپنی محرمہ بیوی سے مباشرت کی تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: آیا وہ دونوں اس کام کی حرمت کے عالم تھے یا اس سے جاہل؟ میں نے عرض کیا: آپ دونوں ہی شقوں کا جواب واضح کر دیں۔ فرمایا: اگر تو جاہل تھے تو پھر صرف اپنے پروردگار سے استغفار کریں اور حج کو جاری رکھیں۔ اور اگر جانتے تھے۔ تو ان کو اس مکان سے جہاں انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے۔ (اور یہ جدائی

اختتام حج تک باقی رہے گی) اور ان پر ایک اونٹ واجب ہے (جبکہ عورت راضی نہ ہو ورنہ دو اونٹ) اور ان پر آئندہ سال حج بھی واجب ہے۔ اور (آئندہ سال) جب اس مکان پر پہنچیں جہاں یہ کام کیا تھا۔ تو ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمام مناسک حج بجالائیں۔ اور پھر لوٹ کر اس جگہ پر آئیں۔ عرض کیا: ان دو حجوں میں سے کون سا حج ان کا ہوگا؟ فرمایا: پہلا حج جس میں یہ کام کیا تھا ان کا ہے۔ اور دوسرا تو سزا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں اپنی زوجہ سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: اس پر بلند کوہان والی اونٹنی واجب ہے! عرض کیا: اگر اس پر قادر نہ ہو تو؟ فرمایا: اس کے ساتھیوں کو چاہیئے کہ اس کے لئے رقم اکٹھی کریں اور اس کے حج کو باطل ہونے سے بچائیں۔ (اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر ایک بکری۔ کما تقدم)۔ (الفقیہ)

۸۔ عبیداللہ بن علی حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی (محرم) جماع میں مبتلا ہو جائے تو؟ فرمایا: اس پر (کفارہ کا) ایک اونٹ ہے۔ اور اگر اس میں عورت کی خواہش بھی شامل تھی تو پھر دو اونٹ۔ اور اگر وہ نہیں چاہتی تھی مگر شوہر نے جبر کر کے کیا۔ تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور جہاں انہوں نے یہ کام کیا۔ وہیں سے ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے یہاں تک کہ لوگ منٰی سے واپس چلے جائیں (حج مکمل ہو جائے)۔ اور یہ بعد ازاں اس جگہ پر (درس عبرت کے طور پر) واپس آئیں جہاں یہ کرتوت کیا تھا۔ عرض کیا: اگر وہ اس راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ سے کسی اور سرزمین کی طرف جانا چاہیں تب بھی وہاں ضرور جائیں؟ فرمایا: ہاں!

(معانی الاخبار، کذا فی الفقیہ والفروع، وکذا فی السرائر عن محمد بن مسلم عن الباقر علیہ السلام)

۹۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ "رفث"، "فسوق" اور "جدال" کیا ہے؟ (جو کہ احرام میں ممنوع ہیں) اور جو شخص یہ کام کرے اس پر کیا (کفارہ) ہے؟ فرمایا: رفث تو عورتوں سے جماع کرنا ہے (جس سے حج باطل ہو جاتا ہے)۔ (الفروع)۔ اور فسوق جھوٹ بولنا اور فخر ومباہات کرنا۔ اور جدال آدمی کا قسم کھانا۔ ﴿لا واللہ﴾ (نہ بخدا) اور ﴿بلیٰ واللہ﴾ (ہاں بخدا)۔ پس جو شخص جماع کرے اس پر واجب ہے کہ اونٹ نحر کرے اور اگر اس کی قدرت نہ ہو تو پھر بکری ذبح کرے اور فسوق وجدال کا کفارہ یہ ہے کہ کوئی چیز صدقہ دے دے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اسکے بعد (باب ۴ و ۶ و ۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۴

جب کوئی محرم شخص اپنی محرمہ بیوی کو مباشرت پر مجبور کرے تو اس شخص پر دو اونٹ واجب ہوں گے۔ اور اگلے سال حج بھی واجب ہوگا مگر عورت پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ اور نہ ہی اس کا حج وعقد باطل ہوگا۔ اور اونٹ کا بدل کیا ہے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جو محرم تھا۔ اپنی محرمہ عورت سے جماع کیا۔ ان پر کیا واجب ہے؟ فرمایا: اگر تو عورت نے بھی خواہش ظاہر کر کے اس گناہ میں مرد کی اعانت کی ہے۔ تو دونوں پر قربانی (اونٹ) واجب ہے اور اس مقام سے تمام مناسک حج کی ادائیگی تک جدائی بھی لازم ہے۔ اور پھر اسی جگہ پر واپس آنا بھی جہاں یہ کام کیا تھا۔ اور اگر عورت نے اس کی اعانت نہیں کی۔ بلکہ شوہر نے اسے مجبور کیا تو پھر عورت پر کچھ نہیں ہے۔

(الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں وارد ہے کہ (اس شخص کو) اگر اونٹ نحر کرنے کی قدرت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہر مسکین کو ایک مد۔ اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر شوہر نے عورت کو مجبور نہ کیا ہو (بلکہ اس میں اس کی خواہش بھی شامل ہو تو) پھر اس پر بھی یہی کفارہ واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۵

جو شخص اپنی تقصیر کرنے کے بعد مگر عورت کے تقصیر کرنے سے پہلے اس سے جبراً مباشرت کرے یا عورت تو تقصیر کر چکی ہو۔ مگر ہنوز شوہر نے نہ کی ہو تو دونوں صورتوں میں شوہر پر کفارہ کا اونٹ واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص (تقصیر کر کے) اپنے احرام سے محل ہو گیا۔ مگر اس کی بیوی ہنوز محل

نہیں ہوئی تھی کہ شوہر نے اس سے (زبردستی) ہمبستری کی؟ فرمایا: عورت پر ایک اونٹ واجب ہے مگر ادائیگی کا تاوان شوہر ادا کرے گا۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جب عمرہ کے دوسرے اعمال بجا لا چکا مگر تقصیر کرنے سے پہلے اپنی عورت سے مباشرت کر لی تو؟ فرمایا: تم پر ایک اونٹ واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، المقنع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

جب کوئی محرم مشعر الحرام کے وقوف کے بعد جان بوجھ کر مباشرت کرے تو اس سے کفارہ کا ایک اونٹ تو واجب ہوتا ہے مگر اگلے سال حج نہیں کرنا پڑتا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص مشعر الحرام (کے وقوف سے) پہلے اپنی بیوی سے ہمبستری کرے اس پر اگلے سال حج کرنا واجب ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم احرام کی حالت میں وقوفِ مشعر کے بعد اپنی زوجہ سے مقاربت کرو تو تم پر ایک اونٹ (کفارہ کا) واجب ہے۔ اور آئندہ سال تم پر حج کرنا لازم نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

جو شخص شرمگاہ کے علاوہ کسی اور مقام پر اہلیہ سے مباشرت کرے اس پر کفارہ کا اونٹ تو واجب ہے مگر اگلے سال حج واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم شخص نے اپنی اہلیہ سے مباشرت کی مگر شرم گاہ کے علاوہ! تو؟ فرمایا: اس

پر ایک اونٹ واجب ہے۔ مگر اگلے سال حج کرنا واجب نہیں۔ اور اگر عورت نے (باقاعدہ) مجامعت میں اس کی متابعت کی ہے تو اس پر بھی یہی کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر شوہر نے اسے مجبور کیا ہے تو شوہر پر دو اونٹ واجب ہوں گے اور اگلے سال حج بھی لازم ہوگا۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی محرم اپنی زوجہ سے مباشرت کرے اور (اندام نہانی میں) دخول کرے تو اس پر ایک اونٹ واجب ہے اور اگلے سال حج بھی! اور اگر اس طرح دخول نہ کرے تو اس پر اونٹ تو واجب ہے مگر اگلے سال حج کرنا واجب نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

اگر کوئی محل آدمی اپنی اس کنیز سے مباشرت کرے جس نے اس کی اجازت کے بغیر احرام باندھا تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اس نے اس کی اجازت سے احرام باندھا تھا تو پھر اس پر ایک اونٹ، گائے یا بکری یا صدقہ یا روزہ واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود وھب بن عبد ربہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے ہمراہ اس کی کنیز تھی جس نے (بغیر اجازت) اپنے آقا سے پہلے احرام باندھ لیا تو آیا اس کے لئے جائز ہے کہ اپنے احرام باندھنے سے پہلے اس سے مباشرت کر کے اس کے احرام کو توڑ دے؟ فرمایا: ہاں! (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محل شخص نے اپنی محرمہ کنیز کے ساتھ مباشرت کی تو؟ فرمایا: اگر وہ مالدار تھا یا غریب و نادار؟ عرض کیا: آپ دونوں صورتوں کا جواب دے دیں؟ فرمایا: آیا اس نے اسے احرام کا حکم دیا تھا یا اس نے خود بخود باندھا تھا؟ عرض کیا: آپ ان دونوں شقوں کا جواب عنایت کر دیں۔ فرمایا: اگر وہ مالدار تھا۔ اور اسی کے حکم سے اس نے احرام باندھا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تو اس پر (کفارہ کا) اونٹ واجب ہے۔ اور اگر چاہے تو گائے دے اور چاہے تو بکری اور اگر اس نے اسے احرام باندھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (بلکہ اس نے خود باندھا تھا) تو پھر یہ خواہ مالدار ہو یا کنگال اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔ اور اگر اس نے حکم تو دیا تھا۔

مگر یہ کنگال ہے تو پھر اس پر ایک بکری کا خون یا روزہ واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، المحاسن)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ضریس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے مصر سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ وہ میقات سے احرام باندھ لے۔ چنانچہ اس نے باندھ لیا۔ مگر اس نے خود ہنوز احرام نہیں باندھا تھا کہ اس سے مباشرت کر ڈالی تو؟ فرمایا: اسے حکم دے کہ وہ غسل کرے اور پھر احرام باندھے۔ اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں (چونکہ یہ روایت حسب ظاہر سابقہ اصول کے منافی ہے۔ اس لئے اس کی کوئی مناسب تاویل ضروری ہے۔ اور وہ چند ہو سکتی ہیں): (۱) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے یہ تاویل کی ہے کہ گو اس نے احرام کے کپڑے پہن لئے تھے مگر ہنوز تلبیہ نہیں کہا تھا۔ (۲) یا آقا کو علم نہ تھا کہ وہ احرام باندھ چکی ہے۔ (اور اس نے بھی اسے نہ بتایا)۔ (۳) ممکن ہے کہ اس نے میقات سے پہلے احرام باندھ لیا (جو کہ صحیح نہ تھا)۔

باب ۹

اگر کوئی محرم وقوفِ (مشعر) کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے مجامعت کرے تو اس سے حج باطل نہیں ہوتا البتہ ایک اونٹ واجب ہوتا ہے اور اگر اس سے عاجز ہو تو پھر گائے یا بکری۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والے ایک شخص نے طواف الزیارہ کرنے سے پیشتر عورت سے جماع کیا تو؟ فرمایا: ایک اونٹ ذبح کرے جبکہ مجھے خطرہ تھا کہ اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو اس سے کہیں حج ہی باطل نہ ہو جائے اور اگر جاہل تھا تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ پھر عرض کیا: ایک شخص نے طواف النساء کرنے سے پہلے عورت سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: اس پر موٹا اونٹ واجب ہے۔ اور اگر جاہل تھا تو پھر کچھ نہیں ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے طواف زیارہ کرنے سے پہلے قربانی کر کے اپنی اہلیہ سے مباشرت کر ڈالی تو؟ فرمایا: کچھ خون بہا دے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ ابو خالد قماط بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے قربانی والے دن طواف زیارہ کرنے سے پہلے اپنی زوجہ سے مقاربت کی تو؟ فرمایا: اگر شہوت کے ساتھ کی ہے تو اونٹ ورنہ

گائے۔ عرض کیا: یا بکری؟ فرمایا: ہاں بکری (اگر گائے نہ ملے)۔ (ایضاً)

باب ۱۰

اگر کوئی محرم وقوف (مشعر) اور طواف حج کے بعد مگر طواف النساء سے پہلے جماع کرے تو اس سے حج باطل نہیں ہوتا۔ البتہ کفارہ لاگو ہوتا ہے کہ اگر مالدار ہو تو اونٹ، متوسط ہو تو گائے۔ غریب ہو تو بکری اور اگر جہالت کی وجہ سے کرے تو پھر کچھ بھی نہیں ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود خالد بیاع القلانس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص جس نے ہنوز طواف النساء نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنی بیوی سے مجامعت کر لی تو؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹ واجب ہے! ایک اور شخص آیا اس نے امام علیہ السلام سے یہی سوال کیا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تجھ پر ایک گائے لازم ہے۔ جب لوگ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا: اصلحک اللہ! آپ علیہ السلام نے ایک سوال کے مختلف جواب دیئے۔ مجھے فرمایا: اس پر اونٹ ہے اور اس سے فرمایا کہ اس پر گائے! فرمایا: مالدار پر اونٹ۔ متوسط پر گائے اور غریب پر بکری ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلمہ بن محرز سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت نقل کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر اس جرم کا ارتکاب کرے اس پر اونٹ واجب ہے۔ اور اگر لاعلمی کی وجہ سے کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ فراجع۔ (الفروع، کذا فی التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نے طواف النساء کرنے سے پہلے عمداً اپنی بیوی سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹ واجب ہے اور وہ دونوں کی جانب سے کافی ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ عورت طواف النساء کر چکی ہو۔ یا وہ اس مسئلہ سے ناواقف تھی۔

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مروی ہے کہ جو شخص طواف کرنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد (مگر طواف النساء سے پہلے) عورت سے مقاربت کرے تو وہ (حسب حیثیت) اونٹ یا گائے یا بکری کا خون بہائے۔ (المقنع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۹ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو فی الجملہ اس مطلب پر

دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۱
طواف اور سعی کرتے وقت جماع کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حمران بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص جس کا ابھی صرف طواف النساء باقی رہتا تھا۔ اور اس کے بھی پانچ شوط لگا چکا تھا کہ اس کے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوا۔ اور اسے اندیشہ ہوا کہ پیٹ سے کچھ خارج نہ ہو جائے۔ اس لئے اپنے گھر چلا گیا (جو کہیں قریب تھا)۔ وہاں فارغ ہوا اور وہیں اپنی کنیز سے مباشرت بھی کر ڈالی تو؟ فرمایا: غسل کرے اور واپس آ کر باقیماندہ دو شوط پورے کرے۔ اور خدا سے مغفرت طلب کرے اور پھر ایسا نہ کرے۔ اور اگر اس نے طواف النساء کے صرف تین چکر لگائے تھے۔ کہ باہر نکل کر جماع کیا تو اس نے اپنا حج باطل کر دیا۔ اس پر ایک اونٹ واجب ہے وہ غسل کرے اور واپس آ کر سات چکر مکمل کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے فریضہ طواف مکمل کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا شروع کی۔ ہنوز چار چکر لگائے تھے کہ اس کے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوا۔ اور باہر چلا گیا اور قضاء حاجت کے بعد اپنی اہلیہ سے ہمبستری کی تو؟ فرمایا: غسل کرے اور واپس آ کر (باقیماندہ) تین چکر لگائے۔ اور خدا سے مغفرت طلب کرے۔ اس پر اور کچھ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر کوئی شخص طواف فریضہ کر رہا ہو۔ اور چار شوط لگانے کے بعد اس کے پیٹ میں مروڑ پیدا ہو۔ اور باہر نکل کر قضاءِ حاجت کرے۔ اور پھر اپنی زوجہ سے مباشرت کرے تو؟ فرمایا: اس نے اپنا حج باطل کر دیا ہے۔ اس پر (کفارہ کا) ایک اونٹ واجب ہے۔ اور غسل کرے۔ اور واپس لوٹ کر سات شوط مکمل کرے۔ پھر سعی کرے۔ اور خدا سے مغفرت طلب کرے! میں نے عرض کیا: جب اس نے سعی کے دوران مجامعت کی تھی تو اس وقت اس پر کیوں فدیہ واجب نہ کیا گیا؟ (جس طرح طواف میں کیا گیا ہے؟) فرمایا: طواف فریضہ ہے۔ اور اس میں نماز ہے۔ جبکہ سعی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے! عرض کیا گیا: خداوند عالم یہ نہیں فرماتا کہ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (کہ صفا و مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں)۔ فرمایا: ہاں فرماتا ہے۔ مگر ساتھ یہ بھی فرماتا ہے کہ ﴿وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴾ فرمایا: پس اگر سعی فرض ہوتی تو پھر خدا اسے "تطوع" قرار نہ دیتا۔ (الفروع، التہذیب)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے یہ فعل کر کے سعی قطع کی ہے اور اگر وہ مکمل ہوگئی تھی اور طواف النساء بھی کر لیا تھا اور بعد میں یہ صورت حال پیش آئی تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر ہنوز طواف النساء نہیں کیا تھا کہ یہ صورت حال پیش آئی تو پھر کفارہ واجب ہے نیز امام علیہ السلام کے اس فرمان کہ "سعی سنت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ اس کا وجوب بطریق سنت معلوم ہوا ہے۔ ظاہر قرآن سے ثابت نہیں ہے۔ اور مؤلف علام فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ "اس نے حج باطل کر دیا" یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب اس نے طواف کو دونوں موقفوں (عرفات و مشعر) سے مقدم کیا ہو یا پھر حج کے بطلان کے مجازی معنی مراد ہونگے کہ اس نے بڑا ثواب ضائع کر دیا۔ (واللہ العالم)۔

باب ۱۲

عمرۂ مفردہ میں اگر سعی سے پہلے جماع کر لیا جائے تو اس سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور ایسا کرنے پر ایک اونٹ بھی واجب ہوگا اور عمرہ کی قضا بھی کرنا پڑے گی۔ اور مستحب ہے کہ وہ آئندہ ماہ میں ہو۔ اور اس شخص کا حکم جو یہ خیال کر کے کہ یہ سعی مکمل ہوگئی ہے تقصیر کرے اور پھر جماع کرے اور بعد ازاں یاد آئے کہ ابھی نامکمل تھی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ بجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص عمرۂ مفردہ کر رہا تھا کہ طواف و سعی سے فارغ ہو چکنے سے پہلے اپنی زوجہ سے مباشرت کی۔ تو؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹ واجب ہے۔ کیونکہ اس کا عمرہ باطل ہو گیا۔ اور اسے چاہیئے کہ آئندہ ماہ تک وہیں قیام کرے پھر بعض مواقیت کی طرف جا کر عمرہ کا احرام باندھے۔ (اور قضاء کرے)۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو عمرۂ مفردہ کر رہا تھا طواف کیا اور سعی کرنے سے پہلے اپنی اہلیہ سے مباشرت کی؟ فرمایا: اس نے اپنا عمرہ باطل کر دیا۔ اس پر ایک اونٹ واجب ہے۔ اور اسے چاہیئے کہ مکہ میں ہی قیام کرے۔ یہاں تک کہ یہ مہینہ ختم ہو جائے جس میں یہ عمرہ کیا تھا۔ پھر کسی اس میقات پر جائے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کے لئے مقرر کئے تھے اور وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ بجالائے۔

(الفقیہ، الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (عنوان میں مذکور) آخری حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

جو شخص طوافِ عمرہ اور اس کی سعی کے بعد اور تقصیر سے پہلے بوس و کنار کرے اس پر بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ اور اگر مجامعت کرے تو مالدار پر اونٹ، متوسط پر گائے اور غریب پر بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص (عمرہ) تمتع کر رہا تھا۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور تقصیر کرنے سے پہلے اپنی عورت کو بوسہ دے دیا تو؟ فرمایا: اس پر ایک خون بہانا واجب ہے۔ اور اگر جماع کرے تو پھر اونٹ یا گائے لازم ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ ابن مسکان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ (عمرہ) تمتع کرنے والے ایک شخص نے تقصیر کرنے سے قبل اپنی عورت سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: اس پر بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ (عمرہ) تمتع کرنے والے ایک شخص نے تقصیر کرنے سے پہلے اپنی زوجہ سے ہمبستری کی تو؟ فرمایا: ایک اونٹ نحر کرے۔ مجھے تو اندیشہ ہے کہ اگر وہ عالم بالمسئلہ تھا تو اس کا حج ہی نہ باطل ہو جائے۔ ہاں البتہ اگر جاہل تھا تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ کفارہ کے اس اختلاف کی وجہ تم پہلے معلوم کر چکے ہو۔ (کہ یہ اختلاف ایسا کرنے والے شخص کی مالی حیثیت پر منحصر ہے۔ مالدار ہو تو اونٹ، متوسط ہے تو گائے اور غریب ہے تو بکری واجب ہے)۔ اور تخییر کا احتمال بھی ہے (کہ جو چاہے دے دے) مگر مذکورہ بالا تفصیل احوط ہے۔ نیز اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ و ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

جو شخص احرام کی حالت میں اپنی اہلیہ سے دست درازی کرے یہاں تک کہ اسے انزال ہو جائے تو اس پر ایک اونٹ لازم ہے۔ مگر اگلے سال حج نہیں کرنا پڑے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں اپنی زوجہ سے دست درازی کرتا ہے یہاں تک کہ جماع کے بغیر اسے انزال ہو جاتا ہے یا ماہ رمضان کے مہینہ میں (روزہ کی حالت میں) ایسا کرتا ہے تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: اس پر وہی کفارہ ہے جو (احرام میں) مجامعت کرنے والے پر ہے۔ (یعنی ایک اونٹ)۔
(التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے آئندہ سال حج نہ کرنے پر وہ تمام حدیثیں دلالت کرتی ہیں جو شرم گاہ کے علاوہ کسی اور مقام پر مقاربت کرنے سے اس وجوب کی نفی پر دلالت کرتی ہیں (جو قبل ازیں باب ۷ میں گزر چکی ہیں)۔

باب ۱۵

جو شخص احرام کی حالت میں اس طرح مشت زنی کرے کہ انزال ہو جائے تو اس پر ایک اونٹ واجب ہے اور اگلے سال حج بھی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس نے مشت زنی کی جس سے اسے انزال ہو گیا تو؟ فرمایا: میں اس پر وہی کچھ واجب جانتا ہوں جو احرام کی حالت میں اپنی اہلیہ سے مقاربت کرنے والے پر ہے یعنی ایک اونٹ اور اگلے سال حج (یعنی اس کا یہ حج باطل ہے)۔
(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

باب ۱۶

جو کوئی محرم کسی نامحرم عورت پر اس طرح نظر (شہوت) کرے کہ اسے انزال ہو جائے تو اگر مالدار ہے تو اس پر (کفارہ کا) ایک اونٹ، متوسط ہے تو گائے اور اگر غریب ہے تو بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے نامحرم عورت پر نظر ڈالی جس سے اسے انزال ہو گیا تو؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹ واجب ہے! یا گائے اور اگر وہ نہ پائے تو پھر بکری۔ (التہذیب)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم نے ایک

(نامحرم) عورت کی پنڈلی پر نگاہ کی جس سے اسے انزال ہوگیا تو؟ فرمایا: اگر مالدار ہے تو اس پر ایک اونٹ، متوسط ہے تو ایک گائے اور اگر فقیر و نادار ہے تو ایک بکری واجب ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے اس پر یہ اس لئے لاگو نہیں کیا کہ اسے انزال ہوگیا۔ بلکہ اس واسطے لاگو کیا ہے کہ اس نے اس طرف نگاہ ڈالی جدھر اسے نگاہ ڈالنا جائز نہ تھی۔ (التہذیب، الفقیہ، المقنع، الفروع، علل الشرائع، المحاسن)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس محرم کے بارے میں جس نے کسی نامحرم پر نگاہ ڈالی جس سے اسے انزال ہوگیا؟ فرمایا: اس پر ایک خون بہانا واجب ہے کیونکہ اس نے ادھر نگاہ کی جدھر اسے نگاہ کرنا جائز نہ تھی۔ اور اگر اسے انزال نہ ہو تو پھر خدا سے ڈرے اور پھر ایسا نہ کرے اس پر اور کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

باب ۱۷

جب کوئی محرم شہوت کے بغیر اپنی زوجہ پر نگاہ کرے یا اسے ہاتھ لگائے اور اسے انزال ہو جائے یا اسے مذی آ جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر شہوت سے ایسا کرے تو پھر اسے انزال ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر اونٹ واجب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے اپنی اہلیہ پر نگاہ کی اور اسے انزال ہوگیا یا مذی آ گئی تو؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ البتہ غسل کرے اور خدا سے طلب مغفرت کرے۔ فرمایا: اور اگر شہوت کے بغیر اسے اٹھائے اور اس سے اسے انزال ہو جائے یا مذی آ جائے۔ تو بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر شہوت کے ساتھ اسے اٹھائے یا اسے ہاتھ لگائے اور اس کے نتیجہ میں اسے انزال ہو جائے یا مذی آ جائے تو اس پر ایک خون (بہانا) واجب ہے۔ اور فرمایا: جو محرم اپنی زوجہ کی طرف (شہوت کے ساتھ) نگاہ کرے۔ یا شہوت کے ساتھ اسے پکڑ کر اٹھائے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر اونٹ واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی محرم شہوت کے بغیر اپنا ہاتھ اپنی عورت پر رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس کا دوپٹہ یا اس کا کپڑا اور اس کا محمل درست کر سکتا ہے۔ عرض کیا: اگر عورت نے احرام باندھا ہوا ہو تب بھی ایسا کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (الفروع)

۳۔ علی بن یقطینؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک (محرم) شخص نے سر

منڈوانے کے بعد جبکہ اس نے ابھی تک نہ طواف (حج) کیا ہے اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ہے! اپنی زوجہ سے کہتا ہے: اپنا کپڑا اتار دے۔ (چنانچہ وہ کپڑا اتار دیتی ہے اور یہ) اس کی شرم گاہ پر نگاہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: اگر اور کچھ نہ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد (بن مسلم) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک (محرم) شخص نے اپنی بیوی کو اٹھایا اور اس سے اسے انزال ہو گیا یا مذی آ گئی تو؟ فرمایا: اگر اس نے شہوت کے ساتھ اسے اٹھایا یا ہاتھ لگایا تو خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ مذی آئے یا نہ آئے بہرحال اس پر ایک خون بہانا واجب ہے۔ اور اگر شہوت کے بغیر ایسا کرے تو خواہ اسے انزال بھی ہو جائے یا اسے مذی آ جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۵۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس مُحرم کے بارے میں جس نے شہوت کے ساتھ اپنی بیوی پر نگاہ کی اور اسے انزال ہو گیا۔ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب اس نے سہواً ایسا کیا ہو۔ نہ کہ عمداً۔ کما تقدم۔

باب ۱۸

جب کوئی محرم اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے۔ یا اسے بوسہ دے اگرچہ شہوت کے بغیر ہو تو اس پر بکری واجب ہے اور اگر شہوت کے ساتھ بوسہ دے تو پھر ایک اونٹ واجب ہے اور اگر احتراماً اپنی ماں کو بوسہ دے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اس بوس و کنار کا حکم جبکہ مرد نے طواف النساء کر لیا ہو مگر ہنوز عورت نے نہ کیا ہو؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم شہوت کے بغیر اپنا ہاتھ اپنی زوجہ پر رکھتا ہے تو؟ فرمایا: (اس پر کچھ نہیں ہے)۔ عرض کیا: اگر شہوت کے ساتھ رکھے تو؟ فرمایا: بکری کا خون بہائے! عرض کیا: اور اگر اسے بوسہ دے تو؟ فرمایا: یہ فعل زیادہ سنگین ہے۔ اب اونٹ نحر کرے۔ (الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ ایک حدیث کے ضمن میں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جو طواف النساء کر چکا تھا۔ مگر ہنوز اس کی بیوی نے یہ طواف نہیں کیا تھا کہ اس نے اسے بوسہ دیا تو؟ فرمایا:

اس پر اپنی طرف سے ایک خون بہانا واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں (شہوت کے ساتھ) اپنی بیوی کو بوسہ دیا تو؟ فرمایا: اس پر اونٹ واجب ہے۔ اگرچہ انزال نہ ہو۔ اور خود اس گوشت سے نہ کھائے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حسین بن حماد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی ماں کو بوسہ دیتا ہے تو؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہ بوسہ تو شفقت و مہربانی کا ہے۔ جو بوسہ (حج میں) ناپسندیدہ ہے وہ شہوت والا ہے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن فضیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک میاں بیوی نے عمرۂ تمتع کیا۔ پس عورت نے تقصیر کر لی۔ مگر مرد نے ہنوز نہیں کی تھی کہ اس نے بیوی کو بوسہ دیا تو؟ فرمایا: خون بہائے۔ اور اگر ہنوز دونوں نے تقصیر نہیں کرائی تھی تو پھر دونوں پر واجب ہے کہ خون بہائیں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۷ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۹

اس عورت کا حکم جو تمام مناسک حج حیض کی حالت میں ادا کرے پھر اس کا شوہر اس سے مباشرت کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نوجوان لڑکی جسے ہنوز حیض نہیں آیا تھا اپنے شوہر اور اپنے خانوادہ کے ہمراہ حج پر گئی۔ (جب مکہ پہنچی تو) اسے حیض آ گیا۔ مگر اس نے شرم و حیا کی وجہ سے نہ گھر والوں کو بتایا اور نہ شوہر کو۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں تمام مناسک حج ادا کئے۔ اور اسکے شوہر نے اس سے اسی حالت میں مباشرت بھی کی۔ جب واپس لوٹ کر کوفہ گئی تو تب گھر والوں کو حقیقت حال بتائی تو؟ فرمایا: اس پر واجب ہے کہ ایک اونٹ فدیہ دے اور اگلے سال حج بھی کرے۔ مگر اس کے شوہر پر (لاعلمی کی وجہ سے) کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۲۰

جب کسی محرم کے روبرو کسی عورت کا تذکرہ کیا جائے یا یہ کسی عورت سے کلام کرے یا کسی مباشرت کرنے والے کی آواز سنے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس محرم شخص کے بارے میں جس کے سامنے کسی خوبصورت عورت کا تذکرہ کیا گیا۔ اور اسے انزال ہو گیا۔ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ احمد بن محمد بن ابو نصر اپنے بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس محرم کے بارے میں جس نے کسی مباشرت کرنے والے شخص کی آواز سنی اور اسے انزال ہو گیا۔ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم شخص نے پس دیوار سے کسی عورت کی آواز سنی اور اسے انزال ہو گیا تو؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۱

جب کوئی محرم نکاح کرے اور پھر دخول کرے تو اس پر اونٹ واجب ہے اور یہی حکم اس عورت کا ہے جو محرمہ ہو یا محلہ ہو مگر اسے اس شخص کے احرام کا علم ہو۔ اور یہی کفارہ نکاح خواں کا ہے محل ہو یا محرم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محل آدمی کو نہیں چاہیئے کہ کسی محرم کا نکاح پڑھے جبکہ جانتا ہو کہ اس کے لئے نکاح جائز نہیں ہے۔ عرض کیا: اور اگر وہ ایسا کرے اور پھر محرم دخول بھی کرے تو؟ فرمایا: اگر دونوں کو (حرمت کا) علم تھا تو ہر ایک پر ایک اونٹ واجب ہے۔ اور (نکاح پڑھانے والی) عورت اگر محرمہ ہو تو اس پر بھی ایک اونٹ واجب ہے! اور اگر محرمہ نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اسے علم ہو کہ جس کے ساتھ اس کا نکاح پڑھا جا رہا ہے وہ محرم ہے (اور یہ کہ اس کے لئے نکاح حرام ہے)۔ پس اگر اسے یہ علم ہو اور پھر یہ اقدام کرے تو اس پر بھی ایک اونٹ واجب ہے۔

(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۴ از تروک احرام میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۲

جب کوئی محرم جماع کرے اور اس پر قابل نحر اونٹ واجب ہو مگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے دوستوں کے لئے اس کی قیمت اکٹھی کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک محرم شخص نے اپنی زوجہ سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: اس پر بلند کوہاں والا قابل نحر اونٹ واجب ہے؟ عرض کیا کہ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو؟ فرمایا: اس کے ساتھیوں کو چاہیئے کہ اس کے لئے قیمت اکٹھی کریں اور اس کے حج کو باطل ہونے سے بچائیں۔(الفقیہ، المقنع)

﴿ باقیماندہ کفارات کے ابواب کا بیان ﴾

(اس سلسلہ میں کل اُنیس (۱۹) باب ہیں)

باب ۱
جدال کی وجہ سے محرم پر کیا واجب ہوتا ہے؟

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو چھوڑ کر باقی آٹھ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ "جدال" (قسم کھانے) کا کفارہ ایک بکری ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جو شخص جدال میں مبتلا ہو جائے اس پر کیا ہے؟ فرمایا: جو شخص دو بار سے زیادہ جدال کرے (قسم کھائے) تو اگر صحیح قسم کھائے تو ایک بکری اور اگر غلط قسم کھائے تو ایک گائے کا خون بہائے۔

(الفروع، الفقیہ، معانی الاخبار، السرائر)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جدال کیا ہے؟ آدمی کا اس طرح قسم کھانا۔ ﴿لا واللّٰہ. بلی واللّٰہ﴾ (نہ بخدا، ہاں بخدا)۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جو شخص احرام کی حالت میں ایک جگہ پر مسلسل تین (سچی) قسمیں کھائے تو اس نے جدال کا ارتکاب کیا ہے۔ پس اسے خون بہانا چاہیئے اور اس کو بطور صدقہ (غرباء و مساکین کو) دینا چاہیئے! اور جب ایک ہی جھوٹی قسم کھائے تو اس نے جدال کیا ہے۔ تو اس پر خون بہانا اور اسے بطور صدقہ دینا لازم ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے سوال کیا کہ اگر کوئی یوں کہے: ﴿لا لعمری و بلی لعمری﴾ (نہ مجھے اپنی زندگی کی قسم۔ ہاں مجھے اپنی زندگی کی قسم) تو؟ فرمایا: یہ جدال نہیں ہے۔ جدال صرف یہ ہے کہ آدمی (خدا کے نام کی) قسم کھاتے ہوئے کہے: ﴿لا واللّٰہ. بلی واللّٰہ﴾۔ (الفروع)

۴۔ ابو بصیر امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی (محرم) جان بوجھ کر تین

بار (ایک ہی جگہ پر) سچی قسم کھائے۔ تو اس نے جدال کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اس پر خون بہانا (اور اس کا صدقہ کرنا) واجب ہے۔ اور اگر ایک ہی جھوٹی قسم کھائے تو اس نے جدال کیا ہے۔ اور اس پر خون واجب ہے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ﴿جدال فی الحج﴾ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جو شخص دو سے زائد بار قسم کھائے وہ مجادل ہے! عرض کیا گیا کہ سچا جدال کرنے والے پر کیا ہے؟ فرمایا: بکری! اور جھوٹے پر گائے۔ (التہذیب)

۶۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی محرم قسم کھاتے ہوئے کہے: ﴿لا واللہ﴾ (نہ بخدا) اور ﴿بلی واللہ﴾ (ہاں بخدا) اور وہ ہو بھی سچا تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب تین بار سے کم قسم کھائے!

۷۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی شخص احرام کی حالت میں جدال کرے اور جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے تو اس پر نحر کے قابل اونٹ واجب ہے۔ (التہذیب)

۸۔ جناب (عیاشیؒ) باسناد خود ابراہیم بن عبدالحمید سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص حج میں (ایک بار) سچا یا جھوٹا جدال کرے تو اس پر چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ ہر مسکین کو نصف صاع۔ اور اگر دوبارہ ایسا کرے تو سچے پر بکری اور جھوٹے پر گائے۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾۔ (پھر فرمایا) رفث سے جماع، فسوق سے جھوٹ اور جدال سے آدمی کا ﴿لا واللہ﴾ اور ﴿بلی واللہ﴾ کہنا اور باہمی فخر و مباہات کرنا مراد ہے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں نصف صاع استحباب پر محمول ہے (ورنہ واجب ایک مد ہے)۔

باب ۲

محرم پر عمداً سب و شتم کرنے اور جھوٹ بولنے کی وجہ سے ایک گائے واجب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک حدیث کے ضمن میں فرما رہے تھے کہ سب و شتم کرنے اور فسوق (جھوٹ بولنے) میں ایک گائے واجب ہے اور رفث (جماع) سے تو حج باطل ہو جاتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حلبی ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب کوئی (حج میں) فسوق (جھوٹ بولنے) میں مبتلا ہو جائے تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: خدا نے اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی۔ اس لئے وہ خدا سے مغفرت طلب کرے اور تلبیہ کہے۔ (الفروع، الفقیہ، السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب عمداً جھوٹ نہ بولے۔ کیونکہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ شکار کے سوا صرف عالم و عامد پر کفارہ لاگو ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی محرم "فسوق" کا ارتکاب کرے تو اس کا کفارہ صدقہ کردے۔ (التہذیب)

باب ۳

حج وعمرہ بجالانے والے کے لئے مستحب ہے کہ حج وعمرہ سے فراغت کے بعد ایک درہم کی کھجوریں خرید کر صدقہ دے تاکہ نامعلوم غلطیوں کا کفارہ بن جائے۔

(اس باب میں صرف دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن ہارون سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے احرام کی حالت میں ایسا حلوا پیٹ بھر کر کھایا جس میں زعفران پڑا ہوا تھا تو؟ فرمایا: جب مناسک حج سے فارغ ہو جاؤ اور مکہ چھوڑنا چاہو تو ایک درہم کی کھجوریں خرید کر صدقہ دے دو۔ یہ تمہارے اس کھانے یا ان چیزوں کا کفارہ بن جائے گا جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن مہزم سے اور وہ ایک شخص کے توسط سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم (اعمال عمرہ سے فارغ ہوکر) مکہ میں داخل ہو۔ تو ایک درہم کی کھجوریں خرید کر صدقہ کرو تاکہ ان (کوتاہیوں) کا کفارہ بن جائے جو لاعلمی سے تم سے سرزد ہوئی ہیں۔ اور جب اپنے حج سے فارغ ہو تو پھر ایک درہم کی کھجوریں خرید کر صدقہ کرو۔ اور جب مدینہ جاؤ تب پھر اسی طرح کرو۔

(معانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۲۰ از عود الی منیٰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

جب کوئی محرم عمداً خوشبو استعمال کرے خواہ کھائے، سونگھے یا لگائے۔ تو اس پر ایک بکری واجب ہے اور اگر لاعلمی کی وجہ سے ایسا کرے تو ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر بھول کر کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر زعفران کھائے یا کوئی ایسا طعام کھائے جس میں خوشبو ہو تو اس پر خون بہانا واجب ہے۔ اور اگر بھول کر ایسا کرے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ صرف خدا سے توبہ و استغفار کرے۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک (محرم) شخص نے بھول کر خوشبو استعمال کی؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کو دھوئے اور تلبیہ کہے۔ (اور اس پر کچھ نہیں ہے) ایک اور روایت میں وارد ہے کہ خدا سے طلب مغفرت کرے۔ (الفقیہ)

۳۔ حسین بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے غلام نے وضو کرایا اور مجھے پتہ نہ چل سکا کہ اس پانی میں آشنان شامل تھا۔ تو میں نے اس سے ہاتھ دھوئے جبکہ میں احرام سے تھا۔ تو؟ فرمایا: اس کے لئے کچھ صدقہ دے دو۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس محرم کے بارے میں جسے کوئی پھوڑا نکلا ہوا تھا جس کا اس نے روغن بنفشہ سے علاج کیا۔ کہا: اگر لاعلمی کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ اور اگر عمداً ایسا کرے تو پھر ایک بکری کا خون بہائے۔ (التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ بالواسطہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوئی محرم کسی قسم کی خوشبو، ریحان کو نہ چھوئے اور نہ ہی اس سے اور نہ ہی اس کی خوشبودار ہوا سے لطف اندوز ہو۔ اور اگر کوئی ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہو جائے تو اپنے اس فعل کی وسعت کے مطابق کچھ صدقہ دے دے۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: محرم کے لئے خوشبو کو چھونے کا کفارہ یہ ہے کہ خدا سے مغفرت طلب کرے۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ بھول کر استعمال کرنے یا کفارہ ادا کرنے سے عاجزی پر محمول ہے۔

باب ۵

جب محرم جان بوجھ کر سر کو ڈھانپے تو اس پر اس پردہ کا اتار پھینکنا اور ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو پھر صرف پردہ کا اتارنا واجب ہے اور تلبیہ کی تجدید کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں کہا: جب کوئی محرم اپنا سر ڈھانپ لے تو اپنے ہاتھ سے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔(التھذیب)

۲۔ حریز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے بھول کر سر پر کپڑا ڈال دیا تو؟ فرمایا: سر سے کپڑا اتار پھینکے! اور تلبیہ کہے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔(ایضاً)

باب ۶

جب کوئی محرم اپنے اوپر سایہ کرے تو اگرچہ مجبور بھی ہو تب بھی اس پر کفارہ لازم ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن محمد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان معصومؑ کی طرف خط ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ محرم کو جب گرمی یا بارش اذیت پہنچائے یا بیمار ہو تو وہ اپنے اوپر سایہ کر سکتا ہے یا نہ؟ اور اگر ایسا کرے تو اس پر فدیہ واجب ہے یا نہ؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ (اس صورت میں) سایہ کرے اور (بکری کا) خون بہا دے انشاء اللہ۔(التھذیب والاستبصار)

۲۔ سعد بن سعد اشعری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا محرم اپنے اوپر سایہ کر سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: آیا کسی تکلیف کی وجہ سے؟ عرض کیا: اسے سورج کی گرمی تکلیف پہنچاتی ہے! فرمایا: اس تکلیف کی وجہ سے سایہ کرے اور فدیہ دے۔(ایضاً)

۳۔ ابراہیم بن ابی محمود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم محمل میں سوار ہے۔ اور اسے دھوپ اور بارش اذیت پہنچاتی ہے۔ آیا وہ سایہ کر کے فدیہ دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: فدیہ کس قدر ہے؟ فرمایا: ایک بکری۔(ایضاً، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اگر عورت احرام کی حالت میں ہو تو اس پر سایہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! عرض کیا: اگر مرد احرام کی حالت میں ہو تو وہ بھی اپنے اوپر سایہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر اسے درد شقیقہ ہو۔ مگر وہ

ہر روز کے عوض ایک مد طعام دے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۴ و ۶۷ از تروک احرام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷ میں) بیان کی جائیں گی۔ اور کفارہ کا یہ ظاہری اختلاف (بکری اور مد) ان میں جمع یوں ہو سکتی ہے کہ محرم کو اختیار ہے یا مد اس صورت میں دیا جائے جب بکری دینے سے عاجز ہو۔

باب ۷

اگر کوئی محرم احرام عمرہ اور احرام حج میں دو بار اپنے اوپر سایہ کرے تو اس پر دو کفارے واجب ہیں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو علی بن راشد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! میں چونکہ گرم مزاج ہوں۔ اس لئے سایہ ہٹانا مجھ پر شاق گزرتا ہے۔ میں سورج کی تپش برداشت نہیں کر سکتا۔ تو؟ فرمایا: سایہ کر اور خون بہا دے! عرض کیا: ایک خون یا دو خون؟ فرمایا: کیا صرف عمرہ کے لئے؟ عرض کیا: ہم عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور (اعمال عمرہ ادا کر کے) محل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے حج کا احرام باندھتے ہیں؟ فرمایا: پھر دو خون بہاؤ (ایک عمرہ کے لئے اور دوسرا حج کے لئے)۔ (التہذیب، کذا فی الفروع)

باب ۸

جب کوئی محرم بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے شکار کے علاوہ کوئی ایسی چیز کھائے جو اس کے لئے حلال نہ تھی یا ایسا لباس پہنے جس کا پہننا جائز نہ تھا۔ تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر عمداً ایسا کرے تو اس پر بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے جو شخص احرام کی حالت میں اپنی بغل کے بال اکھیڑے یا اپنے ناخن کاٹے، یا اپنا سر مونڈے، یا ایسا کپڑا پہنے جو اسے نہیں پہننا چاہیئے تھا یا کوئی ایسی چیز کھائے جو اسے نہیں کھانی چاہیئے تھی۔ اور یہ سب کچھ کرے بھی بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر جان بوجھ کر ایسا کرے تو پھر اس پر بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو

شخص احرام کی حالت میں ایسا کپڑا (مثلاً قمیص) پہنے جو اس کے لئے جائز نہیں تھا۔ تو اگر بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر جان بوجھ کر کرے تو اس پر خون واجب ہے۔ (الفروع)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؓ سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر وہ چیز جس کی وجہ سے تم اپنے حج سے نکل گئے ہو۔ اس کی وجہ سے تم پر جہاں چاہو خون بہانا واجب ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں اور اس سے پہلے باب ۳ و ۳۱ از کفارات صید میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۹

جب کوئی محرم کئی قسم کے (ناجائز) کپڑے پہنے تو ہر قسم کی وجہ سے ایک کفارہ لازم ہوگا۔ اگرچہ اضطرار ہی سے ایسا کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ جب کوئی محرم کئی قسم کے (ناجائز) کپڑے زیب بدن کرنے پر مجبور ہو جائے تو؟ فرمایا: ہر قسم کا فدیہ علیحدہ ہوگا۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

باب ۱۰

جب کوئی محرم بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے اپنے ناخن کاٹ لے، یا زیر بغل بال یا سر کے بال مونڈ ڈالے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو (محرم) شخص بھول چوک سے یا لاعلمی سے اپنا سر منڈوائے یا زیر بغل بال اکھیڑے اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور جو شخص جان بوجھ کر یہ کام کرے اس پر خون (بہانا) واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، کذا فی الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک (محرم) شخص نے ایک انگلی چھوڑ کر باقی سب ناخن کاٹ ڈالے تو؟ فرمایا: کیا بھول کر ایسا کیا ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

۳۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص بھول چوک کر یا لاعلمی کی وجہ سے اپنے ناخن کاٹے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور جو جان بوجھ کر ایسا کرے اس پر ایک خون ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۱ از کفاراتِ صید میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

جب کوئی محرم عمداً دونوں بغلوں کے بال اکھیڑے تو اس پر ایک بکری واجب ہے اور اگر صرف ایک بغل کے اکھیڑے تو پھر صرف تین مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص احرام باندھنے کے بعد (عمداً) دونوں بغلوں کے بال اکھیڑے اس پر ایک خون (بہانا) واجب ہے۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ عبداللہ بن جبلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو محرم اپنی ایک بغل کے بال اکھیڑے وہ تین مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ میں) گزر چکی ہیں اور جن بعض حدیثوں میں صرف ایک بغل کے بال اکھیڑنے پر بکری کا تذکرہ ہے وہ استحباب پر محمول ہیں۔

باب ۱۲

جو کوئی محرم جان بوجھ کر ناخن کاٹے تو ہر ناخن کے عوض ایک مد یا ایک کف طعام واجب ہوگی اور جب یہ تعداد دس تک پہنچ جائے تو پھر ایک بکری لازم ہوگی۔ اور یہی حکم بیس ناخنوں کا ہے اگر ایک ہی نشست میں کاٹے جائیں اور اگر دو نشستوں میں کاٹے جائیں تو پھر دو بکریاں۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں ایک ناخن کاٹا تو؟ فرمایا: اس پر ناخن کے عوض ایک مد طعام کی قیمت واجب ہے۔ یہاں تک کہ دس ناخن کاٹے پس جب دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن کاٹے تو اس پر ایک بکری کا خون واجب ہے۔ عرض کیا: اور اگر اپنے تمام ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن کاٹے تو؟ فرمایا: اگر ایک ہی نشست میں

کاٹے تو وہی ایک بکری اور اگر دو نشستوں میں کاٹے تو پھر دو بکریاں واجب ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)۔

۲۔ حریز نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم نے بھول کر اپنا ایک ناخن کاٹ دیا تو؟ فرمایا: ایک کف طعام صدقہ دے! عرض کیا: اگر دو کاٹے تو؟ فرمایا: دو کف دے۔ عرض کیا: تین کاٹے تو؟ فرمایا: تین کف دے۔ ہر ناخن کے عوض ایک کف۔ یہاں تک کہ نوبت پانچ تک پہنچ جائے کہ پانچ سے دس تک ایک خون (بہانا) ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے استحباب پر محمول کیا ہے ورنہ سابقاً یہ صراحت گزر چکی ہے کہ بھول چوک کی صورت میں کفارہ واجب نہیں ہے۔

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم کے ناخن لمبے ہو جاتے ہیں۔ یا اس کا کوئی ناخن ٹوٹ جاتا ہے اور اسے تکلیف پہنچاتا ہے تو؟ فرمایا: جہاں تک ہو سکے اسے نہ کاٹے۔ اور اگر اسے اذیت پہنچاتا ہو تو پھر اسے کاٹ ڈالے اور ہر ناخن کے عوض مٹھی بھر طعام (کسی مسکین کو) کھلائے۔ (الفقیہ، التہذیب، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی محرم ایک ہی نشست میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے تمام ناخن کاٹ ڈالے تو اس پر ایک خون (بکری) واجب ہے۔ اور اگر دو نشستوں میں ایسا کرے تو پھر اس پر دو خون لازم ہیں۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳

جب کسی محرم کو کوئی مفتی فتویٰ دے کہ وہ ناخن کٹوا سکتا ہے۔ اور وہ ایسا کرے اور اس کا خون نکل آئے تو مفتی پر بکری واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق صیرفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے احرام باندھتے وقت اپنے ناخن کاٹے لیکن اس کی ایک انگلی میں تکلیف تھی اس کا ناخن چھوڑ دیا۔ احرام باندھنے کے بعد ایک شخص نے اسے فتویٰ دیا کہ وہ اب اسے کاٹ دے۔ چنانچہ اسے کاٹتے ہوئے اس کا خون نکل آیا تو؟ فرمایا: جس نے اسے فتویٰ دیا ہے اس پر خون (بہانا) واجب ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص احرام باندھتے وقت اپنے ناخن کاٹنا بھول گیا تو؟ فرمایا: ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دے عرض کیا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے اسے فتویٰ دیا ہے کہ وہ اپنے ناخن کاٹ دے اور پھر احرام باندھ لے؟ فرمایا: اس (مفتی) پر خون بہانا واجب ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۴

جب کوئی محرم عمداً اپنا سر منڈوائے (اگرچہ کسی اذیت کی وجہ سے ہی ہو) تو اس پر ایک بکری کا خون بہانا لازم ہے۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا کہ ہر مسکین کو دو مد یا دس مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا تین دن کے روزے رکھنا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعب بن عجرہ انصاری کے پاس سے گزرے، دیکھا کہ وہ احرام باندھے ہوئے ہیں اور ان کے سر سے جوئیں گر رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: آیا تیرے یہ حشرات تجھے اذیت پہنچاتے ہیں؟ عرض کیا: ہاں! اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (ترجمہ: پس تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو فدیہ کرے خواہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا کوئی بکری ذبح کرے)۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ سر منڈوا دے اور اس پر واجب قرار دیا کہ تین روزے رکھے (یا) چھ مسکینوں کو (ہر مسکین کو دو مد طعام) کھلائے۔ (یا) ایک بکری ذبح کرے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن میں جہاں کہیں "او" (یا) وارد ہوا ہے وہاں آدمی کو اختیار ہے کہ جس شق کو چاہے اختیار کرے۔ اور جہاں کہیں ﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ كَذَا﴾ (جسے یہ نہ دستیاب ہو تو وہ یہ کرے) وارد ہوا ہے کہ وہاں آدمی کو پہلا کام کرنے میں اختیار ہے (وہ دستیاب نہ ہو تو پھر ترتیب کے ساتھ دوسرا کام کرے)۔ (التہذیب، الاستبصار، المقنع، الفروع)

۲۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا فرماتا ہے ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ فرمایا: پس جس (محرم) کو کچھ تکلیف یا درد لاحق ہو جائے اور وہ کام کر گزرے جو تندرست ہونے کی صورت میں اسے نہیں کرنا چاہیئے تھا! تو وہ تین روزے رکھے۔ دس مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور بکری ذبح کرے جس سے خود بھی کھائے (اور

مسکینوں کو بھی) کھلائے۔ یعنی اس پر ان تین کاموں میں سے صرف ایک کام واجب ہے۔ (التہذیب والاستبصار)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (چونکہ بعض روایات میں چھ اور بعض میں دس مسکین وارد ہیں تو جمع اس طرح کی جائے گی کہ) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہے آدمی کو کھانا کھلانے میں اختیار ہے۔ کہ چھ کو اس طرح کھلائے کہ ہر مسکین دو مد۔ یا دس کو پیٹ بھر کر کھلائے۔ (نتیجہ ایک ہی ہے)۔

۳۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کو اثناءِ راہ میں روک دیا جائے اور وہ اپنا قربانی کا جانور (منیٰ) بھیج دے! اور اس کے ذبح ہونے تک اسے سر (کی جوئیں) اذیت پہنچائیں تو (وہ سر منڈوالے) اور اسی جگہ جہاں اسے روکا گیا ہے۔ ایک بکری ذبح کر دے۔ یا (تین دن) روزہ رکھے۔ یا چھ مسکینوں کو صدقہ دے۔ (پھر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) روزہ تین دن ہے۔ اور صدقہ ہر مسکین کے لئے نصف صاع ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں وارد ہے کہ ہر مسکین کو ایک مد کھجور دے اور "نسک" سے مراد بکری ہے (جسے ذبح کرے) اور صرف مسکینوں کو کھلائے۔ (الفقیہ)

باب ۱۵

جب کوئی محرم کسی جوں کو پھینک دے یا مار ڈالے تو اس پر مٹھی بھر طعام لازم ہے۔ جو اسے واپس لوٹانے سے ساقط نہ ہوگا۔ اور اگر اسے اذیت پہنچائے تو پھر کچھ لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم جوں کو اپنے بدن سے جدا کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: اس کی وجہ سے طعام کھلائے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ ابو العلاء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محرم اپنے جسم اور اپنے کپڑوں سے جوں کو الگ نہ کرے اور اگر غلطی سے اسے مار دے تو اس کے عوض مٹھی بھر طعام کھلائے۔ (ایضاً)

۳۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے احرام کی حالت میں اپنے سر کو کھجلا جس کی وجہ سے کئی جوئیں گر پڑیں۔ میں نے ان کو واپس (اپنی جگہ) لوٹانا چاہا تو انہوں (امام علیہ السلام) نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور فرمایا: مٹھی بھر طعام دے دے۔ (التہذیب)

۴۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم نے اپنا سر کھجلا جس کی وجہ سے ایک دو جوئیں گر گئیں تو؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ البتہ دوبارہ ایسا نہ کرے! عرض کیا: وہ کس طرح کھجلے؟ فرمایا: اپنے ناخنوں سے بشرطیکہ خون نہ نکالے۔ اور نہ ہی بالوں کو توڑے۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ اگر جوئیں اسے اذیت پہنچاتی ہوں تو ان کو دور کرنے سے کوئی عقاب نہ ہوگا۔ (اگرچہ مٹھی بھر طعام دینا پڑے گا)۔ نیز اسے بھول چوک پر بھی محمول کیا جا سکتا۔ (پھر تو مٹھی بھر طعام بھی نہیں دینا پڑے گا)۔

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالجارود سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے احرام کی حالت میں سر کھجلا جس کی وجہ سے ایک جوں گر گئی تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ عرض کیا: آپ مجھ پر کیا (کفارہ) مقرر کرتے ہیں؟ فرمایا: ایک جوں کے عوض کیا کفارہ مقرر کروں؟ تم پر کچھ بھی نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے تروک الاحرام (باب ۷۸) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۶

جب کوئی محرم بے مقصد بالوں کو ہاتھ لگائے اور کچھ بال گر جائیں تو اس پر ایک کف طعام لازم ہے۔ اور اگر وضو کرتے ہوئے بھول کر ہاتھ لگائے اور کچھ بال گر جائیں تو تب کچھ لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور (بن حازم) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی محرم ڈاڑھی کو یا سر کو (بے مقصد) ہاتھ لگائے جس سے کچھ بال گر جائیں تو ایک دو مٹھی طعام (کسی مسکین) کو دے دے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حسن بن ہارون بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں احرام کی حالت میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتا ہوں (بے مقصد اس پر بار بار ہاتھ پھیرتا ہوں)۔ جس سے کئی بال گر جاتے ہیں تو؟ فرمایا: جب احرام سے فارغ ہو تو ایک درہم کی کھجوریں خرید کر صدقہ کر دو۔ کیونکہ کھجور کا ایک دانہ ایک بال سے بہتر ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ھیثم بن عروہ تمیمی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اسباغ وضو (کامل وضو) کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی ڈاڑھی سے ایک دو بال گر جاتے ہیں تو؟ فرمایا: اس پر کچھ بھی نہیں ہے (پھر یہ آیت پڑھی): ﴿مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (خدا نے تمہارے لئے دین میں کوئی زحمت نہیں بنائی)۔ (ایضاً)

۴۔ جعفر بن بشیر اور مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ساجی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے ڈاڑھی کو ہاتھ لگایا۔ جس سے ایک دو بال گر گئے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اپنی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاؤں اور اس سے دس بال بھی گر جائیں تو مجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو اس صورت پر محمول کیا کہ جب عمداً ایسا نہ کیا جائے۔

۵۔ لیث مرادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک محرم اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا کہ اس نے عمداً یا خطاءً کچھ بال اکھیڑ ڈالے جو اس کے ہاتھ میں رہ گئے تو؟ فرمایا: اس پر کوئی ضرروزیاں نہیں ہے۔ (ایضاً، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو عذاب وعقاب کی نفی پر محمول کیا ہے کہ جو شخص (اس کا مقررہ کفارہ) ایک کف طعام دے دے تو پھر اسے کوئی ضرروزیاں نہیں ہے۔ نیز عمداً سے مراد یہ ہے کہ ڈاڑھی سے بازی تو عمداً کر رہا تھا مگر بال عمداً نہیں اکھیڑے۔ بلکہ خطاءً اکھیڑے ہیں۔

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی محرم اپنی ڈاڑھی سے بال اکھیڑے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے مسکین کو کھانا کھلائے۔ (الفروع)

باب ۱۷

جب دو محرم آپس میں لڑ پڑیں تو ہر ایک پر ایک خون (بہانا) واجب ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو ہلال رازی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ دو شخصوں نے احرام باندھا ہوا تھا کہ آپس میں لڑ پڑے تو؟ امام علیہ السلام نے (از

راہِ تعجب) فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے بہت ہی برا کیا۔ عرض کیا: اب جبکہ ایسا کیا ہی ہے تو ان پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: ہر ایک پر ایک خون (بکری) ہے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

باب ۱۸

جو شخص حرم کے درختوں میں سے کچھ کاٹے اس پر اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اور جو کسی بڑے درخت کو بیخ و بن سے اکھیڑے اس پر گائے واجب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ پیلو کا درخت حرم میں ہوتا ہے جسے میں کاٹتا ہوں تو؟ فرمایا: تم پر اس کا فدیہ (قیمت) لازم ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ سلیمان بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص مکہ میں پیلو کا درخت کاٹتا ہے تو؟ فرمایا: اس پر لازم ہے کہ اس کی قیمت صدقہ کرے اور مکہ کے درختوں میں سے سوائے کھجور اور پھل فروٹ کے درختوں کے اور کسی درخت کو نہ اکھیڑے۔ (الفقیہ، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود موسیٰ بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کی ہے، فرمایا کہ جب کسی شخص کے گھر میں حرم کے درختوں میں سے کوئی درخت موجود ہو۔ تو اسے اکھیڑا نہ جائے۔ اور اگر اسے اکھیڑنا چاہے تو ایک گائے ذبح کر کے اس کا کفارہ دے جس کا گوشت مسکینوں پر صدقہ کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب وہ درخت بہت بڑا ہو۔

باب ۱۹

جب کوئی محرم اپنا دانت اکھیڑے تو اس پر بکری کا خون بہانا لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود خراسان کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ موسم حج میں ایک مسئلہ درپیش آیا جس کا اصحاب کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اور وہ مسئلہ یہ تھا کہ ایک محرم نے اپنی ڈاڑھ اکھیڑ دی۔ تو امام علیہ السلام کی خدمت میں مسئلہ لکھا گیا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ وہ ایک خون بہائے۔ (التہذیب)

بیماری کی وجہ سے رک جانے یا دشمن کی جانب سے روک دیے جانے کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل دس (۱۰) باب ہیں)

باب ۱

وہ حاجی جسے دشمن کی جانب سے روک دیا جائے محل بننے کے بعد اس کے لئے عورتیں حلال ہو جاتی ہیں اور جو بیماری کی وجہ سے رک جائے اس پر عورتیں حلال نہیں ہوتیں جب تک خود طواف النساء نہ کرے یا کوئی اپنا نائب نہ بنائے اور اس رکنے اور روکے جانے کے جملہ احکام کا بیان۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محصور اور ہے اور مصدود اور؟ (پھر) فرمایا: محصور وہ ہے جو بیماری کی وجہ سے رک جائے اور مصدود وہ ہے جسے مشرک (دشمن) اس طرح روک دیں جس طرح انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا تھا۔ مصدود کے لئے عورتیں حلال ہوتی ہیں۔ جبکہ محصور کے لئے حلال نہیں ہوتیں۔

(الفقیہ، معانی الاخبار، الفروع، التہذیب، المقنع)

۲۔ کتاب المقنع میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ محصور اور مضطر اسی جگہ اپنی قربانی کے جانور ذبح کر دیں گے جہاں مضطر ہوں گے۔ جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے دن ایسا کیا تھا۔ جبکہ مشرکوں نے (آپ کی طرح) آپ کی قربانی کے جانور کو بھی اپنی قربان گاہ کی طرف جانے سے روک دیا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اسے وہیں نحر کر دیا گیا تھا۔ (المقنع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: ایک بار حضرت امام حسین علیہ السلام عمرہ (مفردہ) بجا لانے کی غرض سے (مکہ) روانہ ہوئے اور راستہ میں بیمار ہو گئے۔ جب حضرت امیر علیہ السلام کو اس امر کی اطلاع ملی جبکہ آپ مدینہ میں تشریف فرما تھے۔ تو آپ ان کی خبر گیری کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اور مقام سقیا میں جہاں آپ بیمار تھے اور ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان سے جا ملے۔ فرمایا: بیٹا! کیا تکلیف ہے؟ عرض کیا: سر میں تکلیف ہے؟ حضرت

امیرؑ نے آپ کی قربانی کا اونٹ طلب کیا اور اسے نحر کیا۔ پھر آپ کا سر مونڈا اور ان کو واپس مدینہ لے گئے۔ پس جب آپ اس بیماری سے صحت یاب ہو گئے تو پھر عمرہ بجالائے۔ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب حضرتؑ نے آپ کو تکلیف کی وجہ سے واپس لوٹایا تو آیا ان پر عورتیں حلال ہو گئی تھیں؟ فرمایا: نہ۔ عورتیں اس وقت تک حلال نہیں ہوتیں جب تک آدمی خانہ کعبہ کا طواف (النساء) نہ کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے۔ میں نے عرض کیا: تو پھر جب مشرکوں نے حضرت رسول خداؐ کو واپس کر دیا تھا تو ان پر عورتیں کس طرح حلال ہو گئی تھیں جبکہ آپ نے طواف (النساء) نہیں کیا تھا؟ فرمایا: یہ حصر (جو کہ بیماری وجہ سے ہو) یہ اس (صد) کی مانند نہیں ہے جو دشمن کی جانب سے ہو۔ آنحضرتؐ مصدود تھے اور امام حسینؑ محصور۔ (جن کے احکام جداگانہ ہیں)۔ (التہذیب، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ سے سوال کیا: ایک محرم کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ اب اس کا انجام کیا ہوگا اور اس پر کیا واجب ہے؟ فرمایا: اس پر ہر چیز حلال ہے۔ عرض کیا: عورتیں، سلے ہوئے کپڑے اور خوشبو بھی؟ فرمایا: ہاں ہر وہ چیز حلال ہے جو محرم پر حرام ہوتی ہے! پھر فرمایا: کیا تم تک حضرت امام جعفر صادقؑ کا یہ قول نہیں پہنچا جو وہ (احرام باندھتے وقت کہتے تھے)۔ ﴿حلّنی حین حسبتنی لقدرتک الذی قدرت علی﴾ (جب تو مجھے روک دے تو پھر اپنی قدرتِ کاملہ سے مجھے مُحِل بنا دے)۔ عرض کیا: مجھے بتائیں کہ آیا محصور اور مصدود برابر ہیں؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جو طواف النساء کرنے میں اپنا نائب بنائے اور پھر وہ ادا کر دے۔

۵۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مصدود (جسے دشمن روک دیں) تو جہاں روک دیا جائے وہیں اپنی قربانی کا جانور ذبح کر دے گا اور وہ آدمی واپس لوٹ جائے گا اور عورتوں کے پاس بھی جا سکے گا۔ مگر جو محصور ہو (جو بیماری کی وجہ سے نہ جا سکے) وہ اپنی قربانی (منیٰ) بھیجے گا۔ اور ان سے ایک معین دن کا وعدہ کریگا۔ پس جب اس کی قربانی قربان گاہ تک پہنچ جائے گی (اور ذبح ہو جائے گی) تو یہ اپنی جگہ مُحِل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر یہ شخص مُحِل ہو جائے اور عورتوں کے پاس بھی جائے مگر بعد میں وہ لوگ اس کی رقم واپس لوٹا دیں اور اس کی طرف سے جانور ذبح نہ کریں تو؟ فرمایا: جو کچھ کر چکا اس کی وجہ سے اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور دوبارہ قربانی بھیجے۔ اور عورتوں سے باز رہے۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بیماری کی وجہ سے محصور ہو جائے اگر وہ قربانی ہمراہ لے جا رہا تھا تو اسے بھیج دے اور خود احرام پر باقی رہے۔ یہاں تک کہ قربانی اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے پھر محل ہو جائے۔ اور اس وقت تک عورتوں کے نزدیک نہ جائے جب تک اگلے سال مناسک حج نہ بجالائے۔ یہ سب کچھ حج فریضہ میں ہے۔ اور اگر مستحبی حج ہو تو قربانی کے بعد تمام چیزوں سے محل ہو جائے گا۔ اور اگلے سال چاہے تو حج کرے اور چاہے تو نہ کرے۔ بہرحال واجب نہیں ہے۔ اور وہ جسے دشمن روک دے تو وہ قربانی کا جانور وہیں ذبح کر دے گا اور سر کی تقصیر کر کے محل ہو جائے گا۔ اور اس پر عورتوں سے اجتناب کرنے کی بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ خواہ اس کا حج فریضہ ہو یا سنتی۔ (المقنعہ)

باب ۲

جس شخص کو بیماری مکہ اور مشاعر میں داخل ہونے سے مانع ہو اس پر واجب ہے کہ وہ قربانی کا جانور یا اس کی قیمت (منٰی) بھیج دے اور اپنے ساتھیوں سے اس کے ذبح کرنے یا نحر کرنے کا وقت مقرر کر لے اور جب تک وہ اپنی قربانگاہ جو کہ حاجی کیلئے منٰی اور عمرہ والے کیلئے مکہ ہے) تک نہ پہنچ جائے تب تک وہ محل نہ ہو۔ ہاں جب وہاں پہنچ جائے تو تقصیر کر کے محل ہو جائے اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہے اور عمرہ کی جب قدرت ہو اور اگر وہ اس کی قربانی کو ذبح نہ کریں تو اگلے سال بھیجے گا اور رکے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص بیماری کی وجہ سے حج پر نہ جا سکا۔ اور اپنی قربانی کا جانور بھیج دیا تو؟ فرمایا: وہ اپنے اصحاب سے ایک وقت مقرر کر لے۔ اور اس کا وقت یوم النحر (دس ذی الحجہ) ہے۔ پس جب وہ دن آجائے تو وہ سر کی تقصیر کرے اور اس پر حلق واجب نہیں ہے جب تک دوسرے مناسک نہ بجالائے۔ اور اگر عمرہ (مفردہ) ادا کر رہا تھا کہ رک گیا۔ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ داخل ہونے اور ذبح کے مقررہ وقت کا انتظار کرے۔ پس جب وہ وقت داخل ہو جائے تو یہ تقصیر کر کے محل ہو جائے۔ اور اگر یہ بیماری احرام باندھنے کے بعد اثناءِ راہ میں عارض ہوئی ہے اور وہ واپس لوٹنا چاہے۔ تو لوٹ جائے۔ مگر اونٹ نحر کرے۔ اور اگر عمرہ کر رہا تھا تو تندرست ہونے کے بعد واجباً بجالائے (اگر واجب تھا) اور اگر اس پر حج واجب تھا۔ تو وہ تو فوت ہو گیا۔ تو اگلے سال اس پر حج کی ادائیگی واجب ہوگی۔ اور اگر اس کے ساتھی اس کی رقم واپس کر دیں۔ اور اس کی قربانی نہ کریں۔ جبکہ یہ محل ہو چکا تھا۔ (یہ سمجھ کر کہ انہوں نے قربانی کر دی ہوگی) تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگلے سال قربانی بھیج

دے۔ نیز (محرماتِ احرام سے) رکا رہے۔ فرمایا: ایک بار حضرت امام حسین علیہ السلام عمرہ (مفردہ) کرنے کے لئے مدینہ سے روانہ ہوئے اور راستہ میں بیمار ہو گئے۔ جب حضرت امیر علیہ السلام کو اطلاع ملی جبکہ آپ علیہ السلام مدینہ میں تھے۔ تو آپ علیہ السلام کی تلاش میں پہنچے۔ دیکھا کہ آپ مقام سقیا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ پوچھا: بیٹا کیا تکلیف ہے؟ عرض کیا: سر میں درد ہے! پس جناب امیر علیہ السلام نے ایک اونٹ طلب فرمایا اور اسے وہیں نحر کر دیا اور ان کا سر مونڈ دیا اور واپس مدینہ لے گئے اور جب تکلیف رفع ہو گئی تو پھر عمرہ بجالائے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ زرعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص حج میں بیماری کی وجہ سے راستہ میں رک گیا تو؟ فرمایا: اگر اس کے ہمراہ کچھ آدمی ہوں تو ان کے ساتھ اپنی قربانی (یا اس کی رقم) بھیج دے۔ اور وہ اس وقت محل ہوگا۔ جب قربانی اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے گی جو کہ حج میں منیٰ اور عمرہ میں مکہ ہے۔ اور اپنے ہمراہیوں سے ایک وقت مقرر کر لے۔ پس جب وہ دن آجائے تو وہ وفا کرے (تقصیر کر کے محل ہو جائے) اور اگر وہ اس وعدہ میں اختلاف کریں تو اس کے لئے ضرر رساں نہیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (التہذیب، المقنع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ و ۴ اور باب ۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

جو شخص بیماری کی وجہ سے راہ میں رک جائے اور اپنی قربانی بھی بھیج دے اور پھر اسے افاقہ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ لوگوں کے ساتھ جا ملے اگر ظن غالب ہو کہ حج کو درک کر لے گا۔ پس اگر مناسک کو ادا کر سکا تو فبہا ورنہ عمرہ کر کے محل ہو جائے گا اور اگر حج واجب تھا تو اس کی قضا کرے گا۔ اور اگر فوت ہو گیا تو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ اور یہی حکم اس شخص کا حکم ہے جس کو دشمن روک لے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے راستہ میں رک جائے تو اپنی قربانی بھیج دے۔ پس اس کے بعد اگر اسے افاقہ ہو جائے اور ظن غالب ہو کہ لوگوں کے ساتھ مناسک کو درک کرے گا تو پھر چلا جائے۔ پس اگر قربانی کرنے سے پہلے مکہ پہنچ جائے تو تمام مناسک سے فارغ ہونے تک اپنے احرام پر قائم رہے۔ اور اپنی قربانی کرے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اس وقت مکہ پہنچے جبکہ اس کی قربانی کی جا چکی ہو۔ تو اس کو اگلے سال حج اور عمرہ کرنا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر وہ مکہ پہنچنے سے پہلے احرام کی حالت میں مر جائے تو؟ فرمایا: اگر اس کے ذمہ حجۃ الاسلام (فرضی حج) تھا

تو اسے کرایا جائے گا۔ اور اگر عمرہ تھا تو وہ بھی کرایا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ فضل بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک حاجی کو ایک شخص سے سابقہ پڑ گیا۔ اور عرفہ کے دن اس نے عرفات جانے سے پہلے اسے پکڑ لیا۔ اور مکہ میں قید کر دیا۔ اور جب قربانی کا دن ہوا تو اسے چھوڑ دیا۔ اب وہ کیا کرے؟ فرمایا: وہ جائے اور جا کر مزدلفہ میں وقوف کرے۔ پھر منیٰ آ جائے اور وہاں رمی جمرات کرے اور قربانی کا جانور ذبح کرے اور سر منڈوائے۔ اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ عرض کیا: اور اگر اسے اس وقت رہا کیا جائے جب لوگ منیٰ سے واپس آ رہے ہوں تو؟ فرمایا: یہ حج سے رک گیا ہے۔ اگر حج تمتع کر رہا تھا تو خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔ اور سر مونڈوائے اور بکری ذبح کرے۔ اور اگر حج افراد کر رہا تھا تو اس پر نہ ذبح ہے اور نہ کچھ اور۔ (ایضاً)

باب ۴

جو شخص حج قرآن کر رہا تھا۔ اور پھر بیماری کی وجہ سے رک گیا۔ تو وہ اگلے سال حج قرآن ہی کرے گا۔ اور یہی حکم حج تمتع اور حج افراد کا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور رفاعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر حج قرآن کرنے والا بیماری کی وجہ سے رک جائے۔ اور اس نے احرام باندھتے وقت شرط کر لی تھی کہ ﴿اللّٰھم حلنی حیث حبستنی﴾ تو اپنی قربانی کا جانور (منیٰ) بھیج دے۔ عرض کیا: تو کیا اگلے سال حج تمتع کرے؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ وہی حج کرے جو اس سال نہیں کرے گا۔ (التہذیب، کذا فی الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۲ و ۳ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵

جو شخص بیماری کی وجہ سے راستہ میں رک جائے اور وہ اپنی قربانی بھیج دے مگر اس کا سر اسے اذیت پہنچائے (اس کی جوئیں وغیرہ) تو اس کے لئے سر منڈوانا اور کفارہ دینا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رک جائے اور قربانی کا جانور بھیج دے۔ پھر اس جانور کی قربانی سے پہلے اس کا سر اسے

اذیت پہنچائے اور وہ سر منڈوا دے تو (بطور کفارہ) وہ وہیں ایک جانور ذبح کرے۔ یا (تین) روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (التہذیب)

۲۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رک جائے۔ اور اپنی قربانی بھیج دے۔ اور اس کی قربانی سے پہلے اس کا سر اسے اذیت پہنچائے۔ تو وہ (کفارہ کے طور پر) اسی جگہ ایک بکری ذبح کرے۔ یا روزہ رکھے۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور روزہ تین دن ہے اور صدقہ ہر مسکین کے لئے نصف صاع ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ اور اس سے قبل باب ۱۴ از بقیہ کفارات میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

جو بیماری کی وجہ سے یا دشمن کی وجہ سے حج سے رُک جائے تو وہ جلدی اپنے آپ کو محل کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حمران سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیبیہ کے مقام پر مشرکوں نے روک دیا تو آپ لوگ اسی وقت تقصیر کر کے اور اونٹ نحر کر کے محل ہو گئے اور واپس لوٹ گئے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بیماری یا دشمن کی وجہ سے مجبور ہو جائیں وہ اپنے اونٹ وہیں نحر کر سکتے ہیں جہاں رک جائیں۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۷

جو شخص بیماری کی وجہ سے رک جائے اور اسے قربانی یا اس کی قیمت نہ مل سکے تو اس پر اس کا بدل روزہ رکھنا واجب ہے۔ اور محل ہو جائے اور اگر قربانی ہانک کر لے جائے تو کافی ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رک جائے اور قربانی کا جانور ہمراہ نہ لے جائے تو؟ فرمایا: وہیں عمل کرے اور لوٹ جائے۔ عرض کیا گیا: اگر قربانی نہ مل سکے تو؟ فرمایا: روزہ رکھے۔ (الفقیہ، کذا فی الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک حاجی قربانی کا جانور ہمراہ لے کر جا رہا تھا۔ کہ بیماری کی وجہ سے رک گیا تو؟ فرمایا: اپنی قربانی بھیج دے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

جو اپنے احرام میں یہ شرط مقرر کرے کہ جس وقت جہاں اسے خدا روکے گا وہیں وہ محل ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد وہ بیماری یا دشمن کی وجہ سے رک جائے تو اس سے اگلے سال حج کی ادائیگی ساقط نہ ہوگی بلکہ اس پر حج و عمرہ کی قضا واجب ہوگی اگرچہ بغیر شرط کے بھی محل ہو جائے گا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک محرم کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ اب اس کا کیا بنے گا؟ اور اس پر کیا ہے؟ فرمایا: اس کے لئے ہر چیز حلال ہے (وہ محل ہو جائے گا)۔ عرض کیا: عورتیں، کپڑے اور خوشبو سب حلال ہے؟ فرمایا: ہاں ہر وہ چیز حلال ہے جو احرام کی وجہ سے اس پر حرام ہوئی تھی۔ پھر فرمایا: کیا تم تک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ قول نہیں پہنچا جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے: ﴿حلّنی حیث حبستنی لقدرک الذی قدرت علیّ﴾ میں نے عرض کیا: اصلحک اللہ! آپؑ اس کی حج کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: ضروری ہے کہ آئندہ سال بجا لائے! عرض کیا: کیا وہ شخص جو بیماری کی وجہ سے رک جائے اور جو دشمن کی وجہ سے روک دیا جائے دونوں (حکم میں) برابر ہیں؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا: مجھے بتائیں کہ جب مشرکوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا تھا تو آیا انہوں نے اپنے اس عمرہ کی قضا کی تھی؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ اس کے بعد عمرہ ادا کیا تھا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حج تمتع میں شرط مقرر کرتا ہے۔ (کہ جہاں رک گیا وہاں محل ہو جائے گا)۔ پھر وہ بیماری کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ آیا اس کے لئے مجزی ہے کہ آئندہ سال حج نہ کرے۔ فرمایا: وہ آئندہ سال حج کرے گا! (فرمایا) اور (عام) حاجی کا حکم بھی یہی ہے کہ جب بیماری کی وجہ سے رک جائے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حمزہ بن حمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر

۸۔ صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص (احرام باندھتے وقت) یہ کہے: ﴿حلّنی حیث حبستنی﴾ تو؟ فرمایا: وہ جہاں بھی رک جائے وہ محل ہو جائے گا! اور اگر یہ نہ بھی کہے تو بھی محل ہو جائے گا۔ مگر یہ شرط اس سے آئندہ سال حج کرنے کو ساقط نہیں کرے گی۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ اور اس سے پہلے باب ۲۴ از احرام میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۹

جو شخص حج پر نہ جاسکے اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنی قربانی یا اس کی قیمت بھیج دے اور پھر اپنے ساتھیوں سے اس جانور کے اشعار یا تقلید کرنے کا وقت مقرر کر لے۔ اس کے بعد ان چیزوں سے اجتناب کرے جن سے محرم کرتا ہے اور تلبیہ نہ کہے پھر قربانی والے دن محل ہو جائے۔ اور ان سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے طواف بھی کریں۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے (جو بیماری کی وجہ سے حج پر نہ جاسکا) کچھ لوگوں کے ہمراہ اپنی قربانی بھیج دی اور ان سے ایک دن مقرر کر لیا کہ وہ اس دن اس کی تقلید کریں گے اور فلاں دن اسے نحر کریں گے تو؟ فرمایا: وعدہ والے دن سے لے کر قربانی کے اپنے قربان گاہ تک پہنچنے تک اس پر وہ کچھ حرام ہوگا جو محرم پر حرام ہوتا ہے۔ عرض کیا: اگر وہ لوگ چلنے میں سُست روی سے کام لیں اور بروقت قربانی نہ کرسکیں تو آیا اس پر وعدہ والے دن محل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے؟ فرمایا: نہ۔ وہ بے شک وعدہ والے دن محل ہو جائے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اور ابن عباسؓ مدینہ سے اپنی قربانیاں بھیجا کرتے تھے جو (منٰی میں) نحر کی جاتی تھیں۔ (دوسرے نسخہ کے مطابق پھر سلے ہوئے کپڑے اتار دیتے تھے)۔ اور اگر آفاق و اطراف سے بھیجتے تھے تو اپنے ساتھیوں سے ان کی تقلید اور اشعار کرنے کا دن مقرر کر لیتے تھے۔ اور پھر وہ اس دن سے لے کر نحر والے دن تک ہر اس چیز سے اجتناب کرتے تھے جن سے محرم کرتا ہے۔ مگر وہ تلبیہ نہیں کرتے تھے کیونکہ تلبیہ صرف وہ شخص کرسکتا ہے جو خود حج و عمرہ پر جائے۔ (التہذیب)

۳۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مستحبی قربانی بھیجتا

ہے تو؟ فرمایا: وہ اپنے ساتھیوں سے اس کی تقلید کا خاص دن مقرر کرے۔ پس جب اس دن کی وہ گھڑی آئے تو وہ ان سب چیزوں سے قربانی کے دن تک اجتناب کرے جن سے محرم کرتا ہے پس جب قربانی والا دن آ جائے تو وہ کافی ہے۔ کیونکہ جب مشرکوں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو حدیبیہ والے دن روک دیا تھا تو آنحضرت ﷺ ایک اونٹ نحر کرکے واپس مدینہ چلے گئے تھے۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آیا تم اس بات پر قادر نہیں ہو کہ جب تمہارا بھائی حج پر جا رہا ہو تو تم قربانی کے پیسے اس کے حوالہ کردو اور اس سے کہو وہ تمہاری طرف سے طواف کے سات چکر لگائے اور تمہاری طرف سے وہ قربانی کردے۔ پس جب عرفہ کا دن ہو تو تم تیاری کرکے مسجد میں چلے جاؤ۔ اور غروب آفتاب تک برابر دعا و پکار کرتے رہو۔ (الفقیہ)

باب ۱۰

جو شخص مستحبی قربانی بھیجے اور پھر (اشعار و تقلید کے وعدہ والے دن) سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک گائے کفارہ میں ذبح کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہارون بن خارجہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ابو مراد نے (اپنے ساتھی کے ہمراہ) ایک اونٹ بھیجا۔ اور اس سے وعدہ کیا کہ فلاں فلاں دن وہ اس کا اشعار یا تقلید کرے! میں نے اس سے کہا کہ (اس وقت کے بعد) تمہیں سلے ہوئے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں! تو انہوں نے (یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے) مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ جو بمقام حیرہ قیام پذیر تھے۔ تو میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابو مراد نے اس طرح کیا ہے۔ اور وہ اس وقت ابو جعفر (دوانقی) کی وجہ سے کپڑے نہیں اتار سکتا تو؟ فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ کپڑے پہنے اور ان کی وجہ سے قربانی والے دن (کفارہ میں) ایک گائے ذبح کرے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ بات استحباب پر محمول ہے۔ کیونکہ جب حقیقی احرام والا اگر کپڑا پہنے تو اس پر گائے واجب نہیں ہوتی۔ تا چہ رسد بہ مجازی احرام باندھنے والے تک۔

مقدماتِ طواف کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل سنتالیس (۴۷) باب ہیں)

باب ۱

جو شخص حرم کے اندر داخل ہونا چاہے اس کے لئے مستحب ہے کہ غسل کرے اور اپنے جوتے اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر پاؤں ننگے چلتے ہوئے داخل ہو اگرچہ الگ ساعت کے لئے ہی سہی۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر (حج میں) مَیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا دومیل تھا۔ جب آپ علیہ السلام حرم کے قریب پہنچے تو سواری سے اتر آئے اور غسل کیا۔ اور اپنے دونوں جوتے اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ لئے۔ پھر پاؤں ننگے حرم میں داخل ہوئے۔ اور میں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ علیہ السلام نے کیا تھا۔ امامؑ نے فرمایا: اے ابان! جو شخص خدا کے لئے تواضع و فروتنی کرتے ہوئے اس طرح کرے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے تو خداوند عالم اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے لئے ایک لاکھ درجے بناتا (بلند فرماتا) ہے۔ اور اس کی ایک لاکھ حاجتیں برلاتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، المحاسن)

۲۔ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان (سفر حج میں) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا دومیل تھا۔ جب امام علیہ السلام حرم کے قریب پہنچے تو (اتر کر) غسل کیا اور اپنے جوتے اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر (پاؤں ننگے حرم کے اندر داخل ہوئے) اور ایک ساعت تک پیدل چلتے رہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱، باب ۱ از اغسالِ مسنونہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲ و ۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

اس غسل کو حرم میں داخل ہونے پر مقدم اور مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو جائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ذریح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سوال کیا کہ دخولِ حرم کا غسل داخل ہونے سے پہلے ہے یا اس کے بعد؟ فرمایا: جس طرح بھی کرلو کوئی ضرر نہیں ہے۔ اگر مکہ میں (پہنچ کر) کرلو تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر مکہ میں اترنے کے بعد اپنے گھر میں بھی کرلو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حرم تک پہنچو انشاء اللہ تو داخل ہوتے وقت غسل کرو۔ اور اگر اس سے پہلے چاہو تو بئر میمون کے پاس یا مقام فخ سے غسل کرلو۔ یا پھر مکہ (پہنچ کر) اپنی قیام گاہ پر کرلو۔ (ایضاً)

باب ۳

مرد اور عورت کے لئے حرم کے اندر داخل ہوتے وقت اذخر نامی گھاس کا چبانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حرم کے اندر داخل ہونے لگو تو کچھ اذخر لو اور اسے چباؤ۔ (الفروع)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض اصحاب سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ اس لئے مستحب ہے کہ اس سے منہ خوشبودار ہو جائے۔ اور حجر اسود کو بوسہ دینے کے قابل ہو جائے۔

۲۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب حرم میں داخل ہو تو کچھ اذخر لے کر اسے چباؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ آنجناب علیہ السلام جناب ام فروہ کو ایسا کرنے کے لئے کہتے تھے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۴

جو شخص (حج کے لئے) مدینہ کی طرف سے آئے اس کے لئے مکہ کی بلند جانب (عقبۃ المدینین) سے داخل ہونا اور اس کی پست جانب (ذی طویٰ) سے نکلنا مستحب ہے۔ اور حج تمتع کرنے والا مکہ کے گھر دیکھتے ہی تلبیہ قطع کر دے۔ اور سوائے مستثنیٰ صورتوں کے احرام کے بغیر مکہ میں داخلہ حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حج کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی بلند جانب یعنی عقبۃ المدینین سے داخل ہوئے اور اس کی پست جانب یعنی ذی طویٰ سے نکلے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں تو مکہ میں کس طرف سے داخل ہوں؟ فرمایا: اس کی بلند جانب سے داخل ہو۔ اور جب اس سے نکلنے لگو تو اس کی پست جانب سے نکلو۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ جناب ابن ادریس حلی کتاب المشیخہ للحسن بن محبوب کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (حج کے لئے مدینہ سے) نکلے تو ذی القعدہ کے چار دن باقی تھے اور جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے۔ اور آپ مکہ کی بلند جانب یعنی عقبۃ المدینین سے داخل ہوئے اور اس کی پست جانب (ذی طویٰ) سے نکلے۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ از اقسام حج اور باب ۴۳ و ۵۰ از احرام میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵

مکہ میں داخل ہونے کے لئے مستحب ہے کہ مقام فخ یا بئر میمون یا بئر عبد الصمد سے غسل کیا جائے اور پاؤں ننگے پیدل چلتے ہوئے داخل ہوا جائے۔ اور پہلے اپنی قیام گاہ پر جایا جائے اور اس کے بعد طواف کیا جائے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

نے ہمیں حکم دیا کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام فخ سے غسل کریں۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ عجلان بن صالح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بئر میمون یا بئر عبدالصمد پر پہنچو تو (دخولِ مکہ) کے لئے غسل کرو۔ اور اپنے جوتے اتار لو۔ اور سکینہ و وقار کے ساتھ پیدل چلو۔(ایضاً)

۳۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ﴿اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ لہٰذا بندہ کو چاہیئے کہ جب وہ مکہ میں داخل ہو تو پاک و صاف ہو۔ اپنا پسینہ اور میل کچیل دھو چکا ہو اور پاک و پاکیزہ ہو چکا ہو۔(ایضاً)

۴۔ طلحہ بن زید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام جب مکہ پہنچتے تھے تو پہلے اپنی اقامت گاہ پر تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کے بعد طواف کرتے تھے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس غسل کے استحباب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (ج ا، باب ا از اغسالِ مسنونہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

جو شخص مکہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرے اور پھر سو جائے تو اس سے غسل ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے۔ اور وضو مجزی نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص مکہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرتا ہے۔ پھر داخل ہونے سے پہلے سو جاتا ہے۔ اب اٹھ کر صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ یا غسل کا اعادہ کرے؟ فرمایا: وضو سے داخل ہونا مجزی نہیں ہے۔ (یعنی غسل کا اعادہ کرے)۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ علی بن ابوحمزہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اگر تم مکہ میں غسل کرو۔ اور طواف کرنے سے پہلو سو جاؤ۔ تو غسل کا اعادہ کرو۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مطلب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

مکہ میں سکینہ و وقار کے ساتھ تکبر سے خالی عجز و انکساری کے ساتھ اور بوسیدہ کپڑے پہن کر داخل ہونا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اس (مکہ) میں سکینہ و وقار سے داخل ہوگا۔ خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا! عرض کیا: کس طرح سکینہ کے ساتھ داخل ہو؟ فرمایا: تکبر و تجبر کے بغیر یعنی تواضع اور انکساری کے ساتھ داخل ہو۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ احمد بن ابو عبداللہ البرقیؒ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دیکھو تم میں سے جب کوئی شخص وادیٔ مکہ میں داخل ہو۔ تو اپنے بوسیدہ کپڑے یا پھٹے پرانے کپڑے پہن کر داخل ہو۔ کیونکہ جو شخص بھی اس طرح وادیٔ مکہ میں داخل ہو کہ اس کے دل میں تکبر نہ ہو (بلکہ تواضع ہو) تو خدا اسے بخش دے گا۔ (المحاسن)

۳۔ ابو حمزہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص سکینہ و آرام کے ساتھ مکہ میں داخل ہو تو خدا اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ میں اور اس سے قبل باب ۴۳ از وجوب حج میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

مسجد الحرام میں پاؤں ننگے خشوع و خضوع اور سکینہ و وقار کے ساتھ داخل ہونا۔ اور دروازۂ مسجد پر۔ اور اس میں داخل ہوتے وقت اور کعبہ کے سامنے آنے پر منقولہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب مسجد الحرام میں داخل ہو تو خشوع و خضوع اور سکینہ و وقار کے ساتھ داخل ہو۔ اور فرمایا: جو شخص خشوع کے ساتھ اس میں داخل ہوگا تو خدا اسے بخش دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے عرض کیا: خشوع کیا ہے؟ فرمایا: سکینہ و وقار!۔ ہاں تکبر کے ساتھ داخل نہ ہونا۔ اور جب مسجد کے دروازہ پر پہنچو تو ٹھہر جاؤ اور یہ دعا پڑھو: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ، بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مِنَ اللّٰهِ وَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ السَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ (خَلِیْلِ اللّٰهِ) وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴾۔ اور جب مسجد میں داخل ہو تو دونوں ہاتھ بلند کرے اور روبقبلہ ہو کر یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا فِیْ اَوَّلِ مَنَاسِکِیْ اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَ اَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا بَیْتُکَ الْحَرَامُ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَ مُبَارَکًا وَ هُدًی لِلْعَالَمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ، وَ الْبَلَدُ بَلَدُکَ، وَ الْبَیْتُ بَیْتُکَ، جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ، وَ اَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُطِیْعًا لِاَمْرِکَ، رَاضِیًا بِقَدَرِکَ، اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ، اَلْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، وَ اسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَ مَرْضَاتِکَ﴾۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مسجد الحرام کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھو: ﴿بسم اللّٰه و باللّٰه و من اللّٰه و ماشاء اللّٰه و علی ملة رسول اللّٰه ﷺ و خیر الاسماء للّٰه و الحمد للّٰه، والسلام علی رسول اللّٰه، السلام علی محمد بن عبد اللّٰه، السلام علیک ایها النبی و رحمة اللّٰه و برکاته، السلام علی انبیاء اللّٰه و رسله، السلام علی ابراهیم خلیل الرحمن، السلام علی المرسلین، والحمد للّٰه رب العالمین، السلام علینا و علی عباد اللّٰه الصالحین، اللّٰهم صل علی محمد و آل محمد، و بارک علی محمد و آل محمد، وارحم محمداً و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید، اللّٰهم صل علی محمد و آل محمد عبدک و رسولک، و علی ابراهیم خلیلک، و علی انبیائک و رسلک، و سلم علیهم، و سلام علی المرسلین، و الحمد للّٰه رب العالمین، اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتک، و استعملنی فی طاعتک و مرضاتک، واحفظنی بحفظ الایمان ابدا ما ابقیتنی جل ثناء وجهک، الحمد للّٰه الذی جعلنی من وفده و زواره، وجعلنی ممّن یعمّر مساجده، وجعلنی ممن یناجیه، اللّٰهم انّی عبدک و زائرک فی بیتک، و علی کل مأتی حقّ لمن أتاه و زاره، و أنت خیر مأتی و أکرم مزور، فاسئلک یا اللّٰه یا رحمن، و بأنّک انت اللّٰه لا اله الاّ أنت، وحدک لا شریک لک، و بأنک واحد أحد صمد، لم تلد و لم تولد، ولم یکن لک کفواً احد، و أن محمّداً ﷺ عبدک و رسولک، و علی أهل بیته یا جواد یا کریم، یا ماجد یا جبّار یا کریم، اسئلک ان تجعل تحفتک ایّای بزیارتی ایّاک

اول شيء تعطيني فكاك رقبتي من النّار، اللّهم فك رقبتي من النار [تقولها ثلاثًا] و أوسع عليّ من رزقك الحلال الطيّب، و ادرء عنّي شرّ شياطين الانس و الجن، و شرّ فسقة العرب و العجم﴾۔ (ایضاً)

باب ۹

مسجد الحرام میں بنی شیبہ کے دروازہ سے داخل ہونا اور طواف کرنے اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت مسواک کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ''مازمین'' کی حدیث میں فرمایا کہ یہ وہ موضع ہے جہاں بتوں کی پرستش کی گئی اور یہیں سے وہ پتھر اٹھایا گیا جس سے وہ ''ھبل'' نامی بت بنایا گیا جسے حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے کاندھوں پر چڑھ کر گرایا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے حکم سے اسے بنی شیبہ کے دروازہ کے پاس دفن کیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے اس مسجد میں اس دروازہ سے داخل ہونا سنت قرار دیا گیا۔ (الفقیہ، علل الشرائع)

۲۔ قبل ازیں باب الطہارت (ج ۱ باب ۱ از مسواک) میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں وارد ہے کہ ایک بار کعبہ نے بارگاہِ خداوندی میں اس اذیت کی شکایت کی جو اسے مشرکوں کے سانسوں سے ہوتی ہے تو خدا نے اسے وحی فرمائی کہ میں ان کے عوض تجھے ایسی قوم دوں گا جو درختوں کی شاخوں سے مسواک کریں گے۔ چنانچہ جب خداوند عالم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مبعوث برسالت فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ ان کو مسواک اور خلال کرنے کا پیغام بھیجا۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲ از اقسام حج میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۰

خانۂ کعبہ پر چادر چڑھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام (بن داؤد علیہ السلام) نے جنوں، انسانوں، پرندوں اور ہواؤں کے ساتھ حج کیا اور خانۂ کعبہ پر

قباطی چادر چڑھائی۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ نیز فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ پر چادر چڑھائی۔ (الفقیہ)

۳۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جناب آدم علیہ السلام نے اس گھر (خانۂ کعبہ) کو بنایا اور اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور سب سے پہلے اس پر بالوں کی (بنی ہوئی) چادر چڑھائی۔ اور سب سے پہلے اس کا حج کیا۔ پھر آدم علیہ السلام کے بعد "تبع" نے اس پر چمڑے کی چادر چڑھائی پھر جناب ابراہیم علیہ السلام نے اس پر چٹائی کی چادر چڑھائی اور جس نے سب سے پہلے اس پر کپڑے کی چادر چڑھائی وہ جناب سلیمان علیہ السلام تھے۔ جنہوں نے قباطی چادر چڑھائی۔ (ایضاً)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود ابوالبختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام (جن دنوں کوفہ میں تھے) ہر سال عراق سے خانہ کعبہ کے لئے چادر بھیجتے تھے۔
(قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

(خدانخواستہ) اگر خانۂ کعبہ گر جائے تو اس کا از سر نو بنانا واجب ہے اور اس کے بنانے کی کیفیت؟

(اس باب میں کل سولہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی بارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوخدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے حجر اسود کو جنت سے نازل کیا اور اس وقت یہ گھر سفید رنگ کے موتی کے مانند تھا۔ جسے خدا نے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ مگر اس کی بنیاد باقی رہ گئی۔ پس خدا نے جناب خلیل و اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ وہ اس گھر کی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کریں۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

۲۔ محمد بن اسحاق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و طاہرین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ جناب آدمؑ و حواؑ پر اتریں اور ان کو میرے گھر کی بنیادوں سے دور رکھیں۔ اور میرے گھر کی بنیادوں کو میرے فرشتوں اور پھر اولادِ آدمؑ کے لئے بلند کریں۔ چنانچہ جناب جبرئیل علیہ السلام نے اس طرح اس کی بنیادوں کو بلند کیا کہ ایک پتھر صفا سے لیا اور دوسرا مروہ سے، تیسرا پتھر طور سینا سے لیا اور چوتھا جبل السلام سے جو کہ کوفہ کے اس طرف ہے۔ خدا نے جبرئیل علیہ السلام کو وحی کی کہ اس کو بنا اور اسے مکمل کر۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے خدا کے حکم سے یہ چاروں پتھر اپنے پر سے توڑے اور ان کو اس گھر کی ان بنیادوں پر رکھا جہاں

خدائے جبار نے حکم دیا اور ان پر نشانات لگا دے۔ پھر خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اسے بناؤ اور کوہِ ابوقبیس کے پتھروں سے اسے مکمل کرو۔ اور اس کے لئے دو دروازے بناؤ، ایک شرقی، دوسرا غربی۔ فرمایا: پس جبرئیلؑ نے اسے مکمل کیا۔ اور جب وہ اس کی تعمیر و تکمیل سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے اس کے اردگرد طواف کیا۔ پس جب جناب آدمؑ وحواؑ نے فرشتوں کو اس کا طواف کرتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی اس کے قریب گئے اور اس کے اردگرد سات چکر لگائے۔ پھر خورد و نوش کی چیزوں کی تلاش میں نکل پڑے۔ (الفروع، علل الشرائع)

۳۔ مکتوم بن عبد المؤمن حرانی حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ حج کریں اور اسماعیل کو بھی کرائیں۔ چنانچہ دونوں نے حج کیا۔ فرمایا: جب دوسرا سال ہوا تو خدا نے جناب ابراہیمؑ کو حج کرنے اور کعبہ بنانے کا حکم دیا۔ تو جناب اسماعیلؑ نے کچھ پتھرا کھٹے کر کے وسط کعبہ میں ڈال دے۔ پس جب خدا نے اس کی تعمیر کا حکم دیا تو جناب ابراہیمؑ آئے اور فرمایا: بیٹا! خدا نے ہمیں کعبہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ جب اسے کھولا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا ایک ہی پتھر ہے۔ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اس پر اس کی بنا رکھو۔ اور خدا نے (ان کی مدد کے لئے) چار فرشتے نازل کئے جو پتھرا کھٹے کرتے تھے۔ پس جناب ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام پتھر رکھتے تھے۔ اور فرشتے پھر پکڑواتے تھے۔ یہاں تک کہ بارہ ہاتھ کا کوٹھا مکمل ہو گیا۔ اور انہوں نے اس کے دو دروازے رکھے ایک داخل ہونے کے لئے اور دوسرا نکلنے کے لئے۔ اور اس کے دروازہ پر لوہے کے چوکھٹ اور کچھ بے خار درخت کی لکڑیاں ڈال دیں۔ فرمایا: پہلے کعبہ ننگا ہوتا تھا۔ پس اس کی تعمیر کے بعد جناب ابراہیمؑ تو واپس چلے گئے مگر اسماعیلؑ وہیں مقیم رہے۔ ایک دن ان کی بیوی نے جو بڑی زیرک و عقلمند تھیں ان سے کہا: آپ اس کے دونوں دروازوں پر پردے کیوں نہیں لٹکا دیتے۔ انہوں نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے بارہ ہاتھ کے دو پردے دروازوں پر لٹکا دیئے۔ جو انہیں بڑے اچھے لگے۔ پھر اس محترمہ نے کہا: میں پورے کعبہ کے لئے کیوں نہ کپڑے بناؤں جو اسے ڈھانپ لیں۔ کیونکہ پتھر بھدے ہیں۔ جناب اسماعیلؑ نے فرمایا: ہاں۔ پس انہوں نے بڑی عجلت کے ساتھ بہت سی اون اپنی قوم کی عورتوں کے پاس بھیج دی۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ یہ جو بعض عورتیں دوسری بعض کے لئے سوت کاتتی ہیں یہ رسم وہیں سے جاری ہوئی ہے۔ پس جب بھی کوئی ٹکڑا تیار ہو جاتا وہ اسے کعبہ پر لٹکا دیتیں۔ پس موسم حج آ گیا۔ مگر کعبہ کا ایک کنارہ باقی رہ گیا۔ تو انہوں نے جناب اسماعیلؑ سے کہا کہ ایک جگہ کا کیا کیا جائے؟ بالآخر انہوں نے اسے چمڑے کے ٹکڑے سے ڈھانپ دیا۔ پس جب اس سال عرب حج کرنے آئے اور کعبہ کی یہ حالت دیکھی تو ان کو یہ بات بہت پسند آئی۔ اور کہا کہ کعبہ کے اس آباد کرنے والے کو کچھ ہدیہ پیش کرنا چاہیئے۔ اسی

وجہ سے تحفہ کی رسم چل نکلی۔ پس عرب کا ہر ہر قبیلہ (حسب توفیق) کوئی چاندی اور کوئی اور کوئی چیز اٹھا کر لایا۔ یہاں تک کہ بہت سی چیزیں جمع ہو گئیں۔ بعد ازاں وہاں سے وہ چمڑا اتار لیا گیا۔ اور کعبہ کی پوشش مکمل ہوگئی۔ اس وقت کعبہ پر چھت نہ تھی۔ پس جناب اسماعیل علیہ السلام نے اس پر کچھ ستون رکھ دیئے۔ اور ان پر کھجور کی شاخیں ڈال کر چھت ڈال دی۔ اور مٹی سے لیپ دی۔ پس جب عرب دوسرے سال آئے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کی نئی ہیئت دیکھ کر اور زیادہ خوش ہوئے اور کہا اس کے عامل کے لئے کچھ مزید تحائف پیش کرنے چاہئیں چنانچہ اگلے سال وہ قربانی کے جانور لائے۔ جناب اسماعیل علیہ السلام نے سوچا کہ وہ انہیں کیا کریں۔ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ ذبح کر کے حاجیوں کو کھلائیں۔ الحدیث۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

۴۔ ابن فضال بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے حسن بن جہم سے فرمایا: تمہارے نزدیک سکینہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک خوشبودار ہوا ہے۔ جو جنت سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے۔ اور یہی وہ سکینہ ہے جو جناب ابراہیم علیہ السلام پر اتری تھی جب انہوں نے خانۂ کعبہ بنانا چاہا تھا تو اسی پر اس کی بنیاد رکھی تھی۔ (الفروع، الفقیہ)

۵۔ سعید بن جناح چند مخصوص اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (ابتداء میں) کعبہ مکمل نو (۹) ہاتھ (بلند) تھا۔ اور اس کے دو دروازے تھے۔ جب عبداللہ بن زبیر نے اسے بنایا تو اس نے اسے اٹھارہ ہاتھ بلند کر دیا۔ اور حجاج نے جب اسے گرایا اور خود بنایا تو ستائیس ہاتھ (بلند) کر دیا۔ (الفروع)

۶۔ سعید بن عبداللہ اعرج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جاہلیت کے دور میں قوم قریش نے خانۂ کعبہ کو گرا دیا اور جب اسے از سرِ نو تعمیر کرنا چاہا تو ان کے دلوں میں رعب پڑ گیا۔ (ڈر گئے) یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنا پاکیزہ ترین مال لائے۔ اور وہ مال ہرگز نہ لائے جو اس نے قطع رحمی یا حرام طریقہ سے کمایا ہے۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اب ان کا وہ رعب اور ڈر ختم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے خانہ کعبہ بنا ڈالا۔ مگر جب حجر اسود رکھنے کی نوبت آئی تو ان میں جھگڑا پیدا ہو گیا کہ اسے کون رکھے؟ قریب تھا کہ اس کی وجہ سے ان میں جنگ و جدال شروع ہو جائے (بڑے غور و فکر کے بعد یہ طے ہوا کہ) جو شخص مسجد کے دروازہ سے داخل ہوگا اسے حکم بنایا جائے گا۔ اور اس کے فیصلہ کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے (انہوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا اور) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک چادر بچھا دی جائے اور اس پر حجر اسود کو رکھ دیا جائے اور پھر تمام قبائل اسے ادھر اُدھر سے پکڑ کر بلند کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اور خدا نے ان کو اس شرف سے مخصوص کیا۔

(مخفی نہ رہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کے مبعوث برسالت ہونے سے تیس سال پہلے کا واقعہ ہے)۔

(الفروع، الفقیہ)

۷۔ داؤد بن سرحان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خانۂ کعبہ کی تعمیر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے ساتھ قرعہ اندازی کی۔ تو آنحضرت ﷺ کے حصہ میں کعبہ کے دروازہ سے لے کر رکن یمانی تک اور اس سے حجر اسود تک کا نصف آیا۔ (ایضاً)

۸۔ جناب کلینیؒ اور جناب صدوقؒ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں ہے کہ (اس قرعہ اندازی کے نتیجہ میں) بنی ہاشم کے حصہ میں حجر اسود سے لے کر رکن شامی تک کا حصہ آیا۔ (ایضاً)

۹۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ حجاج (بن یوسف ثقفی) نے جب خانہ کعبہ بنایا تو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے خواہش کی کہ وہ حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھیں۔ چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اسے اس کے مقام پر رکھا۔ (الفقیہ)

۱۰۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح کعبہ بنایا تھا اس کی بنیادوں کا طول تیس ہاتھ، عرض بائیس ہاتھ اور اس کی بلندی نو ہاتھ تھی۔ چنانچہ قریش نے اسے گرایا (اور از سر نو بنایا) تو اس پر چادریں چڑھائیں۔ (ایضاً)

۱۱۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود عبد الصمد بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو جعفر (منصور دوانقی) نے مسجد الحرام کی توسیع کی خاطر اہل مکہ سے ان کے گھر خریدنا چاہے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ تو وہ سخت پریشان ہوا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سارا قصہ بیان کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔ حالانکہ تمہاری حجت و دلیل بالکل واضح ہے۔ اس نے کہا: کس طرح احتجاج کروں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: قرآن سے؟ اس کے کس مقام سے؟ فرمایا: اس ارشاد خداوندی سے کہ ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا﴾ (سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے) اس میں خدا نے خبر دی ہے کہ سب سے پہلا گھر خانہ کعبہ ہے۔ پس اگر تو یہ لوگ بنیاد کعبہ سے پہلے یہاں موجود تھے تو بے شک صحن ان کے ہیں اور اگر خانۂ خدا ان سے قدیم تر ہے تو یہ تمام صحن اس کے ہیں۔ پس جب منصور نے ان لوگوں کو بلا کر اس طرح استدلال کیا تو انہوں نے کہا: آپ جس طرح چاہیں (ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے)۔ (تفسیر عیاشی)

۱۲۔ نیز تفسیر عیاشی میں اس سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مہدی (عباسی) نے مسجد الحرام میں توسیع کی تو مسجد کی گولائی کی زد میں ایک گھر آتا تھا۔ جس کے مالک دینے پر راضی نہ تھے۔ مہدی نے

فقہاء کی طرف رجوع کیا۔ مگر سب نے کہا کہ غصبی جگہ کا مسجد میں شامل کرنا روا نہیں ہے۔ علی بن یقطینؒ نے کہا: آپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف رجوع کریں (تو وہ ضرور اس کا کوئی حل نکال لیں گے)۔ چنانچہ مہدی نے مدینہ کے گورنر کو لکھا کہ امام علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کریں۔ گورنر نے امام علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: آیا اس کا جواب ضروری ہے؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اگر لوگ پہلے موجود تھے اور کعبہ بعد میں اترا۔ تو پھر بے شک وہ اپنے صحنوں (اور گھروں) میں اولیٰ بالتصرف ہیں۔ اور اگر کعبہ پہلے موجود تھا اور یہ اس کے جوار میں اترے ہیں تو پھر کعبہ اولیٰ ہے۔ جب یہ خط مہدی کو ملا تو اس نے اسے چوما۔ پھر حکم دیا کہ وہ گھر گرا دیا جائے۔ اب اس کے مالک امام علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہیں مہدی سے اس کی قیمت تو دلوائیں! تو امام علیہ السلام نے اسے لکھا کہ انہیں کچھ معاوضہ دے دیں۔ چنانچہ مہدی نے ان لوگوں کو راضی کیا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲

خانۂ کعبہ اور مسجد الحرام کی خاک اور ان کی کنکریوں کا اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس کو اپنی جگہ یا کسی مسجد کی طرف لوٹائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب حجاج نے خانۂ کعبہ کو گرایا تو لوگ اس کی خاک کو اٹھا کر لے گئے۔ جب انہوں نے اس کی تعمیر کا ارادہ کیا۔ تو ایک بڑا سا سانپ نکل آیا۔ جس نے ان کو اس کے بنانے سے روک دیا۔ اور لوگ بھاگ گئے۔ جب حجاج کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو اسے اندیشہ ہوا کہ شاید (منجانب اللہ) اسے اس کی تعمیر سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ (اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا) اور منبر پر گیا۔ اور کہا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہم جس واقعہ سے دوچار ہیں۔ اگر اس کا کسی کو کچھ علم ہو تو بتائے اس پر ایک بزرگ کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر اس کا علم ہے تو اس شخص کے پاس ہے کہ جسے میں نے دیکھا کہ وہ کعبہ کے پاس گیا۔ اسے پکڑا اور (کچھ دیر دعا کرنے کے بعد) چلا گیا۔ حجاج نے پوچھا: وہ شخص کون ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہیں! حجاج نے کہا: ہاں وہ اس کی کان ہیں! چنانچہ اس نے آدمی بھیج کر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو بلا بھیجا۔ پس جب امام علیہ السلام تشریف لائے تو اس نے تمام ماجرا بیان کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے حجاج! تو نے حضرت خلیل و اسماعیل علیہما السلام کی تعمیر کو گرا دیا اور راستہ میں ڈال دیا اور اسے اس طرح

لوٹ لیا کہ گویا وہ تیری وراثت ہے۔ پس تو منبر پر جا اور لوگوں سے کہہ کہ جس کے پاس اس کی خاک پاک ہے وہ حاضر کرے۔ چنانچہ حجاج نے ایسا کیا۔ اور لوگوں نے وہ خاک واپس کر دی۔ پس جب وہ تمام خاک اکھٹی ہوگئی۔ تو امام علیہ السلام تشریف لائے۔ اور لوگوں کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا۔ اس وقت وہ سانپ غائب ہو گیا۔ اور لوگوں نے اسے اس قدر کھودا کہ اس کی بنیادوں تک پہنچ گئے۔ تب امام علیہ السلام نے فرمایا: تم دور ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگ دور ہٹ گئے۔ اور امام علیہ السلام قریب گئے، اور ان بنیادوں کو کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ پھر رو پڑے۔ پھر اپنے مقدس ہاتھوں سے خاک سے اسے ڈھانپا۔ پھر مزدوروں کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ اس دیوار کو اٹھاؤ پس جب دیواریں بلند ہوگئیں تو امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس جمع شدہ خاک کو اس کے وسط میں ڈال دیا جائے۔ اسی وجہ سے کعبہ اس قدر بلند ہو گیا کہ اب سیڑھیوں کے ذریعہ اس پر چڑھا جاتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، العلل)

۲۔ حذیفہ بن منصور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے چچا نے خانۂ کعبہ میں جھاڑو دیا اور اس کی کچھ خاک اٹھا کر لائے۔ جس سے ہم علاج کرتے ہیں تو؟ فرمایا: اس خاک کو واپس لوٹاؤ۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ زید شحام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے کپڑے میں مسجد کے کچھ سنگریزے اٹھا کر لاتا ہوں تو؟ فرمایا: ان کو وہیں واپس لوٹاؤ۔ (جہاں سے اٹھائے ہیں) یا کسی اور مسجد میں رکھو۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۲، باب ۲۶ از احکام مساجد میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳

حرم کا احترام واجب ہے اور اس کے شکار اور درختوں کا حکم؟

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے حرم اور اس کے اعلام کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جب جناب آدم علیہ السلام (جنت سے) کوہ ابی قبیس پر اترے تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وحشت و تنہائی کی شکایت کی۔ اور کہا کہ وہ یہاں وہ کچھ نہیں سنتے جو جنت میں سنتے تھے؟ تو خداوند عالم نے ان پر سرخ رنگ کا یاقوت نازل کیا۔ اور انہوں نے اسے خانۂ کعبہ میں رکھ دیا۔ پس جب حضرت آدم علیہ السلام اس کا طواف کرتے تھے تو اس کی روشنی اعلام (حرم کی حدود) تک پہنچتی

تھی۔ پس خدا نے اس پورے علاقہ کو حرم قرار دے دیا۔ (التہذیب، الفقیہ، عیون الاخبار، الفروع، قرب الاسناد)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ارشادِ خداوندی ﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ (جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہو جاتا ہے) کے بارے میں پوچھا کہ اس سے خانۂ کعبہ مراد ہے یا پورا حرم؟ فرمایا: جو شخص پناہ لیتے ہوئے حرم کے اندر داخل ہو جائے وہ خدا کے قہر و غضب سے مأمون ہو جاتا ہے۔ اور جو وحشی جانور یا پرندہ اس میں داخل ہو جائے وہ اس سے محفوظ ہو جاتا ہے کہ اسے چھیڑا جائے یا اسے اذیت دی جائے یہاں تک کہ خود حرم سے باہر نکل جائے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ عیسیٰ بن عبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حرم کی وادیاں حل میں بہتی ہیں مگر حل کی وادیاں حرم کے اندر نہیں بہتیں۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۴۔ جناب عیاشیؒ باسنادِ خود عطاء سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: (جناب خلیل علیہ السلام کے خیمہ کے) ستون کی روشنی سخت ہوئی (اور پھیلی) اور جہاں تک وہ پہنچی اس سب کو خدا نے حرم قرار دے دیا۔ خیمہ اور اس کے ستون کے احترام کی وجہ سے کیونکہ وہ جنت سے آئے تھے۔ فرمایا: یہی وجہ ہے کہ خدا نے حرم کے اندر نیکیوں کا ثواب اور برائیوں کا عذاب دوگنا کر دیا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے تروکِ احرام (باب ۸۷ و ۸۸ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۴ و ۳۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

جو شخص کوئی جنایت کاری کر کے حرم میں پناہ لے لے اس پر حد نہیں جاری کی جائے گی اور نہ قصاص لیا جائے گا ہاں البتہ اس سے نہ خرید و فروخت کی جائے گی اور نہ ہی اسے کھلایا پلایا جائے گا تا کہ باہر نکل جائے اور اگر حرم کے اندر جنایت کا ارتکاب کرے تو پھر اس پر وہاں حد جاری کی جا سکتی ہے اور اس کے لئے حرم میں پناہ لینا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو چھوڑ کر باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو حل کے اندر قتل کیا اور پھر حرم کے اندر داخل ہو گیا تو؟

فرمایا: اسے (وہاں) قتل نہ کیا جائے۔ (مگر) اسے نہ کچھ کھلایا جائے یا نہ پلایا۔ اور نہ ہی اس سے خرید وفروخت کی جائے۔ اور نہ اسے ایذا دی جائے۔ یہاں تک کہ (تنگ آ کر) باہر نکلے۔ تب اس پر حد جاری کی جائے۔ میں نے عرض کیا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو حرم کے اندر قتل کرے یا چوری کرے؟ فرمایا: اسے ذلیل کرتے ہوئے حرم کے اندر اس پر حد جاری کی جائے! کیونکہ اس نے حرم کا احترام نہیں کیا۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَااعْتَدٰی عَلَیْکُمْ﴾ (جو شخص تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اس طرح زیادتی کرو) فرمایا: یہ حرم کے بارے میں ہے۔ اور فرمایا: ﴿لَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ﴾ (کوئی زیادتی نہیں ہے سوائے ظالموں کے)۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا﴾ (کہ جو اس (حرم) میں داخل ہو جائے وہ مأمون ہو جاتا ہے) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جب کوئی شخص حل کے اندر کوئی جنایت کر کے حرم کی طرف بھاگ جائے تو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اسے حرم کے اندر پکڑے! ہاں اسے بازار میں آنے جانے، خرید وفروخت کرنے، کھلانے پلانے سے روکا جائے گا اور اس سے کلام بھی نہیں کیا جائے گا۔ جب اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا تو امید ہے کہ وہ باہر نکل آئے گا اور پھر اسے پکڑا جائے گا (اور اس پر حد جاری کی جائے گی) اور اگر وہ حرم کے اندر جنایت کرے تو پھر حرم کے اندر اس پر حد جاری کی جائے گی۔ کیونکہ اس نے حرم کا احترام ملحوظ نہیں رکھا۔ (الفروع)

۳۔ علی بن ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشادِ خداوندی ﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا﴾ کا مطلب دریافت کیا؟ فرمایا: جو شخص مکہ کے باہر چوری کرے یا کوئی اور جنایت کاری کرے اور پھر مکہ میں پناہ لے لے۔ تو جب تک وہ حرم کے اندر رہے گا اسے نہیں پکڑا جائے گا۔ ہاں البتہ اسے بازار میں جانے آنے سے روکا جائے گا۔ اور اس سے خرید وفروخت اور اس سے ہمنشینی نہیں کی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہاں سے نکل جائے۔ پھر پکڑ لیا جائے گا۔ ہاں البتہ اگر وہ حرم کے اندر جنایت کرے تو پھر اسے پکڑا جائے گا۔

(ایضاً، کذا فی تفسیر العیاشی)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن علی وشاء سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ مرفوعاً بعض صادقین سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حرم کے اندر کسی کو قید کرنا الحاد ہے۔ (التہذیب)

۵۔ ایوب بن اعین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت (خانہ کعبہ کا) طواف کر رہی تھی اور اس کے پیچھے ایک مرد (مشغولِ طواف) تھا۔ پس اس عورت نے اپنی کلائی باہر نکالی اور اس شخص نے

اسے پکڑ کر اپنی کلائی پر رکھا۔ پس خدا نے اس کے ہاتھ کو اس کی کلائی میں گاڑ دیا۔ پس اس نے طواف چھوڑ دیا اور اسے پکڑ کر حاکم (مدینہ) کے پاس بھیجا گیا۔ اور لوگ (یہ انوکھا منظر دیکھنے کے لئے) جمع ہو گئے۔ اس نے فقہاء سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا: اس کا ہاتھ کاٹ دو کیونکہ اس نے جنایت کی ہے! حاکم نے پوچھا: یہاں اولادِ رسولؐ میں سے کوئی شخص موجود ہے۔ اسے بتایا گیا کہ گزشتہ شب حضرت امام حسین علیہ السلام یہاں پہنچے ہیں! چنانچہ اس نے آدمی بھیج کر ان کو بلا بھیجا۔ اور عرض کیا: دیکھیں انہوں نے کیا کیا ہے؟ امام علیہ السلام روبقبلہ ہو کر اور ہاتھ بلند کر کے بہت دیر دعا کرتے رہے۔ پھر ان کے قریب گئے اور اس شخص کے ہاتھ کو اس عورت کی کلائی سے الگ کیا۔ حاکم نے پوچھا: اس شخص کی جنایت کے عوض اسے سزا نہ دیں؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب حاجی نادم ہو جائے اور توبہ کرے۔

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ صفوان نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہ سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا کہ آیا کوئی شخص حرم کے اندر اپنے غلام کی تادیب کر سکتا ہے (مار سکتا ہے؟)۔ فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حرم کے اندر اپنے خیمے نصب کرتے تھے۔ اور ان کی بعض طنابیں حل کے اندر اور بعض حرم کے اندر رکھتے تھے۔ پس جب اپنے بعض غلاموں کی تادیب کرنا چاہتے تھے تو اسے حرم سے نکال کر حل کے اندر کرتے تھے۔ (قرب الاسناد)

۷۔ مسعدہ بن زیاد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص حرم کے اندر ہو اور خائف و ہراسان ہو وہ مأمون ہو جائے گا۔ (ایضاً)

۸۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کا مطلب پوچھا: ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا﴾؟ فرمایا: اس میں خوف زدہ شخص امن میں ہو جاتا ہے۔ جب تک اس پر حدودِ خداوندی نہ ہو جس کی وجہ سے اسے پکڑا جانا ضروری ہو! میں نے عرض کیا: آیا اس میں وہ شخص بھی محفوظ ہو گا جو خدا اور رسولؐ سے جنگ کرے اور زمین میں فساد پھیلائے؟ فرمایا: وہ ایسے ہے جیسے کوئی شخص (حرم کے اندر) راستہ میں چوری چکاری کرے۔ تو اس کے ساتھ امام وہ سلوک کرے گا جو چاہے گا۔ میں نے عرض کیا: اگر کوئی پرندہ حرم میں داخل کیا جائے تو؟ فرمایا: نہ اسے پکڑا جائے اور نہ اسے چھوا جائے (نہ ذبح کیا جائے) کیونکہ خدا فرماتا ہے: جو اس میں داخل ہو جائے وہ مأمون ہو جاتا ہے۔ (العیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۴ از مقدماتِ حدود میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

مکہ میں مجاورت کرنا اگرچہ سال کے اندر وہاں سے منتقل ہو جائے مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: مکہ کے اندر مجاور (اجر و ثواب میں) اس شخص کی مانند ہے جو مکہ کے علاوہ روزہ رکھے۔ (الفقیہ)

۲۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ایک سال تک مکہ میں مجاورت کرے تو خدا اس کے، اس کے اہل و عیال کے اور خانوادہ کے اور ان کے جو اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں اور اس کے پڑوسیوں کے نو سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور چالیس سال تک ہر برائی سے ان کی حفاظت کی جاتی ہے اور (اثناءِ سال میں) وہاں سے منتقل ہو جانا مجاورت سے افضل[1] ہے۔ اور مکہ میں سونے والا دوسرے شہروں میں (عملی) جدوجہد کرنے والے کی مانند ہے۔ اور مکہ میں سجدہ کرنے والا راہِ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہونے والے کی مانند ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۶ میں) اور زیارات کے باب میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

پورا سال مکہ اور حرم کے اندر سکونت رکھنا مکروہ ہے۔ مگر یہ کہ سال کے اثناء میں وہاں سے منتقل ہو جائے تو پھر مجاورت اختیار کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (جو شخص اس میں از قسم ظلم علی النفس یا ظلم علی الغیر یا کوئی گناہ کر کے الحاد کرے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں) کا مفہوم دریافت کیا؟ فرمایا: اس (مکہ) میں ہر قسم کا ظلم کرنا الحاد ہے۔ حتیٰ کہ اگر تم اپنے نوکر کو بھی ظلماً مارو تو مجھے

---

[1] تاکہ زیادہ عرصہ تک اس بقعۂ مبارکہ کے قریب رہنے کی وجہ سے اس کی عظمت میں کمی واقع نہ ہو جائے جیسا کہ جناب شیخ عباس قمیؒ نے مفاتیح الجنان میں آدابِ زیارت کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ مشاہد مقدسہ میں زیادہ قیام نہ کیا جائے تاکہ اشتیاق ختم نہ ہو جائے۔ اور احترام میں کمی نہ ہو جائے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

اندیشہ ہے کہ یہ بھی الحاد ہو۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء مکہ میں سکونت رکھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔ (التہذیب)
اس لئے فقہاء حرم میں سکونت اختیار کرنے سے ڈرتے تھے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ علی بن مہزیار بیان کرتے ہیں کہ میں نے (بذریعہ خط) حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا مکہ میں قیام کرنا افضل ہے یا کسی دوسرے شہر کی طرف منتقل ہو جانا؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ خدا کے گھر کے پاس قیام کرنا افضل ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس شخص پر محمول ہے جو اثناء سال میں وہاں سے منتقل ہو جائے یا جو قساوت قلبی اور ارتکاب گناہ سے محفوظ ہو۔

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی شخص کو پورا سال مکہ میں قیام نہیں کرنا چاہیئے۔ میں نے عرض کیا کہ کس طرح کرے؟ فرمایا: (اثناءِ سال میں) وہاں سے منتقل ہو جائے! اور کسی کو نہیں چاہیئے کہ اپنا مکان خانۂ خدا سے بلند تر بنائے۔
(الفروع، الفقیہ، علل الشرائع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ مکہ میں قیام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۵۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب مناسک حج سے فارغ ہو جاؤ تو (اپنے وطن) لوٹ جاؤ کہ اس طرح کرنے سے واپس آنے کا شوق بڑھتا ہے۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ مکہ میں قیام کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہاں سے منتقل ہو گئے تھے۔ اور جو آدمی وہاں قیام کرتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ وہاں بھی وہ کام کرتا ہے جو دوسری جگہ کرتا تھا۔ (الفقیہ، علل الشرائع)

۷۔ جعفر بن عقبہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام جب سے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد اپنی شہادت تک وہاں شب باشی نہیں کی۔ میں نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جہاں سے ہجرت کر گئے وہاں شب باشی کریں۔ فرمایا: وہ جب نماز عصر پڑھ لیتے تھے تو وہاں سے چلے جاتے تھے۔ اور شب باشی کسی اور جگہ کرتے تھے۔ (علل الشرائع)

۸۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں کسی شخص کے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ مکہ میں پورا سال قیام کرے۔ اور آپ اس میں (ہمیشہ) مجاورت کرنا مکروہ جانتے تھے۔ اور

فرماتے تھے کہ یہ بات دل کو سخت کرتی ہے۔ (المقنعہ)

باب ۱۷

مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ سے بلند تر عمارت بنانا مکروہ ہے اور مشرکوں کا اس میں داخل ہونا حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: کسی کو یہ امر زیبا نہیں ہے کہ وہ کوئی عمارت کعبہ سے بلند تر بنائے۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حسین بن ولید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ خانۂ کعبہ کو بیت اللہ الحرام کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ اس میں مشرکوں کا داخلہ حرام ہے۔ (علل الشرائع)

۳۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے اس بات کی ممانعت کی ہے کہ کوئی انسان مکہ میں خانۂ کعبہ سے بلند تر عمارت بنائے۔ (المقنعہ)

باب ۱۸

خانۂ کعبہ کا احترام اور اس کی تعظیم واجب ہے۔ اور اس کا گرانا اور اس کے مجاروں کو اذیت پہنچانا حرام ہے۔

(اس باب میں کل سترہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو چھوڑ کر باقی پندرہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن حمران اور ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب والی حبشہ ابرھہ) اپنے ہاتھیوں سمیت خانۂ خدا کو گرانے کی نیت سے آیا۔ تو راستہ میں جناب عبد المطلب علیہ السلام کے اونٹ چر رہے تھے جو اس کے لشکریوں نے دبا لئے۔ جب جناب عبد المطلب علیہ السلام کو اس بات کی اطلاع ملی تو ابرھہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اسے جناب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا گیا کہ یہ قوم قریش کے شریف اور سردار ہیں اور عقل و مروت کے مالک ہیں۔ ابرھہ بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ اور ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھیں کہ کس لئے تشریف لائے ہیں؟ چنانچہ اس کے سوال پر آنجناب نے فرمایا: تمہارے لشکریوں نے میرے اونٹ اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں۔ میں ان کی بازیابی چاہتا ہوں! یہ سن کر ابرھہ کو بڑا تعجب ہوا اور کہا: یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم نے کہا تھا کہ قریش کا عظیم آدمی ہے اور بڑا

صاحب عقل و دانش ہے۔ میرا خیال تھا کہ وہ مجھ سے یہ خواہش کرے گا کہ میں اس خانہ کعبہ کے گرانے کے ارادہ سے باز آجاؤں جس کی وہ پرستش کرتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا کہتا تو میں ان کی سفارش قبول کر لیتا۔ ترجمان نے ابرھہ کی یہ بات جناب عبدالمطلبؑ کو سمجھائی۔ انہوں نے کہا: میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ لہٰذا مجھے ان کی ضرورت ہے۔ اس لئے ان کی بازیابی کے لئے آیا ہوں۔ باقی رہا کعبہ! تو اس کا بھی ایک مالک ہے جو خود اپنے مال کی حفاظت کرے گا۔ الغرض ابرھہ نے حکم دیا کہ ان کے اونٹ واپس کر دیئے جائیں۔ چنانچہ جناب عبدالمطلبؑ اپنے اونٹ لے کر واپس چلے گئے۔ اور واپسی پر حرم کے کنارے پر ہاتھیوں سے آمنا سامنا ہوا۔ جناب عبد المطلبؑ نے (بڑے ہاتھی سے) کہا: نہیں! فرمایا: تجھے پروردگار کا گھر گرانے کے لئے لایا گیا ہے۔ کیا تو ایسا کرے گا؟ اس نے سر کے اشارہ سے کہا: نہ۔ اس کے بعد جناب عبدالمطلبؑ چلے گئے۔ اور جب وہ لوگ اس ہاتھی کو حرم کے پاس لائے تو اس نے اندر داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اسے بار بار مارا پیٹا گیا۔ اور حرم کے مختلف سمتوں سے اندر داخل کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر اس نے اندر داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اس وقت خداوند عالم نے ان لوگوں پر ابابیلوں کا ایک جھنڈ بھیجا جس کی چونچوں میں مسور کی دال برابر کنکر تھے۔ وہ ایک آدمی (لشکری) کے سر کے برابر ہو کر ایک کنکر پھینکتے جو اس کے سر پر لگتا اور اس کی دبر سے نکل جاتا اور وہ وہیں ڈھیر ہو جاتا۔ تھوڑی دیر میں سب ختم ہو گئے۔ صرف ایک شخص بچا جس نے بھاگ کر جان بچائی۔ جو لوگوں کو اپنا چشم دید واقعہ سنا رہا تھا کہ اچانک ان پرندوں میں سے ایک پرندہ نمودار ہوا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا کہ یہ پرندہ انہی پرندوں میں سے ہے! پس وہ پرندہ اس کے سر کے برابر آیا اور اس پر کنکر پھینکا جو اس کی دبر سے نکل گیا۔ اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ (الفروع)

۲۔ سعید اعرج حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عرب برابر فی الجملہ حنفیت (ملت ابراہیمی) پر قائم تھے (یعنی) صلہ رحمی کرتے تھے، مہمان نوازی کرتے تھے، حج بیت اللہ کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ یتیم کے مال سے بچو۔ کیونکہ یتیم کا مال عقال[1] ہے۔ اور خوف عقاب کی وجہ سے کچھ محرمات سے بھی احتراز کرتے تھے۔ اور جب وہ محارم کا ارتکاب کرتے تھے تو ان کو (سزا میں) ڈھیل نہیں دی جاتی تھی۔ اور وہ حرم کے درختوں کی چھیل اتار کر اپنے اونٹوں کے گلوں میں ڈالا کرتے تھے۔ پھر وہ اونٹ جہاں کہیں بھی چلے جاتے تھے ان کو پکڑنے کی کوئی جرأت نہیں کرتا تھا۔ اور حرم کے درختوں کے علاوہ کسی درخت کی چھیل کوئی نہیں ڈالتا تھا۔ اور اگر کوئی ایسا کرتا تھا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ مگر اب تو ان کو ڈھیل دی جاتی ہے (جلدی سزا نہیں دی جاتی)۔ ایک بار شام

---

[1] عقال اس رسی کو کہا جاتا ہے جس سے اونٹ کے زانوؤں کو باندھا جائے۔ (المنجد)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

والے (چڑھائی کر کے) آئے۔ اور (خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے) کوہِ ابی قبیس پر منجنیق نصب کی پس خدا نے ان پر پرندہ کے پر کی مانند بادل کا ایک ٹکڑا بھیجا جس نے ان پر بجلی گرائی۔ جس نے ان ستر آدمیوں کو جلا کر راکھ کر دیا جو اس منجنیق کے اردگرد موجود تھے۔ (ایضاً)

۳۔ اسماعیل بن جابر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ایک بار یمن کا بادشاہ جس کا لقب تبع تھا۔ عراق کے راستہ سے (مکہ) آیا اور علماء اور اولادِ انبیاء بھی اس کے ہمراہ تھی۔ جب وہ بنی ھذیل کی وادی کے قریب پہنچا تو اس کے پاس کچھ لوگ حاضر ہوئے اور انہوں نے اس سے کہا کہ آپ ایک ایسے شہر کے باشندوں کے پاس جا رہے ہیں کہ جنہوں نے مدتِ دراز سے لوگوں کو کھلونا اور ان کے شہروں کو حرم اور ان کے گھر کو ربّ بنا رکھا ہے۔ اس نے (ان کے جواب میں دل میں) کہا کہ اگر یہ بات درست ہوئی تو میں ان کے لڑنے والے (مردوں) کو قتل کر دوں گا، ان کی عورتوں کو قید کر لوں گا۔ اور ان کے گھر (خانۂ کعبہ) کو گرا دوں گا۔ ادھر اس نے یہ کہا اور اُدھر اس کی آنکھوں کے ڈھیلے اپنی جگہ سے ابل کر اسے کے رخساروں پر آ گئے۔ اس نے علماء اور اولادِ انبیاء کو بلا کر کہا: سوچ کر مجھے بتاؤ کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا ہے؟ مگر انہوں نے اصل حقیقت بتانے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ان کو قسم دی کہ مجھے اصل حقیقت بتائیں؟ اس پر انہوں نے کہا: ہمیں بتائیں کہ آپ نے اپنے دل میں کیا ارادہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ان (اہل مکہ) کے مردوں کو قتل کروں گا، ان کی عورتوں کو قید کروں گا اور ان کے گھروں کو گرا دوں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ اسی برے ارادہ کی وجہ سے پہنچی ہے۔ اس نے کہا: کیوں؟ انہوں نے اسے بتایا کہ یہ حرمِ خدا ہے اور یہ گھر خدا کا گھر ہے۔ اور اس کے رہائشی لوگ حضرت ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن کی اولاد میں سے ہیں۔ اس نے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ مگر اب اس مصیبت سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: سابقہ ارادہ بدل دیں۔ ہوسکتا ہے کہ خداوند عالم آپ کی بینائی لوٹا دے! چنانچہ اس نے سابقہ ارادہ بدل کر دل میں اِدھر نیک ارادہ کیا۔ اُدھر اس کی آنکھوں کے دونوں ڈھیلے لوٹ کر اپنی جگہ قائم ہو گئے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں: اس پر تبع نے ان لوگوں کو طلب کیا جنہوں نے اسے یہ غلط مشورہ دیا تھا۔ اور ان سب کو قتل کرا دیا۔ پھر خانۂ کعبہ کے پاس گیا۔ اس پر چادر چڑھائی اور پورے تیس دن تک اس طرح لوگوں کو کھانا کھلایا کہ روزانہ دو اونٹ نحر کرتا تھا۔ اور اس کی یہ سخاوت درندوں اور عام حیوانوں تک بھی پھیل گئی۔ چنانچہ درندوں کے لئے گوشت کے بڑے بڑے لگن بھر بھر کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھے جاتے۔ اور وادیوں میں عام حیوانات کے لئے گھاس بکھیر دی جاتی۔ اس کے بعد مکہ سے مدینہ چلا گیا۔ اور وہاں یمن کے قبیلہ غسان کے کچھ لوگوں کو ٹھہرایا۔ اور وہی لوگ انصار

ہیں۔(الفروع،الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں وارد ہے کہ اس نے کعبہ پر چمڑے کا غلاف چڑھایا اور اسے خوشبو لگائی۔(الفروع)

۵۔ ابن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے) خدا کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ﴾ (سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو سرزمین مکہ میں ہے۔ جو بابرکت ہے اور عالمین کے لئے ذریعۂ ہدایت ہے اور اس میں روشن نشانیاں ہیں)۔ کہ وہ روشن نشانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: (۱) مقام ابراہیم ہے جہاں کھڑے ہو کر جناب ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا۔ وہاں ان کے پاؤں کے (پتھر پر) نشان موجود ہیں۔(۲) حجر اسود ہے۔(۳) اور جناب اسماعیل علیہ السلام کا گھر ہے۔(الفروع)

۶۔ محمد بن عمران عجلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: جب زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ (خدا کا عرش پانی پر تھا) تو بیت اللہ کی جگہ کیا چیز تھی؟ فرمایا: سفید رنگ کا موتی تھا۔(الفروع،الفقیہ)

۷۔ ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسجد الحرام کے اندر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ خدا نے خانہ کعبہ کو "عتیق" (آزاد کردہ) کیوں کہا ہے؟ فرمایا: زمین پر جو کوئی بھی گھر ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی (آدمی) مالک ہوتا ہے اور کچھ اس کے رہائشی ہوتے ہیں۔ سوائے اس گھر (خانہ کعبہ) کے کہ خدا کے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ اور یہ آزاد ہے! پھر فرمایا: خدا نے اس کو زمین کی خلقت سے پہلے خلق فرمایا۔ پھر اس کے بعد زمین کو پیدا فرمایا۔ اور اس کے نیچے سے اسے پھیلایا۔(الفروع)

۸۔ مسعدہ بن صدقہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ "اساف" اور "نائلہ" نامی بتوں کی اصلیت کیا ہے اور قریش ان کی پوجا پاٹ کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: یہ دو خوبصورت نوجوان تھے۔ اور ان میں سے ایک میں مادۂ انوثیت پایا جاتا تھا۔ یہ دونوں مل کر خانۂ خدا کا طواف کیا کرتے تھے۔ ایک دن جو خلوت دیکھی۔ تو ایک نے دوسرے سے بدفعلی کرنے کا ارادہ کیا اور کر گزرا تو خدا نے ان کو مسخ کر دیا۔ تو قریش نے کہا: اگر خدا اپنے ساتھ ان کی عبادت کو پسند نہ کرتا تو ان کو مسخ نہ کرتا۔(ایضاً)

۹۔ ابوحسان حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب خدا نے چاہا کہ زمین کو پیدا کرے تو ہواؤں کو حکم دیا کہ انہوں نے پانی کے منہ پر اس قدر تھپیڑ مارے کہ پانی نے موج کی شکل اختیار کر لی۔ پھر اس پر جھاگ

آ گئی۔ اور پھر اسے خانۂ کعبہ کے مقام پر پہاڑ کی طرح جما دیا۔ پھر زمین کو اس کے نیچے سے پھیلایا۔ یہ ہے خدا کا فرمان: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا﴾۔ (ایضاً)

۱۰۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ سے مروی ہے کہ بیت اللہ کو عتیق (آزاد کردہ) اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ غرق ہونے سے آزاد کیا گیا تھا۔ (الفقیہ)

۱۱۔ فرماتے ہیں: یہ بھی مروی ہے کہ اسے اس لئے عتیق کہا جاتا ہے کہ (خدا کے سوا) اس کا کوئی بندہ مالک نہیں ہے اور خانۂ کعبہ کو اس لئے زمین کے وسط میں رکھا گیا تاکہ مشرق و مغرب والوں کے لئے برابر ہو جائے اور مسجد کا احترام خانۂ کعبہ کی وجہ سے ہے۔ (ایضاً)

۱۲۔ فرماتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: خدا نے ہر چیز میں سے ایک چیز کو منتخب کیا ہے تو زمین میں سے کعبہ کو منتخب کیا ہے۔ (ایضاً)

۱۳۔ نیز فرمایا: جب تک کعبہ قائم ہے تب تک دین قائم رہے گا۔ (ایضاً)

۱۴۔ ایک اور روایت میں ہے کہ خدا نے اس خانہ کعبہ سے زیادہ پیاری اور زیادہ مکرم جگہ خلق نہیں کی۔ (ایضاً)

۱۵۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسنادِ خود زکریا بن علی بن عبدالعزیز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص خانہ کعبہ کے حق و حرمت کی معرفت رکھتے ہوئے اس کے پاس جائے۔ تو مکہ سے نکلنے سے پہلے خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اس کی دنیا و آخرت کی مہمات کی کفایت کرے گا۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۹ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

مکہ مکرمہ کا احترام اور اس کی تعظیم واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود سعید بن عبداللہ اعرج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا کے نزدیک تمام زمینوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ زمین مکہ ہے اور اس کے نزدیک اس کی خاک سے زیادہ محبوب کوئی خاک، اس کے پتھروں سے سے زیادہ محبوب کوئی پتھر اور اس کے درختوں سے زیادہ محبوب کوئی درخت، اس کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب کوئی پہاڑ اور اس کے پانی سے زیادہ محبوب کوئی پانی نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ فرماتے ہیں کہ ایک پتھر پر یہ تحریر کندہ پائی گئی: "مکہ میں یہ خدا کا محترم گھر ہے خدا نے اس کے رہنے والوں کے رزق کی تین راستوں (اعلیٰ، اسفل اور پہاڑ) سے کفالت اپنے ذمہ لی ہے۔ اور ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت دی گئی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے اسماء کے سلسلہ میں مروی ہے کہ مکہ، بکہ، ام القریٰ، ام رحم اور بساسہ"۔ جب لوگ مکہ میں رہ کر ظلم کرتے تھے تو یہ مکہ ان کو ہلاک کر دیتا تھا۔ اور جب ان پر ظلم کیا جاتا تھا تو ان پر رحم کیا جاتا تھا۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جناب معد بن عدنان کو اندیشہ دامن گیر ہوا کہ حرم بوسیدہ نہ ہو جائے تو اس کے لئے جھنڈے کھڑے کئے۔ اور یہ پہلے شخص ہیں جس نے یہ کام کیا۔ پھر بنی جرہم جب کعبہ کی تولیت پر قابض ہو گئے چنانچہ ان کے یکے بعد دیگرے بزرگ اس کے متولی بنتے رہے۔ یہاں تک کہ جرہم نے بغاوت کر دی اور اس کی ہتک حرمت کی اور کعبہ کا مال کھا گئے۔ اور جو اس میں داخل ہوتا اس پر ظلم وستم کرتے۔ الغرض خوب بغاوت وسرکشی کی۔ اور مکہ کے اندر جاہلیت کے دور میں بھی جب بھی کوئی بادشاہ بغاوت یا ظلم و جور کرتا تھا۔ یا اس کی ہتک حرمت کرتا تھا تو وہ اسی جگہ ہلاک و برباد ہو جاتا تھا۔ اور اس کا نام اسی لئے بکہ رکھا جاتا تھا کہ وہ بغاوت کرنے والوں کی گردنوں کو پھاڑ دیتا تھا۔ اور اس کا نام بساسہ بھی رکھا جاتا تھا کیونکہ جب لوگ اس میں ظلم کرتے تھے تو مکہ ان کو ہلاک کر دیتا تھا۔ اور اس کا نام "ام رحم" بھی رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ جب وہ اس کو لازم پکڑتے تھے۔ تو ان پر رحم کیا جاتا تھا۔ پس جب جرہم نے بغاوت کی اور اس کو اور اس کے حرم کو حلال سمجھا تو خدا نے ان پر نکسیر اور چونٹیوں کو مسلط کر کے ہلاک و برباد کر دیا۔ اور بنی خزاعہ نے غلبہ پا لیا۔ اور جمع ہوئے تاکہ جرہم کے باقیماندہ لوگوں کو حرم سے دور بھگا دیں۔ چنانچہ خزاعہ نے جرہم کو وہاں سے بھگا دیا۔ اور وہ جہنہ کی سرزمین کی طرف بھاگ گئے۔ اور وہاں سیلاب آیا جو ان کو بہا کر لے گیا۔ اور بنی خزاعہ بیت اللہ کے متولی بن گئے۔ الحدیث۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

آبِ زمزم کا پینا، اور حاجیوں کو پلانا اور اس کو ہدیہ کرنا اور ہدیہ طلب کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں تھے۔ تو آب زمزم کا ہدیہ طلب کرتے تھے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آب زمزم ہر اس بیماری سے باعث شفا ہے جس کے لئے پیا جائے۔ (الفقیہ)

۳۔ فرماتے ہیں: مروی ہے کہ جو شخص سیراب ہو کر آب زمزم پئے۔ اس کے اندر شفاء پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ جابر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے جبکہ لوگ آب زمزم کے ڈول کھینچ رہے تھے۔ فرمایا: تم بڑا اچھا کام کر رہے ہو۔ اور اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم اس پر غالب آ جاؤ گے تو تمہارے ہمراہ کھینچتا۔ (فرمایا) ایک ڈول کھینچو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پکڑا اور اس سے پیا۔ (علل الشرائع)

۵۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: زمزم کے نام یہ ہیں: (۱) رکضۃ جبرئیل۔ (۲) حفیرۂ اسماعیل۔ (۳) حفیرہ عبدالمطلب۔ (۴) زمزم۔ (۵) وبرہ۔ (۶) مضمونہ۔ (۷) رواء۔ (۸) شبعہ۔ (۹) طعام۔ (۱۰) مطعم۔ (۱۱) شفاء سقم۔ (الخصال)

۶۔ حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: چاہِ زمزم میں جھانکنا بیماری کو دور کرتا ہے۔ فرمایا: تم اس کی اس طرف سے آب زمزم پیو جو حجر اسود کی طرف ہے۔ کیونکہ حجر (اسود) کے نیچے جنت کی چار نہریں جاری ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۲ از اشربہ واطعمہ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۱

آب زمزم پیتے وقت منقولہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن محمد بن خالد برقی " باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ مرفوعاً امامؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ جب آب زمزم پیو تو یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا، وَ رِزْقًا وَاسِعًا، وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ سُقْمٍ﴾۔ فرمایا: حضرت امام علی رضاؑ جب آب زمزم پیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الشُّكْرُ لِلّٰهِ﴾۔ (المحاسن)

باب ۲۲

کعبہ کے مال اور جو اس کے لئے ہدیہ کیا جائے یا جس کی اس کیلئے وصیت کی جائے اس کا کھانا حرام ہے۔ اور اس کا محتاج حاجیوں کی ضرورت پر صرف کرنا واجب ہے۔ اور خدام کو دینا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز خانہ کعبہ پر ہدیہ کی تو؟ فرمایا: (کنیز کو فروخت کرکے) کسی منادی کو حکم دو کہ وہ پتھر پر کھڑا ہو کر ندا کرے آگاہ ہو جاؤ کہ جس (حاجی) کا نان ونفقہ کم ہو۔ یا اس کی جیب کاٹی گئی ہو یا جس کا زادِ سفر ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آئے پس جس ترتیب سے وہ آتے جائیں اسی طرح (حسب ضرورت) ان کو دیتا جائے۔ یہاں تک کہ کنیز کی قیمت ختم ہو جائے۔

(التہذیب، قرب الاسناد)

۲۔ ابن ابی حمزہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قائم آل محمدؑ عاشوراء کے دن بروز ہفتہ خانہ خدا کا قصد کریں گے۔ اور بنی شیبہ کے ہاتھ قطع کرکے ان کو کعبہ میں لٹکائیں گے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یاسین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ کچھ لوگ مصر سے آرہے تھے کہ ان کا ایک شخص راستہ میں انتقال کر گیا۔ اس نے وصیت کی کہ اس کا ایک ہزار درہم کعبہ کے لئے ہدیہ کیا جائے۔ اس کا وصی جب مکہ میں پہنچا تو اس نے پوچھا کہ وہ رقم کسے دے۔ تو لوگوں نے اسے بنی شیبہ کی طرف راہنمائی کی۔ چنانچہ اس نے ان سے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا: آپ وہ رقم ہمیں دے دیں پھر آپ بریٔ الذمہ ہیں! وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں سے

پوچھا کہ کسے دوں؟ تب لوگوں نے اسے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا پتہ بتایا۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پس وہ شخص میرے پاس آیا اور اپنا قصہ سنایا۔ میں نے اس سے کہا کہ کعبہ اس مال سے بے نیاز ہے! تو دیکھ کہ جو شخص حج کے لئے آ رہا تھا اور اس پر ڈاکہ پڑا۔ یا جس کا زادِ سفر ضائع ہو گیا۔ یا جس کی سواری گم ہو گئی اور اپنے وطن واپس جانے سے عاجز ہو گیا تو ایسے لوگوں کو یہ رقم دے۔ پس وہ شخص بنی شیبہ کے پاس گیا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ان کو بتایا۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ شخص گمراہ ہے، بدعتی ہے اور اسے کوئی علم نہیں ہے (معاذ اللہ) اور اس شخص کو بڑے واسطے دے کر کہا تم ضرور امام تک ہماری یہ بات پہنچاؤ۔ چنانچہ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں امام علیہ السلام کے پاس گیا۔ اور ان کو سارا قصہ سنایا کہ میں بنی شیبہ کے پاس گیا اور انہوں نے آپ کے بارے میں یہ یہ کہا اور پھر مجھے قسمیں دیں کہ میں ان کی یہ باتیں آپؑ تک پہنچاؤں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو قسمیں انہوں نے تمہیں دی تھیں۔ وہی قسمیں دے کر میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم ان کے پاس جاؤ اور ان تک میری یہ بات پہنچاؤ کہ اگر مجھے مسلمانوں کی حکومت دی جائے تو میں ان (بنی شیبہ) کے ہاتھ کاٹ کر کعبہ پر لٹکاؤں گا۔ اور ان لوگوں کو چبوترے پر کھڑا کر کے منادی کو حکم دوں گا کہ وہ ندا کرے کہ یہ خدا کے (مال کے) چور ہیں ان کو پہچانو۔

(الفروع، علل الشرائع، التہذیب)

۴۔ ابو البحر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک کنیز کعبہ کو ہدیہ کی ہے جس کے مجھے پانچ سو دینار ملتے ہیں تو آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اسے فروخت کر دے اور پھر پتھر کی دیوار پر کھڑے ہو کر اعلان کر اور ہر درماندہ اور محتاج حاجی کی امداد کر۔ (ایضاً)

۵۔ سعید بن عمر جعفی ایک مصری شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میرے بھائی نے اپنی ایک گانے والی بھرپور جوان کنیز بیت اللہ کے لئے ہدیہ کی۔ جب میں مکہ پہنچا تو اس کے بارے میں سوال کیا۔ تو بعض نے کہا کہ بنی شیبہ کے حوالہ کر دو۔ اور بعض نے کچھ اور کہا: جب اختلاف ہو گیا۔ تو مسجد والوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں ایک ایسے شخص کی طرف راہنمائی نہ کروں جو تمہیں اس سلسلہ میں صحیح راہنمائی کریں؟ میں نے کہا: ضرور! چنانچہ اس نے مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا: یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور تمام قصہ سنایا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کعبہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور جو کچھ اس کے لئے ہدیہ کیا جائے وہ اس کے زائرین کے لئے ہوتا ہے۔ تو اس

کنیز کو فروخت کر دے۔ اور پتھر پر کھڑے ہو کر اعلان کر کہ زائرین کعبہ میں سے اگر کوئی بے زاد اور محتاج ہے تو آئے۔ پس جب وہ آئیں تو ان سے ان کی حالت کے بارے میں باز پرس کرتا جا اور کنیز کی قیمت ان میں تقسیم کرتا جا۔ میں نے عرض کیا کہ (آپ سے پہلے) میں نے جن لوگوں سے سوال کیا ان میں سے بعض نے تو مجھ سے کہا کہ بنی شیبہ کو دے دو۔ فرمایا: جب ہمارے قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو ان بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹ کر ان کو پھرائیں گے۔ اور اعلان کریں گے کہ یہ خدا کے چور ہیں۔ (ایضاً)

۶۔ ابو عبداللہ برقی ہمارے بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک عورت نے کچھ سوت دیا اور کہا کہ اسے مکہ میں کسی کو دینا تا کہ اس سے کعبۃ اللہ کی چادر تیار کرائی جائے۔ میں نے اس بات کو مناسب نہ سمجھا کہ خدام کو دیا جائے، جبکہ میں ان کو جانتا تھا۔ پس جب مدینہ میں پہنچا تو حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے تمام قصہ بیان کیا؟ تو امامؑ نے فرمایا: اس سوت سے شہد اور زعفران خرید کر اور سید الشہداءؑ کی قبر مقدس کی کچھ خاک لے کر اسے آبِ باران سے گوندھ۔ اور اس میں اس شہد اور زعفران میں سے کچھ ملا۔ اور اسے شیعوں میں تقسیم کر دے تا کہ اس سے اپنے بیماروں کا علاج کریں۔ (الفروع، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: (چونکہ یہ جواب بظاہر سوت دینے والی عورت کی منت کے خلاف ہے) اس لئے اس کی کوئی مناسب تاویل کی جائے گی جو چند ہو سکتی ہیں: (۱) ان شیعوں سے مراد شیعہ حاجی ہیں جو محتاج ہوں۔ علاوہ بریں یہ دوا بھی ضرورت اور حاجت کے بغیر استعمال نہیں کی جاتی۔ (۲) یہ سوت اس قدر تھوڑا تھا کہ اس سے کعبہ کی چادر تیار نہیں ہو سکتی تھی اور نہ ہی عام مسکینوں پر اسے تقسیم کیا جا سکتا تھا۔

۷۔ جناب نعمانیؒ باسنادِ خود بندار صیرفی سے اور جزیرہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس ایک کنیز تھی جسے میں نے ایک قسم کے سلسلہ میں کعبہ کی نذر کر دیا اور جب حجاب اور خدام سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: تو وہ کنیز ہمیں دے دے تیری نذر پوری ہو جائے گی۔ امامؑ نے فرمایا: اے بندۂ خدا! خدا کا گھر نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ اپنی اس کنیز کو فروخت کر کے اپنے علاقہ کے حاجیوں کو دیکھ جس کے پاس زادِ سفر کم ہو اور عاجز ہو اس کی امداد کرتا کہ وہ اپنے شہر واپس جا سکے۔ (کتاب الغیبہ للنعمانی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۲۴ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۳
خانۂ کعبہ کے زیوروں کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب سید رضی علیہ الرحمہ نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک بار عمر کے پاس ان کے دورِ حکومت میں کعبہ کے زیورات اور ان کی کثرت کا تذکرہ کیا گیا تو کچھ لوگوں نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر آپ ان کو اپنے قبضہ میں لے کر ان کو مسلمانوں کے لشکروں کی تیاری پر صرف کر دیں تو اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہوگا۔ بھلا کعبہ کو زیوروں کی کیا ضرورت؟ عمر نے بھی یہی ارادہ کر لیا۔ مگر جناب امیرؑ سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ آنجنابؑ نے فرمایا: جب حضرت رسول خداؐ پر قرآن نازل ہوا تو چار قسم کے مال موجود تھے: (۱) مسلمانوں کا مال۔ اسے آنحضرتؐ نے وارثوں میں تقسیم کیا۔ (۲) فئی اسے اس کے مستحقین میں تقسیم کیا۔ (۳) خمس اسے خدا نے جہاں مناسب سمجھا وہاں رکھا۔ (۴) صدقہ وزکوٰۃ اسے بھی خدا نے جہاں چاہا وہاں رکھا۔ کعبہ کے زیورات اس وقت بھی موجود تھے۔ انہیں خدا نے اپنے حال پر باقی رکھا۔ انہیں خدا نے ان کے پوشیدہ ہونے یا کسی بھول چوک کی بنا پر اپنے حال پر نہیں چھوڑا۔ پس تم بھی انہیں اسی حالت پر چھوڑ دو جس حالت پر خدا اور رسولؐ نے انہیں چھوڑا ہے۔ اس پر عمر نے کہا: اگر آپ نہ ہوتے تو ہم ذلیل و رسوا ہو جاتے۔ یہ کہہ کر انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ (نہج البلاغہ)

باب ۲۴
جب یہ اندیشہ ہو کہ مال غیر مستحقوں میں تقسیم ہوگا تو پھر کعبہ کے لئے کچھ ہدیہ کرنا مستحب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے مروی ہے کہ فرمایا: کعبہ کے لئے کچھ ہدیہ کرنا مستحب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حجاب و خدام کو مل جاتا ہے۔ اور مستحقین تک نہیں پہنچتا۔ (الفقیہ)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادقؑ سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میرے پاس سونے اور چاندی کی بہتی ہوئی دو ندیاں ہوتیں تب بھی میں کعبہ کے لئے کچھ ہدیہ نہ کرتا۔ کیونکہ وہ دربانوں تک پہنچ جاتا ہے اور مسکینوں کو نہیں ملتا۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۵

مکہ مکرمہ اور حرم شریف کے اندر اسلحہ کی نمائش کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آدمی کو (کھلے) اسلحہ کے ساتھ حرم میں داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر یہ کہ اسے گون میں ڈال دے یا اُسے پوشیدہ کر دے یعنی لوہے پر کوئی چیز لپیٹ دے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: جب کوئی مکہ یا مدینہ جائے تو آیا اس کو اسلحہ ہمراہ لے جانا مکروہ ہے؟ فرمایا: اس کے لئے اپنے شہر سے اسلحہ ہمراہ لانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں البتہ جب حرم کے اندر داخل ہو تو اسے ظاہر نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے حدیث اربعماۃ میں فرمایا: (ننگی) تلواریں لے کر حرم کی طرف نہ جاؤ۔ (علل الشرائع، الخصال)

باب ۲۶

کعبہ کی چادر اور پوشش سے فائدہ اٹھانے کا حکم؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ہم تک کعبہ کے جو کپڑے پہنچتے ہیں آیا ان کا پہننا ہمارے لئے صحیح ہے؟ فرمایا: بچوں کے لئے، قرآنوں کے لئے (غلاف) اور تکیہ کے لئے درست ہے۔ اور اس سے مقصود برکت کا حصول ہونا چاہیئے انشاءاللہ تعالیٰ۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں ہے اس کا استعمال کرنا اور باقیماندہ کا فروخت کر دینا جائز ہے۔ (الفروع)

۳۔ مروان بن عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کعبہ کی پوشش میں سے کچھ حصہ خریدا۔ جس میں سے کچھ حصے سے اس نے مطلب برآری کی۔ اور کچھ باقی بچ گیا آیا وہ اسے فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا: جو چاہے فروخت کرے اور جو فروخت نہ کرنا چاہے وہ ہبہ کر دے۔ اور خود اس سے استفادہ حاصل کرے اور اس سے برکت طلب کرے؟ میں نے عرض کیا: آیا اس سے میت کو کفن بھی دیا جا سکتا

ہے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کعبہ کے ریشمی کپڑے میں سے کچھ لے کر اس سے قرآن کا غلاف یا جائے نماز بنائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں کتاب الصلوٰۃ (باب ۱۵ از لباس مصلی) اور کفن (باب ۲۲ از کفن) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۷

کعبۃ اللہ کے پردوں کو پکڑنا اور اس وقت دعا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن عثمان عمری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے صاحب الامرؑ کو آخری بار کعبۃ اللہ کے پاس یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ ﴿ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ ﴾۔

(الفقیہ، اکمال الدین)

۲۔ نیز جناب محمد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ کعبۃ اللہ کے پردوں کو پکڑ کر یہ دعا کر رہے تھے: ﴿ اَللّٰهُمَّ انْتَقِمْ لِیْ مِنْ اَعْدَائِیْ ﴾۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کیفیت حج (باب ۲ از اقسام حج) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۸

حرم کے "لقطہ" (گری پڑی چیز) کا حکم؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے "لقطہ" (گری پڑی چیز) کے بارے میں سوال کیا جبکہ ہم منیٰ میں تھے۔ فرمایا: ہماری اس زمین میں تو اسے نہ اٹھاؤ۔ ہاں البتہ تمہارے ہاں (کوفہ وغیرہ میں) جو اٹھائے وہ ایک سال تک ہر مجمع میں اس کی معرفی (اعلان) کرائے۔ (پس اس اثناء میں مالک مل جائے تو فبہا ورنہ) وہ اس کے اپنے مال کی مانند ہے۔

(التہذیب)

۲۔ فضیل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حرم کے لقطہ کے بارے میں سوال

کیا؟ فرمایا: اسے ہرگز ہاتھ نہ لگاؤ۔ یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اور اٹھا کر لے جائے! عرض کیا: اگر بہت سامال ہو (اور اس کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو) تو؟ فرمایا: اگر تجھ جیسا (ثقہ) آدمی اٹھائے تو پھر اس کا اعلان کرائے۔ (ایضاً)

۳۔ علی بن ابی حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو حرم کے اندر ایک دینار ملا جسے اس نے اٹھالیا تو؟ فرمایا: اس نے بہت بُرا کیا ہے۔ اسے نہیں اٹھانا چاہیئے تھا! میں نے عرض کیا کہ اب تو وہ کر چکا تو؟ فرمایا: اعلان کرائے۔ عرض کیا: وہ بھی کرا چکا مگر کوئی طلبگار پیدا نہیں ہوا؟ فرمایا: اپنے شہر واپس جا کر کسی غریب مسلمان خاندان کو صدقہ کر دے! (اس کے بعد) اگر اس کا طلبگار (مالک) آ گیا تو یہ اس کی ادائیگی کا ضامن ہوگا۔ (ایضاً)

۴۔ ابراہیم بن عمر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لقطہ دو قسم کا ہے۔ ایک حرم کا جس کا سال تک اعلان کرایا جائے گا۔ اگر اس اثناء میں مالک مل گیا تو فبہا ورنہ اسے بطور صدقہ دے دیا جائے گا۔ اور جہاں تک حرم کے علاوہ دوسرے لقطہ کا تعلق ہے تو اس کا بھی ایک سال تک اعلان کرایا جائے گا اور اس اثناء میں مالک نہ ملا تو وہ بمنزلہ تمہارے اپنے مال کے سمجھا جائے گا۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن غزوان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ طیار نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے طواف کرتے وقت ایک ایسا دینار ملا جس کی تحریر مٹ چکی تھی؟ فرمایا: جس کو ملا ہے اسی کا ہے۔ (الفروع)

۶۔ محمد بن رجاء ارجانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے طیب (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ میں نے مسجد الحرام میں ایک دینار دیکھا۔ جو اسے اٹھانے کے لئے جھکا تو دوسرا مل گیا۔ جب میں نے کچھ کنکر ہٹائے تو تیسرا مل گیا۔ پس میں نے ان کو اٹھالیا۔ اور ان کا اعلان کرایا مگر کوئی مالک نہ ملا۔ تو اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے جواباً لکھا: آپ نے دیناروں کا جو مسئلہ لکھا ہے وہ میں نے سمجھ لیا ہے۔ پس اگر تو محتاج ہے تو ۱/۳ حصہ صدقہ کر دو۔ (اور باقی خود استعمال کرو) اور اگر بے نیاز ہے تو سارا ہی صدقہ کر دے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے تروک احرام (باب ۵۰ و ۸۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد لقطہ کے ابواب میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۹

کعبۃ اللہ پر بکثرت نگاہ کرنا اور بیت المقدس اور دیگر مقاماتِ مقدسہ پر اس کو ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ بطور احتباء (پاؤں پر بیٹھ کر اور ٹانگوں اور پیٹھ کو کپڑے سے باندھ کر اور سہارا لے کر) روبقبلہ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ اس (کعبہ) کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے۔ اس اثناء میں بنی بجیلہ کا عاصم بن عمر نامی ایک شخص امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کعب الاحبار کہتا ہے کہ خانۂ کعبہ ہر صبح بیت المقدس کو سجدہ کرتا ہے! امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ کعب الاحبار کے قول کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: کعب الاحبار نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہی ہے! امام علیہ السلام نے غضبناک ہو کر فرمایا: تو بھی جھوٹ کہتا ہے اور کعب الاحبار نے بھی جھوٹ کہا ہے! زرارہ بیان کرتے ہیں کہ اس شخص کے سوا میں نے امام علیہ السلام کو (اس کے منہ پر) کبھی یہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا کہ فرمایا ہو: "تو نے جھوٹ کہا ہے" (پھر) فرمایا: خداوند عالم نے زمین میں اس (کعبہ) سے زیادہ محبوب اور زیادہ محترم کوئی قطعہ پیدا ہی نہیں کیا۔ خدا نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کئے تو اس نے حج کے لئے مسلسل تین ماہ محترم قرار دے۔ شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور عمرہ کے لئے ایک علیحدہ مہینہ مقرر فرمایا جو کہ رجب ہے۔ (الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے کعبہ کے اردگرد ایک سو بیس رحمتیں قرار دی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز گزاروں کے لئے اور بیس اس کی طرف نگاہ کرنے والوں کے لئے ہیں۔ (الفروع، الفقیہ، ثواب الاعمال)

۳۔ ابو عبداللہ خزاز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر دن خانۂ کعبہ کے لئے ایک نگاہ ہے۔ جس کی وجہ سے طواف کرنے والا، یا وہ شخص جس کا دل اس کی طرف مائل ہو۔ یا جو کسی عذر کی وجہ سے وہاں نہ جا سکے بخشے جاتے ہیں۔ (الفروع)

۴۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خانۂ کعبہ کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے، والدین کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے اور امام (برحق) کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے۔ اور فرمایا: جو شخص کعبہ کی طرف نگاہ کرے اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ (ایضاً)

۵۔ علی بن عبد العزیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص معرفت کے ساتھ کعبہ کی

طرف نگاہ کرے اور ہمارے حق و حرمت کو اس کے حق و حرمت کی طرح پہچانے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اسے دنیا و آخرت کے ہم و غم سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۶۔ سیف تمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کعبہ کی طرف نگاہ کرتا ہے تو جب تک وہ اُدھر سے آنکھ نہ پھیرلے برابر اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔ (ایضاً)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مروی ہے کہ خانۂ کعبہ پر نگاہ کرنا عبادت ہے، والدین کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے، بغیر پڑھے صرف قرآن مجید پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور عالم کے چہرہ پر نگاہ کرنا عبادت ہے۔ اور آل محمد علیہم السلام کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے۔ (الفقیہ)

۸۔ جناب احمد بن ابو عبداللہ برقیؒ باسناد خود حسن بن راشد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حج کرنے کے لئے خانہ خدا کی طرف جاؤ تو اس پر بکثرت نگاہ کرو۔ کیونکہ خانۂ کعبہ کے پاس خداوند عالم کی ایک سوبیس رحمتیں ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نمازیوں کے لئے اور بیس نگاہ کرنے والوں کے لئے ہیں۔ (المحاسن، الخصال)

۹۔ اسماعیل بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خانۂ کعبہ کے سامنے سے اس پر نگاہ کرنا گناہوں کو اس طرح گراتا ہے جس طرح گرانے کا حق ہے۔ (ایضاً)

۱۰۔ مرازم ایک شخص کے توسط سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خانۂ کعبہ کی طرف نگاہ کرنے والے شخص کو کمترین چیز جو عطا کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے لئے ہر نگاہ پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک برائی مٹائی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (ایضاً)

باب ۳۰

جب تک مقروض حرم سے باہر نہ نکل جائے اس سے قرضہ کا مطالبہ کرنا اور اس پر سلام کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے ایک شخص سے کچھ رقم لینی تھی۔ جو کافی عرصہ غائب رہا۔ اچانک میں نے اسے طواف کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ آیا میں اس سے اپنے مال کا تقاضا کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی اس پر سلام کرو (تاکہ وہ شرمسار نہ ہو) اور نہ ہی اسے ڈراؤ دھمکاؤ۔ یہاں تک کہ خود حرم سے باہر چلا جائے (تب مطالبہ

کرو)۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۳۱

خانۂ کعبہ کے بالمقابل احتباء (ٹانگوں اور پیٹھ کو کپڑے سے باندھ کر اس کے سہارے بیٹھنا) اور مسجد الحرام کے اندر کراہت کے ساتھ جائز ہے اور یہی حکم جوتا پہننے کا ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ خانۂ کعبہ کے سامنے بطور احتباء بیٹھے ہوئے تھے۔ (الفروع)

۲۔ حماد بن عثمان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ محرم کے لئے احتباء مکروہ ہے۔ نیز مسجد الحرام میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (و کل مکروہ جائز)۔ (ایضاً، کذا فی الفقیہ)

۳۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی شخص کو خانۂ کعبہ کے سامنے احتباء نہیں کرنا چاہیئے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ وہ محرم کے لئے اور مسجد الحرام کے اندر احتباء کو مکروہ جانتے تھے۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ پہلی حدیث جواز پر دلالت کرتی ہے اور دوسری کراہت پر لہٰذا ان کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے۔ (لان کل مکروہ جائز)۔ نیز ممکن ہے کہ امام علیہ السلام مسجد سے باہر اسی طرح (کعبہ کی طرف منہ کرکے) بیٹھے ہوں۔ یا (کم از کم) زمانۂ رسولؐ والی مسجد کی حد سے باہر ہوں (و ھو الاظھر لان مقام الامام اجل من ان یرتکب المکروہ)۔ اور قبل ازیں (باب ۸ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو پاؤں ننگے مسجد الحرام میں داخل ہونے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۲

مکہ مکرمہ کے دروازے بند کرنا، حاجیوں کو مکانوں میں رہنے سے روکنا اور انکی اجرت لینا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حسین بن علاء سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: معاویہ پہلا وہ شخص ہے جس نے مکہ کے اندر مکان کے دروازہ کے پٹ لگوائے اور خانۂ خدا کے حاجیوں کو (ان میں داخل ہونے سے) روکا۔ حالانکہ اس میں مقیم اور بادیہ نشین برابر ہیں۔ اور (پہلے) یہ دستور تھا کہ جب کوئی

بادیہ نشین آتا تھا تو وہ حاضر کے ہاں ٹھہرتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنا حج مکمل کرتا۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ﴾ (کہ اس میں مقیم اور بادیہ نشین برابر ہیں) کے بارے میں فرمایا: مکہ کے دروازوں پر پٹ نہیں لگوانے چاہئیں۔ کیونکہ حاجیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ لوگوں کے گھروں کے صحنوں میں اتریں اور وہاں رہ کر اپنا حج ادا کریں اور جس نے سب سے پہلے مکہ کے دروازوں پر پٹ لگوائے وہ معاویہ تھا۔
(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ والوں کو اپنے گھروں کے دروازوں پر پٹ نہیں لگوانے چاہئیں تاکہ حاجی لوگ ان کے گھروں میں ان کے ساتھ قیام کر سکیں۔ یہاں تک کہ مناسک حج پورے کریں۔ (التہذیب)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود حسین بن علوان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اہل مکہ کو اپنے گھر کرایہ پر دینے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے کی ممانعت فرمائی۔ اور فرمایا: ﴿سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ﴾ فرمایا: یہی طریقہ خلفاءِ ثلاثہ اور حضرت امیر علیہ السلام کے دور میں جاری تھا۔ حتیٰ کہ معاویہ کے (ابتدائی) دور میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ (گو بعد میں اسے بدل دیا)۔ (قرب الاسناد)

۵۔ جناب علی بن جعفرؑ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ والوں کو نہیں چاہیئے کہ حاجیوں کو اپنے گھروں میں اترنے سے منع کریں۔ (المسائل)

باب ۳۳

مرد کے طواف (کی صحت) کی شرط ہے کہ ختنہ شدہ ہو۔ مگر عورت میں یہ شرط نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو وہ خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ اور اگر ایسی عورت طواف کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن میمون سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک نو مسلم کے بارے میں جو حج کے موسم میں ہی اسلام لایا ہے اور چاہتا ہے

کہ حج کرے۔ تو آیا پہلے ختنہ کرائے یا پہلے حج کرے؟ فرمایا: جب تک ختنہ نہ کرائے تب تک حج نہ کرے۔
(الفروع، التہذیب، الفقیہ، کذا فی قرب الاسناد)

۳۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر عورت ختنہ شدہ نہ ہو اور وہ طواف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر مرد ختنہ کے بغیر طواف نہیں کر سکتا۔ (ایضاً)

باب ۳۴

خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن قداح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کعبہ کے اندر داخل ہونا کیسا ہے؟ فرمایا: کعبہ میں داخل ہونا گویا خدا کی رحمت میں داخل ہونا ہے۔ اور اس سے نکلنا گویا گناہوں سے نکلنا ہے اور گزشتہ کی بخشش اور آئندہ محفوظیت کا باعث ہے۔
(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ علی بن خالد ایک شخص سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کعبہ کے اندر داخل ہونے والا اس حال میں داخل ہوتا ہے کہ خدا اس سے راضی ہوتا ہے اور جب اس سے باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے خالی ہوتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سکینہ و وقار کے ساتھ کعبہ میں داخل ہو یعنی تکبر و تجبر کے بغیر داخل ہو تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (الفقیہ)

باب ۳۵

"صرورہ" (جو پہلی بار حج پر جائے) کے لئے کعبہ میں داخل ہونا مستحب مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: "صرورہ" کے لئے ضروری ہے کہ (حج سے فارغ ہو کر) واپس جانے سے پہلے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو۔
(الفروع، التہذیب)

۲۔ ابان بن عثمان ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: صرورہ آدمی کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام کو پاؤں کے تلے روندے (وہاں پیدل چلے) اور خانہ خدا کے اندر داخل ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود سلیمان بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک حدیث کے ضمن میں، میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ صرورہ کے لئے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا مستحب قرار دیا گیا ہے۔ اور جو پہلے حج کر چکا ہے اس کے لئے نہیں ہے؟ فرمایا: یہ اس لئے کہ صرورہ اس فریضہ حج بیت اللہ کو ادا کر رہا ہے جس کی طرف اسے بلایا گیا ہے تو لازم ہے کہ وہ اس گھر کے اندر داخل ہو۔ تاکہ اس میں اس کا احترام کیا جائے (اور اس کے گناہ معاف کئے جائیں)۔ (الفقیہ، علل الشرائع)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسنادخود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا خانہ کعبہ میں داخل ہونا ہر حاجی پر واجب ہے؟ فرمایا: پہلی بار کرنے والے پر حج واجب (سنت مؤکدہ) ہے۔ اس کے بعد اسے اختیار ہے چاہے تو داخل ہو اور چاہے تو داخل نہ ہو۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۶

جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ پہلے غسل کرے اور پھر جوتے پہنے بغیر سکینہ و وقار کے ساتھ خانہ خدا کے اندر داخل ہو۔ اور اس اثنا میں نہ تھوکے اور نہ ہی ناک صاف کرے۔ اور منقولہ دعا پڑھے اور دوستونوں کے درمیان سرخ رنگ کے پتھر پر دو رکعت نماز پڑھے اور کعبہ کے ہر زاویہ پر دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکن کی طرف منہ کر کے تکبیر کہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب خانہ کعبہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرو۔ تو داخل ہونے سے پہلے غسل کرو۔ اور جوتا پہن کر داخل نہ ہو اور داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: "وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ آمِنًا" فَآمِنِّیْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ﴾۔ پھر اس کے دوستونوں کے درمیان سرخ رنگ کے پتھر پر دو رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۂ [illegible] اور دوسری رکعت میں قرآن کے کسی مقام سے اتنی آیات پڑھو۔ اور کعبہ کے تمام زاویوں (کونوں) میں دو دو رکعت نماز پڑھو۔ اور پھر یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰھُمَّ من تَوَجه او تعبأ او اعدّ او استعد لوفادة الی مخلوق رجاء رفده و جائزته و نوافله و فواضله، فالیک یا سیدی تهیئتی و تعبئتی و اعدادی و استعدادی رجاء

رفدک و نوافلک و جائزتک، فلا تخیب الیوم رجائی یا من لا یخیب علی سائل "ئله" ولا ینقصه نائل "ئله" فانی لم آتک الیوم بعمل صالح قدمته، ولا شفاعة مخلوق رجوته، ولکنی اتیتک مقرا بالظلم "بالذنوب" والاسائة علی نفسی، فانه لا حجة لی ولا عذر، فاسئلک یامن هو کذلک ان "تصلی علی محمد و آله و" تعطینی مسئلتی، و تقبلنی عثرتی و تقبلنی برغبتی ولا ترد فی مجبوها ممنوعا ولا خائبا یا عظیم یا عظیم یا عظیم ارجوک للعظیم اسئلک یا عظیم ان تغفرلی الذنب العظیم لا اله الا انت ﴾ اور فرمایا: جوتے پہن کر اندر داخل نہ ہو۔ اور نہ ہی وہاں تھوک اور نہ ہی اس میں ناک صاف کر۔ اور فرمایا: حضرت رسول خداؐ فتح مکہ والے دن کے سوا کبھی اس کے اندر داخل نہیں ہوئے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ اسماعیل بن ہمام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خداؐ (فتح مکہ والے دن) خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو اس کے چاروں کونوں میں دو دو رکعت نماز پڑھی۔ (ایضاً) ...... اور پھر ہر رکن کی طرف منہ کر کے تکبیر کہی۔ (الفروع)

۳۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، اور سرخ رنگ کے پتھر پر دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر رکن یمانی اور رکن غربی کے درمیان دیوارِ کعبہ کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ اٹھا کر اور اپنے کو دیوار سے لگا کر دعا مانگی۔ پھر اس کے بعد رکن یمانی کی طرف مڑے۔ اور اس کے ساتھ چمٹ کر دعا مانگی پھر رکن غربی کی طرف سے ہو کر باہر نکل گئے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ معاویہ بن عمار طلب اولاد کی دعا کے ضمن میں نقل کرتے ہیں، فرمایا: اپنے اوپر آب زمزم کا ایک ڈول ڈالو (غسل کرو)۔ اور پھر خانہ کعبہ میں داخل ہو۔ اور جب اس کے دروازہ پر کھڑے ہو تو اس کی زنجیرہ پکڑ کر یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَ الْعَبْدَ عَبْدُکَ وَ قَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ کَانَ آمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَ اَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِکَ ﴾ اس کے بعد اندر داخل ہو جاؤ اور سرخ رنگ کے پتھر پر دو رکعت نماز پڑھو۔ اور پھر کھڑے ہو کر اس ستون کے پاس جاؤ۔ جو حجر اسود کے بالمقابل ہے اور اس سے سینہ لگا کر یہ دعا پڑھو: ﴿یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا مَاجِدُ یَا قَرِیْبُ یَا بَعِیْدُ یَا عَزِیْزُ یَا حَلِیْمُ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴾۔ پھر ستون کے اردگرد چکر لگاؤ اور اس سے کبھی پشت لگاؤ اور کبھی پیٹ لگاؤ۔ اور اس وقت یہی مذکورہ بالا دعا پڑھ۔ پس اگر خدا کو منظور ہوا تو وہ کچھ عطا فرمائے گا۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ خانہ کعبہ کے اندر پڑھو اور نافلہ کے بھی

وہاں پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳۹ و ۴۷ وغیرہ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۷

خانۂ کعبہ کے اندر سجدہ کرنا اور منقولہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ذریح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو خانہ کعبہ کے اندر حالت سجدہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا کہ پڑھ رہے ہیں: ﴿لا یرد غضبک الا حلمک ولا یجیر من عذابک الا رحمتک ولا ینجی منک الا التضرع الیک فھب لی یا الھی فرجا بالقدرة التی بھا تحی اموات العباد وبھا تنشر میت البلاد ولا تھلکنی یا الھی حتی تستجیب لی دعائی و تعرفنی الاجابة اللّٰھم ارزقنی العافیة الی منتھی اجلی ولا تشمت بی عدوی ولا تمکنه من عنقی من ذا الذی یرفعنی ان وضعتنی ومن ذا الذی یضعنی ان رفعتنی و ان اھلکتنی فمن ذا الذی یعرض لک فی عبدک او یسالک عن امره فقد علمت یا الھی انه لیس فی حکمک ظلم ولا فی نقمتک عجلة انما یعجل من یخاف الفوت و یحتاج الی الظلم الضعیف وقد تعالیت یا الھی عن ذلک الھی فلا تجعلنی للبلاء غرضا ولا لنقمتک نصبا و مھلنی و نفسی و اقلنی عثرتی ولا تردیدی فی نحری ولا تتبعنی ببلاء علی اثر بلاء فقد تری ضعفی و تضرعی الیک و وحشتی من الناس و انسی بک اعوذ بک الیوم فاعذنی و استجیر بک فاجرنی و استعین بک علی الضراء فاعنی و استنصرک فانصرنی و اتوکل علیک فاکفنی و اومن بک فآمنی و استھدیک فاھدنی و استرحمک فارحمنی و استغفرک مما تعلم فاغفرلی و استرزقک من فضلک الواسع فارزقنی ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم﴾۔ (تہذیب الاحکام للطوسیؒ)

باب ۳۸

خوف و خشیۂ الٰہی سے کعبہ کے اندر اور اس کے اردگرد گریہ و بکاء کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عزرمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ کا نام "بکہ" اس لئے رکھا گیا ہے کہ لوگ اس میں آکر رونے کی کوشش کرتے ہیں۔ (علل الشرائع)

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مکہ کو "بکہ" کہا جاتا ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ لوگ اس کے اندر اور اس کے اردگرد گریہ و بکاء کرتے ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۵ از قواطع نماز میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو خوفِ خدا سے رونے کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ فراجع۔

باب ۳۹

مرد و زن کے لئے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبیداللہ بن علی حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عورتیں خانہ کعبہ کے پاس جائیں تو وہ بھی غسل کریں؟ فرمایا: ہاں۔ خدا فرماتا ہے: ﴿اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ پس آدمی کو اس وقت تک اس کے اندر داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک اپنا پسینہ اور بدبو دور نہ کرے اور (غسل کرکے) طہارت و پاکیزگی حاصل نہ کرے۔ (علل الشرائع، تفسیر عیاشی، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ از قواطع نماز میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۰

خانہ کعبہ سے باہر نکلتے وقت تین بار تکبیر کہنا اور منقولہ دعا پڑھنا اور سیڑھی کی دائیں طرف دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو کعبہ سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا تین بار تکبیر کہی ﴿اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ

اکبر ﴿ پھر پڑھا: ﴿اَللّٰهُمَّ لَا تَجْهَدْ بَلاءَ نَا رَبَّنَا وَلَا تُشْمِتْ بِنَا اَعْدَائَنَا فَاِنَّکَ اَنْتَ الضَّارُّ النَّافِعُ﴾ پھر (دروازہ سے نکل کر) نیچے اتر آئے اور سیڑھی کو اپنی بائیں جانب قرار دے کر اس کی دائیں جانب روبقبلہ ہو کر اس طرح دو رکعت نماز پڑھی کہ ان کے اور کعبہ کے درمیان کوئی دوسرا شخص حائل نہیں تھا۔ اس کے بعد اپنے گھر چلے گئے۔ (الفروع، التہذیب، قرب الاسناد)

۲۔ یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب میں خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوں تو کیا کروں؟ فرمایا: داخل ہوتے وقت دروازہ کے دونوں دہلیزوں کو پکڑو اور پھر اندر داخل ہو یہاں تک کہ دونوں ستونوں کے پاس پہنچو۔ پس وہاں سرخ رنگ کے پتھر پر (دو رکعت) نماز پڑھو۔ پھر جب (دعا و پکار کے بعد) کعبہ سے باہر نکلو اور سیڑھی سے نیچے اترو تو اس کی دائیں جانب دو رکعت نماز پڑھو۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۴۱

عورتوں کے لئے خانہ کعبہ میں داخل ہونا مستحب ہے۔ مگر مستحب مؤکد نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عورتوں کے خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے بارے میں پوچھا گیا؟ فرمایا: ان کے لئے داخل ہونا ضروری نہیں ہے لیکن اگر داخل ہوں تو افضل ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: عورتوں پر بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا ساقط ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوسعید مکاری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے عورتوں سے چار چیزیں ساقط کی ہیں۔ اور پھر ان میں کعبہ کے اندر داخل ہونے کو بھی شمار کیا۔ (الفقیہ)

۴۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں پر اذان اور کعبہ میں داخل ہونا نہیں ہے۔ الحدیث[1]۔ (ایضاً)

---

[1] یہ پوری حدیث اس طرح ہے: فرمایا عورتوں پر اذان، اقامت، جمعہ اور جماعت نہیں ہے۔ نہ حجر اسود کا بوسہ ہے اور نہ کعبہ میں داخل ہونا۔ نہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ہے۔ اور نہ سر منڈوانا۔ بلکہ وہ صرف بالوں کی تقصیر کرائیں گی۔ (الفقیہ)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

• مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۴ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴۲

حج وعمرہ بجالانے والے پر کعبہ میں داخل ہونا واجب نہیں ہے۔ اگرچہ صرورہ ہوں اور بحالت اختیاری کعبہ کے اندر نمازِ فریضہ پڑھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک بار (فتح مکہ کے دن) خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ اور جوتے اتار دیئے اور قدموں کے نیچے اپنا کپڑا بچھایا۔ (التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خانہ کعبہ کے اندر نمازِ فریضہ نہ پڑھو۔ کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حج یا عمرہ کے موقع پر اس میں داخل نہیں ہوئے۔ ہاں البتہ صرف فتح مکہ کے موقع پر اس میں داخل ہوئے۔ اور دونوں ستون کے درمیان دو رکعت نماز (نافلہ) پڑھی جبکہ اسامہ بن زید بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ (التہذیب والاستبصار)

۳۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے حج کیا۔ مگر نہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور نہ ہی خانۂ کعبہ میں داخل ہوا تو؟ فرمایا: یہ صرف سنت ہے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو خدا زیادہ عذر قبول کرنے والا ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے اس قسم کی کچھ حدیثیں کچھ یہاں (باب ۳۵ میں) اور کچھ اس سے پہلے باب الصلوٰۃ (باب ۳۶ از نمازِ مندوب میں) گزر چکی ہیں اور یہ بات بھی پہلے (باب ۴۵ از وجوب حج میں) گزر چکی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس حج کیے تھے۔ مگر ہجرت کے بعد صرف ایک بار حج کیا تھا۔

باب ۴۳

دن چڑھنے کے بعد اور نماز ظہرین پڑھنے سے پہلے حرمین (مکہ و مدینہ) سے نکلنا مکروہ ہے۔ اور حرمین میں بکثرت نماز پڑھنا اور مسافر کا وہاں پوری نماز پڑھنا مستحب ہے اور وہاں کسی قسم کی نماز کا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان

(حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص دن چڑھنے کے بعد اور نماز ظہر و عصر پڑھنے سے پہلے حرمین سے نکلے اس سے کہا جاتا ہے کہ ﴿لا صحبک اللہ﴾ (خدا تیرا ساتھی نہ ہو)۔
(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ عنوان باب میں دیگر مذکورہ مطالب پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے احکام مساجد (باب ۵۲ و ۵۷) میں اور نمازِ مسافر (باب ۲۵) میں گزر چکی ہیں۔ فراجع۔

باب ۴۴

اگرچہ کوئی شخص کسی اور جگہ مرا ہو مگر اسے حرم کے اندر دفن کرنا مستحب ہے اور اسے عرفات میں دفن کرنے پر ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہارون بن خارجہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص حرم کے اندر دفن کیا جائے وہ (قیامت کی) فزع اکبر (بڑی گھبراہٹ) سے محفوظ رہے گا۔ میں نے عرض کیا کہ خواہ نیکوکار ہو یا بدکار؟ فرمایا: ہاں خواہ نیکوکار ہو یا بدکار! (الفروع، الفقیہ، المحاسن)

۲۔ علی بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کو خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص عرفات میں مر جائے۔ تو افضل کیا ہے؟ آیا اسے وہیں دفن کر دیا جائے یا اسے حرم کی طرف منتقل کیا جائے؟ فرمایا: اگر اسے حرم منتقل کیا جائے اور وہاں دفن کیا جائے تو یہ افضل ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حفص اور ہشام بن الحکم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ (میت کو دفن کرنے کے لئے) حرم افضل ہے یا عرفات؟ فرمایا: حرم افضل ہے۔
(التہذیب، الفروع)

باب ۴۵

مکہ مکرمہ میں بکثرت ذکر خدا کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا اور عبادت کرنا بالخصوص نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود خالد بن ماد قلانسی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں فرمایا: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر ایک بار تسبیح پڑھنا عراقین کے اس خراج سے افضل ہے جو راہِ خدا میں صرف کر دیا جائے۔ اور فرمایا: جو شخص مکہ میں ایک ختم قرآن کرلے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جنت میں اپنی جگہ کی زیارت نہیں کرلے گا۔

(التہذیب، کذا فی المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اس روایت کو اس تتمہ کے ساتھ نقل کیا ہے فرمایا: جو شخص مکہ مکرمہ میں ستر رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ قل ھو اللہ، انا انزلناہ، آیت سخرہ، آیت الکرسی پڑھے تو وہ نہیں مرے گا مگر شہید ہو کر۔ اور مکہ میں قیام کر کے طعام کھانے والا دوسرے شہروں میں روزہ رکھنے والے کی مانند ہے اور مکہ میں ایک دن کا روزہ رکھنا دوسرے شہروں میں ایک سالہ روزہ کے برابر ہے۔ اور مکہ میں چلنے پھرنے والا عبادتِ خدا میں مشغول ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوحمزہ ثمالی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو مکہ کے اندر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک یا اس سے کم و بیش مدت میں قرآن ختم کرے مگر ختم جمعہ کے دن کرے تو اس کے لئے دنیا کے پہلے جمعہ سے لے کر اس کے آخری جمعہ تک (قرآن پڑھنے کا) ثواب ملے گا۔ اور اگر دوسرے دنوں میں ختم کرے تب بھی یہی ثواب ہے۔ (الاصول من الکافی)

۴۔ جناب برقی ؒ باسنادِ خود علی بن خالد سے اور وہ بالواسطہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ مکرمہ میں سجدہ کرنے والا ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں اپنے خون میں لتھڑا ہوا۔ (المحاسن)

۵۔ خالد قلانسی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مکہ مکرمہ میں سونے والا دوسرے شہروں میں اپنے خون میں لت پت (مجاہد) کی مانند ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۵، ۲۹، ۳۶ و ۳۷ میں) گزر چکی ہیں۔ فراجع۔

باب ۴۶

جو شخص جان بوجھ کر مسجد الحرام میں بول و براز کرے اس پر واجباً تعزیر جاری کی جائے گی اور جو خانہ کعبہ کے اندر ایسا کرے اسے قتل کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اسلام افضل ہے یا ایمان؟ فرمایا: ایمان افضل ہے! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس کی مزید وضاحت کر کے سمجھائیں؟ فرمایا: تم بتاؤ جو شخص مسجد الحرام میں عمداً بول و براز کرے اس سے کیا سلوک کیا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے سخت مارا پیٹا جائے گا۔ فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ جو خانہ کعبہ کے اندر جان بوجھ کر یہ حرکت کرے تو؟ میں نے عرض کیا: کہ اسے قتل کیا جائے گا۔ فرمایا: تو نے ٹھیک کہا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کعبہ حرم سے افضل ہے۔ (یہی کیفیت ایمان کی ہے[1])۔

(الاصول، کذا فی التہذیب)

۲۔ سماعہ بن مہران بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے ایمان واسلام کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: ایمان کو اسلام سے وہی نسبت ہے جو کعبہ کو حرم سے ہے!.......... فرمایا: پس اگر کوئی شخص کعبہ کے اندر داخل ہو اور اس سے بے ساختہ پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے باہر نکلے گا۔ مگر حرم سے باہر نہیں جائے گا اور کپڑا پاک کر کے دوبارہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو اور از روئے بغض وعناد اس میں پیشاب کر دے تو اسے کعبہ اور حرم دونوں سے نکالا جائے گا اور اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

(الاصول، معانی الاخبار، کذا فی الفقیہ)

باب ۴۷

مکہ مکرمہ کے راستہ سے کیل کانٹا ہٹانا مستحب ہے اور حرم کے اندر شعر پڑھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص مکہ کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹائے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھے گا۔ اور جس کے نامۂ اعمال میں خدا نیکی لکھے گا پھر اسے عذاب نہیں کرے گا۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں تروکِ احرام (باب ۹۶) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو حرم میں شعر پڑھنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اس کے بعد کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی جو طواف میں شعر پڑھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

---

[1] اس حدیث کے آخر میں یوں وارد ہے: پس کعبہ مسجد کے ساتھ شریک ہے۔ مگر مسجد کعبہ کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ یہی کیفیت ایمان کی ہے کہ وہ اسلام کے ساتھ شریک ہے۔ مگر اسلام ایمان کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

طواف کرنے کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ترانوے (۹۳) باب ہیں)

باب ۱
حج و عمرہ میں طواف واجب ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں (طواف کرتے ہوئے) حجر اسود تک نہیں پہنچ پاتا تو؟ فرمایا: جب فریضۂ طواف ادا کرلو پھر کوئی ضرر و زیاں نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ عبید بن زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ طواف فرض ہے اور اس میں نماز بھی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ عمران بن عطیہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ وہ ساتویں آسمان میں میرے لئے عرش کے بالمقابل "ضراح" نام کا ایک مکان بنائے (چنانچہ اس نے بنایا) جسے خدا نے اہل آسمان کے لئے (کعبہ) قرار دیا۔ جس کا یومیہ ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں جن کو دوبارہ طواف کا موقع نہیں ملتا۔ پس جب جناب آدم علیہ السلام آسمانِ دنیا پر تشریف لائے تو خداوند عالم نے انہیں اس ضراح کے بالمقابل (زمین پر) اس گھر (خانہ کعبہ) کے بنانے کا حکم دیا اور اسے جناب آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے لئے (زمین میں) قبلہ بنایا۔ جس طرح اسے اہل آسمان والوں کے لئے بنایا تھا۔ (الفروع)

۴۔ حسن بن صالح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام عطا (تابعی) سے گفتگو فرماتے ہوئے فرما رہے تھے کہ جناب نوح علیہ السلام کی کشتی کا طول بارہ سو ہاتھ اور عرض آٹھ سو ہاتھ تھا۔ اور آسمان کی طرف اس کا طول دو سو ہاتھ تھا۔ اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور پھر کوہ جودی پر مستقر ہوگئی۔ (الفروع، الفقیہ)

۵۔ محمد بن مروان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ایک شخص نے آپ کے والد ماجد سے اس خانہ خدا کے طواف کے سبب کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: خداوند عالم نے فرشتوں کو حکم دیا: ''ضراح'' نامی گھر کا طواف کریں جو کہ بیت المعمور ہے۔ چنانچہ انہوں نے سات سال تک برابر اس کا طواف کیا۔ تو اصل طواف تو یہاں سے شروع ہوا۔ پھر خدا نے اس (ضراح) کے بالمقابل یہ خانہ کعبہ بنوایا تاکہ بنی آدمؑ کی توبہ گاہ اور (گناہوں سے) طہارت اور پاکیزگی کا باعث قرار پائے۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طوافِ فریضہ کی نماز کے بعد (جو مقام ابراہیمؑ پر پڑھی جاتی ہے) یہ دعا پڑھو............ پھر یہ دعا ذکر فرمائی ہے۔ (التہذیب)

۷۔ جمیل بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آدمی طوافِ فریضہ کی دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے پڑھے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میرے بعض مسائل کے جواب میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے مجھے خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی علت کے سلسلہ میں لکھا کہ جب خدا نے فرشتوں سے کہا کہ ﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً﴾ تو وہ پکار اٹھے ﴿اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ﴾ تو چونکہ انہوں نے خدا کی بات ٹھکرائی (اور خدا کی ناراضی محسوس کی) تو وہ پشیمان ہوئے اور عرشِ الٰہی میں پناہ لی۔ اور استغفار کی۔ تو خدا کو یہ بات پسند آئی کہ زمین میں بھی بندے اسی طرح اس کی عبادت کریں تو اس نے (پہلے تو) چوتھے آسمان پر عرش کے بالمقابل ''ضراح'' نامی ایک مکان بنوایا۔ پھر آسمان دنیا پر اس کے بالمقابل بیت المعمور بنوایا اور اس کے بالمقابل زمین پر خانہ کعبہ بنوایا پھر آدم علیہ السلام کو حکم دیا اور انہوں نے اس کا طواف کیا۔ اور خدا نے ان کی توبہ قبول کی۔ اور پھر خدا نے قیامت تک ان کی اولاد میں یہ چیز رکھ دی (کہ اگر وہ گناہ کر کے اس گھر کا طواف کریں گے اور توبہ کریں گے تو خدا ان کی توبہ قبول کرے گا)۔ (علل الشرائع)

۹۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ارشادِ خداوندی ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ کا مطلب دریافت کیا؟ فرمایا: ''تفث'' سے مراد ناخن کاٹنا اور میل کچیل کا دور کرنا اور احرام سے باہر نکلنا مراد ہے۔ اور پرانے گھر (خانہ کعبہ) کے طواف کرنے سے طوافِ فریضہ مراد ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کیفیت حج (باب ۴۲ و ۴۳ وغیرہ اور باب ۱۹ و ۲۰ و ۲۱

وغیرہ از اقسام حج اور باب ۲۲ و ۵۴ از احرام اور باب ۴۶ از تروک احرام وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد طواف فریضہ کی دو رکعت نماز کے ضمن میں (باب ۲۲ و ۳۳، ۳۴ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

سوائے عمرۂ تمتع کے (باقی حج و عمرہ میں) مرد، عورت اور خصی وغیرہ سب پر طواف النساء واجب ہے۔ اور اس کی بجا آوری سے پہلے محرم پر عورتوں سے تمتع حاصل کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خصیوں اور بوڑھی عورت کے بارے میں پوچھا کہ آیا ان پر بھی طواف النساء واجب ہے؟ فرمایا: ہاں ان سب پر یہ طواف واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر خدا نے لوگوں پر طواف النساء کے ذریعہ (اسے واجب قرار دے کر) احسان نہ کیا ہوتا تو آدمی (حاجی) اس حال میں واپس اپنے گھر لوٹتا کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہوتی۔ (ایضاً)

۳۔ تہذیب الاحکام میں اس قدر اضافہ ہے: اور اس وقت تک حلال نہ ہوتی جب تک واپس لوٹ کر سعی کے بعد طواف النساء کے سات چکر نہ لگاتا۔ فرمایا: اور طواف النساء مردوں اور عورتوں دونوں پر واجب ہے۔

(التہذیب عن اسحاق بن عمار عن الصادق علیہ السلام)

۴۔ احمد بن محمد حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے آیت مبارکہ ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (اور چاہیئے کہ پرانے گھر کا طواف کریں) کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد طواف النساء ہے جو فرض ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کیفیت حج (باب ۲ میں) اور کفارۂ استمتاع (باب ۱۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵۸ و ۵۹ و ۶۴ و ۷۴ اور ۸۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

طواف واجب کے لئے دو رکعت نماز بھی واجب ہوتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: جب تو اپنے طواف سے فارغ ہو جائے تو پھر مقام ابراہیمؑ پر آ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھ۔ اور یہ دو رکعت فرض ہیں۔ کسی وقت بھی ان کا پڑھنا مکروہ نہیں ہے خواہ طلوع آفتاب کا وقت ہو یا غروب کا۔ جب طواف کر چکو تو ان کو مؤخر نہ کرو۔ بلکہ اس سے فارغ ہوتے ہی پڑھو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ دوسری روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ اس کے بعد حجر اسود کے پاس جاؤ۔ اور اسے بوسہ دو۔ یا ہاتھ سے مس کرو۔ یا اس کی طرف اشارہ ہی کرو۔ کہ یہ بھی ضروری ہے۔ (ایضاً)

باب ۴

مستحبی طواف کرنا اور بار بار کرنا اور اسے مستحبی غلام آزاد کرنے پر ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن تغلب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اے ابان! تمہیں معلوم ہے کہ جو شخص اس گھر کے سات چکر لگائے اس کا اجر و ثواب کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں! فرمایا: اس کے لئے چھ ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چھ ہزار گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے چھ ہزار درجے بلند ہوتے ہیں۔ (التہذیب)

۲۔ اسحاق بن عمار کی روایت صادقی میں یہ اضافہ بھی موجود ہے کہ اس کی چھ ہزار حاجتیں برلائی جاتی ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن میمون الصائغ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا: تو حاجی ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں! فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ حاجی کے لئے کیا (ثواب) ہے؟ عرض کیا: نہیں! فرمایا: جو شخص حج کے ارادہ سے آئے طواف خانہ کعبہ کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے، ستر ہزار برائیاں مٹاتا ہے اور ستر ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں، ستر ہزار حوائج میں اس کو سفارشی بناتا ہے اور اس کے لئے ایسے ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے جن میں ہر ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو۔

(الفروع، الفقیہ، المحاسن)

۴۔ عیسیٰ بن عبداللہ الہاشمی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خانہ کعبہ (پہلے) زمین کے ایک سفید رنگ کے ٹیلہ پر تھا جو اس طرح چمکتا تھا جس طرح سورج اور چاند چمکتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آدمؑ کے دو بیٹوں (ہابیل و قابیل) میں سے ایک (قابیل) نے دوسرے (ہابیل) کو قتل کر دیا۔ تو وہ ٹیلہ سیاہ ہو گیا۔ اور جب جناب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو خدا نے ان کے لئے تمام زمین کو بلند کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کعبہ کو دیکھا۔

اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا: بارِ الٰہا! یہ سفید اور چمکدار زمین کیسی ہے؟ ارشاد ہوا: یہ میری زمین میں میرا حرم ہے! اور میں نے تم پر لازم قرار دیا ہے کہ ہر روز اس کے اردگرد سات سو (۷۰۰) طواف کیا کرو۔ (الفروع، الفقیہ)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مروی ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ گناہوں سے نکل جاتا ہے۔ (الفقیہ)

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھنا چھ عدد غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (ایضاً)

۷۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص خانہ کعبہ کا صرف ایک طواف کرے تو خداوند عالم اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھتا ہے، ایک ہزار برائیاں مٹاتا ہے، ایک ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک ہزار درخت لگاتا ہے۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب درج کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ مقام "ملتزم" پر پہنچتا ہے تو خداوند عالم اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ان میں سے جس دروازہ سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ راوی نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کہ یہ سارا ثواب اس شخص کے لئے جو ایک طواف کرے؟ فرمایا: ہاں! پھر فرمایا: آیا میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جو اس سے بھی افضل ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: جو شخص اپنے دینی بھائی کی حاجت برآری کرے تو خدا اس کے لئے طواف کا......... یہاں تک کہ دس عدد تک پہنچے کا ثواب لکھتا ہے۔
(ثواب الاعمال)

۸۔ مشمعل اسدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حج کرنے کے ارادہ سے آیا ہوں! امام علیہ السلام نے فرمایا: جانتے ہو کہ حاجی کا ثواب کس قدر ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: جب کوئی بندہ خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر لگائے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے تو خداوند عالم اس کے لئے چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اور چھ ہزار برائیاں مٹاتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کی چھ ہزار حاجتیں دنیا میں اور چھ ہزار حاجتیں آخرت میں برلاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! یہ ثواب تو بہت زیادہ ہے! فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کا ثواب اس سے بھی زیادہ ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمائیں۔ فرمایا: کسی بندۂ مؤمن کی ایک حاجت برلانا حج سے افضل ہے حج سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ دس حجیں گنوائیں۔
(الآمالی للصدوقؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۹ از مقدماتِ طواف میں) گزر چکی ہیں اور

کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں بالخصوص باب ۳۴ و ۳۶ و ۳۸ و ۴۱ و ۴۲ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۵

زوال کے وقت سر اور پاؤں ننگے، چھوٹے چھوٹے سے قدموں سے اور آنکھیں جھکا کر طواف کرنا اور ہر چکر میں کسی کو اذیت پہنچائے بغیر اور ذکر خدا قطع کئے بغیر حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عیسیٰ اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ ایک بار میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے بہت سے مسائل دریافت کرنا چاہتا تھا۔ تو میں نے ان سے کہا اپنا ہاتھ یا پاؤں آگے بڑھائیں تاکہ میں اسے بوسہ دوں۔ چنانچہ امام علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا۔ جسے میں نے بوسہ دیا۔ پس اس وقت مجھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد آ گیا اور میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ پس آنجناب علیہ السلام نے مجھے سرنگوں دیکھا تو فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص زوال آفتاب کے وقت اس گھر کا طواف کرے درآنحالیکہ سر سے ننگا ہو اور قدم چھوٹے چھوٹے اٹھائے۔ اور آنکھیں نیچے جھکائے۔ اور کسی کو اذیت پہنچائے بغیر ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ بھی دے اور زبان سے ذکر خدا بند نہ کرے تو خداوند عالم ہر ہر قدم پر اس کے نامۂ اعمال میں ستر ہزار نیکی لکھتا ہے اور ستر ہزار برائی مٹاتا ہے۔ اور اس کے لئے ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اس کی طرف سے (گویا) ستر ہزار ایسے غلام آزاد کرتا ہے جن میں سے ہر ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو اور اس کے خاندان میں سے ستر ہزار لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرتا ہے اور اس کی ستر ہزار حاجتیں پوری کی جاتی ہیں چاہے تو دنیا میں اور چاہے تو آخرت میں۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۶

ہر شب و روز میں دس بار سات سات چکر لگانے اس طرح مستحب ہیں کہ تین اول شب میں، تین آخر میں۔ دو صبح اور دو ظہر کے بعد اور ان چکروں کا یاد رکھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالفرج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے پوچھا کہ آیا حضرت رسول خداﷺ کے طواف کرنے کا کوئی ایسا خاص طریقہ تھا جس سے وہ پہچانے جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں آنحضرتﷺ شب و روز میں دس بار سات سات چکر لگاتے تھے۔ تین اوائل شب میں، تین آخر شب میں، دو صبح کے وقت، اور دو ظہر کے بعد اور ان اوقات کے درمیان استراحت فرماتے تھے۔

(الفروع، الفقیہ، الخصال)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مستحب ہے کہ ہر شب و روز میں اپنے سات چکروں کو گنتے رہو۔ (الفقیہ)

باب ۷

حاجی کے لئے مستحب ہے کہ تین سو ساٹھ جفت چکر لگائے اور اگر اتنی مقدار پر قدرت نہ ہو تو پھر صرف تین سو ساٹھ چکر لگائے اور آخری چکر پر سات پورے کرے اور اگر اتنے بھی نہ لگا سکے تو پھر جس قدر لگا سکے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مستحب ہے کہ سال کے دنوں کی تعداد کے مطابق تین سو ساٹھ ہفت چکر لگائے جائیں۔ اور اگر اتنے نہ لگا سکے تو پھر صرف تین سو ساٹھ چکر۔ اور اگر اتنے بھی نہ لگا سکو تو پھر جس قدر لگا سکو۔

(الفروع، الفقیہ، الخصال، التہذیب)

باب ۸

(ذی الحجہ کے) عشرہ (اولیٰ) میں بکثرت طواف کرنا اور حج سے پہلے وہاں قیام کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عشرۂ اولیٰ میں طواف کرنا حج میں ستر طواف کرنے سے افضل ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ اس سے ذی الحجہ کا عشرہ ہے۔

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حج سے پہلے ایک دن قیام کرنا حج کے بعد دو دن قیام کرنے سے افضل ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (باب ۱۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

جو شخص ایک سال تک مکہ مکرمہ میں سکونت رکھے اس کے لئے مستحب ہے کہ مستحبی نماز پر مستحبی طواف کو ترجیح دے اور جو دو سال سکونت رکھے اس کے لئے دونوں کام برابر ہیں اور اس کے لئے مساوات مستحب ہے اور جو تین سال سکونت رکھے اس کے لئے نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ایک سال تک مکہ میں قیام کرے اس کے لئے طواف کرنا (مستحبی) نماز سے افضل ہے۔ اور جو دو سال قیام کرے وہ خلط ملط کرے (کچھ طواف کرے اور جو کچھ نماز پڑھے) اور جو تین سال قیام کرے اس کے لئے نماز طواف سے افضل ہے۔(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ عبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو لوگ مکی نہیں ہیں ان کے لئے (مستحبی) نماز سے طواف کرنا افضل ہے۔ اور اہل مکہ اور وہاں سکونت رکھنے والوں کے لئے نماز پڑھنا افضل ہے۔
(الفروع، الفقیہ)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسنادخود احمد بن محمد بن ابونصر بزنطی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جو شخص مکہ میں قیام پذیر ہے اس کے لئے طواف کرنا افضل ہے یا نماز پڑھنا؟ فرمایا: نماز پڑھنا۔(قرب الاسناد)

۴۔ حسن بن راشد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ کے پاس خداوند عالم کی ایک سو بیس رحمتیں ہیں جن میں سے ساٹھ رحمتیں تو طواف کرنے والوں کے لئے ہیں اور چالیس نمازیوں کے لئے اور بیس کعبہ پر نگاہ کرنے والوں کے لئے۔

باب ۱۰

حج سے پہلے طواف کرنے کو حج کے بعد طواف کرنے پر ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حج سے پہلے (ایک) طواف کرنا حج کے بعد ستر طواف کرنے سے افضل ہے۔(الفروع، الفقیہ)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مکہ سے حج کا احرام

باندھتا ہے۔ پھر دیکھتا ہے کہ خانہ کعبہ خالی ہے اور وہ حج پر جانے سے پہلے طواف کرتا ہے۔ آیا اس پر کچھ ہے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱

جو شخص طواف کرنے کے لئے گیا ہے اس کے مال و متاع کی حفاظت کرنا اور بیمار کے پاس بیٹھنا اور ان دو کاموں کو طواف اور مسجد (الحرام) میں نماز پڑھنے پر ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل خثعمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم مکہ پہنچتے ہیں تو میرے ساتھی طواف کرنے چلے جاتے ہیں۔ اور مجھے مال و متاع کی حفاظت کے لئے چھوڑ جاتے ہیں تو؟ فرمایا: تیرا اجر و ثواب اس سے زیادہ ہے۔ (الفروع)

۲۔ مرازم بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں محمد بن مصادف کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں علیل ہو گیا۔ تو محمد مجھے تنہا چھوڑ کر مسجد میں چلا جاتا۔ تو میں نے اس کی مصادف (اس کے باپ) سے شکایت کی اور انہوں نے یہ واقعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہہ سنایا۔ تو امام علیہ السلام نے محمد کو کہلا بھیجا کہ تیرا اس (مرازم) کے پاس بیٹھنا (اور اس کی تیمارداری کرنا) تیرے مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (ایضاً)

باب ۱۲

حجر اسود کے پاس منقولہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ اور اس سے طواف کی ابتداء کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تم جب حجر اسود کے قریب جاؤ تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے خدا کی حمد و ثنا کرو اور سرکار محمد (اور آل محمد علیہم السلام) پر درود و سلام پڑھو۔ اور خدا سے قبولیت اعمال کی دعا کرو۔ اور پھر حجر اسود کو ہاتھ لگاؤ اور بوسہ دو۔ اور اگر بوسہ نہ دے سکو تو صرف ہاتھ سے ہی اسے چھولو۔ اور اگر ہاتھ سے بھی نہ چھو سکو تو صرف اس کی طرف اشارہ ہی کر دو۔ اور یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم امانتی ادیتھا و میثاقی تعاھدتہ لتشھد لی بالموافاۃ اللّٰھم تصدیقا بکتابک و علی سنۃ نبیک اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا ﷺ عبدہ و رسولہ آمنت باللّٰہ و کفرت بالجبت بالطاغوت و باللات و العزی و عبادۃ الشیطان و عبادۃ کل

نـدّ یـدعی من دون اللّٰہ ﴾اور اگر یہ تمام دعا نہ پڑھ سکو تو اس کا کچھ حصہ ہی پڑھ لو۔ اور پھر یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم الیک بسطت یدی و فیما عندک عظمت رغبتی فاقبل مسحتی (مسبحتی ن د سیختی) واغفرلی وارحمنی اللّٰھم انی اعوذ بک من الکفر و الفقر و مواقف الخزی فی الدنیا و الآخرۃ﴾۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب خداوند عالم نے (عالم ذر میں) لوگوں سے عہد و پیمان لیا تھا تو حجر اسود کو حکم دیا اور وہ اس (وثیقہ) کو نگل گیا۔ اس لئے وہاں جا کر کہا جاتا ہے کہ ﴿امانتی ادیتھا و میثاقی تعاھدتہ لتشھد لی بالموافاۃ﴾ (میں نے اپنی امانت کو ادا کیا ہے اور اپنے عہد و پیمان کو نبھایا ہے تا کہ تو میری گواہی دے)۔ (الفروع)

۳۔ جناب کلینی اور جناب طوسی علیہما الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابوبصیر کی روایت میں ہے جو کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: جب مسجد الحرام میں داخل ہو اور حجر اسود کے قریب جاؤ تو اسے ہاتھ سے چھوؤ اور یہ دعا پڑھو: ﴿الحمد للّٰہ الذی ھدانا لھٰذا و ما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اکبر من خلقہٖ و اکبر ممن اخشٰی و احذر ولا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر﴾۔ اس کے بعد سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھو۔ اور نبیوں اور رسولوں پر سلام پڑھو۔ جس طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھا تھا۔ بعد ازاں کہو ﴿انی اومن بوعدک و اوفی بعھدک﴾۔ پھر وہی دعا بیان کی جو معاویہ بن عمار کی روایت میں مذکور ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حریز ایک شخص کے توسط سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم مسجد الحرام میں داخل ہو اور حجر اسود کے محاذی ہو۔ تو یہ دعا پڑھو: ﴿اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ آمنت باللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰھم امانتی ادیتھا و میثاقی تعاھدتہٗ لتشھد لی عندک بالموافاۃ﴾۔ (ایضاً)

۵۔ ابراہیم بن عیسیٰ اپنے باپ (عیسیٰ) سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر بلند کر کے فرمایا: ﴿الحمد للّٰہ الذی شرفک و عظمک والحمد للّٰہ الذی بعثنی نبیا و جعل علیا اماماً اللّٰھم اھد لہ خیار خلقک و جنبہ شرار خلقک﴾۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۳ و ۱۶ و ۲۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

واجبی اور مستحبی طواف میں حجر اسود کو دائیں ہاتھ سے چھونا اور پھر اس (ہاتھ) کا چومنا مستحب ہے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کی طرف اشارہ کرے اور اپنے عہد و پیمان کی تجدید کرے۔

(اس باب میں کل اٹھارہ حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حجر اسود کے قریب جاؤ۔ تو اپنے ہاتھ بلند کرکے خدا کی حمد و ثنا کرو۔ پھر حجر اسود کو چھوؤ اور اسے بوسہ دو۔ اور اگر اسے بوسہ نہ دے سکو تو پھر اپنے ہاتھ سے چھوؤ۔ اور اگر چھو بھی نہ سکو تو پھر اس کی طرف (دور سے) اشارہ کرو۔ الحدیث۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر واجبی اور مستحبی طواف میں حجر اسود کو ہاتھ سے چھوتے تھے۔ (الفروع)

۳۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ خانہ کعبہ کو ہاتھ سے چھونا کیوں مقرر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جب خداوند عالم نے بنی آدم سے عہد و پیمان لیا تھا۔ تو اس پتھر (حجر اسود) کو جنت سے طلب فرمایا اور اسے حکم دیا اور وہ اس وثیقہ کو نگل گیا۔ پس جو شخص اس پیمان کو ادا کرے گا۔ یہ اس کی ایفائے عہد کی گواہی دے گا۔ (الفروع، تفسیر عیاشی، سرائر، المحاسن)

۴۔ بکیر بن اعین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خداوند عالم نے حجر اسود کو اس رکن میں کیوں رکھا جس میں ہے۔ اور اسے بوسہ کیوں دیا جاتا ہے؟ فرمایا: اس عہد و پیمان کی وجہ سے جو خدا نے اس رکن میں رکھا جو اس نے بنی آدم علیہ السلام سے لیا تھا۔ (پھر فرمایا: اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ) خدا نے اولادِ آدم سے عہد لیا تھا وہ یہی جگہ تھی۔ اور جہاں تک اسے چھونے اور چومنے کا تعلق ہے۔ تو وہ اس عہد و پیمان کی تجدید کی خاطر ہے۔ تاکہ وہ ہر سال آئیں اور وہ عہد نبھائیں جو خدا سے کیا تھا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ تم خود کہتے ہو **﴿امانتی ادیتھا و میثاقی تعاھدتہ لتشھد لی بالموافاۃ﴾** بخدا ہمارے شیعوں کے سوا کوئی شخص بھی وہ عہد ادا نہیں کرتا۔ اور یہ اس لئے کہ تمہارے سوا کسی کو وہ عہد و پیمان یاد ہی نہیں ہے۔ اس لئے بخدا وہ تمہارے حق میں اور بخدا ان کے بر خلاف ان کے کفر و انکار کی گواہی دے گا۔ پھر فرمایا: تم کچھ جانتے ہو کہ حجر اسود (پہلے) کیا تھا؟ عرض کیا: نہیں۔

فرمایا: وہ خدا کی بارگاہ میں بعض بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا۔ اور جب خدا نے فرشتوں سے عہد و پیمان لیا تھا تو اس نے سب سے پہلے اقرار کیا تھا۔ اور ایمان لایا تھا۔ اس لئے خدا نے اسے اپنی تمام مخلوق پر امین قرار دیا۔ چنانچہ وہ میثاق اسے نگلوا دیا اور اس کے پاس بطور امانت رکھ دیا۔ اور لوگوں کو پابند کیا کہ وہ ہر سال اس کے پاس جا کر اپنے اس عہد و پیمان کی تجدید کریں۔ پھر جب خدا نے کعبہ کو بنایا تو اس پتھر کو اس جگہ پر رکھ دیا۔ کیونکہ اس نے بنی آدم سے جو عہد لیا تھا وہ اسی جگہ پر لیا تھا۔ اور اسی جگہ پر وہ وثیقہ اسے نگلوایا تھا۔ الحدیث۔

(الفروع، علل الشرائع)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ حجر اسود کو بوسہ اور چھوا اس لئے جاتا ہے تا کہ وہ خدا کی بارگاہ میں اس عہد و میثاق کی گواہی دے جو اس نے اولادِ آدم سے لیا تھا۔ یہ پتھر پہلے دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ مگر بنی آدم کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا۔ اور اگر اسے جاہلیت کی نجاستیں و کثافتیں نہ چھوتیں۔ تو جو بھی کوئی نقص و عیب والا آدمی اسے چھوتا وہ ٹھیک ہو جاتا۔ (الفقیہ)

۶۔ محمد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے میرے سوالات کے جو جوابات لکھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ حجر اسود کو بوسہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے جو اولاد آدم سے عہد و پیمان لیا تو وہ حجر اسود کو نگلوا دیا۔ تو لوگوں کو اسی لئے تکلیف دی کہ وہ اس (حجر اسود) کے پاس جا کر اس عہد کی تجدید کریں۔ اس وجہ سے حجر اسود کے پاس کہا جاتا ہے کہ ﴿امانتی ادیتھا و میثاقی تعاھدتہ لتشھد لی بالموافاۃ﴾ اور اسی سے جناب سلمان رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ بروز قیامت حجر اسود کوہ قبیس کی مانند آئے گا اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے اور جن لوگوں نے وہ عہد و پیمان پورا کیا ہوگا۔ ان کے حق میں گواہی دے گا۔ (علل الشرائع)

۷۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ ہم طواف کر رہے تھے کہ عمر کے خاندان کا ایک آدمی وہاں سے گزرا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ سے پکڑا اور حجر اسود کو چھوا۔ اس عمری شخص نے سختی سے جھڑکا۔ اور کہا کہ تیرا حج باطل ہو گیا ہے۔ کیونکہ جسے تو نے چھوا ہے وہ ایک پتھر ہے جو نہ ضرر و زیاں پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع و فائدہ! میں نے یہ ماجرا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بیان کیا۔ فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے، جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولا ہے۔ بروزِ قیامت حجر اسود کی بڑی تیز زبان ہوگی جس سے ان لوگوں کے حق میں گواہی دے گا جنہوں نے اپنے عہد و پیمان کی وفا کی ہوگی۔ پھر امام علیہ السلام نے اس عہد الست اور حجر اسود کے اسے نگلنے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا: اسی بناء پر تم وہاں کہتے ہو ﴿امانتی ادیتھا الخ.........﴾۔ (ایضاً)

۸۔ عبداللہ بن ابی یعفور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن

میں فرمایا کہ عہد و پیمان اس حجر اسود کے اندر ہے۔ بخدا (بروز قیامت) اس کی دو آنکھیں، دو کان اور ایک تیز زبان ہوگی (جس سے وہ گواہی دے گا)۔ (ایضاً)

۹۔ عبدالرحمٰن بن کثیر ہاشمی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار عمر بن خطاب حجر اسود کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا: بخدا اے پتھر! ہم جانتے ہیں کہ تو پتھر ہے۔ نہ نقصان پہنچاتا ہے اور نہ فائدہ۔ مگر ہم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو تجھ سے محبت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے پسر خطاب! تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ بخدا کل فردائے قیامت خدا اس حجر اسود کو اس طرح محشور فرمائے گا کہ اس کی ایک زبان ہوگی اور دو ہونٹ۔ اور یہ ان لوگوں کے حق میں گواہی دے گا۔ جنہوں نے عہد پورا کیا ہوگا۔ اور یہ زمین (گویا) خدا کا دایاں ہاتھ ہے جس سے وہ اپنی مخلوق کی بیعت لیتا ہے۔ اس پر عمر نے کہا: خدا ہمیں کسی ایسے شہر میں زندہ نہ رکھے جس میں علی ابن ابی طالبؑ نہ ہوں۔ (ایضاً)

۱۰۔ جناب احمد بن ابو عبداللہ البرقی ؒ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ مرفوعاً امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ حجر اسود کو بوسہ کیوں دیا جاتا ہے؟ فرمایا کہ یہ حجر اسود جنت میں سفید رنگ کا چمکیلا موتی تھا جسے جناب آدم علیہ السلام وہاں دیکھا کرتے تھے۔ جب وہ زمین پر آئے (اور بروایتے وحشت محسوس کی تو) خدا نے جنت سے وہ موتی اتارا جب جناب آدم علیہ السلام نے اسے دیکھا تو (اسے پہچان کر) اس کی طرف لپکے اور اسے چوما۔ تو اس سے خدا نے (اسے چومنے کی) سنت جاری کردی۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ و ۱۲ اور اس سے پہلے باب ۲ از اقسام حج میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۲ و ۲۴ و ۲۶ و ۳۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

بائیں ہاتھ سے بھی خانہ کعبہ کو چھوا جا سکتا ہے اور طواف اور کعبہ کو چھونے سے پہلے مسواک کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ام فروہ کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں اور انہوں نے اس طرح اپنے اوپر چادر لی ہوئی تھی کہ پہچانی نہ جا سکیں۔ انہوں نے حجر اسود کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھوا۔ ان سے ایک طواف کرنے والے شخص نے کہا: اے اللہ کی کنیز! آپ نے سنت کے خلاف کام کیا ہے؟ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے علم سے بے نیاز ہیں۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ام فروہ سے مراد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ اور ان کا یہ کلام اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے یہ بات آنجنابؑ سے روایت کی ہے۔ علاوہ بریں عمومات سے بھی اس مطلب کی تائید مزید ہوتی ہے۔ اور اس سے پہلے مسواک کی بحث (جلد اول) میں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس موقع پر مسواک کرنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۵

اس رکن کو ہاتھ لگانا اور اس سے پیٹ کو چمٹانا اور ہاتھ سے مسح کرنا جس میں حجر اسود ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر اسود کو دروازہ کی جانب سے ہاتھ لگانے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ رکن کو چھوئے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: پس جدھر سے بھی ہاتھ لگ جائے کافی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ یعقوب بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رکن کو چھونے اور ہاتھ لگانے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اس کو چھونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ پیٹ چمٹاؤ۔ اور مسح یہ ہے کہ اسے ہاتھ سے مسح کرو۔ (الفروع)

۳۔ محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکن کو چھوؤ کہ وہ خدا کی مخلوق میں اس کا دایاں ہاتھ ہے۔ جس سے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے جس طرح بندہ مصافحہ کرتا ہے جو اسے چھوئے گا وہ اس کی ایفاء عہد کی گواہی دے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۲ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

حجر اسود کو ہاتھ لگانا یا بوسہ دینا واجب نہیں ہے۔ اور لوگوں کی مزاحمت کر کے ایسا کرنا مستحب مؤکد نہیں ہے۔ بلکہ دور سے اشارہ کر دینا کافی ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم پہلے تو یہ کہتے تھے کہ لازم ہے کہ (طواف کی) ابتداء بھی حجر اسود سے کی جائے اور اختتام بھی اسی سے کیا

جائے۔ مگر اب جبکہ (حاجی) لوگ زیادہ ہو گئے ہیں نہیں کہتے۔ الفروع)

۲۔ نیز معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے حج کیا مگر حجر اسود کو نہیں چھوا تو؟ فرمایا: وہ سنت ہے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے تو خدا عذر قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔
(الفروع، التہذیب)

۳۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں طواف کر رہا تھا۔ (اور مشہور صوفی) سفیان ثوری میرے قریب تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: ابوعبداللہ! حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجر اسود کے قریب پہنچتے تھے تو کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: وہ فریضہ اور نافلہ طواف میں اسے چھوتے تھے! امام علیہ السلام فرماتے ہیں: سفیان مجھ سے تھوڑا سا پیچھے رہ گیا۔ جب میں حجر اسود تک پہنچا اور اسے چھوئے بغیر آگے گزر گیا تو سفیان بھی پہنچ گیا۔ اور کہا: ابا عبداللہ! کیا آپ نے ہی مجھے نہیں بتایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجر اسود تک پہنچتے تھے تو اسے چھوتے تھے؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا۔ پھر آپ جب اس کے پاس سے گزرے ہیں تو اسے کیوں نہیں چھوا؟ میں نے کہا: (اس دور میں) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو احترام کرتے تھے اس طرح میرا تو نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجر اسود کے قریب جاتے تھے تو لوگ (احتراماً) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راستہ دے دیتے تھے اور آپؐ جا کر اسے چھو لیتے تھے مگر میں ازدحام کو چیر کر ایسا کرنے کو ناپسند کرتا ہوں (جبکہ لوگ راستہ نہیں دیتے)۔ (الفروع)

۴۔ سیف تمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جب حجر اسود کے پاس گیا۔ تو دیکھا کہ وہاں لوگوں کا بڑا ازدحام ہے۔ ہمارے اصحاب میں سے وہاں ایک شخص موجود تھا۔ میں نے اس سے مسئلہ دریافت کیا؟ تو اس نے کہا کہ اس کا چھونا ضروری ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے خالی پاؤ تو بے شک چھوؤ۔ ورنہ دور سے سلام کرو۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ محمد بن عبید (عبد) اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جب لوگ بہت زیادہ ہوں۔ تو ان سے لڑائی جھگڑا کر کے بھی حجر اسود کو چھوا جائے؟ فرمایا: جب ایسی صورت کا سامنا ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرو۔ (ایضاً)

۶۔ محمد حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر ازدحام زیادہ ہو اور میں حجر اسود کو نہ چھو سکوں تو؟ فرمایا: بوڑھے، کمزور اور بیمار کے لئے تو رخصت ہے اور تمہارے لئے میں پسند نہیں کرتا کہ اسے ترک کرو۔ مگر یہ کہ کوئی چارۂ کار نہ ہو۔ (الفروع)

۷۔ عبداللہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ان (یعنی حضرت صاحب العصر والزمان علیہ السلام) کو حجر اسود کے

پاس کھڑے ہو کر یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ فرما رہے تھے کہ ان لوگوں کو اس کا حکم تو نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ لوگ کھینچا تانی کر رہے تھے۔ (الاصول من الکافی)

۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اہل مکہ آپ پر اعتراض کر رہے ہیں کہ آپ نے حجر اسود کو بوسہ نہیں دیا۔ جبکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بوسہ دیتے تھے؟ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجر اسود کے قریب پہنچتے تھے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راستہ دے دیتے تھے۔ مگر مجھے نہیں دیتے۔ (اس لئے میں نہیں چاہتا کہ کسی کو اذیت دوں یا خود اذیت پاؤں)۔ (التہذیب، کذافی الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۷ و ۹۸ و ۱۹ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۷

جو شخص مستحبی طواف کر رہا ہو اسے واجبی طواف کرنے والے کی مزاحمت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور واجبی طواف میں حجر اسود کو چھونا مستحب مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قائم آل محمد علیہ السلام جو پہلا عدل ظاہر کریں گے وہ یہ ہوگا کہ ان کا منادی ندا دے کہ مستحبی طواف کرنے والا واجبی طواف کرنے والے کے لئے حجر اسود اور طواف کو چھوڑ دے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ قبل ازیں (باب ۱۶ میں) یعقوب بن شعیب کی حدیث گزر چکی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حجر اسود تک نہیں پہنچ پاتا تو؟ فرمایا: جب لوگ طواف فریضہ کر رہے ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۸

عورتوں کے لئے حجر اسود کو چھونا مستحب مؤکد نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

عورتوں پر تلبیہ کہنے میں جہر نہیں ہے، نہ حجر اسود کا چھونا ہے، نہ خانہ کعبہ میں داخل ہونا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ہے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حجر اسود کو چھونا صرف مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں پر فرض (ضروری) نہیں ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! عورتوں پر جمعہ اور حجر اسود کو چھونا نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ وغیرہ میں) ایسی عمومی و خصوصی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جو عورتوں کے لئے اس فعل کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۹

طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے نام وصیت نامہ میں فرمایا: یا علیؑ! جناب عبدالمطلب علیہ السلام نے جاہلیت کے دور میں پانچ سنتیں جاری کیں جنہیں خدائے عزوجل نے اسلام میں بھی برقرار رکھا۔ (۱) انہوں نے باپ کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام قرار دیا۔ .... (۵) قریش کے نزدیک طواف کا کوئی خاص عدد مقرر نہ تھا۔ انہوں نے سات چکر معیّن کئے جنہیں خدا نے اسلام میں برقرار رکھا۔ (الفقیہ)

۲۔ ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ طواف کے سات چکر کیوں مقرر کئے گئے ہیں؟ فرمایا: جب خداوند عالم نے فرشتوں سے فرمایا: ﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً﴾ (میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں)۔ اور فرشتوں نے عرض کیا: ﴿اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ﴾ (تو اسے خلیفہ بناتا ہے جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا) تو خدا نے ان کے جواب میں فرمایا: ﴿اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے) اور اس سے پہلے خدا

ان کو اپنے خاص نور سے حجاب میں نہیں رکھتا تھا۔ مگر اس واقعہ کے بعد سات ہزار سال تک اس سے حجاب میں رکھا۔ تو انہوں نے سات ہزار سال تک اس کے عرش کے ساتھ پناہ لی۔ تب خدا نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول کی۔ اور ان کے لئے چوتھے آسمان میں بیت المعمور بنایا اور اسے ان کے لئے جائے بازگشت مقرر کیا۔ اور پھر بیت المعمور کے نیچے (زمین میں) خانہ کعبہ کو قرار دیا اور اسے لوگوں کے لئے جائے بازگشت اور جائے امن قرار دیا۔ پس بندوں پر طواف کے سات چکر واجب قرار دیئے گئے۔ یعنی ہر ایک ہزار سال کے عوض ایک چکر۔

(علل الشرائع)

۳۔ ابو خدیجہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک حدیث کے ضمن میں فرما رہے تھے کہ خداوند عالم نے جناب آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس جائیں اور اس کے اردگرد سات چکر لگائیں اور منٰی و عرفات میں جائیں اور وہاں مناسک حج بجالائیں۔ چنانچہ جناب آدم علیہ السلام خانہ کعبہ کے پاس گئے اور وہاں سات چکر لگائے۔ اور پھر منٰی وغیرہ میں جاکر حکم خداوندی کے مطابق تمام مناسک حج بجالائے۔ تب خدا نے ان کی توبہ قبول کی۔ اور آدم علیہ السلام کے اس طواف کو فرشتوں کے اس طواف کا عوض قرار دیا جو انہوں نے سات سال تک کیا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے جناب آدم علیہ السلام سے کہا: اے آدمؑ! مبارک ہو کہ آپؑ نے اس گھر کا طواف کیا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲، ۳ از اقسام حج و باب ۲۲ از احرام و باب ۴۵ از تروکِ احرام اور یہاں باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۶، ۳۱، ۳۲، ۳۳ و ۶۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

طواف کرتے وقت منقولہ اور غیر منقولہ دعائیں پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طواف میں سات چکر لگاؤ اور طواف کرتے ہوئے یہ دعا پڑھو: **«اللّٰھم انی اسئلک باسمک الذی یمشی بہ علی قلل الماء کما یمشی بہ علی جدد الارض و اسئلک باسمک الذی یھتزلہ عرشک و اسئلک باسمک الذی تھتزلہ اقدام ملائکتک و اسئلک باسمک الذی دعاک بہ موسیٰ من جانب الطور فاستجبت لہ و القیت علیہ محبۃً منک و اسئلک باسمک الذی**

غفرت به محمداً صلی الله علیه و آله وسلم ما تقدم من ذنبه وما تأخر و اتممت علیه نعمتک ان تفعل بی کذا کذا ﴾ یہاں جو چاہو (جائز) دعا کرو۔ اور جب بھی خانہ کعبہ کے دروازہ کے پاس پہنچو تو حضرت رسول خدا ﷺ (اور ان کی آل) پر درود بھیجو۔ اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھو: ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ نیز طواف کے دوران یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَقِیْرٌ وَ اِنِّیْ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ ﴾۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ ایوب اخو ادیم حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجد جب میزاب کی طرف رخ کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَ ادْرَءْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ ﴾۔ (الفروع)

۳۔ ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ طواف کر رہا تھا۔ اور آپؑ طواف کرتے ہوئے جب بھی رکن یمانی کے قریب پہنچتے تھے تو اسے ہاتھ سے چھوتے بھی تھے اور یہ دعا بھی پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیَّ حَتّٰی اَتُوْبَ وَ اعْصِمْنِیْ حَتّٰی لَا اَعُوْدَ ﴾۔ (ایضاً)

۴۔ عمرو بن عاصم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام (طواف کرتے ہوئے) جب میزاب تک پہنچنے سے پہلے جب حجر اسود کے قریب پہنچتے تھے تو میزاب پر نظر ڈالتے ہوئے پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَ اَجِرْنِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنَ النَّارِ وَ عَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَ ادْرَءْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ﴾۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ عمر بن اذینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب وہ (طواف کرتے ہوئے) حجر اسود سے گزر کر خانہ کعبہ کی پشت والی جانب پہنچتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿یَا ذَا الْمَنِّ وَ الطَّوْلِ وَ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سعد بن سعد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں طواف میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے ہمراہ تھا۔ جب ہم رکن یمانی کے برابر پہنچے۔ تو آپ علیہ السلام رکے اور آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے یہ دعا پڑھی: ﴿یَا اَللّٰهُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَةِ وَ خَالِقَ الْعَافِیَةِ وَ رَازِقَ الْعَافِیَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَةِ وَ الْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَةِ عَلَیَّ وَ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ وَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَ شُکْرَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَ

الْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ﴾۔(عیون اخبار الرضاؑ)

باب ۲۱

طواف اور سعی کرنے کے دوران سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیجنا بالخصوص حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن نعیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے طواف کرنا شروع کیا۔ اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیجنے کے سوا مجھے اور کوئی دعا میسر نہ آئی۔ اس طرح جب (صفا و مروہ کے درمیان) سعی کی۔ تو بجز درود سلام کے اور کچھ نہ پڑھ سکا تو؟ فرمایا: جن لوگوں نے دعائیں کی ہیں تجھ سے بہتر کسی کو کچھ نہیں دیا گیا۔(الفروع)

۲۔ یعقوب بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب حجر اسود کی طرف متوجہ ہوں تو کیا کہوں؟ فرمایا: تکبیر کہہ اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ جب آنجناب علیہ السلام حجر اسود کے قریب پہنچے تو کہا: ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾۔(ایضاً)

۳۔ حفص بن البختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس جگہ یعنی رکن یمانی سے ذرا آگے گزر کر ایک فرشتہ موجود ہے جس کو تمام روئے زمین پر بسنے والوں کی آواز سننے کی طاقت دی گئی ہے۔ پس جو شخص وہاں پہنچ کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ تو وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ تک پہنچا دیتا ہے۔(ایضاً)

باب ۲۲

رکن یمانی اور اس رکن کا چھونا اور بوسہ دینا اور اس پر رخسار رکھنا اور اس سے چمٹنا مستحب مؤکد ہے جس میں حجر اسود ہے اور دوسرے رکنوں کا چھونا مستحب مؤکد نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن صالح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے کیا وجہ ہے کہ یہ دو رکن چھوئے جاتے ہیں مگر ان دو کو نہیں چھوا جاتا؟ میں نے اس سے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان دو کو چھوا

ہے۔ مگر ان دو کو نہیں چھوا۔ جمیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ وہ تمام ارکان کو چھوتے تھے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف رکن اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے اور پھر ان کو بوسہ دیتے تھے اور ان پر اپنا رخسار رکھتے تھے۔ اور میں نے اپنے والد ماجد علیہ السلام کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ زید شحام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ دیکھا کہ جب آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو اسے ہاتھ سے چھوتے اور بوسہ دیتے۔ اور جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو اس کے ساتھ چمٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ حجر اسود کو تو صرف ہاتھ سے چھوتے ہیں۔ مگر رکن یمانی کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں؟ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں جب بھی رکن یمانی کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ مجھ سے پہلے جبرئیل علیہ السلام اس کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام سے مروی ہے، فرمایا کہ لوگ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے ہیں اور دوسرے دو رکنوں کو نہیں چھوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی عرش الٰہی کی دائیں جانب ہیں اس لئے خدا نے حکم دیا کہ ان ارکان کو چھوا جائے جو عرش کی دائیں جانب ہیں۔ (الفقیہ)

۵۔ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رکن یمانی ہمارا وہ دروازہ ہے جس سے ہم جنت میں داخل ہوں گے۔ (ایضاً)

۶۔ نیز فرمایا: یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو جب سے کھلا ہے پھر بند نہیں ہوا۔ (یعنی رکن یمانی) اور اس میں جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔ (ایضاً)

۷۔ محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: خانہ کعبہ کا طواف کرو۔ اور رکن کو چھوؤ۔ کیونکہ وہ خدا کا اس کی زمین پر اس کا دایاں ہاتھ ہے جس سے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ (علل الشرائع)

۸۔ جعفر بن محمد کوفی ایک شخص سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکن غربی تک پہنچے تو رکن نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہؐ! کیا میں خانہ خدا کے ارکان میں سے ایک رکن نہیں ہوں۔ پھر مجھے کیوں نہیں چھوا جاتا؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب

گئے۔ اور اسے کہا: ﴿اسکن علیک السلام غیر مهجور﴾ (ٹھہر جا۔ تجھ پر سلام ہو۔ تجھے ترک نہیں کیا جائے گا)۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ و ۱۵ و ۲۱ از مقدمات طواف اور یہاں باب ۸ و ۱۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۳

رکن یمانی کے نزدیک یعنی اس کے اور حجر اسود کے درمیان دعا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن المقعد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خداوند عالم نے رکن یمانی کے پاس ایک فرشتے کو مؤکل کر رکھا ہے جو تمہاری دعاؤں پر آمین کہتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز علاء بن المقعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خدا نے جب سے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں اس وقت سے رکن یمانی کے پاس ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جس کا سوائے تمہاری دعاؤں پر آمین کہنے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ پس آدمی کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا دعا کرتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رکن یمانی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے خدا نے جب سے کھولا ہے اسے بند نہیں کیا۔ (ایضاً)

۴۔ ابوالفرج سندی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ طواف کر رہا تھا۔ امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس گھر کا کون سا حصہ زیادہ قابل احترام ہے؟ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ مجھ سے بہتر جانتے ہیں! امام علیہ السلام نے پھر اسی سوال کا اعادہ کیا۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ (میرے خیال میں) بیت اللہ کا داخلی حصہ بہتر ہے! امام علیہ السلام نے فرمایا: رکن یمانی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر قائم ہے۔ جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے شیعوں کے لئے کھلا ہوا ہے۔ جو غیروں کے لئے بند ہے۔ (فرمایا) جو بندۂ مؤمن اس کے پاس جو دعا بھی کرتا ہے تو اس کی وہ دعا بلند ہوتی ہے یہاں تک کہ عرش الٰہی کے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد

(باب ۲۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

جس شخص کا دایاں بازو قطع شدہ ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مقام قطع سے حجر اسود کو چھوئے اور اگر کہنی سے قطع شدہ ہو تو پھر بائیں ہاتھ سے چھوئے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جس شخص کا ہاتھ قطع شدہ ہو وہ حجر اسود کو کس طرح چھوئے؟ فرمایا: قطع شدہ مقام سے چھوئے اور اگر کہنی سے قطع شدہ ہو تو پھر اپنے بائیں ہاتھ سے چھوئے۔(الفروع، التہذیب)

باب ۲۵

تمام ارکان کا چھونا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن صالح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ تمام ارکان کو چھوتے تھے۔(التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ ابراہیم بن ابو محمود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں رکن یمانی، شامی، عراقی اور غربی سب کو چھوتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔(التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۲ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو بظاہر اس کے خلاف ہیں اور وہ محمول بر تقیہ ہیں یا استحباب مؤکد کی نفی پر محمول ہیں۔

باب ۲۶

طواف کے ساتویں چکر میں مستجار کے ساتھ پیٹ لگانا، دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑنا اور اس پر رخسار رکھ کر اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور منقولہ و غیر منقولہ دعائیں پڑھنا مستحب ہے اور طواف کا حجر اسود کے پاس ختم کرنا اور کعبہ کو بائیں طرف قرار دینا واجب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں فرمایا: جب (طواف کے) ساتویں چکر میں معوذ (مستجار یعنی) پشت کعبہ کی جانب سے دروازہ کے بالمقابل پہنچو تو یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَ الْعَبْدُ عَبْدُکَ وَ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَ الْفَرَجُ﴾ پھر رکن یمانی کو چھوؤ۔ بعد ازاں حجر اسود کے پاس پہنچ کر طواف ختم کردو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب میں طواف سے فارغ ہونے لگوں تو (آخری چکر میں) کعبہ کو کہاں سے چھوؤں؟ فرمایا: اس کی پشت کی جانب سے۔ (الفروع)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم اپنے طواف سے فارغ ہونے لگو اور کعبہ کی اس پچھلی جانب پہنچو جو مستجار کے برابر ہے اور رکن یمانی سے تھوڑی سی پہلے ہے۔ تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کعبہ کے اوپر رکھو۔ اور اپنا شکم اور رخسار اس سے چمٹا کر یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم البیت بیتک والعبد عبدک و ھذا مکان العائذ بک من النار﴾۔ پھر یہاں اپنے پروردگار کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ کیونکہ جو بندۂ مؤمن اس مقام پر اپنے پروردگار کے روبرو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے۔ خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ انشاء اللہ۔ پھر یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم من قبلک الروح و الفرج و العافیة اللّٰھم ان عملی ضعیف فضاعفه لی و اغفرلی ما اطلعت علیه منی و خفی علیٰ خلقک﴾۔ پھر خدا کی بارگاہ میں جہنم سے پناہ مانگ۔ اور جو چاہے اپنے لئے دعا کر۔ پھر رکن یمانی کو چھو۔ بعد ازاں حجر اسود کے پاس آ۔ (اور طواف ختم کر)۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ معاویہ بن عمار اور جمیل بن صالح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب جناب آدم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا۔ اور ملتزم (مستجار) کے پاس پہنچے۔ تو جبرئیل علیہ السلام نے ان سے کہا: اے آدمؑ! اس جگہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنے گناہوں (ترکِ اولیٰ) کا اقرار کرو۔ خدا نے ان کو وحی کی کہ میں نے تمہارا گناہ معاف کر دیا۔ اس پر جناب آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اور میری اولاد اور ذریت کے گناہ؟ اس پر خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ تمہاری اولاد میں سے جو (گنہگار) شخص اس جگہ آئے گا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا اور پھر اسی طرح توبہ کرے گا جس طرح تم نے کی ہے اور استغفار کرے گا تو میں اسے بخش دوں گا۔ (الفروع)

۵۔ یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ "ملتزم" کو کس طرح پکڑا جاتا ہے اور وہاں کس چیز کا تذکرہ کیا جاتا ہے؟ فرمایا: وہاں جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں خمیس کے دن لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔ (الفروع، علل الشرائع)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے حدیث اربعماۃ میں فرمایا: "ملتزم" کے نزدیک اپنے ان گناہوں کا اقرار کرو۔ جو تمہیں یاد ہیں۔ اور جو یاد نہیں ہیں ان کے بارے میں یوں کہو: ﴿وما حفظته علینا حفظتک و نسیناہ فاغفرہ لنا﴾ (یااللہ! ہمارے وہ گناہ جو تیرے مقرر کردہ فرشتوں نے محفوظ کر رکھے ہیں مگر ہم انہیں بھول چکے ہیں وہ بھی معاف فرما)۔ کیونکہ جو شخص اس جگہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا، ان کو شمار کرے گا اور یاد کرے گا اور پھر مغفرت طلب کرے گا تو خدا پر لازم ہے کہ انہیں معاف کر دے۔ (الخصال)

۷۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود سعدان بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چھوا اور طواف شروع کیا۔ یہاں تک کہ جب ساتواں چکر لگا رہے تھے کہ خانہ کعبہ کے وسط سے چمٹ گئے۔ اور اس ملتزم کو چھوڑ دیا جس سے ہمارے اصحاب چمٹتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ کعبہ کے اوپر پھیلا دے۔ اور کافی دیر تک اسی حالت میں کھڑے رہے۔ پھر حجر اسود کی طرف گئے۔ اور اسے چھوا۔ اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر حجر اسود کو چھو کر طواف شروع کیا۔ یہاں تک کہ جب ساتواں چکر لگا رہے تھے تو وسط کعبہ کو چھوا۔ پھر حجر اسود کو چھوا۔ بعد ازاں مقام ابراہیمؑ کے عقب میں دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے چھوا اور طواف شروع کیا۔ یہاں تک کہ آخری چکر میں ملتزم کے مقام پر پہنچے۔ تو کعبہ کے وسط سے چمٹ گئے۔ اور ہاتھ پھیلا دے۔ پھر حجر اسود کو چھوا۔ بعد ازاں مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر حجر اسود کے پاس گئے۔ اور حجر اسود اور دروازہ کے درمیان والے مقام کو چھوا اور جب تک خدا نے چاہا اسی حالت میں کھڑے رہے۔ پھر حناطین والے دروازہ سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک کہ مقام "ذی طویٰ" تک پہنچے جبکہ ان کا رخ مدینہ کی طرف تھا۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۲۷ و ۳۶ و ۳۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آخری (قرب الاسناد والی) حدیث جواز پر محمول ہے۔ اور سابقہ حدیثیں (جو ملتزم سے چمٹنے پر دلالت کرتی ہیں) وہ افضلیت پر محمول ہیں۔

باب ۲۷

جو شخص (ملتزم کے ساتھ) چمٹنا بھول جائے یہاں تک کہ رکن یمانی سے تجاوز کر جائے اس کیلئے واپس لوٹنا اور چمٹنا مستحب نہیں ہے اور جو شخص دو یا دو سے زائد طواف کرے اسکے آخر میں صرف ایک بار چمٹنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص طواف کے آخر میں ملتزم سے چمٹنا بھول جائے۔ یہاں تک کہ رکن یمانی سے آگے نکل جائے۔ آیا اس کے لئے درست ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ سے چمٹ جائے یا اسے ترک کرے؟ فرمایا: چمٹنے کو چھوڑے اور طواف کو جاری رکھے۔ پھر اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو دس طواف یا اس سے کم و بیش کرے اس کے لئے روا ہے کہ وہ آخری طواف کے آخری چکر میں صرف ایک بار چمٹ جائے؟ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا۔ (التہذیب)

باب ۲۸

واجب ہے کہ طواف کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے (حدود کے) درمیان ہو۔ اور تمام جہتوں سے اس سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ اور اختیاری حالت میں اس سے باہر نکل گیا تو طواف باطل ہو جائے گا۔ ہاں اضطرار کے وقت جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ طواف کی وہ حد کون سی ہے کہ جو شخص اس حد سے باہر نکل جائے گا تو وہ طواف کرنے والا متصور نہ ہوگا؟ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے عہد میں تو لوگ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ تک طواف کرتے تھے مگر آج تم لوگ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کرتے ہو۔ پس آج حد وہی مقام ابراہیمؑ ہے۔ پس جو اس سے تجاوز کر جائے وہ طواف کنندہ نہیں ہے۔ اور وہ حد آج اور آج سے پہلے ایک ہی تھی یعنی چاروں طرف سے اتنی مقدار جتنی مقام ابراہیمؑ اور کعبہ کے درمیان ہے۔ پس جو شخص طواف کرتے ہوئے کعبہ کے اطراف و جوانب سے اس مقدار سے زیادہ دور ہو جائے تو وہ کعبہ کا طواف کرنے والا متصور نہ ہوگا۔ اور بمنزلہ اس شخص کے ہوگا جو مسجد کا طواف کرے۔ کیونکہ اس نے حد سے باہر طواف کیا ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی طواف نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن علی حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مقام ابراہیمؑ کے پیچھے طواف کرنا کیسا ہے؟ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا۔ مگر اس میں کوئی حرج بھی نہیں جانتا۔ پس تو ایسا نہ کر۔ مگر یہ کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔ (الفقیہ)

باب ۲۹

طواف میں تندی اور سست روی جائز ہے۔ البتہ درمیانہ روی اختیار کرنا مستحب ہے۔ نہ کہ کندھوں کو ہلاتے ہوئے دوڑنا۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ طواف میں تند روی اور سست روی کیسی ہے؟ فرمایا: سب جائز ہے۔ جب تک کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ (الفقیہ)

۲۔ زرارہ یا محمد طیار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا طواف میں آدمی کندھا ہلا کر دوڑ سکتا ہے؟ فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صلح حدیبیہ) کے بعد مکہ تشریف لے گئے۔ اور ان کے اور مشرکوں کے درمیان معاہدہ ہوا تھا وہ تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنا صبر وثبات اور مضبوطی ظاہر کریں۔ اور فرمایا: اپنے کاندھے باہر نکالو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کاندھا باہر نکالا۔ اور پھر کاندھا ہلا کر دوڑتے ہوئے طواف کیا تاکہ ان کو دکھائیں کہ ان کو اس سفر میں کوئی خاص تھکاوٹ ومشقت نہیں ہوئی۔ پس اسی وجہ سے لوگ دوڑتے ہیں۔ مگر میں تو میانہ روی سے چلتا ہوں۔ اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (علل الشرائع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن سیار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں طواف میں زیادہ تیز چلوں یا بالکل آہستہ؟ فرمایا: ان کے بین بین (میانہ روی سے چلو)۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ باسناد خود ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے اردگرد دوڑنے کا حکم دیا تھا؟ فرمایا: لوگ جھوٹ کہتے ہیں، لوگ سچ کہتے ہیں! میں نے کہا: یہ کس طرح؟ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صلح حدیبیہ کے تیسرے سال میں) عمرۃ القضا کے سلسلہ میں مکہ میں وارد ہوئے۔ جبکہ مکہ والے مشرک تھے اور ان کو اطلاع ملی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بالکل خستہ حال ہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو ان (مشرکوں) کو اپنا صبر وثبات اور اپنی مضبوطی دکھائے۔ پس ان کو حکم دیا کہ اپنے کندھوں سے کپڑا ہٹالیں۔ اور دوڑ کر تین تین چکر لگائیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ناقہ پر سوار تھے اور عبداللہ بن رواحہ اس کی مہار پکڑے ہوئے تھے۔ اور مشرکین میزاب

کے بالمقابل ان کو دیکھ رہے تھے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حج کیا۔ مگر اس میں نہیں دوڑے۔ اور نہ ہی اصحابؓ کو دوڑنے کا حکم دیا۔ پس لوگ سچ کہتے ہیں (کہ عمرۃ القضاء میں ایسا کیا)۔ اور جھوٹ کہتے ہیں (کہ ہمیشہ ایسا کیا۔ کیونکہ حج میں ایسا نہیں کیا)۔ (نوادرِ احمد بن محمد)

باب ۳۰

حجر (حطیم) کا طواف میں داخل کرنا واجب ہے بایں طور کہ اس کے باہر چلا جائے نہ کہ اس کے اندر اور اسی طرح شاذ روان۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا پتھر (حطیم) کعبہ میں سے ہے یا اس میں کعبہ کی کچھ مقدار ہے؟ فرمایا: نہ۔ ناخن کے تراشہ کے برابر بھی نہیں۔ کیونکہ وہاں جناب اسماعیل علیہ السلام کی والدہ دفن ہیں۔ پس انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان کی قبر پاؤں کے تلے روندی جائے۔ اس لئے اس پر پتھر رکھ دیا۔ اور اس میں بعض انبیاء کی قبریں ہیں۔ (الفروع)

۲۔ مفضل بن عمر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جہاں پتھر (حطیم) ہے۔ یہ جناب اسماعیل علیہ السلام کا گھر تھا۔ اور یہاں جناب ہاجرہؑ کی اور جناب اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب جناب ابراہیم علیہ السلام مناسک حج ادا کر چکے تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ واپس لوٹ جائیں۔ اس اثناء میں مادرِ اسماعیلؑ کا انتقال ہوگیا۔ تو انہوں نے ان کو پتھر (حطیم) والی جگہ دفن کیا اور اوپر پتھر رکھ دیا تاکہ اسے روندا نہ جائے۔ (الفقیہ)

۴۔ ابوبصیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب اسماعیلؑ و ابراہیمؑ کی حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ان (ابراہیمؑ) کے بعد جناب اسماعیلؑ کی وفات ہوئی جبکہ ان کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ اور پتھر کے اندر اپنی ماں کے ساتھ دفن کئے گئے۔ (علل الشرائع)

۵۔ ہمارے فقہاء کی ایک جماعت نے جن میں سے ایک علامہ حلیؒ (در تذکرہ) بھی ہیں۔ ایک مرسل روایت نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ شاذ روان (پہلے) کعبہ میں سے تھا۔ (کتاب التذکرہ)

۶۔ جناب ابن ادریس حلیؒ نوادر احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کے حوالہ سے حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے حجر (پتھر) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: تم اس (پتھر) کو حطیم کہتے

ہو۔ یہ جناب اسماعیل علیہ السلام کی بکریوں کا باڑہ تھا۔ وہاں ان کی ماں دفن کی گئیں۔ تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان کی قبر روندی جائے تو اس پر پتھر رکھ دیا۔ اور اس میں کئی نبیوں کی قبریں ہیں۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳۱ میں) کچھ ایسی حدیثیں آئیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۱

جو شخص واجبی طواف کرے اور پتھر (حطیم) میں اختصار کرے (صرف وہاں تک کرے) تو وہ اس طواف کا اعادہ کرے گا۔ اور اگر صرف ایک چکر میں ایسا کرے تو اس چکر کا اعادہ کرے گا۔ اور یہی حکم زائد کا ہے اور طواف میں حجر اسود سے ابتداء اور انتہاء واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ حجر کے پاس ایک شوط مختصر کر دیا۔ تو؟ فرمایا: اس چکر کا اعادہ کرے گا۔ (التہذیب، الفقیہ، السرائر)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص طواف کرتے ہوئے حجر کے پاس طواف کو مختصر (کم) کرے تو وہ حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک اپنے طواف کا اعادہ کرے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک عورت نے طواف حج کیا۔ جب ساتویں چکر پر پہنچی تو اسے مختصر کر دیا۔ اور صرف پتھر میں طواف کر کے نماز طواف پڑھی۔ اور (صفا و مروہ کے درمیان) سعی کی۔ اور (بعد ازاں) طواف النساء کیا۔ پھر منیٰ چلی گئی تو؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اعادہ کر لے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۳۲ میں ۹ اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور کچھ اس سے پہلے (باب ۲۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۲

جو شخص واجبی طواف کا ایک چکر بھول جائے اس پر اس کا بجا لانا واجب ہے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر کسی کو اپنا نائب بنائے۔ اور اگر سعی کرتے ہوئے یاد آئے تو واپس آ کر پہلے طواف مکمل کرے پھر سعی کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سلیمان بن خالد نے سوال کیا۔ جبکہ میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کے صرف چھ چکر لگائے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کس طرح چھ چکر لگائے؟ عرض کیا کہ اس نے حجر اسود کی طرف منہ کر کے کہا: اللہ اکبر۔ اور اسے ایک چکر شمار کیا (اور چھ چکر اور لگائے)۔ فرمایا: ایک چکر اور لگائے۔ سلیمان نے عرض کیا کہ وہ تو اب واپس اپنے اہل و عیال کے پاس چلا گیا۔ فرمایا: کسی شخص سے کہے جو اس کی طرف سے طواف کرے۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر صفا و مروہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہاں سعی شروع کی۔ اثناءِ سعی میں اسے یاد آیا کہ اس سے کچھ طواف چھوٹ گیا ہے تو؟ فرمایا: واپس جائے اور پہلے طواف کو مکمل کرے اور پھر صفا و مروہ کی طرف آئے اور باقی ماندہ چکر پورے کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶۳ و ۶۶ میں) آئیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۳۳

جس شخص کو واجبی طواف کے سات چکروں کے عدد میں شک پڑ جائے تو وہ از سر نو کرے۔ اور اگر وہ باہر چلا جائے اور پھر اس کے لئے طواف کرنا مشکل ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے اور مستحبی طواف میں اقل پر بنا رکھے۔ اور تمام کرے۔ اور اگر فراغت کے بعد شک کرے تو پھر توجہ نہ دے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو فریضہ طواف کرتے ہوئے شک پڑ گیا۔ کہ آیا اس نے چھ چکر لگائے ہیں یا

سات۔تو؟ فرمایا: از سرنو طواف کرے! عرض کیا گیا کہ وہ تو چلا گیا۔ اور اب اس کے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں طواف کر رہا تھا۔ کہ شک پڑ گیا۔ اب پتہ نہیں چلتا تھا کہ چھ چکر لگائے یا سات؟ تو میں نے ایک اور چکر لگا دیا! امام علیہ السلام نے فرمایا: تو نے از سرنو کیوں نہ طواف کیا۔ میں نے عرض کیا: اب تو میں طواف کر کے چلا بھی گیا۔ فرمایا: تجھ پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ احمد بن عمر رہبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کو طواف کرتے ہوئے شک پڑ گیا۔ کہ آیا اس نے چھ چکر لگائے ہیں یا سات؟ فرمایا: اگر فریضہ طواف ہے تو جس میں شک ہے اس کا اعادہ کرے اور اگر نافلہ ہے تو پھر اقل پر بنا رکھے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جسے طواف کرتے ہوئے شک پڑ گیا کہ چھ چکر لگائے ہیں یا سات؟ فرمایا: اپنے یقین پر بنا رکھے۔ (الفقیہ)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حنان بن سدیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اسے طواف کرتے ہوئے وہم ہوا کہ آیا اس نے تین چکر لگائے ہیں یا چار؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کا طواف کون سا تھا؟ فریضہ تھا یا نافلہ؟ پس اگر فریضہ تھا تو جو کچھ کیا ہے اسے پھینک دے اور از سرنو بجا لائے اور اگر نافلہ ہے تو اسے تین کا تو یقین ہے اور چوتھے میں شک ہے تو تین پر بنا رکھے کہ یہ اس کے لئے جائز ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۶۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص طواف فریضہ کر رہا تھا کہ اسے شک پڑ گیا کہ اس نے چھ چکر لگائے یا سات؟ فرمایا: اپنے طواف کا اعادہ کرے! میں نے عرض کیا کہ وہ ایسا نہ کر سکا۔ فرمایا: میں اس پر کوئی چیز نہیں دیکھتا۔ ہاں البتہ اعادہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور افضل ہے۔ (الفروع)

۷۔ جناب سعید بن ھبۃ اللہ راوندی اپنی کتاب الخرائج و الجرائح میں صاحب العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ الشریف کے معجزات کے ضمن میں باسناد خود حسن بن حسین استر آبادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں طواف کر رہا تھا کہ مجھے شک پڑ گیا۔ کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان میرے سامنے آیا اور اس نے مجھ سے کہا: سات چکر اور

لگا۔(الخرائج والجرائح)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ واجبی طواف پر محمول ہے۔ کما تقدم۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۴

جو شخص واجبی طواف میں عمداً ایک چکر زائد لگائے۔ اس پر اعادہ لازم ہے اور اگر سہواً ایسا کرے یا طواف مستحبی ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو طواف مکمل کرے۔ اور پھر چار رکعت نماز بھی پڑھے۔ اور اگر رکن (یمانی) تک پہنچنے سے پہلے یاد آ جائے تو اسے قطع کر دے۔

(اس باب میں کل سترہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کر کے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے واجبی طواف میں (عمداً) آٹھ چکر لگائے تو؟ فرمایا: طواف کا اعادہ کرے یہاں تک کہ اسے مکمل کرے۔(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ ابوبصیر ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے مستحبی طواف میں بھول کر آٹھ چکر لگائے۔ تو؟ فرمایا: وہ دو طواف مکمل کرے۔ پھر چار رکعت نماز پڑھے۔ اور اگر فریضہ میں ایسا کرے تو پھر اس کا اعادہ کرے یہاں تک کہ سات چکر مکمل کرے۔(ایضاً)

۳۔ ابوکہمس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے بھول کر آٹھ چکر لگائے تو؟ فرمایا: اگر رکن (یمانی) تک پہنچنے پر یاد آ جائے تو وہیں طواف کو قطع کر دے۔(ایضاً)

۴۔ ابن فضال کی روایت میں یہ تتمہ بھی مذکور ہے کہ اگر رکن یمانی تک پہنچنے تک یاد نہ آئے تو پھر دو طواف (چودہ چکر) مکمل کرے۔ اور چار رکعت نماز بھی پڑھے۔(ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص طواف کرتے ہوئے بھول جائے یہاں تک کہ آٹھواں چکر شروع کر دے تو پھر چودہ چکر مکمل کرے اور دو رکعت نماز بھی پڑھے۔(التہذیبین)

۶۔ محمد بن مسلم امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص فریضہ طواف میں آٹھ چکر لگائے۔ اور اسے اس کا یقین ہو جائے تو ان کے ساتھ چھ چکر اور لگائے۔(تا کہ دو طواف مکمل ہو جائیں) اور یہی حکم سعی کا ہے کہ جسے (سات کی بجائے) آٹھ کا یقین ہو جائے

تو چھ عدد چکر کا اور اضافہ کر دے (تا کہ چودہ عدد مکمل ہو جائے)۔ (ایضاً)

۷۔ عبداللہ بن محمد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طوافِ فریضہ کا حکم فریضہ نماز کی طرح ہے کہ جب اس میں زیادتی کی جائے تو بہر حال اس کا اعادہ لازم ہے اور یہی حکم سعی کا ہے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ (آٹھ چکر لگانے کی صورت میں وہ روایت صادقی" نقل کرنے کے بعد جس میں چھ چکر کا اضافہ کرنے اور چار رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ) دوسری روایت میں یوں وارد ہے کہ فریضہ دوسرا طواف سمجھا جائے۔ اور پہلی دو رکعت طواف فریضہ کی متصور ہوں گی۔ اور پہلا طواف اور دوسری دو رکعت مستحب تصور کی جائیں گی۔ (الفقیہ)

۹۔ علی بن ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا۔ جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا۔ کہ ایک شخص نے طواف میں آٹھ چکر لگائے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: طواف مستحبی تھا یا فریضہ؟ اس نے کہا کہ فریضہ تھا۔ فرمایا: اس کے ساتھ چھ چکر اور بڑھائے۔ اور جب ان سے فارغ ہو تو مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھے۔ پھر صفا و مروہ کی طرف جائے اور وہاں ان کے درمیان سعی کرے اور جب اس سے فارغ ہو۔ تو دو رکعت اور پڑھے۔ اس طرح نافلہ اور فریضہ طواف اکٹھے ہو جائیں گے۔ (پہلا نافلہ اور دوسرا فریضہ۔ کما تقدم)۔ (ایضاً)

۱۰۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امام معصوم علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: جو شخص بھول کر آٹھ چکر لگائے اور بعد میں اس کا علم ہو جائے تو اس کے ساتھ چھ چکروں کا اضافہ کرے۔ (المقنعہ)

باب ۳۵

جس شخص کے طواف کے سات اور اس سے زائد چکروں میں شک پڑ جائے تو وہ سات پر بنا رکھے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص طواف کر رہا تھا کہ اسے شک پڑ گیا کہ آیا اس نے سات چکر لگائے ہیں یا آٹھ؟ فرمایا: اس کو سات کا تو یقین ہے اور جو شک ہے وہ آٹھویں میں ہے۔ پس دو رکعت نماز پڑھ دے۔

(التہذیب، الاستبصار)

۲۔ جناب ابن ادریس حلیؒ آخر سرائر میں نوادر بزنطی کے حوالہ سے بروایت جمیل از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نقل کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے طواف کیا۔ اور معلوم نہ ہو سکا کہ سات چکر لگائے ہیں یا آٹھ؟ فرمایا: دو رکعت نماز پڑھے۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے قبل (باب ۳۳ میں) علی بن ابوحمزہ از ابوبصیر از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں جو کچھ گزر چکا ہے (کہ اگر فریضہ طواف میں شک ہو تو اس کا اعادہ کرے اور اگر نافلہ میں شک ہو تو اقل پر بنا رکھے)۔ وہ اس صورت میں کہ جب سات سے کم عدد میں شک ہو۔ جیسا کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور بعض دوسرے علماء نے بیان کیا ہے۔

باب ۳۶

فریضہ طواف میں کئی طوافوں کو اکھٹا کرنا مکروہ ہے جبکہ مستحبی میں اور تقیہ میں ایسا کرنا جائز ہے۔ پھر ہر سات چکر کے لئے دو رکعت نماز پڑھے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: یہ چیز مکروہ ہے کہ آدمی فریضہ طواف میں دو طوافوں کو اکھٹا کرے۔ ہاں البتہ نافلہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ طواف کیا ہے جبکہ آنجناب علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوتے تھے اور دو دو اور تین تین طواف اکھٹے کرتے تھے اور بعد میں چھ رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (یعنی مقام تقیہ میں)۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص طواف کرتا ہے اور دو طوافوں کو اکھٹا کرتا ہے تو؟ فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے اہل مکہ کی روش بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: بخدا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تو آپ وہ بات بتائیں جس کو میں دین سمجھ کر بجالاؤں! فرمایا: دو طوافوں کو اکھٹا نہ کر۔ ہاں جب ایک طواف کر چکے تو دو رکعت نماز پڑھ (پھر فرمایا) مگر میں خود بسا اوقات تین تین چار چار طوافوں کو اکھٹا کر دیتا ہوں! میں نے (از راہ تعجب) آپ کی طرف دیکھا؟ فرمایا: میں ان لوگوں (مخالفین) کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تیرہ طواف اکھٹے کئے۔ جبکہ آنجناب علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر باہر نکلے اور ایک طرف جاکر چھبیس رکعت نماز پڑھی اور میں نے بھی پڑھی۔ (التہذیب)

۵۔ صفوان بن یحییٰ اور احمد بن محمد بن ابونصر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ان (حضرت امام علی رضا علیہ السلام) سے دو تین طوافوں کو اکھٹا کرنے کے متعلق سوال کیا؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ وہ تو صرف ایک طواف اور دو رکعت نماز ہے۔ فرمایا: میرے والد ماجد (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) محمد بن ابراہیم کے ہمراہ اکھٹے طواف کرتے تھے۔ مگر یہ تقیہ کی وجہ سے تھا۔ (التہذیب والاستبصار)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسنادخود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک یا دو طواف کرنا چاہتا ہے اور درمیان میں دو رکعت نماز نہیں پڑھتا۔ آیا ایسا کرسکتا ہے؟ فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ پہلے طواف کے لئے دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد جس قدر چاہے طواف کرے۔ (قرب الاسناد)

۷۔ علی بن جعفرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کو دیکھا کہ وہ دو دو اور تین تین طوافوں کو اکھٹا کرتے تھے۔ البتہ وہ ہر طواف میں مستجار پر ٹھہرتے تھے اور وہاں دعا کرتے تھے۔ پھر حجر اسود کے پاس رکتے اور اسے چھوتے تھے۔ پھر (دوسرا) طواف کرتے تھے۔ (ایضاً)

۸۔ علی بن جعفرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کو ایک بار دیکھا جبکہ آپ علیہ السلام کے ہمراہ ایک عباسی آدمی تھا۔ آپ علیہ السلام نے تین طواف اکھٹے کئے اور جب تیسرا طواف کر چکے اور عباسی آپ سے الگ ہوگیا تو آپ علیہ السلام دروازہ اور حجر اسود کے درمیان تھوڑا سا ٹھہرے، پھر تھوڑا سا آگے بڑھے اور پھر ٹھہرے حتیٰ کہ تین بار ایسا کیا۔ (ایضاً)

۹۔ حماد بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے (مسجد الحرام میں) صبح کی نماز پڑھی۔ جب امام علیہ السلام نے سلام پھیرا۔ تو آپ علیہ السلام نے اٹھ کر طواف کرنا شروع کیا۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے دو (مستحبی) طواف کئے۔ اور پھر نماز پڑھے بغیر باب بنی شیبہ سے نکل گئے۔ (ایضاً)

۱۰۔ جناب ابن ادریس حلیؒ آخر سرائر میں حریز کی کتاب کے حوالہ سے باسنادخود زرارہ سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا: طواف واجبی ہو یا مستحبی۔ دو طوافوں میں قرآن (اکھٹا کرنا) نہیں ہے۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۴ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷۹ و باب ۸۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۳۷

اثناء طواف میں طاق کے علاوہ (جفت پر) چھوڑ کے چلے جانا مکروہ ہے۔ (یعنی طاق پر مکروہ نہیں ہے)۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ طواف میں طاق (جیسے ایک، تین اور پانچ وغیرہ) کے سوا کسی اور عدد (جیسے دو، چار اور چھ) پر چھوڑ کر چلے جائیں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۶ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر اور دونوں ... کے جواز پر عمومی طور پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۸

واجبی طواف کی صحت میں طہارت شرط ہے۔ مگر مستحبی میں نہیں۔ اور دو رکعت نماز طواف میں بہر حال طہارت شرط ہے اور اگر واجبی طواف بغیر طہارت کرے تو اس کا اعادہ کرے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی حاجی تمام مناسک کو طہارت کے بغیر بجالائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے اور وضو کرنا افضل ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص مستحبی طواف وضو کے بغیر کرے اور پھر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور جو شخص عمداً طواف وضو کے بغیر کرے تو اسے چاہیئے کہ وضو کرکے نماز پڑھے۔ اور جو شخص مستحبی طواف اور اس کی نماز بغیر وضو پڑھے۔ تو اسے چاہیئے کہ وضو کرکے نماز کا اعادہ کرے۔ مگر طواف کا اعادہ نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے فریضہ طواف وضو کے بغیر کیا؟ فرمایا: وضو کرکے طواف کا اعادہ کرے (پھر نماز پڑھے) اور اگر مستحبی طواف تھا تو پھر وضو کرکے نماز پڑھے۔ (کتب اربعہ)

۴۔ جناب علی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص

نے طواف کیا۔ جبکہ وہ جنب تھا۔ اثناءِ طواف میں اسے یاد آیا۔ تو؟ فرمایا: طواف کو قطع کر دے۔ اور جو کچھ کر چکا تھا اسے کالعدم سمجھے۔ پھر سوال کیا کہ ایک شخص نے طواف کیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے وضو نہیں تھا؟ فرمایا: طواف قطع کر دے اور جو کر چکا ہے۔ اس کی پروا نہ کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ ابوحمزہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آیا کوئی شخص وضو کے بغیر مناسکِ حج بجا لا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ سوائے طواف کے کیونکہ اس میں نماز ہے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے وضو کے بغیر مستحبی طواف کر کے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ فرمایا: (وضو کر کے) نماز کا اعادہ کرے۔ اور طواف کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (التہذیب)

۷۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں وضو کے بغیر مستحبی طواف کرتا ہوں؟ فرمایا: وضو کر کے نمازِ (طواف) پڑھ۔ اگرچہ عمداً بھی ایسا کرے (تو کوئی حرج نہیں ہے)۔ (التہذیب والاستبصار)

۸۔ زید شحام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے وضو کے بغیر طواف کیا تھا۔ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب شیخ طوسیؒ نے اسے بھول چوک کر ایسا کرنے والے پر محمول کیا ہے۔ مگر اسے مستحبی طواف پر محمول کرنا انسب ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۴۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں یہاں اور کچھ سعی (کے باب ۱۵) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۹

مُرد کے لئے طواف میں ختنہ کی شرط ہے۔ عورت کے لئے نہیں۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر عورت ختنہ کے بغیر طواف کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر مرد ختنہ کے بغیر طواف نہ کرے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مقدمات طواف (باب ۳۳) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۰

جس شخص نے ہنوز نصف طواف سے تجاوز نہ کیا ہو اور اس سے کوئی حدث صادر ہو جائے اس پر (وضو کر کے) طواف کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر نصف طواف سے تجاوز کرنے کے بعد یہ صورت حال پیش آئے تو پھر وضو کر کے وہیں سے بنا رکھ کر تمام کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جو کچھ فریضہ طواف تمام کر رہا تھا کہ اس سے حدث سرزد ہوا تو کیا کرے؟ فرمایا: باہر جا کر وضو کرے۔ پس اگر وہ نصف سے تجاوز کر چکا تھا تو اسی پر بنا رکھ کر اسے مکمل کرے اور اگر نصف سے کم کیا تھا تو پھر از سر نو بجالائے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۱ از کفارات استمتاع میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو بعض مقصود پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۱ و ۸۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۱

جو شخص نصف سے تجاوز کرنے سے پہلے واجبی طواف کو قطع کر دے۔ اگرچہ کعبہ کے اندر داخل ہونے سے کرے یا اس سے باہر نکلنے سے تو اس پر اس کا از سر نو کرنا واجب ہے۔ اور اگر نصف سے تجاوز کے بعد ایسا کرے تو اس پر واجب ہے کہ سابقہ پر بنا رکھ کر اسے مکمل کرے اور یہی حکم مستحبی طواف کا ہے کہ بہر حال اسے مکمل کرے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو طواف کر رہا تھا اور اسے کعبہ کے اندر داخل ہونا پڑا۔ فرمایا: از سر نو طواف کرے۔ (الفقیہ)

۲۔ حبیب بن مظاہرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فریضہ طواف کرنا شروع کیا۔ ہنوز اس کا ایک ہی چکر لگایا تھا کہ ایک آدمی میرے ناک سے ٹکرایا اور ناک سے خون نکل آیا۔ میں باہر گیا۔ اسے دھویا۔ بعد ازاں از سر نو طواف کیا۔ اور جب ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام سے یہ واقعہ بیان کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے غلط کیا۔ تمہیں سابقہ طواف پر بنا رکھنا تھی۔ پھر فرمایا: اچھا تم پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ ایک شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ ہنوز تین چکر لگائے تھے کہ اس نے دیکھا کہ خلوت ہے۔ تو وہ (طواف قطع کرکے) کعبہ کے اندر داخل ہوگیا۔ اب کیا کرے؟ فرمایا: اپنے طواف کا اعادہ کرے۔ اس نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔ (التہذیب)

۴۔ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص طواف کر رہا تھا۔ اور ہنوز دو یا تین چکر لگائے تھے کہ اسے کسی شخص کے کسی کام کے لئے باہر جانا پڑ گیا۔ تو؟ فرمایا: اگر مستحبی طواف تھا تو واپسی پر اسی کئے ہوئے پر بنا رکھے۔ اور اگر فریضہ تھا تو پھر بنا نہ رکھے۔ (از سر نو کرے)۔

(التہذیب، الفروع، الاستبصار)

۵۔ ابوالفرج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ طواف کے ہنوز پانچ چکر لگائے تھے کہ میں نے کہا کہ میں ایک بیمار کی مزاج پرسی کے لئے جاتا ہوں! فرمایا: اپنی اس جگہ کو یاد رکھ پھر جا کر اس کی مزاج پرسی کر پھر واپس آ کر اپنے طواف کو مکمل کر۔ (التہذیب والاستبصار)

۶۔ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ دینی بھائیوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے خواہش کی کہ اس کے ایک کام کے سلسلہ میں میں اس کے ساتھ جاؤں! امام علیہ السلام سمجھ گئے۔ فرمایا: ابان! یہ شخص کون ہے؟ عرض کیا: آپ علیہ السلام کے موالیوں میں سے ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کے کام کے سلسلہ میں میں اس کے ساتھ جاؤں! فرمایا: ابان! اپنا طواف قطع کر۔ اور اس کے ہمراہ جا کر اس کی حاجت برآری کر۔ میں نے عرض کیا: آقا! ہنوز میں نے اپنا طواف مکمل نہیں کیا؟ فرمایا: جس قدر کیا ہے اسے شمار کر اور اس کی حاجت برآری کے لئے اس کے ہمراہ جا۔ عرض کیا: اگرچہ واجبی طواف ہو؟ فرمایا: ہاں! اگرچہ فریضہ ہو۔ فرمایا: مؤمن کی حاجت برآری کرنا بہتر ہے طواف سے، طواف سے۔ یہاں تک دس طواف شمار فرمائے۔ میں نے عرض کیا: (دس طواف) فریضہ سے یا نافلہ سے؟ فرمایا: اے ابان! خدا بندوں سے فرائض کے بارے میں باز پرس کرے گا۔ نہ کہ نوافل کے بارے میں! (یعنی دس فریضہ طواف سے افضل ہے)۔ (التہذیب)

۷۔ نخعی اور جمیل بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو طواف کر رہا تھا اور اسے کوئی کام پڑ گیا۔ فرمایا: اگر وہ اپنے یا کسی اور کے کام میں چلا جائے اور طواف کو قطع کردے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور اگر آرام کرنا چاہے اور بیٹھنا چاہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ پس جب واپس آئے تو اگر مستحبی طواف تھا تو کئے ہوئے ایک یا دو چکروں پر بنا رکھ کر طواف مکمل کرے اور

اگر واجبی طواف تھا اور پھر اسے قطع کر کے اپنے یا کسی اور کے کام میں چلا گیا تو پھر بنا نہیں رکھے گا (بلکہ از سرنو بجا لائے گا)۔ (التہذیب والاستبصار)

۸۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعزّہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں طواف کر رہا تھا اور پانچویں چکر میں تھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے فرمایا: میرے ساتھ چلو تاکہ فلاں بیمار کی مزاج پرسی کر آئیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے طواف کے پانچویں چکر میں ہوں۔ تو اسے مکمل کر لوں! فرمایا: اسے قطع کر دو۔ اور یاد رکھو کہ کہاں سے قطع کیا ہے۔ تاکہ واپس آ کر وہیں سے شروع کر سکو جہاں سے قطع کیا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۲

مستحبی طواف کو ہر وقت اور واجبی کو نصف سے تجاوز کرنے کے بعد کسی کام سے قطع کرنا جائز ہے اور کسی مؤمن کی حاجت برآری کے لئے اس کا قطع کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود صفوان جمال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اپنے (دینی) بھائی کے پاس (کسی کام کے لئے) جاتا ہے۔ جبکہ وہ طواف کر رہا تھا تو؟ فرمایا: (طواف قطع کر کے) اس کی حاجت برآری کے لئے اس کے ہمراہ چلا جائے۔ اور پھر واپس آ کر وہاں سے شروع کرے جہاں سے قطع کیا تھا۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار سے اور وہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس کی کنیت ابو احمد تھی۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ اس طرح طواف کر رہا تھا کہ آپ علیہ السلام کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کا مجھ سے کچھ کام تھا۔ تو میں نے اسے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہیں ٹھہر۔ یہاں تک کہ میں طواف سے فارغ ہو جاؤں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اصلحک اللہ! یہ ایک شخص ہے جو کسی کام کے سلسلہ میں میرے پاس آیا ہے؟ فرمایا: کیا یہ مسلمان ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: پھر اس کے ساتھ جاؤ۔ عرض کیا: کیا طواف قطع کر دوں؟ فرمایا: ہاں! عرض کیا: اگرچہ فریضہ ہو؟ فرمایا: ہاں اگرچہ فریضہ ہو! پھر فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی حاجت برآری کے لئے چل کر جائے۔ تو خداوند

عالم اس کے لئے ہزار در ہزار (ایک لاکھ) نیکیاں لکھتا ہے، ہزار در ہزار برائیاں مٹاتا ہے۔ اور ہزار در ہزار اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۴۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۴ میں) ذکر کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

اگر نمازِ فریضہ کا وقت تنگ ہو رہا ہو تو پھر ہر قسم کے طواف کا قطع کرنا واجب ہے۔ اور جب نماز (باجماعت کی) اقامت کہہ دی جائے تو پھر قطع کرنا مستحب ہے۔ بعد ازاں اسے مکمل کیا جائے گا۔ اور اگر نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو تو پھر اسے طواف پر مقدم کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو فریضہ طواف کر رہا تھا کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا۔ فرمایا کہ طواف کو قطع کر دے اور نماز فریضہ پڑھے۔ بعد ازاں باقیماندہ طواف کو مکمل کرے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص فریضہ طواف النساء کر رہا تھا کہ نماز (باجماعت) کی اقامت کہی گئی تو؟ فرمایا: (طواف قطع کر کے) ان کے ہمراہ نماز فریضہ پڑھے۔ اور جب اس سے فارغ ہو جائے تو وہیں سے طواف شروع کرے جہاں سے قطع کیا تھا۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص (حاجی) کے بارے میں جو اس وقت مکہ پہنچا جب نمازِ عصر کا وقت داخل ہو چکا تھا۔ فرمایا: وہ پہلے نمازِ عصر پڑھے۔ بعد ازاں طواف کرے۔ (الفقیہ)

باب ۴۴

جب نمازِ وتر کا وقت تنگ ہو رہا ہو۔ تو اس کے لئے طواف کا قطع کرنا مستحب ہے یہاں تک کہ اسے پڑھ لے۔ اس کے بعد طواف کو مکمل کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ ایک شخص طواف کر رہا تھا کہ کچھ چکر لگائے اور ہنوز کچھ باقی تھے کہ صبح صادق طلوع ہوگئی۔ جبکہ اس نے ہنوز نماز وتر نہیں پڑھی تھی۔ لہٰذا وہ حجرہ میں یا مسجد کے ایک کونہ میں چلا گیا۔ اور وہاں جا کر نمازِ وتر پڑھی۔ پھر واپس آ کر طواف کو مکمل کرتا ہے۔ تو آیا یہ طریقہ افضل ہے یا طواف مکمل کر کے نماز وتر بعد میں پڑھے وہ افضل ہے۔ اگرچہ صبح روشن ہو جائے؟ فرمایا: جب وقت کے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو طواف قطع کر کے نماز وتر پڑھ اور اس کے بعد طواف کو مکمل کر۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۴۵

جو شخص واجبی طواف کے نصف سے تجاوز کرنے سے پہلے بیمار ہو جائے اور طواف کو قطع کر دے تو صحت یابی کے بعد از سرنو بجالانا واجب ہے۔ اور اگر نصف سے تجاوز کرنے کے بعد یہ صورتِ حال پیش آئے تو پھر کیے ہوئے پر بنا رکھنا جائز ہے۔ اور اگر وقت تنگ ہو رہا ہو تو اسے طواف کرایا جائے گا یا اس کی طرف سے کیا جائے گا مگر نماز طواف خود پڑھے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص طواف کے صرف تین چکر لگانے کے بعد بیمار ہو جائے تو طواف کو از سرنو کرے گا۔ یعنی فریضہ کو۔ (الفروع)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص فریضہ طواف کر رہا تھا کہ یکا یک ایسا بیمار ہو گیا کہ طواف کو مکمل کرنے پر قادر نہ رہا تو؟ فرمایا: اگر چار چکر لگا چکا تھا تو پھر کسی شخص سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے باقی ماندہ تین چکر لگائے۔ اس طرح اس کا طواف مکمل ہو جائے گا۔ اور اگر اس نے ہنوز تین چکر لگائے اور بیمار ہو گیا جس کی وجہ سے اب طواف کرنے پر قادر نہیں رہا۔ تو یہ ان موارد میں سے ہے۔ جہاں خدا (عذر کو) غالب کر دیتا ہے۔ لہٰذا یہ شخص ایک دو دن تک طواف مؤخر کر دے پس اگر بیماری نے اسے مہلت دی تو آ کر پورا طواف کرے گا۔ اور اگر بیماری طول پکڑ گئی تو پھر کسی کو کہے گا جو اس کی نیابت میں پورا طواف کرے گا۔ اور دو رکعت نماز (طواف) خود پڑھے گا۔ اور پھر اس کی طرف سے سعی کرائی جائے گی۔ اور وہ احرام سے نکل جائے گا (محل ہو جائے گا)۔ اور سعی اور رمی الجمرات میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ (کہ اگر خود کر سکا تو فبہا ورنہ وہ کسی شخص سے کہے گا اور وہ اس کی نیابت میں یہ کام انجام دے گا)۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن عبد الرحمٰن بجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ سعید بن یسار اپنے اونٹ سے گرا ہے جس کی وجہ سے اس کا پیٹ بند نہیں ہو رہا۔ (اسہال آ رہے ہیں) تو میں اسکی طرف سے طواف و سعی کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہنوز اسے چھوڑ۔ اگر (کچھ وقت کے بعد) ٹھیک ہو جائے تو خود بجالائے ورنہ تم اس کی طرف سے بجالانا۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۱ و ۴۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۶

جب کوئی شخص طواف یا سعی یا دیگر مناسک حج ادا کرتے ہوئے تھک جائے تو اس کے لئے آرام کرنا اور پھر جہاں سے قطع کیا تھا وہاں سے بنا رکھنا جائز ہے اور جب ملول ہونے کا اندیشہ ہو تو طواف کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن رئاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص طواف کرتے ہوئے تھک جاتا ہے۔ آیا وہ آرام کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں آرام کرے۔ پھر اٹھ کر وہیں سے بنا رکھے جہاں سے چھوڑا تھا۔ خواہ طواف فریضہ ہو یا نافلہ۔ اور ایسا ہی وہ سعی اور دوسرے مناسک حج میں کر سکتا ہے۔ (الفروع، قرب الاسناد)

۲۔ محمد بن ابوحمزہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تو طواف کو چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ ابن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا کوئی شخص طواف کرتے ہوئے آرام کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ بعض اوقات میرے لئے تکیہ رکھا جاتا ہے اور میں اس پر بیٹھتا ہوں۔ (الفروع)

باب ۴۷

جب کوئی بیماری کی وجہ سے طواف نہ کر سکے تو اسے طواف کرایا جائے گا البتہ دو رکعت خود پڑھے۔ اور یہی حکم بے ہوش اور بچے کا ہے۔ اور جسے اٹھا کر طواف کرایا جائے اگر ممکن ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ اس کے قدم زمین کو چھوئیں۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو چھوڑ کر باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ

بیمار جو بے ہوش ہو اس کی طرف سے رمی جمرات کی جائے گی۔ اور اسے طواف کرایا جائے گا۔

(التہذیب، الاستبصار)

۲۔ صفوان بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ ایک مریض شخص مکہ پہنچتا ہے مگر وہ نہ طواف کر سکتا ہے اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کر سکتا ہے۔ تو؟ فرمایا: اسے اٹھا کر اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر خط دیں اور زمین اس کے پاؤں کو مس کرے۔ پھر اسے صفا و مروہ کی بنیاد پر کھڑا کیا جائے جب بیمار ہو (پھر اس کی نیابت میں سعی کی جائے)۔ (ایضاً)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی عورت اس طرح بیمار ہو کہ کچھ نہ سمجھتی ہو۔ تو اس کی طرف سے احرام باندھا جائے۔ اور اسے ان چیزوں سے بچایا جائے جن سے محرم بچتا ہے۔ اور اسے (اٹھا کر) طواف کرایا جائے۔ یا اس کی طرف سے کیا جائے۔ یا اس کی جانب سے کنکر مارے جائیں۔

(التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے طواف اس وقت کیا جائے جب اسے اٹھا کر بھی طواف کرانا ممکن نہ ہو۔

۴۔ اسحاق بن عمار ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک ایسا بیمار ہے جس پر بیماری کا غلبہ ہے۔ اس کی طرف سے طواف کیا جائے؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ اسے طواف کرایا جائے۔ (ایضاً)

۵۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بوڑھے آدمی کو اٹھا کر طواف کرایا جائے۔ (ایضاً)

۶۔ ربیع بن خثیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کو محمل میں بٹھا کر خانہ کعبہ کا طواف کرایا جا رہا تھا۔ جبکہ آپؑ سخت بیمار تھے۔ پس جب بھی آپ علیہ السلام رکن یمانی کے قریب پہنچتے تو اٹھانے والوں کو حکم دیتے کہ انہیں زمین پر رکھیں۔ پھر وہ محمل کے روشندان سے ہاتھ باہر نکالتے اور اسے زمین پر کھینچتے اور پھر فرماتے: اب مجھے اٹھاؤ۔ جب آپ علیہ السلام نے ہر چکر میں ایسا کیا تو میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! یہ کام تو آپ پر شاق گزر رہا ہے؟ فرمایا: میں نے خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرماتا ہے: ﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ (کہ لوگ اپنے منافع کے پاس حاضر ہوں)۔ میں نے عرض کیا: دنیا کے منافع یا آخرت کے؟ فرمایا: سب کے سب۔

(الفروع، التہذیب)

۷۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بچوں کو طواف کرایا جائے اور ان کی طرف سے کنکریاں ماری جائیں۔ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی عورت اس قدر سخت بیمار ہو کہ اسے کچھ سدھ نہ ہو تو اسے طواف کرایا جائے یا اس کی طرف سے طواف کیا جائے۔ (الفروع)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بیمار ہوئے اور اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ وہ انہیں اٹھا کر طواف کرائیں۔ اور حکم دیا کہ ان کے پاؤں کو زمین پر خط دلوائیں۔ تاکہ زمین ان کو طواف میں مس کرے۔ (الفقیہ)

۹۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیمار جو خود طواف نہیں کر سکتا اسے طواف کرایا جائے۔ اور جب رمی نہ کر سکے تو اس کی طرف سے کی جائے۔ اور ان کے درمیان فرق یہ ہے کہ طواف فریضہ ہے اور رمی سنت ہے (یعنی اس کا وجوب بطریق سنت معلوم ہوا ہے)۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ از اقسام حج میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۹ و باب ۵۰ و ۸۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۸

جو عورت عرفہ کے دن بچہ جنے اس کے بچہ کو طواف کرانا یا اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عقبہ بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جس عورت کے ہاں عرفہ کے دن بچہ پیدا ہو۔ اس بچہ سے کیا سلوک کیا جائے۔ آیا اس کی طرف سے طواف کیا جائے؟ یا اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ فرمایا: اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ (الفروع)

باب ۴۹

اس بیمار کی جانب سے طواف کرنا جائز ہے جسے طواف کرانا ممکن نہ ہو جیسے اسہال والا مریض۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز بن عبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ بیمار جس پر بیماری کا غلبہ ہو اور بیہوش ہو اس کی طرف سے کنکر مارے جائیں گے اور طواف کیا جائے

گا۔ (التہذیب والاستبصار)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جسے اسہال کی بیماری ہو یا جو بہت بوڑھا ہو ان کی طرف سے طواف بھی کیا جائے گا اور کنکر بھی مارے جائیں گے۔ (کتب اربعہ)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: بوڑھے کو تو اٹھا کر طواف کرایا جائے گا۔ اور جسے اسہال کی بیماری ہے وہ کنکر خود مارے گا۔ اور اس کی طرف سے طواف کیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بوڑھے کو اٹھایا جائے گا اور وہ کنکر مارے گا۔ اور جسے اسہال کی تکلیف ہے اس کی طرف سے کنکر مارے جائیں گے اور نماز پڑھی جائے گی۔ (الفقیہ)

۵۔ نیز معاویہ بن عمار نے انہی حضرتؑ سے ان دونوں (مبطون اور کبیر السن) کے لئے ان کی نیابت میں طواف کرنے اور کنکر مارنے کی رخصت روایت کی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (بیا ۴۶ و ۴۷ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۵۰

جو شخص کسی انسان کو اٹھائے اور اسے طواف کرائے اور اسے سعی کرائے جب دونوں نیت کرلیں تو یہ طواف وسعی دونوں کی طرف سے مجزی ہوں گے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن ہیثم تمیمی سے اور وہ اپنے والد (ہیثم) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کیا۔ جو کہ کچھ اوپر دس برس سے زمین گیر تھی۔ ان کا بیان ہے کہ جب رات ہوئی تو میں نے اسے محمل کی ایک جانب سوار کیا اور میں نے محمل کی اس جانب کو خود پکڑا اور دوسری جانب کو خادم نے پکڑا اور اس طرح اسے طواف فریضہ کرایا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرائی۔ اور میں نے اپنے لئے بھی اسی طواف وسعی پر اکتفا کی۔ بعد ازاں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملا اور ان کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا: ہاں تمہاری طرف سے بھی کافی ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حفص بن البختری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت بچے کو طواف کراتی ہے۔ اور سعی کراتی ہے۔ آیا یہ طواف وسعی اس کی طرف سے بھی کافی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب، الفروع)

باب ۵۱

جو شخص مکہ میں رہتا ہے اس کی نیابت میں طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ جب اسے کوئی تکلیف نہ ہو اور جو وہاں سے غائب ہے۔ خواہ زندہ ہو یا مردہ اس کی طرف سے طواف کرنا اور ان کی طرف سے نماز پڑھنا حتیٰ کہ معصومین علیہم السلام کی طرف سے بھی مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن عبدالخالق سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا تھا اور ان کا بیٹا عبداللہ یا اس سے چھوٹا بیٹا بھی وہاں موجود تھا کہ ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس آدمی کی طرف سے طواف کرتا ہے جو مکہ کے اندر موجود ہے اور اسے کوئی تکلیف بھی نہیں ہے؟ فرمایا: نہ۔ (پھر فرمایا) اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں اپنے فلاں بیٹے کو حکم دیتا اور وہ میری طرف سے طواف کرتا جو میرا چھوٹا بیٹا ہے اور میرا ہمنام ہے۔ اور وہ دونوں یہ بات سن رہے تھے۔ (الفروع)

۲۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اپنے باپ یا کسی اور رشتہ دار سے صلہ رحمی کرتے ہوئے اس کی جانب سے طواف کرے۔ تو خود اسے بھی اس کا پورا اجر ملے گا۔ اور جس کی طرف سے کیا ہے۔ اسے بھی اتنا ہی ملے گا اور صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے اس کا اجر بڑھ جائے گا۔ (ایضاً)

۳۔ داؤد رقی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ میں نے ایک شخص سے کچھ مال لینا تھا۔ جس کی تلفی کا مجھے اندیشہ تھا۔ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ امام علیہ السلام نے مجھے فرمایا: جب مکہ جاؤ۔ تو جناب عبدالمطلب علیہ السلام کی طرف سے ایک طواف کرو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ اور ایک طواف جناب عبداللہ کی طرف سے کرو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ ایک طواف جناب آمنہؑ کی طرف سے اور دو رکعت نماز پڑھو۔ ایک طواف جناب فاطمہ بنت اسدؑ کی جانب سے کرو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ اس کے بعد دعا کرو کہ خدا تمہارا مال تمہیں لوٹا دے۔ داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر باب الصفا سے باہر نکلا۔ دیکھا کہ میرا مقروض وہاں کھڑا ہے۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا: اے فلاں! آپ نے بڑا انتظار کرایا۔ جلدی آؤ اور اپنی رقم لو۔ (الفروع، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں فرمایا: جب تم اپنے برادرانِ ایمانی میں سے کسی کی طرف سے طواف کرنا چاہو تو حجر اسود کے قریب جا کر کہو:
﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ﴾۔ (الفقیہ)

۵۔ یحییٰ ازرق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص (حاجی) اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے طواف کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب اپنے مناسک حج ادا کر چکے تو جو چاہے کرے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ و ۲۵ و ۲۶ از نیابت میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۲

طواف کی شرط ہے کہ بدن اور لباس پاک ہو۔ اور اس شخص کا حکم جو طواف کے دوران نجاست دیکھے یا بھول کر نجس کپڑے میں طواف کرے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے طواف کرتے وقت اپنے کپڑے پر خون دیکھا تو؟ فرمایا: اس جگہ کو پہچان اور باہر نکل کر اسے دھو اور پھر واپس آ کر وہیں سے طواف شروع کر جہاں سے قطع کیا تھا۔
(الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابونصر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص جس کے کپڑے میں اس قدر خون تھا کہ جس میں نماز جائز نہیں ہے۔ اس نے اسی کپڑے میں (بھول کر) طواف کیا تو؟ فرمایا: اس کا طواف مجزی ہے۔ البتہ اسے اتار کر پاک کپڑے میں نماز (طواف) پڑھے۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ مقصد یہ ہے کہ اس نے بھول کر اس کپڑے میں طواف کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

باب ۵۳

طواف میں شرمگاہ کا ڈھانپنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ منادی کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج

نہ کرے اور نہ کوئی ننگا آدمی خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ (علل الشرائع)

۲۔ جناب علی بن ابراہیم قمی باسناد خود محمد بن فضیل سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائے عزوجل کی جانب سے یہ حکم دیا کہ خانہ خدا کا کوئی ننگا آدمی طواف نہ کرے اور اس سال (فتح مکہ) کے بعد کوئی مشرک مسجد الحرام کے قریب نہ آئے۔ (تفسیر قمی)

۳۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو سورۂ برأت دے کر موسم حج میں بھیجا اور انہوں نے عرفہ، مزدلفہ، قربانی کے دن رمی جمرات کے موقع پر اور ایام تشریق میں خدا و رسولؐ کی جانب سے یہ اعلان کیا کہ ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ﴾ (ترجمہ: جن مشرکین سے تم نے عہد و پیمان کیا ہے ان سے خدا اور رسول بری ہیں پس تم چار ماہ تک زمین پر چلو پھرو) اور خانہ کعبہ کا کوئی ننگا آدمی طواف نہ کرے۔ (تفسیر عیاشی)

۴۔ ابوبصیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے تلوار میان سے نکال کر خطبہ دیا اور فرمایا: کوئی ننگا شخص ہرگز خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے، اور کوئی مشرک حج نہ کرے۔ (ایضاً)

۵۔ حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کوئی ننگا مرد اور ننگی عورت اور کوئی مشرک خانہ خدا کا طواف نہ کرے۔ (ایضاً)

باب ۵۴

واجبی طواف وغیرہ میں کلام کرنا اور شعر پڑھنا اور ہنسنا جائز ہے۔ مگر مکروہ ہے۔ بلکہ دعا و ذکر اور قرأت (قرآن) کے علاوہ ہر چیز مکروہ ہے بالخصوص واجبی طواف میں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے فریضہ اور غیر فریضہ طواف کے دوران کلام کرنے، شعر پڑھنے اور ہنسنے کے بارے میں سوال کیا کہ آیا درست ہے؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور شعر جو بھی ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں طواف قطع کرنے اور حجر اسود کو چھونے والی حدیثوں میں بعض ایسی حدیثیں

گزر چکی ہیں جو طواف کے دوران کلام کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

۲۔ محمد بن فضیل حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: فریضہ طواف میں دعا، ذکر خدا اور تلاوتِ قرآن کے سوا کوئی کلام نہیں کرنا چاہیئے۔ فرمایا: ہاں مستحبی طواف میں جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اور دنیا و آخرت کے معاملات کے بارے میں اس سے بات چیت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب شیخ طوسیؒ نے اسے استحباب پر محمول کیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔

باب ۵۵

طواف کے دوران ذکر خدا پر تلاوتِ قرآن کو ترجیح دینا مستحب ہے۔ اور جب کسی سجدہ والی آیت کے پاس سے گزرے تو اگر سجدہ نہ کر سکے تو کعبہ کی طرف اشارہ کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ایوب اخی ادیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ طواف کے دوران تلاوتِ قرآن افضل ہے یا ذکر خدا؟ فرمایا: تلاوتِ قرآن (افضل ہے)۔ عرض کیا: اگر طواف کے دوران آیت سجدہ سے گزرے تو؟ (جبکہ سجدہ نہ کر سکے) فرمایا: کعبہ کی طرف سر سے اشارہ کر دے۔ (الفروع)

باب ۵۶

جو شخص عمداً طواف نہ کرے اس کا حج باطل ہو جائے گا اور اس پر (کفارہ کا) اونٹ اور حج کا اعادہ واجب ہوگا۔ اگرچہ جہالت کی وجہ سے ایسا کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود علی بن یقطینؒ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے جہالت کی وجہ سے فریضہ طواف نہیں کیا تو؟ فرمایا: اگر (چہ) جہالت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو حج کا اعادہ کرے گا۔ اور اس پر ایک اونٹ بھی واجب ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

۲۔ علی بن ابی حمزہ بیان کرتے ہیں کہ امام (جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے جہالت کی وجہ سے

طواف نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر واپس چلا گیا؟ فرمایا: جب جہالت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو اس پر (اگلے سال) حج کا اعادہ کرنا اور (کفارہ میں) ایک اونٹ دینا واجب ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۵۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۷

جب کوئی عورت حیض کی حالت میں مناسک حج ادا کرے۔ پھر اس کا شوہر اُس سے مجامعت کرے تو اس پر ایک اونٹ واجب ہے۔ اور اگلے سال حج بھی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نوجوان چھوکری جسے ہنوز حیض نہیں آتا تھا۔ اپنے شوہر اور اپنے خاندان کے ہمراہ (حج کے لئے روانہ ہوئی) پس اسے (ایام حج میں) حیض آ گیا۔ مگر اس نے شرم کی وجہ سے یہ بات نہ اپنے گھر والوں کو بتائی۔ اور نہ شوہر کو۔ یہاں تک کہ تمام مناسک حج اسی حالت میں بجالائی۔ بعد ازاں اس کے شوہر نے اس سے ہمبستری کی اور وہ کوفہ واپس لوٹ گئی۔ وہاں جا کر اپنے گھر والوں سے سارا قصہ بیان کیا؟ فرمایا: اس پر ایک اونٹنی (یا اونٹ) کو ہانک کر لے جانا واجب ہے اور اگلے سال حج بھی۔ مگر اس کے شوہر پر کچھ نہیں ہے۔ (الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ از کفارات استمتاع میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۸

جو شخص طواف کرنا بھول جائے۔ یہاں تک کہ اپنے گھر لوٹ جائے۔ اور زوجہ سے مقاربت بھی کرے تو اس پر لازم ہے کہ قربانی کا جانور بھیجے۔ مگر یہ کہ اس نے نصف سے زیادہ طواف کیا ہو اور اگر خود آنے سے عاجز ہو تو کسی شخص کو وکیل بنائے جو اس کی طرف سے طواف کرے اور اگر مر جائے تو اس کا ولی یا کوئی اور شخص اس کی طرف سے کرے اور اگر اس نے طواف وداع کیا تھا تو وہی کافی ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص طواف فریضہ (طواف النساء) کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ اپنے وطن واپس لوٹ گیا۔ اور اپنی زوجہ سے مباشرت بھی کی۔ تو کیا کرے؟ فرمایا: اگر حج میں ترک کیا تو حج میں اور

اگر عمرہ (مفردہ) میں ترک کیا تو عمرہ میں قربانی کا جانور بھیجے۔ اور کسی کو وکیل بنائے۔ جو اس کی طرف سے طواف کرے۔ (التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے طواف النساء پر محمول کیا ہے۔ لما مضٰی و یأتی۔

۲۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص طواف النساء کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ تو؟ فرمایا: اس پر اس وقت تک عورتیں حلال نہیں ہوں گی۔ جب تک خانہ کعبہ کی زیارت نہ کرے (طواف نہ کرے) اور اگر مر جائے تو اس کا ولی یا کوئی اور شخص اس کی قضا کرے۔ لیکن جب تک وہ زندہ ہے تو اس کی طرف سے قضا نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی شخص رمی جمرات کرنا بھول جائے تو وہ اس کی مانند نہیں ہے۔ کیونکہ رمی سنت ہے۔ جبکہ طواف فریضہ ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ معاویہ بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص طواف النساء کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ (اپنے گھر) کوفہ لوٹ گیا۔ تو؟ فرمایا: اس کے لئے اس وقت تک عورتیں حلال نہیں ہیں جب تک طواف نہ کرے! عرض کیا: اگر نہ آ سکے تو؟ فرمایا: کسی کو حکم دے جو اس کی نیابت میں کرے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص طواف النساء کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ واپس اپنے گھر لوٹ گیا۔ تو؟ فرمایا: جب تک بیت اللہ کی زیارت (طواف) نہ کرے تب تک اس کے لئے عورتیں حلال نہیں ہیں۔ اور فرمایا: اگر خود حج پر نہ آئے تو کسی کو حکم دے جو اس کی طرف سے قضا کرے۔ اور اگر طواف کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا ولی یا کوئی اور شخص اس کی طرف سے قضا کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عمرۂ تمتع کرنے والی ایک عورت خانہ کعبہ کا طواف کرتی ہے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتی ہے اور پھر طواف کرنے سے پہلے منیٰ چلی جاتی ہے تو؟ فرمایا: کیا وہ بیت اللہ کی زیارت نہیں کرے گی؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: پس اس وقت طواف کرے۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جو شخص طواف النساء کرنا بھول جائے مگر طواف وداع کرے تو وہی طواف النساء متصور ہوگا۔ (الفقیہ)

۷۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو طواف النساء کرنا بھول گیا تھا۔ فرمایا: اگر اس نے نصف سے زیادہ کر لیا تھا اور پھر بھول کر چلا گیا تو وہ کسی کو حکم دے جو اس کی طرف سے طواف کرے اور جب وہ نصف سے زائد طواف کر چکا ہے تو پھر وہ عورتوں کے نزدیک جا سکتا ہے۔ (ایضاً)

باب ۵۹

اس عورت کا حکم جسے طواف النساء کرنے سے پہلے حیض آ جائے۔ اور پاک ہونے تک وہاں نہ ٹھہر سکے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوایوب خزاز سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ رات کے وقت ایک شخص آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اصلحک اللہ! ہمارے ہمراہ ایک عورت تھی جس نے ہنوز طواف النساء نہیں کیا تھا کہ اسے حیض آ گیا۔ تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: تو نے آج یہ مسئلہ پوچھا ہے! اس نے عرض کیا: اصلحک اللہ! میں اس عورت کا شوہر ہوں۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کا جواب آپ علیہ السلام سے سنوں! امام علیہ السلام نے سر نیچے جھکا لیا۔ اور اپنے آپ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: (اس کے پاک ہونے تک) اس کا شتربان نہیں ٹھہرے گا۔ اور وہ بھی اپنے قافلہ سے پیچھے نہیں رہ سکتی! پھر سر بلند کر کے فرمایا: چلی جائے۔ اس کا حج تمام ہو گیا۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ حکم اس صورت پر محمول ہے کہ وہ کسی کو طواف النساء کرنے کے لئے اپنا نائب بنائے۔ **لما مضٰی و یاتی۔**

باب ۶۰

طواف کے بعد سعی کا جلدی کرنا مستحب ہے اور اگر کوئی عذر ہو تو رات تک اس کا مؤخر کرنا جائز ہے۔ مگر کل تک جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص مکہ پہنچا جبکہ سخت گرمی تھی۔ اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ (اس کی نماز بھی پڑھی)۔ تو آیا سعی کو اس وقت تک مؤخر کر سکتا ہے کہ موسم کچھ ٹھنڈا ہو جائے؟ فرمایا: ہاں۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ (فرمایا) بسا اوقات میں خود بھی ایسا کرتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ بسا اوقات میں نے ان (امام علیہ السلام) کو دیکھا کہ رات تک سعی کو مؤخر کرتے تھے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور تھک گیا۔ آیا صفا و مروہ کے درمیان سعی کو (کچھ دیر کے لئے) مؤخر کر سکتا ہے؟ فرمایا:

ہاں۔ (التہذیبین)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن رزین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور تھک گیا۔ آیا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو کل تک مؤخر کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (کتب اربعہ)

باب ۶۱

جو شخص سعی کرنا بھول جائے یہاں تک کہ عرفات سے واپس آجائے (تو صرف سعی کرے گا) اس پر طواف کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے ہمراہ عورت تھی۔ جو اس حالت میں مکہ پہنچی کہ نماز نہیں پڑھتی تھی (حائض تھی) اور وہ ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو پاک ہوئی۔ پس خانہ کعبہ کا طواف کیا (اس کی دو رکعت نماز پڑھی)۔ اور سعی کئے بغیر عرفات چلی گئی۔ تو آیا واپسی پر اس کئے ہوئے طواف کو کافی سمجھے۔ (اور صرف سعی کرے) یا صفا و مروہ سے پہلے از سر نو طواف کرے؟ فرمایا: پہلا طواف کافی ہے۔ اسی پر بنا رکھ کر سعی کرے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) اس قسم کی حدیثیں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۲

جو شخص طواف سے فارغ ہو جائے تو اگر نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو تو اس کا سعی سے پہلے پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور اس کے بعد نماز عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔ تو آیا پہلے سعی کرے اور پھر نماز پڑھے۔ یا پہلے نماز پڑھے اور پھر سعی کرے؟ فرمایا: بلکہ پہلے نماز پڑھے اور پھر سعی کرے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔

باب ۶۳

طواف کا سعی پر مقدم کرنا واجب ہے۔ پس اگر پہلے سعی کرے اور پھر طواف تو اس پر سعی کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے تو اسے (کفارہ میں) خون بہانا لازم ہے۔ اور اگر طواف کا کچھ حصہ بھول جائے اور سعی شروع کر دے تو اس پر واجب ہے کہ جا کر پہلے طواف مکمل کرے پھر سعی کو مکمل کرے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے (طواف سے) پہلے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا شروع کر دی؟ فرمایا: لوٹ کر جائے۔ پہلے طواف کرے۔ اس کے بعد از سرنو سعی کرے۔ میں نے عرض کیا: اب اس کا وقت گزر چکا ہے؟ فرمایا: اس پر (بکری وغیرہ کا) خون بہانا لازم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر تم (وضو میں) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں سے شروع کر دو۔ تو تم پر لازم نہیں ہوگا کہ (دائیں کے بعد) بائیں کا اعادہ کرو۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا شروع کی۔ چنانچہ سعی کرتے ہوئے اسے یاد آیا کہ وہ کچھ طواف چھوڑ آیا ہے۔ تو؟ فرمایا: واپس جائے اور پہلے اپنے طواف کو مکمل کرے۔ بعد ازاں واپس آ کر باقیماندہ سعی کو مکمل کرے۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ طواف سے پہلے ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی شروع کر دے۔ تو؟ فرمایا: پہلے جا کر طواف کرے اس کے بعد از سرنو سعی کرے۔ میں نے عرض کیا: پہلے اور اس مسئلہ میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: یہ (پہلا) کچھ طواف کر چکا تھا۔ جبکہ اس (دوسرے) نے ہنوز کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۲۲ میں اور باب ۳۹ از [illegible] و باب ۲ از [illegible] میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۶۴

حج تمتع کرنے والے کیلئے کسی ضرورت جیسے حیض وغیرہ آنے کا اندیشہ کے تحت وقوف عرفات سے پہلے طواف، سعی اور طواف النساء کا مقدم کرنا جائز ہے۔ مگر بحالت اختیاری ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اور حیض والی عورت جب تک پاک ہوکر اپنے مناسک حج مکمل نہ کرے اس وقت تک اس کے شتربان اور اس کے رفقاءِ سفر کا واپس لوٹنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن علی سے اور وہ اپنے باپ (علی) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ طواف حج، طواف النساء کو ترویہ کے دن حج سے اور منیٰ جانے سے پہلے جلدی بجالانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ (منیٰ سے) واپس مکہ نہیں آسکے گا تو وہ پہلے طواف وداع کرے۔ پھر منیٰ سے ہی چلا جائے۔ جبکہ خوف دامن گیر ہو۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ صفوان بن یحییٰ ارزق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حج تمتع کر رہی ہے۔ جب عمرہ (تمتع) کے طواف سے فارغ ہوئی تو اسے اندیشہ دامن گیر ہوا کہ قربانی کے (دس ذی الحجہ) سے پہلے اسے حیض نہ آجائے۔ آیا اس کے لئے جائز ہے کہ منیٰ جانے سے پہلے طواف الحج کرے؟ فرمایا: اگر اسے یہ خوف دامن گیر ہو تو پھر ایسا کرسکتی ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ باسناد خود جمیل سے روایت کرتے ہیں کہ اول الذکر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ثانی الذکر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والا طواف حج اور سعی کو (منیٰ و عرفات جانے سے) مقدم کرسکتا ہے؟ فرمایا: دونوں کام برابر ہیں مقدم کرے یا مؤخر کرے۔ (الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (حج تمتع کے ارادہ سے) مکہ میں داخل ہوا۔ جبکہ اس کے ہمراہ کچھ عورتیں بھی ہیں۔ اس نے ان کو حکم دیا اور انہوں نے ترویہ (۸ ذی الحجہ) سے ایک دو دن پہلے (عمرۂ) تمتع ادا کر لیا۔ اب اسے ان میں سے بعض کے بارے میں حیض کا اندیشہ ہوا۔ تو؟ فرمایا: جب وہ (عمرۂ) تمتع سے فارغ ہو جائیں اور محل ہو جائیں۔ تو وہ دیکھے کہ اسے ان میں سے جس کے بارے میں حیض آنے کا اندیشہ ہے۔ اسے حکم دے کہ وہ

غسل (احرام) کرکے وہیں سے احرام حج باندھ لے۔ اور پھر (منٰی وعرفات جانے سے پہلے (طواف کرلے۔ بعدازاں صفاومروہ کے درمیان سعی کرے۔ اس کے بعد اگر اسے حیض آ بھی گیا تو وہ باقیماندہ مناسک حج (وقوف عرفات ومزدلفہ وغیرہ) حیض کی حالت میں بھی ادا کرتی رہے گی۔ میں نے عرض کیا: کیا ہنوز طواف النساء باقی نہیں رہ گیا؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: تو وہ جب تک اس سے فارغ نہ ہوگی وہ تو اس کی گرو رہے گی! فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: تو اسے کیوں نہ باقی رہنے دے۔ یہاں تک کہ تمام مناسک حج سے فارغ ہو جائے؟ فرمایا: ہاں اگر اس کے ذمہ ایک نسک باقی رہ جائے تو یہ اس سے آسان تر ہے کہ حیض کے خوف سے اس کے تمام مناسک رہ جائیں! میں نے عرض کیا کہ اس کا شتربان اور رفقاءِ سفر اس کے پاک ہونے تک اس کا انتظار کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ فرمایا: ان کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ وہ ان کے خلاف دعویٰ کرسکتی ہے کہ وہ اس کے پاک ہوکر مناسک حج ادا کرنے تک اس کا انتظار کریں۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳) از اقسام حج میں گزر چکی ہیں۔ اور یہاں جو یہ مذکور ہے کہ وہ طواف النساء کو مقدم نہیں کرسکتی اسے جناب شیخ نے اختیاری حالت پر محمول کیا ہے۔

(واللہ العالم)۔

باب ۶۵

طواف النساء کا سعی سے مؤخر کرنا واجب ہے۔ اور جو شخص اسے سعی پر مقدم کرے اس کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت امام علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص حج تمتع کر رہا تھا۔ اس نے خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ پس پہلے طواف حج کیا۔ پھر طواف النساء کیا۔ پھر سعی کی؟ فرمایا: سعی طواف النساء سے پہلے کی جاتی ہے۔ اس نے عرض کیا: آیا اس پر کچھ ہے؟ فرمایا: سعی طواف النساء سے پہلے کی جاتی ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے پہلے طواف حج کیا پھر سعی کرنے سے پہلے طواف النساء کیا؟ فرمایا: کوئی ضرر نہیں ہے۔ پس صفاومروہ کے درمیان سعی کرلے۔ پس وہ اپنے حج سے فارغ ہوگیا ہے۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس شخص پر محمول کیا ہے جو بھول کر ایسا کرے۔

باب ۶۶

طواف کے چکر گننے کے سلسلہ میں کسی دوسرے شخص کے گننے پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت اور اگر طواف کرنے والے اور اس گننے والے کے درمیان تعداد میں اختلاف ہو جائے تو اس کا حکم؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا طواف کرنے والا اپنے ساتھی کے شمار کرنے پر اکتفا کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ صفوان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ تین شخصوں نے طواف اکھٹا شروع کیا۔ اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ طواف (کے چکروں کو) شمار کرتے رہنا۔ جب انہوں نے گمان کیا کہ وہ فارغ ہو گئے ہیں تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میرے حساب سے تو ہنوز چھ چکر[1] ہوئے ہیں تو؟۔ فرمایا: اگر تو سب کو شک پڑ جائے! تو پھر از سر نو کریں۔ اور اگر سب کو شک نہ پڑے بلکہ ان میں سے ایک کو اپنے عدد کا یقین ہو تو پھر اسی پر بنا رکھ کر مکمل کریں۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ھذیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص طواف کے (چکر کے سلسلہ میں) اپنے ساتھی کے حساب پر بھروسہ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں کے لئے اور بچہ کے لئے (اگر وہ بھی ہمراہ ہو) مجزی ہے؟ فرمایا: ہاں! کیا جب تم پیشماز کے پیچھے نماز پڑھتے ہو۔ تو اس پر اکتفا نہیں کرتے۔ یہ بھی اسی کی طرح ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۳ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۷

ٹوپی پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے اور محرم کیلئے اس کا پہننا حرام ہے اور کعبہ کے اردگرد اس کا پہننا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زیاد بن یحییٰ حنظلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

---

[1] حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ کی روایت میں یہ تتمہ بھی ہے کہ دوسرے نے کہا: میرے حساب سے تو سات ہیں۔ اور تیسرے نے کہا: میرے حساب سے پانچ ہیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ہیں فرمایا: اس حالت میں ہرگز طواف نہ کر جبکہ تیرے (سر) پر ٹوپی ہو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یزید بن خلیفہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں کعبہ کے اردگرد طواف کر رہا تھا جبکہ میرے سر پر ٹوپی تھی تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دیکھا اور اس کے بعد فرمایا: میں نے تجھے دیکھا کہ تو ٹوپی پہن کر طواف کر رہا تھا! اسے کعبہ کے اردگرد نہ پہن کیونکہ یہ یہود کا لباس ہے۔

(التہذیب، الفقیہ)

باب ۶۸

جب کوئی عورت نقاب اوڑھ کر طواف کرے تو اس کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ (بن عمار) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت نقاب اوڑھ کر طواف نہ کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ کراہت پر محمول ہے یا احرام والی عورت سے مخصوص ہے۔

باب ۶۹

طواف کے دوران پانی پینا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا جب ہم طواف کر رہے ہوں تو پانی پی سکتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

(الفروع، التہذیب)

باب ۷۰

جو منت مانے کہ وہ چار (دو ہاتھ اور دو پاؤں) پر طواف کرے گا اس کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے منت مانی تھی کہ وہ چاروں (دو ہاتھوں اور دو پاؤں) پر طواف کرے گی۔ فرمایا کہ وہ دو طواف کرے۔ ایک دونوں ہاتھوں کے لئے اور دوسرا دونوں پاؤں کے لئے۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۷۱

واجبی طواف کی دو رکعت نماز مقام (ابراہیمؑ) کے پیچھے پڑھنی واجب ہے جہاں وہ اس وقت ہے اور ان میں سورۂ قل ھو اللہ اور قل یا ایھا الکافرون کا پڑھنا اور ان کے بعد ذکر خدا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن ابی محمود سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیمؑ کے پیچھے وہاں پڑھوں جہاں اب ہے۔ یا وہاں پڑھوں جہاں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانہ میں تھا؟ فرمایا: وہاں پڑھ جہاں اب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ متعدد حدیثوں میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے دور میں مقام ابراہیمؑ خانہ کعبہ کے ساتھ متصل تھا جسے عمر نے یہاں منتقل کر دیا۔ جہاں اب ہے۔

۲۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آدمی واجبی یا مستحی طواف کی دو رکعت نماز میں (پہلی میں الحمد کے بعد) قل ھو اللہ اور (دوسری میں) قل یا ایھا الکافرون پڑھے۔ (الفروع)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو پھر مقام ابراہیمؑ پر جاؤ۔ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو۔ اور مقام کو اپنے آگے رکھو۔ پہلی میں سورۂ توحید اور دوسری میں سورۂ قل یا ایھا الکافرون پڑھو۔ بعد ازاں تشہد پڑھو (اور سلام پھیرو) اور خدا کی حمد و ثنا کرو۔ اور سرکار محمد (وآل محمد علیہم السلام) پر درود پڑھو اور اس سے دعا کرو کہ وہ تمہارا یہ عمل قبول فرمائے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے قرأت کے حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں (باب ۴۱ از وجوب حج، باب ۲ از اقسام حج، باب ۲۲ از احرام، باب ۴۵ از تروک احرام وغیرہ) اور کچھ اس کے بعد (باب ۷۲ و ۷۳، ۷۴ اور ۷۵ و ۷۷ و ۸۲ و ۸۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۲

جو شخص طواف فریضہ کی دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نہ پڑھے اس پر لازم ہے کہ اس کے پیچھے ان کا اعادہ کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود صفوان بن یحییٰ سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ فریضہ طواف کی دو رکعت مقام ابراہیمؑ کے پیچھے پڑھنے کی بجائے کسی اور جگہ پڑھے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (جناب ابراہیمؑ کے مقام کو جائے نماز بناؤ) پس اگر تم نے کسی اور جگہ پڑھی ہے تو (مقام مذکور پر) تم پر اس کا اعادہ لازم ہے۔ (التہذیب)

۲۔ ابو عبداللہ ابزاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے فریضہ طواف کی دو رکعت نماز حجر اسود کے پاس پڑھیں تو؟ فرمایا: مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ان کا اعادہ کرے! کیونکہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾۔ خدا نے اس سے فریضہ طواف کی دو رکعت نماز مراد لی ہیں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۴۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۷

مستحبی طواف کی دو رکعت نماز آدمی جہاں چاہے مسجد (الحرام میں) یا مکہ میں پڑھ سکتا ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طواف فریضہ کی دو رکعت نماز تو مقام ابراہیمؑ کے پاس ہی پڑھنی چاہئیں۔ مگر مستحبی طواف کی دو رکعت میں مسجد میں جہاں چاہو پڑھ سکتے ہو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کے اردگرد سات چکر لگائے اور مسجد کے جس حصہ میں چاہے دو رکعت نماز پڑھے تو خداوند عالم اس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھے گا۔ (الفروع)

۳۔ ابو بلال مکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے پہلے طواف کیا اور پھر کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ حضرات میں سے پہلے کسی کو یہاں نماز پڑھتے نہیں دیکھا؟ فرمایا: یہی وہ مقام ہے جہاں جناب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ (ایضاً)

۴۔ عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے نماز صبح کے بعد طواف کیا۔ اور دو رکعت نماز مسجد سے باہر پڑھی تو؟ فرمایا:

مکہ میں جہاں چاہے پڑھے۔ اس سے باہر نہ جائے۔ مگر یہ کہ بھول جائے۔ تو اس صورت میں جب واپس آئے تو مسجد الحرام میں جس وقت چاہے اس طواف کی دو رکعت نماز پڑھے۔ (قرب الاسناد، بحار الانوار)

باب ۷۴

جو شخص واجبی طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا بھول جائے۔ یہاں تک کہ مکہ سے باہر نکل جائے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ واپس لوٹ کر آئے اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نماز پڑھے۔ اور اگر ایسا کرنا دشوار ہو تو جہاں یاد آئے وہیں پڑھ لے۔ اور کسی کو اپنا نائب بنائے جو مقام کے پیچھے پڑھے۔ اور یہی حکم اس شخص کا ہے جو جہالت کی وجہ سے نہ پڑھے اور اگر مر گیا تو اس کی طرف سے ان کی قضا کی جائے گی۔

(اس باب میں کل بیس حدیثیں ہیں جن میں سے دس مکررات کو قلمزد کر کے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو دو رکعت نماز طواف پڑھنا بھول گیا یہاں تک کہ مکہ سے کوچ کر گیا۔ فرمایا: اگر ہنوز تھوڑی مسافت طے کی ہے تو واپس پلٹ آئے اور (مقام ابراہیمؑ کے پیچھے) پڑھے۔ یا کسی شخص کو حکم دے جو اس کی طرف سے وہاں پڑھے۔ (الفقیہ)

۲۔ عمر بن براء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو فریضۂ طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ منیٰ چلا گیا۔ فرمایا: اس کے لئے گنجائش ہے کہ وہ منیٰ میں پڑھ لے۔ (الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: حضرت شیخ نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جس کے لئے واپس آنا دشوار ہو۔

۳۔ جمیل بن دراج امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص جہالت و لاعلمی کی وجہ سے مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز (طواف) نہ پڑھے۔ اس کا حکم اس شخص والا ہے جو بھول کر نہ پڑھے۔ (جو اوپر مذکور ہے)۔ (الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص دو رکعت نماز (طواف) پڑھنا بھول گیا؟ فرمایا: اس کی طرف سے پڑھی جائے۔ (التہذیب)

۵۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے طواف

فریضہ کیا اور اس کی دو رکعت نماز (بھول کر) نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر طواف النساء کیا اور اس کی دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھی۔ اور یہ بات اسے اس وقت یاد آئی جب وہ ابطح (مکہ سے کچھ دور کنکروں والی نشیبی جگہ) پر پہنچا۔ تو یاد آیا۔ فرمایا: واپس لوٹ کر آئے اور مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں یعنی ہر طواف کے لئے دو رکعت پڑھے۔

۶۔ ہشام بن مثنّٰی بیان کرتے ہیں کہ میں طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے پڑھنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ میں مِنٰی پہنچ گیا۔ وہاں یاد آیا۔ وہاں سے واپس مکہ آیا اور (وہاں) نماز پڑھی۔ پھر مِنٰی گیا۔ جب یہ بات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بیان کی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں یاد آیا تھا (مِنٰی میں) وہیں کیوں نہ پڑھ لی۔ (ایضاً)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں: اس کی وجہ پہلے (حدیث نمبر ۲ کے ذیل میں) بیان ہو چکی ہے۔ یا پھر یہ مستحبی طواف پر محمول ہے۔

۷۔ ابوبصیر مرادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص مقام ابراہیمؑ کے پیچھے طواف فریضہ کی دو رکعت نماز پڑھنا بھول گیا۔ جبکہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾۔ یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر گیا تو؟ فرمایا: اگر وہ وہاں سے کوچ کر کے چلا گیا ہے تو میں اس کے لئے دشواری پیدا نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی اسے واپس لوٹنے کا حکم دیتا ہوں۔ لہٰذا اسے جہاں یاد آئے وہیں پڑھ لے۔ (التہذیب، الاستبصار)

"ہاں اگر وہیں موجود ہے تو وہیں پڑھ لے۔" (الفروع)

۸۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص طواف فریضہ کی دو رکعت نماز (مقام ابراہیمؑ پر) پڑھنا بھول جائے۔ یہاں تک کہ مکہ سے باہر چلا جائے۔ تو اس پر لازم ہے کہ (خود آ کر) ادا کرے یا اس کا ولی ادا کرے یا کوئی مسلمان آدمی ادا کرے۔ (التہذیب)

۹۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص (طواف فریضہ کی) دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے پڑھنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ مکہ سے چلا گیا؟ فرمایا: جب اور جہاں بھی یاد آ جائے تو وہیں پڑھ لے۔ اور اگر ہنوز شہر (مکہ) میں ہے تو وہاں سے حرکت نہ کرے جب تک یہ دو رکعت نہ پڑھے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۱۰۔ فضل طبرسیؒ اپنی تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کے پاس فرضی طواف کیا۔ مگر مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز طواف پڑھنا بھول گیا۔ (تفسیر عیاشی میں ہے کہ لاعلمی کی وجہ سے نہیں پڑھی)۔ تو؟ فرمایا: ضرور پڑھے اگرچہ چند یوم کے بعد ہی پڑھے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾۔ (مجمع البیان، تفسیر عیاشی)

باب ۷۵

جب لوگوں کا زیادہ اژدہام ہو تو پھر مقام ابراہیمؑ کے بالمقابل مگر اس سے کچھ دور دو رکعت نماز طواف پڑھی جا سکتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن عثمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے طواف فریضہ کی دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے بالمقابل مسجد کے سایہ کے قریب پڑھ رہے تھے۔ (التہذیب، کذا فی الفروع)

باب ۷۶

طواف کی دو رکعت نماز ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح طواف بھی (ہر وقت کیا جا سکتا ہے) البتہ طواف کے بعد ان کا جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ اور سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت ان کے پڑھنے کا حکم؟

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے طواف فریضہ کیا اور غروب آفتاب کے وقت اس سے فارغ ہوا تو؟ فرمایا: اس پر اسی وقت دو رکعتیں فرض ہیں ان کو مغرب سے پہلے پڑھ لے۔ (الفروع)

۲۔ رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص عصر کے بعد فرضی طواف کرتا ہے تو جب بھی طواف سے فارغ ہو اس کی دو رکعت پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کیا تم تک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نہیں پہنچی جس میں انہوں نے فرمایا تھا: اے بنی عبدالمطلب! تم لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ ورنہ تم (دراصل) ان کو طواف سے روکو گے۔ (ایضاً)

۳۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیمؑ پر جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ اور یہ دو رکعت فرض ہیں۔ کسی بھی وقت ان کا پڑھنا مکروہ نہیں ہے جس وقت بھی

پڑھنا چاہو طلوع آفتاب کے وقت ہو یا مغرب کے وقت جب طواف کرو تو ان کو مؤخر نہ کرو۔ بلکہ جونہی اس سے فارغ ہو تو یہ پڑھو۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ اسحاق بن عمار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام سے صرف عصر اور صبح کے بعد طواف فریضہ کی نماز پڑھنا ہی لی ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معتبر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: فریضہ طواف کی دو رکعت نماز پڑھو۔ فجر کے بعد ہو یا عصر کے بعد۔ (التہذیب، الاستبصار)

۶۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے طواف فریضہ کی دو رکعت نماز کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: ان کا وقت طواف سے فراغت ہے۔ مگر میں طلوع آفتاب اور اس کی زردی (اور سرخی) کے وقت مکروہ جانتا ہوں۔ (ایضاً کذا عن محمد بن مسلم عن احدھما۔ ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے۔ کیونکہ یہ عامہ کے نظریہ کے موافق ہے۔

۷۔ عباس بن حکیم بن ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عصر کے بعد طواف کرنا کیسا ہے؟ فرمایا: طواف کرو۔ اور نماز مغرب سے پہلے غروب آفتاب کے وقت دو رکعت نماز (طواف) پڑھو۔ اور اگر ایک اور طواف کرو تو اس کی دو رکعت نماز مغرب کے بعد پڑھو۔ پھر نماز فجر کے بعد طواف کرنے کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: طواف کرو یہاں تک کہ جب سورج طلوع کرے تو چند رکعت (طواف) پڑھو۔ (ایضاً)

۸۔ علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صبح اور عصر کے بعد طواف کرتا ہے جبکہ نماز (فریضہ) کا وقت ہے۔ آیا وہ واجبی یا مستحبی طواف کی نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ فریضہ حاضرہ سے دو رکعت طواف کو مؤخر کرنا چاہیئے۔

۹۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی ہے کہ پانچ نمازیں ایسی ہیں کہ جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں اور منجملہ ان کے دو رکعت نماز طواف بھی ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ (ج ۲ باب ۳۸ از مواقیت نماز۔ اور یہاں باب ۳) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۷

جو شخص واجبی طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا بھول جائے یہاں تک کہ سعی شروع کر دے تو اس پر واجب ہے کہ اسے قطع کر دے اور پہلے دو رکعت نماز طواف پڑھے۔ پھر سعی کو مکمل کرے یا سعی مکمل کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو طواف فریضہ کر کے اس کی دو رکعت نماز پڑھنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا شروع کر دی اور پھر نماز یاد آئی؟ فرمایا: (سعی قطع کرے اور) اس جگہ کو یاد رکھے اور پہلے جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور پھر آ کر اسی جگہ سے سعی کو شروع کر کے مکمل کرے۔ (الفقیہ)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایسے (مذکورہ بالا) شخص کو رخصت دی گئی ہے کہ سعی کو مکمل کر کے پھر لوٹ کر جائے اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نماز پڑھے۔ (شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ ان دو حدیثوں میں سے (من باب التسلیم) جس کے مضمون پر عمل کرے۔ جائز ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اس کی دو رکعت نماز پڑھنا بھول گیا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا شروع کر دی۔ جب پانچ یا اس سے کچھ کم چکر لگا چکا تو اسے یاد آیا تو؟ فرمایا: پلٹ کر جائے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر واپس آ کر وہیں سے سعی شروع کرے جہاں سے قطع کی تھی۔ اور اسے مکمل کرے۔ (التہذیب، کذا فی الفروع)

باب ۷۸

دو رکعت نمازِ طواف کے بعد منقولہ دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طواف فریضہ کی دو رکعت نماز کے بعد یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِطَاعَتِيْ اِيَّاكَ، وَ طَاعَتِيْ رَسُوْلَكَ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ اَنْ اَتَعَدّٰى حُدُوْدَكَ، وَ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يُّحِبُّكَ وَ يُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ﴾۔ (التہذیب)

۲۔ جناب جعفر بن عبداللہ حمیریؒ باسناد خود بکر بن محمد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا جبکہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پہلو میں تھا۔ یہاں تک کہ آپ طواف سے فارغ ہو گئے۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پس میں نے ان کو سنا کہ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے: ﴿سجد وجهی لک تعبداً و رقاً لا اله الا انت حقاً حقاً الاول قبل کل شیء و الآخر بعد کل شیء وها انا ذا بین یدیک ناصیتی بیدک فاغفرلی انه لا یغفر الذنب العظیم غیرک﴾۔ پھر سجدہ سے سر بلند کیا۔ اور آپ کا چہرہ شدت بکا کی وجہ سے اس طرح تھا کہ گویا پانی میں ڈبویا گیا ہے۔ (قرب الاسناد)

باب ۷۹

مستحبی دو رکعت نماز کے بیٹھ کر پڑھنے کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یحییٰ ارزق سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے چار طواف (ہر طواف سات چکر) کیے۔ اور تھک گیا۔ آیا ان کی (آٹھ) رکعتیں بیٹھ کر پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ میں نے عرض کیا: جب کوئی آدمی تھک جائے تو وہ نماز شب کس طرح بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: آیا تم بیٹھ کر طواف کر سکتے ہو۔ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پس تم یہ نماز کھڑے ہو کر پڑھو۔ (الفقیہ، علل الشرائع، الفروع)

باب ۸۰

جو شخص واجبی طواف کی دو رکعت ترک کرے اور لاعلمی کی وجہ سے دوسرا طواف کرے تو اس کے بعد وہ دو رکعت پڑھے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص عصر کے بعد مکہ میں وارد ہوا۔ اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور ہم نے اسے سمجھا دیا تھا کہ وہ کس طرح اور کہاں نماز پڑھے۔ مگر وہ پڑھنا بھول گیا۔ اور بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر اس نے دیکھا کہ لوگ طواف کر رہے ہیں۔ تو اس نے بھی قبل اس کے کہ پہلے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا ایک اور طواف کر ڈالا تو؟ فرمایا: آیا وہ جاہل تھا؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

باب ۸۱

کسی سواری پر سوار ہو کر اور اٹھوا کر طواف کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ اور سوار کا چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو چھونا اور پھر اسے بوسہ دینا جائز ہے۔ اور جو شخص حجر اسود کو چھونے سے عاجز ہو اس کو اٹھانا جائز ہے تاکہ چھو سکے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی غضباء نامی ناقہ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ اور اپنی چھڑی سے ارکان کو چھوتے تھے اور پھر اسے بوسہ دیتے تھے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ مجھے میرے والد ماجدؑ نے بتایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری پر سوار ہو کر طواف کیا اور اپنی چھڑی سے حجر اسود کو چھوا اور پھر اسی سواری پر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ (بن عمار) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت بغیر کسی بیماری اور کسی وجہ کے محمل میں سوار ہو کر طواف کرے اور حجر اسود کو چھوئے تو؟ فرمایا: میں اسے اس کے لئے مکروہ جانتا ہوں۔ ہاں البتہ اگر لوگوں کی بھیڑ ہو تو پھر اس کے اٹھائے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جب (حجر اسود کو) چھوئے اور پھر پیدل چل کر طواف کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۷، ۴۹ اور ۵۰ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۸۲

ہر قسم کی حج میں اور عمرۂ مفردہ میں طواف النساء واجب ہے۔ مگر عمرۂ تمتع میں نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ابوالقاسم مخلد بن موسیٰ رازی نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ سوال کیا تھا کہ آیا عمرۂ مفردہ میں طواف النساء ہے؟ اور آیا عمرۂ تمتع میں بھی ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: جہاں تک عمرہ مفردہ کا تعلق ہے تو اس کے کرنے

والے پر تو طواف النساء واجب ہے۔ مگر عمرہ تمتع کرنے والے پر طواف النساء نہیں ہے۔
(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ عمرہ (مفردہ) کرنے والا طواف کرے گا، سعی کرے گا، سر منڈوائے گا۔ فرمایا: اور اس منڈوانے کے بعد اس کے لئے ایک اور طواف (طواف النساء) بھی لازم ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عمرۂ مفردہ والا آدمی خانہ کعبہ کا طواف کرے گا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے گا۔ پھر محل ہو جائے گا۔ اگر چاہے تو اسی وقت کوچ کر جائے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں طواف سے طواف عمرہ اور طواف النساء ہر دو مراد ہیں۔

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن ابوالبلاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے کہا کہ وہ ان کے لئے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھیں کہ آیا عمرۂ مفردہ میں طواف النساء ہے؟ تو جواب آیا کہ ہاں اس میں طواف النساء واجب ہے۔ اس کے بعد اسماعیل بن عبدالحمید آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے یہی مسئلہ پوچھا؟ فرمایا: ہاں واجب ہے، پھر بشیر بن اسماعیل بن عمار صیرفی وارد ہوئے اور انہوں نے آپ سے یہی مسئلہ دریافت کیا؟ فرمایا: ہاں واجب ہے۔ (التہذیب)

۵۔ سلیمان بن حفص مروری حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص حج تمتع کرتے وقت مکہ میں وارد ہو۔ اور خانہ خدا کا طواف کرے، مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نماز پڑھے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے تو اس پر ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ ماسوا عورتوں کے کہ ان کے حلال ہونے کے لئے دو طواف ہیں اور نماز ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ حج تمتع میں طواف النساء لازم ہے نہ کہ عمرۂ تمتع میں۔ اور یہ مفہوم قریب ہے۔

۶۔ علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا عمرۂ مفردہ بجالانے والے پر طواف النساء ہے؟ فرمایا: اس پر طواف النساء نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو اشہر حج میں عمرۂ مفردہ بجالائے۔ اور پھر اسے عمرۂ تمتع سے تبدیل کردے۔ نیز یہ تقیہ پر بھی محمول ہو سکتی ہے۔

۷۔ یونس روایت کرتے ہیں فرمایا: طواف النساء صرف حاجی پر واجب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حصر اضافی ہے۔ یعنی بہ نسبت عمرۂ تمتع کے صرف حاجی پر واجب ہے (نہ یہ کہ عمرۂ مفردہ والے پر بھی واجب نہیں ہے)۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱و۲ میں۔ اور اس سے بھی پہلے باب ۲ از اقسام حج و۱۳و۱۴ میں۔ اور باب ۲و۱۰ از کفارات استمتاع میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳و۱۴و۱۹ از حلق وتقصیر میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۸۳

سعی کے بعد اور تقصیر کرانے سے پہلے مستحبی طواف کرنا مکروہ ہے۔ ہاں ان کے بعد اور احرام حج سے پہلے اور احرام حج کے بعد اور عرفات سے واپسی سے پہلے مکروہ نہیں ہے اور اگر لاعلمی کی وجہ سے کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص (عمرۂ تمتع میں) طواف کرتا ہے، سعی کرتا ہے اور تقصیر کرانے سے پہلے مستحبی طواف کرتا ہے تو؟ فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ (الفقیہ، کذا فی الفروع)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب اپنی سعی سے فارغ ہو جاؤ۔ جبکہ تم عمرۂ تمتع کر رہے ہو۔ تو پھر تقصیر کرو۔ جب یہ کام کر لوگے تو تم پر ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو محرم پر حرام ہوتی ہے۔ بعد ازیں جس قدر چاہو مستحبی طواف کرو۔ (الفقیہ، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص احرام حج باندھنے کے ارادہ سے مسجد الحرام میں آتا ہے۔ آیا وہ (مستحبی) طواف کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب تک احرام نہیں باندھتا۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالحمید بن سعید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ترویہ کے دن مقام ابراہیم کے پاس احرام حج باندھا۔ پھر احرام باندھ کر (منیٰ یا عرفات روانہ ہونے سے پہلے) طواف کیا۔ اسے یہ خیال نہیں تھا کہ اسے اب طواف نہیں کرنا چاہیئے۔ آیا اس کا یہ طواف اس کے احرام کو باطل کر دے گا؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ وہ اپنے احرام پر باقی ہے۔ (التہذیب)

باب ۸۴
اس عورت کا حکم جسے حیض طواف کرنے سے روک دے؟

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن صبیح، عبدالرحمٰن بن الحجاج، علی بن ریاب اور عبداللہ بن صالح سے اور یہ سب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب کوئی حج تمتع کرنے والی عورت مکہ میں وارد ہو۔ اور پھر اسے حیض آ جائے۔ تو وہ اس دن سے لے کر ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) تک انتظار کرے گی۔ پس اگر اس دوران پاک ہو گئی تو (اعمال عمرہ بجالاتے ہوئے) پہلے طواف کرے گی، (پھر دو رکعت نماز طواف)۔ بعد ازاں صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گی۔ (بعد ازاں تقصیر) اور اگر اس تاریخ تک پاک نہ ہوئی۔ تو غسل کرے گی اور اندام نہانی میں کپاس رکھ کر اور صفا و مروہ میں سعی کر کے (اور باقی اعمال عمرہ تمتع چھوڑ کر اور قیام گاہ سے احرام حج باندھ کر) منیٰ چلی جائے گی۔ اور جب (وہاں کے) تمام مناسک حج ادا کر لے گی۔ (اور اس وقت تک پاک بھی ہو جائے گی تو) خانہ کعبہ کی زیارت کرے گی۔ تو دو (۲) طواف کرے گی۔ ایک اپنے عمرہ کے لئے اور دوسرا اپنے حج کے لئے۔ بعد ازاں (حج کے لئے) سعی کرے گی۔ پس جب یہ کرے گی تو پھر اس پر ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی۔ سوائے شوہر سے ہمبستری کرنے کے۔ پس جب وہ طواف (النساء) کرے گی تو پھر شوہر سے مباشرت بھی حلال ہو جائے گی۔

(الفروع، کذا عن عجلان ابی صالح عن الصادق علیہ السلام۔ کما فی الفروع والتہذیب والاستبصار)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت حج تمتع کرنے کی غرض سے مکہ پہنچی۔ اور وہاں پہنچ کر طواف کرنے سے پہلے اسے حیض آ گیا۔ اور عرفہ (نویں ذی الحجہ) کو پاک ہوئی۔ تو؟ فرمایا: اگر اسے علم ہو کہ وہ غسل کر کے، طواف کر کے (اور سعی کر کے) اور اپنے احرام (عمرہ) سے محل ہو کر۔ (اور احرام حج باندھ کر)۔ (وقوف عرفات میں) لوگوں کے ساتھ شامل ہو جائے گی تو ضرور ایسا کرے۔ (ایضاً)...... (ورنہ بصورت دیگر پہلی حدیث کے مضمون کے مطابق عمل کرے گی)۔

۳۔ نیز ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ حج تمتع کرنے والی عورت کے بارے میں فرما رہے تھے کہ اگر وہ (عمرہ تمتع کا) احرام اس وقت باندھے جب پاک ہو۔ اور بعد ازاں اعمال عمرۂ تمتع بجالانے سے پہلے حائض ہو جائے۔ تو پھر صرف سعی کرے گی۔ اور پاک ہونے تک طواف (عمرہ) نہیں کرے گی۔ بلکہ (اعمال حج کے) بعد کرے گی۔ اور اس کا حج تمتع مکمل ہو جائے گا۔ اور اگر حیض کی حالت میں

احرام باندھے تو پھر جب تک پاک نہ ہو جائے نہ سعی کرے گی اور نہ طواف۔ (اور اگر ترویہ یا عرفہ تک یہی کیفیت رہی تو پھر احرام حج باندھ کر عرفات چلی جائے گی اور مناسک حج ادا کرنے کے بعد اعمال عمرہ بجالائے گی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے حج افراد کی طرف عدول کرنے پر محمول کیا جائے)۔

۴۔ عبداللہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حج تمتع کرنے کی نیت سے طواف (عمرہ) کرتی ہے۔ پھر اسے حیض آ جاتا ہے۔ تو؟ فرمایا: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گی۔ اور اس طرح اپنا تمتع ادا کرے گی۔ (الفروع)

۵۔ یونس بن یعقوب ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے جبکہ ان سے پوچھا گیا تھا کہ ایک عورت جو عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر وارد مکہ ہوئی تھی اور طواف کرنے سے پیشتر اسے حیض آ گیا۔ اور پھر (سعی کر کے آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھ کر) لوگوں کے ساتھ منیٰ چلی گئی۔ (فرمایا) کیا وہ اپنے عمرہ اور حج پر باقی نہیں ہے۔ (لہٰذا وہ باقی مناسک حج ادا کر کے جب واپس مکہ آئے گی تو) ایک طواف عمرہ کے لئے کرے گی اور دوسرا حج کے لئے)۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عجلان ابو صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حج تمتع کے ارادہ سے مکہ میں داخل ہوئی اور اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گی۔ پھر (باقی اعمال عمرہ ترک کر کے) لوگوں کے ساتھ (مناسک حج ادا کرنے کے لئے) چلی جائے گی اور بعد میں طواف عمرہ کی قضا کرے گی۔ (الفقیہ)

۷۔ کاہلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عورتوں کے احرام کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: (احرام کے وقت) اپنی اصلاح (صفائی وغیرہ) کریں۔ پھر مسجد شجرہ کے میقات سے احرام حج (تمتع) باندھیں اور جب صحراء کے ابتدائی حصہ میل کے پاس پہنچیں تو لبیک کہیں۔ پھر ان کو مکہ لے جایا جائے اور ان کو جلدی جلدی طواف کرایا جائے اور سعی کرائی جائے۔ اور پھر تقصیر کریں۔ اس طرح ان کا (عمرہ) تمتع پورا ہو جائے گا۔ پھر ترویہ والے دن حج کا احرام باندھیں گی۔ اس طرح ان کا عمرہ و حج تمتع اور اگر ان کو حیض آ گیا۔ (اور اعمال مقدم و مؤخر ہو گئے) تو وہ اپنے حج (تمتع پر) باقی رہیں گی اور ان کا حج افراد نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۷ و ۶۴ میں اور اس سے پہلے باب ۹ از اقسام حج و باب ۱۳ و ۲۱ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۵

جب کسی عورت کو واجبی طواف کے دوران حیض آ جائے اور ہنوز اس نے نصف سے تجاوز نہ کیا ہو تو اس پر طواف کا قطع کرنا اور پاک ہونے کے بعد از سر نو کرنا واجب ہے۔ اور اگر نصف سے تجاوز کر چکی تھی تو پھر طہارت کے بعد اسی کا مکمل کرنا کافی ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو سعی میں بھی اسی طرح کرے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی عورت کو حیض آ جائے جبکہ وہ طواف کر رہی ہو یا سعی اور نصف سے تجاوز کر چکی ہو۔ تو اس مقام کو یاد رکھے۔ پس جب پاک ہو تو اسی جگہ سے آ کر اپنے طواف (اور سعی) کو مکمل کرے اور اگر ہنوز اس نے نصف سے تجاوز نہیں کیا تھا (بلکہ نصف سے کم کیا تھا) تو پھر پاک ہونے کے بعد از سر نو طواف کرے گی۔

(الفروع، التہذیب والاستبصار، کذا فی الفروع عن احمد بن عمر الحلال عن الکاظم علیہ السلام)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے ہنوز طواف کے تین یا اس سے بھی کم چکر لگائے تھے کہ اس نے خون دیکھا تو؟ فرمایا: اس جگہ کو یاد رکھے۔ پس جب پاک ہو تو وہیں سے طواف کو مکمل کرے اور سابقہ چکروں کو شمار کرے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ میں اسی کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں کیونکہ یہ رخصت اور رحمت ہے۔ مگر حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے مستحبی طواف پر محمول کیا ہے کما مرّ۔

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن اسحاق سے اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت جو کہ عمرہ (تمتع) کر رہی تھی۔ ہنوز اس نے طواف کے چار چکر لگائے تھے کہ اسے حیض آ گیا؟ فرمایا: اس کا طواف مکمل ہے۔ اس پر اور کچھ نہیں ہے اور اس کا عمرہ بھی کامل ہے۔ پس وہ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے کیونکہ وہ نصف سے تجاوز کر چکی تھی وہ باقی ماندہ چکر حج کے بعد مکمل کرے گی۔ اور اگر اس نے ہنوز صرف تین چکر لگائے تھے۔ تو وہ از سر نو حج (افراد) کرے۔ اور اگر آج کے بعد اس کا شتربان ٹھہرے۔ تو وہ جعرانہ یا تنعیم کی طرف جائے اور وہاں سے (احرام باندھ کر) عمرہ (مفردہ) بجالائے۔ (الفقیہ، التہذیب)

باب ۸٦

جب کوئی عورت نصف طواف سے زائد کرنے کے بعد حائض ہو جائے۔ تو اس کے لئے جائز ہے کہ سعی کر کے باقی مناسک حج مکمل کرے اور پاک ہونے کے بعد باقیماندہ طواف پورا کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت جو کہ طواف عمرہ کر رہی تھی۔ ہنوز اس نے چار چکر لگائے تھے کہ اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے کیونکہ وہ نصف سے زائد چکر لگا چکی تھی۔ اس کا عمرہ (تمتع) مکمل ہے۔ وہ حج کے بعد باقی ماندہ (چکر) پورے کرے گی۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ ابو اسحاق صاحب اللؤلؤ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اس عورت کے بارے میں فرما رہے تھے جو (عمرۂ) تمتع کا طواف کر رہی تھی اور جب چار چکر لگا چکی تو اسے حیض آ گیا۔ فرما رہے تھے کہ اس کا تمتع کامل ہے۔ اور اس کا جو طواف اور سعی باقی رہ گئی ہے وہ بعد میں بجالائے گی۔ اور وہ دوسرا طواف کرنے سے پہلے (آٹھ ذی الحجہ کو) منیٰ چلی جائے گی۔ (اور تمام مناسک حج ادا کر کے) ان باقیماندہ اعمال عمرہ کو بجالائے گی)۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹۰ میں ۹ بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۷

جب کسی عورت کو نصف طواف سے تجاوز کرنے سے پہلے حیض آ جائے تو اس کے لئے سعی کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح اگر نصف سے تجاوز کے بعد بھی آ جائے مگر وقت تنگ ہو تو سعی بھی نہیں کر سکتی بلکہ وہ حج افراد کی طرف عدول کرے گی۔ اور وقوف عرفات و مزدلفہ کرے گی اور پاک ہونے کے بعد طواف کرے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا (جو حج تمتع کا احرام باندھ کر مکہ آئے مگر اسے) حیض آ جائے؟ فرمایا: دوسرے تمام مناسک حج بجالائے مگر صفا و مروہ کے درمیان سعی (اور طواف کعبہ) نہ کرے۔ میں نے عرض کیا:

ان مناسک میں بعض ایسے اعمال ہیں جو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے زیادہ اہم ہیں۔ وہ ان کو تو بجا لاسکتی ہے۔ مگر سعی نہیں کرسکتی؟ فرمایا: وجہ یہ ہے کہ وہ سعی تو کسی بھی وقت کرسکتی ہے۔ مگر ان مناسک (جیسے وقوف عرفات و مزدلفہ وغیرہ) کا وقت مقرر ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو پھر ان کو نہیں بجا لاسکتی۔ (التہذیب والاستبصار)

۲۔ حلبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عورت حیض کی حالت میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کرسکتی ہے؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (کہ صفا و مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں)۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۴ و ۸۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسی حدیثیں بھی پہلے گزر چکی ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں جس پر یہ دونوں حدیثیں ہمارے (عنوان میں بیان کردہ) مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔ اور دوسری حدیث میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس سعی کی کراہت پر دلالت کرے۔ جبکہ وقت وسیع ہو اور جلد پاک ہونے کا امکان ہو۔

باب ۸۸

جب کسی عورت کو طواف کے بعد اور دو رکعت نمازِ طواف پڑھنے سے پہلے حیض آ جائے تو اس پر پاک ہونے کے بعد ان دو رکعتوں کے سوا کچھ لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک بزرگوار) سے سوال کیا کہ ایک عورت نے خانہ کعبہ کا طواف کیا مگر اس کی دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: پاک ہونے کے بعد اس پر دو رکعت نماز پڑھنے کے سوا کچھ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ طواف کر چکی۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے حج یا عمرہ کا طواف کیا۔ مگر اس کی دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے اسے حیض آ گیا؟ فرمایا: جب پاک ہو جائے تو مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ کیونکہ وہ طواف تو پہلے کر چکی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۸۶ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر بالاولویہ دلالت کرتی ہیں۔

باب ۸۹

جب کوئی عورت طواف کر چکے اور پھر اسے حیض آ جائے تو پاک ہونے سے پہلے اس کے لئے سعی کرنا جائز ہے اور اگر سعی کے دوران اسے حیض آ جائے تو اسے تمام کرے گی۔ لیکن اگر وقت وسیع ہو تو مستحب ہے کہ اسے پاک ہونے تک مؤخر کر دے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے طواف کیا اور سعی کرنے سے پہلے اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: وہ سعی کرے۔ پھر سوال کیا کہ ایک عورت سعی کر رہی تھی کہ اس کے دوران اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: وہ اس سعی کو مکمل کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا حائض صفا و مروہ کے درمیان سعی کر سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں بخدا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء بنت عمیس کو حکم دیا تھا کہ وہ غسل کرے اور اندام نہانی میں کپاس رکھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت خانہ کعبہ کا طواف کر چکی ہے اور پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے پہلے اسے حیض آ جائے تو؟ فرمایا: جب پاک ہو جائے تو پھر سعی کرے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے وسعت وقت کی صورت میں اسے افضلیت پر محمول کیا ہے۔ اور اس سے پہلے (باب ۸۴ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۹۰

جب کوئی عورت نصف سے زائد طواف النساء کر چکی ہو اور پھر اسے حیض آ جائے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ خود چلی جائے اور اس کی تکمیل میں کسی کو اپنا قائمقام بنائے۔ اور حائض جب خانہ کعبہ کو الوداع کرنا چاہے تو اندر داخل ہوئے بغیر مسجد کے دروازہ سے الوداع کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: جب کوئی عورت طواف النساء کر رہی ہو اور نصف سے زائد کر چکنے کے بعد اسے حیض آ جائے تو اگر چاہے تو (کسی کو نائب بنا کر) خود جا سکتی ہے۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب حیض والی عورت (پہلے) طواف کر چکے اور (پھر حیض کی حالت میں) خانہ خدا کو الوداع کہنا چاہے تو مسجد کے کسی دروازہ پر کھڑے ہو کر الوداع کرے (اور اندر داخل نہ ہو)۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۹۱

استحاضہ والی عورت کعبہ کا طواف کر سکتی ہے اور وہاں دو رکعت نماز بھی پڑھ سکتی ہے ہاں البتہ اس کا کعبہ کے اندر داخل ہونا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب اسماء بنت عمیس محمد بن ابوبکر سے نفساء ہوئیں (ان کی ولادت ہوئی) اور انہوں نے مقام ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا چاہا تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اندام نہانی میں کپاس اور کپڑے کے ٹکڑے رکھ لیں اور حج کا احرام باندھ لیں۔ پس جب وہ (مکہ) پہنچے۔ اور مناسک حج ادا کئے اور موصوفہ کو (بچہ جنے) اٹھارہ دن گزر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کریں اور نماز پڑھیں۔ جبکہ ان کا خون ہنوز بند نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (یعنی ان کے خون کو خون استحاضہ سمجھ کر یہ کاروائی کی گئی)۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ یونس بن یعقوب اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ان سے یہ حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی ہے، فرمایا: مستحاضہ خانہ کعبہ کا طواف کر سکتی ہے، نماز پڑھ سکتی ہے۔ مگر کعبہ کے اندر داخل نہ ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الطہارہ (ج ۱ باب ۱ از استحاضہ) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۹۲

حیض والی عورت کے لئے حیض کو بند کرنے کے لئے ان چیزوں کو عمل میں لانا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن علی بن یقطین سے اور وہ اپنے بھائی حسین سے روایت کرتے ہیں ان

کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد (علی بن یقطین) کے ساتھ حج کیا۔ جبکہ میرے ساتھ میری بہن بھی تھی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اسے ماہواری آ گئی۔ جس کی وجہ سے وہ سخت گھبرائی کہ کہیں اس کا حج فوت نہ ہو جائے۔ میرے والد نے مجھے حکم دیا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ میں گیا۔ اور امام علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ اسے حکم دو کہ وہ کپاس کے ٹکڑے کو دودھ کے پانی میں تر کر کے اندام میں رکھے۔ جس سے جلدی خون بند ہو جائے گا اور بآسانی تمام مناسک حج ادا کر سکے گی۔ چنانچہ میں نے اسے ایسا کہنے کو کہا اور اس نے اس پر عمل کیا۔ جس کی وجہ سے اس کا خون بند ہو گیا۔ اور اس نے تمام مناسک حج ادا کیے۔ اور جب مکہ سے روانہ ہونے لگی اور محمل میں بیٹھ گئی تو پھر خون عود کر آیا۔ (الفروع)

باب ۹۴

حائض کے لئے مستحب ہے کہ مکہ اور مدینہ میں خون کے بند ہونے کے لئے مقام جبرئیلؑ وغیرہ پر منقولہ دعا پڑھے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی مناسک حج ادا کرنا چاہے مگر وہ حائض ہو۔ تو وہ غسل کرے۔ اور اندام نہانی میں کپاس رکھے اور آگے کھڑی ہو جائے اور کچھ عورتوں کو اپنے پیچھے کھڑا کر لے۔ جو اس کی دعا پر آمین کہیں اور وہ یہ دعا پڑھے:

﴿اللّٰهم انی اسئلک بکل اسم هولک، او تسمیت به لاحد من خلقک، او استأثرت به فی علم الغیب عندک، و اسئلک باسمک الاعظم الاعظم، و بکل حرف انزلته علی موسیٰ و بکل حرف انزلته علی عیسیٰ، و بکل حرف انزلته علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الا أذهبت عنی هذا الدم﴾

اور جب مسجد الحرام یا مسجد نبویؐ میں داخل ہونا چاہے تو اسی طرح کرے اور مقام جبرئیلؑ پر جائے اور وہ پرنالہ کے نیچے ہے۔ جہاں وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے اذن طلب کرتے تھے تو وہ اسی جگہ رکتے تھے۔ فرمایا: یہ وہ مقام ہے کہ جب بھی کوئی حائض وہاں روبقبلہ ہو کر خون کے بند ہونے کی دعا کرے گی تو وہ طہارت دیکھے گی انشاء اللہ۔ (الفروع)

۲۔ عمر بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو حیض آ گیا۔ جبکہ میں مدینہ میں تھا اور ہمارے شتربان سے واپسی کا اور وہاں قیام اور وہاں سے روانگی کا جو وقت مقرر تھا وہ اس کے پاک ہونے کی تاریخ سے پہلے تھا۔ اب (مصیبت یہ تھی کہ) وہ نہ مسجد (نبوی) کے قریب جا سکتی۔ نہ قبر (رسولؐ) پر۔ اور نہ منبر کے مقام پر حاضر ہو سکتی۔ میں نے اپنی

اس پریشانی کا تذکرہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ غسل کرے اور مقام جبرئیلؑ کے پاس جائے۔ کیونکہ جبرئیلؑ اسی جگہ آ کر بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہونے کا اذن طلب کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: وہ مقام کہاں ہے؟ فرمایا: وہ میزاب کے بالمقابل ہے۔ جب تم اس دروازہ سے نکلو جسے باب فاطمہؑ کہا جاتا ہے۔ جو قبر مبارک کے برابر ہے۔ جب تم میزاب کے بالمقابل سر بلند کرو گے اور میزاب تمہارے سر کے اوپر ہوگا۔ اور دروازہ تمہارے پیچھے ہوگا (تو یہی وہ مقام ہے)۔ وہاں پہنچ کر بیٹھ جائے۔ اور وہاں اس کے ہمراہ کچھ عورتیں بھی بیٹھ جائیں۔ وہ اپنے پروردگار سے دعا کرے اور وہ عورتیں آمین کہیں۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا دعا کرے؟ فرمایا: کہے ﴿اللّٰھم انی اسئلک انک انت اللہ لیس کمثلک شیٔ ان تفعل بی کذا و کذا﴾ (یہاں اپنی حاجت بیان کرے)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جس طرح امام علیہ السلام نے حکم دیا تھا میری بیوی نے ایسا کیا۔ پس وہ فوراً پاک ہوگئی اور پھر مسجد میں داخل ہوئی (اور تمام اعمال کئے)۔ راوی کا بیان ہے کہ ہماری ایک خادمہ تھی۔ اسے بھی حیض آ گیا۔ اس نے بھی اسی طرح کیا۔ اور وہ بھی پاک ہوگئی۔ اور مسجد میں گئی۔

(الفروع، التہذیب)

۳۔ بکر بن عبداللہ ازدی شریک کار ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں! ایک مسلمان عورت (سفر حج میں) میرے ہمراہ ہوگئی۔ جب ہم بنی عامر کے باغ کے پاس پہنچے تو اس پر نماز حرام ہوگئی۔ (ایام آ گئے)۔ اور وہ اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوئی کہ کہیں اس کا حج تمتع نہ ضائع ہو جائے؟ تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا معاملہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں اور آپ علیہ السلام سے پوچھوں کہ وہ کیا کرے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ نصف النہار کے وقت غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہنے۔ اور کسی پاک جگہ پر بیٹھ جائے۔ اور عورتیں اس کے اردگرد بیٹھ جائیں جو اس کی دعا پر آمین کہیں۔ (الغرض وہاں) بیٹھ کر زوالِ آفتاب کا انتظار کریں۔ پس جب زوال ہو جائے تو وہ یہ دعا پڑھے اور عورتیں آمین کہیں: ﴿اللّٰھم انی اسئلک بکل اسم ھو لک و بکل اسم تسمیت بہ لاحد من خلقک وھو مرفوع مخزون فی علم الغیب عندک و اسئلک باسمک الاعظم الاعظم الذی اذا سئلت بہ کان حقاً علیک ان تجیب ان تقطع عنی ھذا الدم﴾۔ پس اگر اس طرح کرنے سے خون بند ہو جائے تو فبہا ورنہ یہ دوسری دعا پڑھے: ﴿اللّٰھم انی اسئلک بکل حرف انزلتہ علی محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم و بکل حرف انزلتہ علی موسٰی و بکل حرف انزلتہ علی عیسٰیؑ و بکل حرف انزلتہ فی کتاب من کتبک و بکل دعوۃ دعاک بھا ملک من ملائکتک ان تقطع عنی

هذا الدم ﴾۔ پس اگر خون بند ہو جائے اور سارا دن نظر نہ آئے تو فبہا ورنہ دوسرے دن پھر اسی وقت غسل کرے جس وقت کل کیا تھا۔ اور جب زوال ہو جائے تو پھر وہی دعا پڑھے اور عورتیں آمین کہیں۔ چنانچہ اس عورت نے وہ عمل کیا اور (پہلی بار ہی) اس کا خون بند ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس نے عمرۂ تمتع اور حج کیا اور ہم سب واپس لوٹ گئے۔ اور جب (اسی) بنی عامر کے باغ کے پاس پہنچے تو پھر اس کا خون جاری ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں بھی ان دونوں دعاؤں کو اپنی نماز کے بعد پڑھوں؟ فرمایا: اگر چاہو تو پہلی دعا پڑھو۔ اور دوسری دعا کسی سخت امر کے سوا نہ پڑھو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۸ از مزار میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل بائیس (۲۲) باب ہیں)

باب ۱

سعی کے واجب ہونے کا بیان۔

(اس باب میں کل سولہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تیرہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فریضہ ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ زمین کا کوئی قطعہ خدا کو سعی (والی جگہ) سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں آ کر ہر جبار و سرکش ذلیل ہوتا ہے۔

(الفروع، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معصوم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ سعی کیوں مقرر کی گئی ہے؟ فرمایا: جباروں کو ذلیل کرنے کے لئے۔(الفروع)

۴۔ سہل بن زیاد مرفوعاً بیان کرتے ہیں فرمایا: خدا کے نزدیک سعی سے بڑھ کر کوئی رکن زیادہ محبوب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس میں جباروں کو ذلیل کرتا ہے۔(ایضاً)

۵۔ حسن بن علی صیرفی بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے یا سنت؟ فرمایا: فرض ہے۔ سائل نے عرض کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے) یعنی اس سے تو وجوب ظاہر نہیں ہوتا۔ فرمایا: یہ آیت عمرۃ القضا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار سے شرط مقرر کی تھی وہ ان کی سعی کے وقت وہاں سے بت اٹھائیں گے (چنانچہ اس پر عمل ہوا)۔ مگر ایک شخص کسی مصروفیت کی بنا پر اس وقت سعی نہ کر سکا۔ اور بعد میں انہوں نے وہاں بت رکھ دیے۔ تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے سوال کیا کہ یا رسول اللہؐ! فلاں شخص سعی نہیں کر سکا۔ اور اب وہاں بت رکھ دیئے گئے ہیں۔ تو؟ تب خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی کہ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ...... الآية﴾ یعنی جب بت رکھے ہوں تو وہاں طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ طواف اور سعی واجب ہے۔ (الفقیہ)

۷۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جو شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے وہ گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے۔ (ایضاً)

۸۔ فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی فرشتے شفاعت کرتے ہیں اور واجباً ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (ایضاً)

۹۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب جناب ابراہیم علیہ السلام اپنے (صاحبزادہ) اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر چلے گئے تو شاہزادہ کو پیاس لگی۔ صفا و مروہ کے درمیان ایک درخت تھا جس کے نیچے ماں بیٹا بیٹھے تھے۔ تو ان کی ماں (جناب ہاجرہؑ) پانی کی تلاش میں نکلیں۔ اور صفا نامی پہاڑی پر چڑھ کر ندا دی۔ آیا اس وادی میں کوئی مونس و انیس ہے؟ مگر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہاں سے چل پڑیں اور مروہ نامی پہاڑی پر چڑھ کر پھر یہی ندا دی۔ آیا وادی میں کوئی انیس ہے؟ پھر صفا پر گئیں اور یہاں ندا دی۔ پھر مروہ پر گئیں۔ یہاں تک کہ اس طرح آمد و رفت میں سات چکر لگائے۔ تو خداوند عالم نے اسے (قیامت تک) سنت قرار دے دیا۔ الحدیث۔ (علل الشرائع)

۱۰۔ نیز معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ جب جناب خلیل صفا و مروہ کے درمیان سے گزر رہے تھے تو شیطان نمودار ہوا۔ جبرئیلؑ کے کہنے پر آپ نے (دوڑ کر) اس پر حملہ کیا۔ اور وہ بھاگ گیا۔ اس سے وہاں دوڑنا سنت قرار پایا۔ (ایضاً)

۱۱۔ حلبی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کی یہ توجیہہ بیان کی ہے کہ اس مقام پر جناب خلیل علیہ السلام کو شیطان نظر آیا۔ تو آپ علیہ السلام اس کو دیکھ کر بھاگے کہ مبادا اس ملعون سے بات نہ کرنی پڑے۔[1] (ایضاً)

۱۲۔ جناب احمد بن محمد بن خالد برقی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت

---

[1] ان روایات میں باہم کوئی تنافی و تباین نہیں ہے۔ کیونکہ ایک چیز کے کئی ظاہری علل و اسباب ہو سکتے ہیں۔ و معلوم ان علل الشرائع علل ظاهرية و معرفات لا علل حقيقة كما لا يخفى۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ایک انصاری شخص سے فرمایا: جب تم صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو گے تو تمہیں اس شخص کا اجر دیا جائے گا جو اپنے شہر سے پیدل چل کر حج بیت اللہ کرے۔ اور اس شخص کا اجر ملے گا جو ستر مؤمن غلام (خرید کر) آزاد کرے۔ (المحاسن)

۱۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سعی کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جناب ابراہیم علیہ السلام کی سعی کرنے کی وجہ سے یہ مقرر ہوئی ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (کیفیت حج وغیرہ ابواب میں (جیسے اقسام حج کے باب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۰ وغیرہ اور باب ۲۲ و ۵۴ از احرام اور باب ۴۵ از تروک احرام۔ اور باب ۱۱ از طواف اور اس کے باب ۳۲ و ۳۶ و ۶۰ و ۶۵ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور سعی کے جن حدیثوں میں اس کا سنت ہونا مذکور ہے۔ ان کی تاویل وہاں گزر چکی ہے (کہ اس کا وجوب بطریق سنت ثابت ہے)۔

باب ۲

دو رکعت طواف نماز پڑھنے کے بعد جلدی سعی کرنا مستحب ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ اس کی ابتداء حجر اسود کو بوسہ دینے اور اسے چھونے اور آب زمزم کے اس ڈول سے پینے سے کی جائے جو حجر اسود کے بالمقابل ہے۔ اور اس سے کچھ سر اور بدن پر بھی ڈالا جائے۔ اور اس وقت منقولہ دعا پڑھی جائے اور اپنے ہاتھوں سے ڈول کھینچا جائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (طواف کی دو رکعت) پڑھ چکو تو حجر اسود کے پاس جاؤ اور اسے بوسہ دو اور چھوؤ۔ (یا) اس کی طرف اشارہ کرو۔ کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ اور فرمایا: صفا و مروہ کی طرف جانے سے پہلے اگر زمزم کا پانی پی سکو تو پیو۔ اور پانی پیتے وقت یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم اجعله علماً نافعاً و رزقاً واسعاً و شفاءً من کل داء و سقم﴾ فرمایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت رسول خدا ﷺ نے آب زمزم پر نگاہ کی تھی تو فرمایا تھا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ چیز میری امت پر شاق گزرے گی تو میں اس کے کئی ڈول یا (فرمایا) دو ڈول کھینچتا۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب آدمی طواف اور اس کی دو رکعت نماز پڑھنے

سے فارغ ہوتو آپ زمزم کے پاس جائے۔ اور اس کے کئی ڈول یا دو ڈول کھینچے جس سے کچھ پیئے اور کچھ اپنے سر اور پیٹھ اور پیٹ پر ڈالے۔ اور اس وقت یہ دعا بھی پڑھے: ﴿اللّٰھم اجعله علماً نافعاً و رزقاً واسعاً و شفاءً من کل داءٍ و سقمٍ﴾۔ پھر حجر اسود کی طرف لوٹ کر جائے (اور اسے بوسہ دے یا چھوئے۔ بعد ازاں سعی کرے)۔ (ایضاً)

۳۔ علی بن مہزیار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے (بیت اللہ کی) زیارت والی رات پہلے طواف النساء کیا، بعد ازاں مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آب زمزم کے پاس گئے۔ اور اس سے اس ڈول سے جو حجر اسود کے بالمقابل ہے اپنے ہاتھ سے ایک ڈول کھینچا۔ اور اس سے کچھ پیا۔ اور کچھ اپنے جسم کے کچھ حصہ پر (پشت اور شکم پر) ڈالا۔ پھر اس کے کنویں میں جھانکا۔ مجھے بعض اصحاب نے اطلاع دی ہے کہ ایک سال کے بعد اس نے پھر امام علیہ السلام کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۰ و ۲۱ از مقدمات طواف میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳

صفا کی طرف جاتے وقت اس دروازہ سے نکلنا جو حجر اسود کے بالمقابل ہے اور وہ بھی بڑے سکینہ و وقار کے ساتھ مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالحمید بن سعید (سعد) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے صفا کے اس دروازہ کے بارے میں سوال کیا جس سے آدمی ادھر جائے؟ فرمایا: ہمارے اصحاب نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی دروازہ سے جائے جو سقایہ (پانی پلانے والے) سے متصل ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے جائے جو حجر اسود سے متصل ہے۔ پھر خود فرمایا کہ وہ وہ ہے جو حجر اسود سے متصل ہے۔ اور جو سقایہ سے متصل ہے یہ ایجاد نو ہے جو داؤد (عباسی) کا بنایا اور کھولا ہوا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب طواف اور اس کی دو رکعت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں اس سے ابتداء کرتا ہوں جس سے خدا نے ابتداء کی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: پس تم صفا کی طرف جاتے وقت

اسی دروازہ سے نکلو جس سے حضرت رسول خداﷺ نکلے تھے۔ اور یہ وہ دروازہ ہے جو حجر اسود کے بالمقابل ہے اور پھر سکینہ و وقار کے ساتھ یہ مسافت طے کرو۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۴

صفا پر اس قدر چڑھنا کہ وہاں سے بیت اللہ نظر آئے اور اس رکن کی طرف منہ کرنا جس میں حجر اسود ہے اور اس وقت منقولہ دعا پڑھنا اور سو سو بار تکبیر و تہلیل اور حمد و تسبیح کرنا اور سورۂ بقرہ پڑھنے کی مقدار تک وہاں ٹھہرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: صفا پر چڑھو۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ نظر آجائے۔ اور اس رکن کی طرف منہ کر کے جس میں حجر اسود نصب ہے خدا کی حمد و ثنا کرو اور اپنے اوپر اس کے انعامات و احسانات کا تذکرہ جس قدر ہو سکے کرو۔ پھر سات بار تکبیر ﴿الله اكبر﴾، سات بار تحمید ﴿الحمد لله﴾، سات بار تہلیل ﴿لا اله الا الله﴾ کہو اور پھر یہ دعا پڑھو: ﴿لا اله الا الله وحده لا شريک له له الملک وله الحمد يحيى و يميت و هو حی لا يموت و هو على كل شئ قدير﴾۔ پھر سرکار محمد (اور آل محمد علیہم السلام) پر درود پڑھو۔ پھر تین بار یہ دعا پڑھو ﴿الله اكبر الحمد لله على ما هدانا و الحمد لله على ما اولانا و الحمد لله الحی القيوم والحمد لله الحی الدائم﴾۔ اس کے بعد یہ دعا تین بار پڑھو: ﴿اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله لا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره المشركون﴾۔ پھر یہ دعا تین بار پڑھو: ﴿اللهم انی اسئلک العفو و العافية و اليقين فی الدنيا و الآخرة﴾۔ بعد ازاں تین بار یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔ پھر سو بار اللہ اکبر، سو بار لا الٰہ الا اللہ، سو بار الحمد للہ۔ سو بار سبحان اللہ کہو۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھو ﴿لا اله الا الله وحده وحده، و انجز وعده و نصر عبده و غلب الاحزاب وحده فله الملک و له الحمد وحده وحده اللهم بارک لی فی الموت و فيما بعد الموت، اللهم انی اعوذ بک من ظلمة القبر و وحشته اللهم اظلنی فی ظل عرشک يوم لا ظل الا ظلک﴾۔ اور جس قدر ہو سکے اپنا دین و مذہب، اپنی جان و مال اور اپنے اہل و عیال خدا کے سپرد کرو۔ پھر یہ دعا پڑھو ﴿استودع الله الرحمن الرحيم الذی لا تضيع و دائعه دينی و نفسی و اهلی اللهم استعملنی على كتابک و سنة نبيک و توفنی على ملته و اعذنی

من الفتنة ﴾۔ پھر تین بار اللہ اکبر کہو۔ بعد ازاں دو بار۔ اور آخر میں ایک بار۔ پھر اس کی تکرار کرو (تین بار، دو بار، ایک بار)۔ اگر ایسا نہ کرو تو بعض پر اکتفا کرو۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا ﷺ اتنی دیر صفا پر ٹھہرتے تھے جتنی دیر ترتیل کے ساتھ سورۂ بقرہ پڑھنے میں لگتی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جب آدمی صفا و مروہ پر جائے تو وہاں کیا دعا پڑھے؟ فرمایا: تین بار یہ دعا پڑھے: ﴿لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد، یحی و یمیت وھو علی کل شیٔ قدیر﴾۔ (الفروع)

۳۔ علی بن نعمان مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام جب صفا پر چڑھتے تھے تو روبقبلہ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اللّٰھم اغفرلی کل ذنب اذنبتہٗ قط فان عدت فعد علیّ بالمغفرۃ فانک انت الغفور الرحیم اللّٰھم افعل بی ما انت اھلہ فانک ان تفعل بی ما انت اھلہ ترحمنی و ان تعذبنی فانت غنی عن عذابی و انا محتاج الی رحمتک فیامن انا محتاج الی رحمتہٖ ارحمنی اللّٰھم لا تفعل بی ما انا اھلہ فانک ان تفعل بی ما انا اھلہ تعذبنی و لن تظلمنی اصبحت اتقی عدلک ولا اخاف جورک فیامن ھو عدل لا یجور ارحمنی﴾۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ بکیر بن اعین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جب جناب آدم علیہ السلام نے (صفا پر کھڑے ہو کر) جب حجر اسود کی طرف نگاہ کی تو خدا کی تکبیر، تہلیل اور اس کی تحمید بیان کی۔ جس سے صفا پر کھڑے ہو کر تکبیر کہنا اور اس رکن کی طرف منہ کرنا جس میں حجر اسود ہے سنت جاریہ بن گئی۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

صفا و مروہ پر ٹھہرنے کو طول دینا مستحب ہے مگر واجب نہیں ہے اور نہ ہی کسی معیّن چیز کا پڑھنا واجب ہے۔ (بلکہ مستحب ہے)۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد منقری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا مال زیادہ ہو تو صفا و مروہ پر زیادہ دیر ٹھہر۔ (التہذیب، کذا فی الفروع، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الجارود سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

صفا پر (پڑھنے کے لئے) کوئی معیّن چیز (دعا) نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ جمیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا کوئی ایسی معیّن دعا ہے جو میں صفا و مروہ پر پڑھوں؟ فرمایا: جب صفا پر چڑھو تو یہ دعا (تین بار) پڑھو: ﴿لا الـٰه الا اللّٰـه وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحی و یمیت وهو علی کل شیٔ قدیر﴾۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث اور سابقہ حدیث میں کوئی تنافی و تضاد نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دعا کا پڑھنا مستحب مؤکد ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی بھی دعا کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔

۴۔ علی بن اسباط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک مدنی غلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جب مروہ پر چڑھے تو اپنے آپ کو اس پہاڑ کی ڈھلوان پر ڈال دیا جو مروہ کے بالائی حصہ پر ہے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ محمد بن عمر بن یزید بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام صفا و مروہ کی پہاڑی پر تھے تو میں ان کے پس پشت تھا۔ امام علیہ السلام نے (دعا میں) ان دو جملوں سے زیادہ کوئی دعا نہیں کی ﴿اللّٰهم انی اسئلک حسن الظن بک فی کل حال و صدق النیة فی التوکل علیک﴾۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے جواز پر محمول کیا ہے (کہ اس سے زائد دعا نہ پڑھنا جائز) اور سابقہ دعا کو (اس سے زائد) کا پڑھنا مستحب ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ امام علیہ السلام نے اس دعا کو بار بار دہرایا ہو۔

باب ۶

سعی میں سات چکر لگانا واجب ہیں۔ اور اس کی ابتداء صفا سے اور اختتام مروہ پر کرنا واجب ہے۔ اور دو مناروں کے درمیان کاندھے ہلا کر دوڑنا اور منقولہ دعا پڑھنا اور حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام پر بکثرت درود پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پھر (صفا سے) نیچے اترو اور سکینہ و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے جب منارہ تک پہنچو تو سعی کرو۔ اور اس وقت یہ دعا پڑھو: ﴿بسم اللّٰـه واللّٰه اکبر و صلی اللّٰه علی محمد و آلہ﴾۔ پھر پڑھو: ﴿اللّٰهم اغفر و ارحم

واعف عما تعلم انک انت الاعز الاکرم﴾۔ یہاں تک کہ دوسرے منارے تک پہنچو۔ فرمایا: پہلے دوڑنے کی جگہ موجودہ جگہ سے زیادہ کشادہ تھی۔ پھر لوگوں نے اسے تنگ کر دیا۔ اس کے بعد پھر سکینہ و وقار کے ساتھ چلو۔ یہاں تک کہ مروہ پر اس طرح چڑھو کہ وہاں سے بیت اللہ نظر آئے۔ پھر وہاں وہ سب کچھ کرو۔ جو کہ صفا پر کیا تھا۔ اسی طرح ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگاؤ۔ جن کی ابتداء صفا سے کرو اور اختتام مروہ پر کرو۔ پھر تقصیر کراؤ۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے بھی اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اس میں صرف یہ اضافہ ہے کہ جب دوسرے منارہ سے آگے بڑھو تو یہ دعا پڑھو: ﴿یاذا المن و الفضل و الکرم و النعماء و الجود و اغفرلی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت﴾۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے جس میں اس مقام کی حد بندی کی گئی ہے۔ جہاں سعی کرنا ہے۔ (جو آج کل معیّن و معلوم ہے)۔ اس میں وارد ہے کہ یہ سعی (دوڑنا) صرف مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کے لئے نہیں ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف اور اس کی دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں اس سے (سعی کی) ابتداء کرتا ہوں جس سے خدا نے ابتداء کی ہے۔ خدا فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾۔ الحدیث۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں طواف کی حدیثوں میں (اس قسم کی حدیثیں گزر چکی ہیں جو سعی کرتے وقت سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیجنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۷

جو شخص جان بوجھ کر سعی ترک کر دے اس کا حج باطل ہو جائے گا اور اس پر آئندہ سال حج واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے عمداً سعی ترک کر دی۔ فرمایا: اس پر آئندہ سال حج کرنا واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں اس شخص کے بارے میں جس نے عمداً سعی ترک کی تھی۔ فرمایا: اس کا کوئی حج نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

باب ۸

جو شخص سعی کرنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) تو اس پر اس کا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر چلا گیا ہو تو لوٹ کر آئے اور اگر نہ آسکے تو کسی کو نائب بنائے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا بھول گیا ہے تو؟ فرمایا: اس کا اعادہ کرے۔ عرض کیا: وہ شخص وہاں سے چلا گیا ہے؟ فرمایا: لوٹ کر واپس آئے اور سعی کرے کیونکہ یہ رمی جمرات کی مانند نہیں ہے۔ کہ وہ سنت ہے۔ اور یہ واجب ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ زید شحام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا بھول جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے گھر واپس چلا جاتا ہے۔ تو؟ فرمایا: اس کی طرف سے سعی کرائی جائے۔ (التہذیب، الاستبصار، کذا فی الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب اس کے لئے واپس آنا بہت مشکل ہو۔

باب ۹

جو شخص سعی میں دوڑنا بھول جائے اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔ ہاں البتہ اس کے لئے مستحب ہے کہ پچھلے پاؤں پلٹ کر آئے اور اس مقام پر دوڑے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا بھول گیا۔ (عام روش کے مطابق چلتے ہوئے سعی کی؟) فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سعی میں دوڑنا بھول جائے یہاں تک کہ دوڑنے والی پوری یا بعض جگہ سے آگے گزر جائے اور پھر یاد

آئے۔ تو منہ پھیرے بغیر وہاں پچھلے پاؤں لوٹ کر جائے جہاں دوڑنا واجب ہے۔ (الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۰

جو شخص مروہ سے سعی کی ابتداء کرے اس پر واجب ہے کہ صفا سے شروع کر کے سعی کا اعادہ کرے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص سعی کرنے میں مروہ سے ابتداء کرے۔ وہ اس کی گئی سعی کو نظر انداز کر کے صفا سے شروع کر کے از سر نو سعی کرے۔ (التہذیب، کذا فی الفروع)

۲۔ علی بن ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے سعی کی ابتداء مروہ سے کی؟ فرمایا: اس کا اعادہ کرے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص وضو کرتے ہوئے دائیں سے پہلے بائیں سے ابتداء کرے تو اس پر لازم ہے کہ دائیں سے ابتداء کرے اور پھر بائیں کا اعادہ کرے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۱۱

سعی میں جانے کو ایک چکر اور واپس آنے کو دوسرا شمار کرنا واجب ہے اور اس شخص کا حکم جو آنے جانے کو ایک چکر شمار کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ جبکہ عبیداللہ بن راشد بھی میرے ہمراہ تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ چکر شمار کرتے رہنا۔ چنانچہ اس نے آنے جانے کو ایک چکر شمار کرنا شروع کیا۔ اس طرح ہم سے (سات کی بجائے) چودہ چکر لگائے۔ اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو مقدار ان پر واجب تھی (انہوں نے وہ ادا کر کے) اس پر اضافہ کیا ہے۔ لہٰذا ان پر کچھ واجب نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲

جو شخص عمداً سات چکروں سے زیادہ چکر لگائے تو اس پر اعادہ کرنا لازم ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص صفا و مروہ کے درمیان (سات کی بجائے) نو (۹) چکر لگائے تو وہ آٹھ کو نظر انداز کر کے ایک پر بنا رکھ کر سعی کرے، اور اگر صفا و مروہ کے درمیان آٹھ چکر لگائے۔ تو ان کو نظر انداز کر کے از سرنو سعی کرے۔

(التہذیب، الاستبصار)

۲۔ عبداللہ بن محمد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: واجبی طواف کا حکم نماز کی مانند ہے اگر تم اس میں زیادتی کرو تو تم پر اس کا اعادہ لازم ہے۔ اور یہی حکم سعی کا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ و ۱۴ از طواف میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳

جو شخص بھول کر سات سے زائد چکر لگائے۔ تو وہی مجزی ہے۔ ہاں البتہ ان کا چودہ چکر مکمل کر دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے طواف والی حدیث کے ضمن میں فرمایا: اسی طرح جب اسے یقین ہو جائے کہ اس نے آٹھ چکر لگائے ہیں تو ان کے ساتھ چھ چکروں کا اور اضافہ کر دے۔ (تاکہ چودہ ہو جائیں)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے سعی میں آٹھ چکر لگائے تھے! فرمایا: اگر غلطی سے ایسا کیا ہے تو ایک سے زائد کو نظر انداز کر کے سات کو شمار کرے۔ (کتب اربعہ)

۳۔ معاویہ بن عمار (معصوم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں) فرمایا: جو شخص (غلطی سے) صفا و مروہ کے درمیان پندرہ چکر لگائے وہ آٹھ کو نظر انداز کر کے سات کو شمار کرے۔ (الفروع)

۴۔ جمیل بن دراج بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پہلی بار حج کیا۔ اور (غلطی سے) صفا و مروہ کے درمیان چودہ چکر لگائے؟ اور جب میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں

ہے۔ سات چکر تمہارے لئے ہیں اور سات کو پھینک دو۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ و ۱۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۴

جو شخص یہ گمان کرکے کہ اس کی سعی مکمل ہوگئی ہے تقصیر کرائے اور پھر مجامعت کرے پھر یاد آجائے کہ اس کی سعی نامکمل تھی اگرچہ ایک چکر کم ہو۔ تو اس پر ایک گائے ذبح کرنا اور سعی کو مکمل کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے حج تمتع کیا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان صرف چھ چکر لگائے۔ جبکہ وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس نے پورے چکر (سات چکر) لگائے ہیں اس لئے اپنے ناخن کٹوا کر اور محل ہوکر اپنی قیام گاہ پر چلا گیا۔ پھر یاد آیا کہ اس نے تو کل چھ چکر لگائے ہیں تو؟ فرمایا: اگر اسے پوری طرح یاد ہے کہ صرف چھ چکر لگائے ہیں تو جائے اور مزید ایک چکر لگا کر سات مکمل کرے اور خون بھی بہائے۔ میں نے عرض کیا: کس کا خون؟ فرمایا: گائے کا۔ فرمایا: اور اگر چھ چکروں کا یقین نہ ہو۔ تو از سر نو سات چکر لگائے اور پھر گائے کا خون بہائے۔ (التہذیب)

۲۔ عبداللہ بن مُسکان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان (فی الحقیقت) صرف چھ چکر لگائے۔ جبکہ اس کا گمان تھا کہ سات لگائے ہیں۔ مگر (تقصیر کرکے) محل ہو جانے اور عورتوں سے مباشرت کر چکنے کے بعد اسے یاد آیا کہ اس نے تو صرف چھ چکر لگائے ہیں تو؟ فرمایا: ایک گائے ذبح کرے اور ایک چکر مزید لگائے۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۵

طہارت کے بغیر بھی سعی کرنا جائز ہے، بلکہ طواف کے سوا باقی تمام مناسک حج اس کے بغیر ادا کئے جا سکتے ہیں ہاں البتہ واجبی طواف کے لئے طہارت واجب اور مستحبی کے لئے مستحب ہے اور حائض عورت سعی کر سکتی ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: اگر تم طواف کے سوا تمام مناسک حج وضو کے بغیر بجالاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس (طواف) میں نماز ہے۔ ہاں البتہ وضو کرنا افضل ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہی تھی کہ اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: اپنی سعی مکمل کرے! پھر سوال کیا کہ ایک عورت نے طواف کیا اور سعی کرنے سے پہلے اسے حیض آ گیا۔ تو؟ فرمایا: سعی کرے۔ (الفقیہ)

۳۔ یحییٰ ازرق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہا تھا اور ہنوز تین یا چار چکر لگائے تھے کہ اسے پیشاب آ گیا۔ اور پھر وضو کئے بغیر اپنی سعی مکمل کی تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ وضو کر کے اپنے مناسک حج ادا کرتا تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہوتی۔ (کتب اربعہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن فضال سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وضو کے بغیر طواف اور سعی نہ کرو۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ مجموعی طور پر دونوں کام وضو کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ (کیونکہ طواف میں تو وضو لازم ہے)۔ نیز اس کا استحباب پر محمول کرنا بھی ممکن ہے۔

۵۔ جناب علی بن جعفرؑ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں آیا کوئی شخص مناسک حج میں سے کوئی منسک وضو کے بغیر انجام دے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (بحار الانوار) (یہ بھی استحباب پر محمول ہے)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الطواف (باب ۱ و ۶ و ۳۸ و ۸۴ و ۸۹) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب رمی (نمبر ۲) وغیرہ میں بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

کسی عذر وغیرہ سے مرد اور عورت دونوں کے لئے سعی کرتے وقت سوار ہونا اگرچہ محمل میں ہو جائز ہے۔ مگر پیدل چلنے کو ترجیح دینا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص کسی کو اٹھا کر سعی کرائے تو وہ دونوں کی طرف سے کافی ہوگی۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا صفا و مروہ کے درمیان سعی سواری پر سوار ہو کر کی جاسکتی ہے؟ فرمایا: ہاں! اور محمل پر بھی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا سوار ہو کر سعی کی جاسکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر پیدل چل کر کرنا افضل ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا عورت گھوڑے، گدھے یا اونٹ پر سوار ہو کر سعی کر سکتی ہے؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے! پھر پوچھا: آیا مرد بھی ایسا کر سکتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب، کذا فی الفقیہ والمقنعہ وزاد و المشی افضل۔ کہ پیدل چلنا افضل ہے)۔

۴۔ حجاج خشاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ زرارہ سے پوچھ رہے تھے۔ آیا سعی کر چکے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں! فرمایا: کمزور تو نہیں ہو؟ کہا: بخدا نہیں! فرمایا: اگر کمزوری محسوس کرو تو سواری پر جاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تمہیں دعا پر تقویت ملے گی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب میں) آئیں گی اور کچھ گزر چکی ہیں (باب ۴۷ وغیرہ از طواف میں)۔

باب ۱۷

جو شخص سواری پر سوار ہو اس کے لئے سعی میں صفا و مروہ پر چڑھنا واجب نہیں ہے۔ اور دوڑنے کے مقام پر اس کے لئے سواری کو تیز چلانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو عورتیں گھوڑوں، گدھوں یا اونٹوں پر سعی کریں آیا ان کے لئے کافی ہے کہ وہ صفا و مروہ (پر چڑھنے کی بجائے) صرف ان کے نیچے کھڑی ہو جائیں؟ فرمایا: ہاں۔ ایسی جگہ کھڑی ہوں جہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ سکیں۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سواری پر دوڑنا نہیں ہے۔ ہاں تھوڑا سا (سواری کو) تیز چلائے۔ (ایضاً)

باب ۱۸

جو شخص سعی کر رہا ہو اور نماز فریضہ کا وقت داخل ہو جائے اس کے لئے مستحب ہے کہ سعی کو قطع کر کے نماز پڑھے اور بعد ازاں سعی کو مکمل کرے اور اگر وقت تنگ ہو تو پھر ایسا کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص سعی کر رہا تھا کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا۔ آیا سعی کو مختصر کرے یا اسے قطع کر کے نماز پڑھے اور پھر اسے مکمل کرے یا اس سے پوری طرح فارغ ہو کر نماز پڑھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ (پہلے) نماز پڑھے اور پھر اسے مکمل کرے۔ کیا ان دو (پہاڑیوں پر) مسجد نہیں ہے؟ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۲۔ محمد بن علی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ سعی کر رہے تھے اور ہنوز ایک چکر لگایا تھا کہ صبح صادق ہو گئی تو؟ فرمایا: (پہلے) نماز پڑھ اور پھر پلٹ کر سعی کو مکمل کر۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں باب الطواف (نمبر ۶۲) میں بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز کو سعی کے مکمل ہونے تک مؤخر کرنا جائز ہے۔

باب ۱۹

مؤمن کی حاجت برآری وغیرہ (کسی جائز کام) کے لئے سعی کا قطع کرنا اور بعد ازاں اسے مکمل کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یحییٰ بن عبد الرحمٰن ازرق روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص سعی شروع کرتا ہے اور ہنوز تین یا چار چکر لگاتا ہے کہ اسے اس کا دوست ملتا ہے اور وہ اسے کسی کام یا طعام کی طرف بلاتا ہے تو؟ فرمایا: اگر لبیک کہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے۔ ہاں اس میں یہ اضافہ ہے۔ فرمایا: لیکن اگر وہ خدا کا حق ادا کرے (سعی میں مشغول رہے) تو یہ مجھے اس کے ساتھی کا حق ادا کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (الفقیہ، التہذیب)

باب ۲۰

سعی کرنے کے دوران صفا اور مروہ یا ان کے درمیان استراحت کی خاطر بیٹھنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے آیا وہ آرام کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر چاہے تو صفا و مروہ اور ان کے درمیان بیٹھ سکتا ہے۔(التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سعی کرنے والا صفا و مروہ کے درمیان سوائے کسی خاص مشقت کے نہ بیٹھے۔(الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ استحباب پر محمول ہے (کہ ایسا کرنا مستحب ہے)۔

باب ۲۱

سعی میں عورتوں کے لئے دوڑنا نہیں ہے اور سعی کے دیگر چند احکام۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: عورتوں پر صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ساقط ہے۔(الفروع)

۲۔ سماعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے اور عورتوں سے ساقط ہے۔(الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے نام وصیت میں فرمایا: یا علیؑ! عورتوں پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا نہیں ہے۔(الفقیہ)

باب ۲۲

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے۔
اگرچہ ان پر بت ہی کیوں نہ رکھے ہوں!

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب مفسر عیاشیؒ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: صفا و مروہ کے اوپر بت رکھے ہوئے تھے۔ جب لوگوں نے حج کرنا شروع کیا۔ تو انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کیا کریں؟ تب خدا نے یہ آیت نازل کی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾۔ پس اس کے بعد لوگ ان بتوں کی موجودگی میں حج کرتے رہتے تھے۔ ہاں جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صلح حدیبیہ کے بعد) حج کیا۔ تو ان کو (معاہدہ کے مطابق) دور پھینک دیا۔
(تفسیر عیاشی)

تقصیر کرنے کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل گیارہ (۱۱) باب ہیں)

باب ۱

عمرۂ تمتع میں سعی کے بعد تقصیر کرنا واجب ہے۔ اور اس کے کرنے سے سوائے سر منڈوانے کے باقی ہر وہ چیز حلال ہو جاتی ہے جو احرام سے حرام ہوئی تھی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے سعی والی حدیث کے اندر فرمایا: اپنے سر کے کسی حصہ (یا) ڈاڑھی (یا) اپنی مونچھ سے تقصیر کر۔ (چند بال کاٹ)۔ (یا) اپنے کچھ ناخن کاٹ اور باقی اپنی حج کے اختتام تک باقی رکھ۔ پس جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لئے وہ سب کچھ حلال ہو جائے گا جس کا تو نے احرام باندھا تھا۔ (التہذیب)

۲۔ اس روایت کو حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے فروع کافی اور حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے الفقیہ میں بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔ ہاں اس میں اس تتمہ کا اضافہ ہے فرمایا: اس کے بعد جس قدر جی چاہے خانہ کعبہ کا مستحبی طواف کر۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ تمتع والے کا طواف یہ ہے کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور پھر کچھ بالوں کی تقصیر کرے۔ پس جب ایسا کرے گا تو وہ محل ہو جائے گا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ و ۵ و ۸ و ۲۰ از اقسام حج، اور باب ۵۴ از احرام و باب ۴۵ از تروک احرام اور باب ۸۲، ۸۳، ۸۴ از طواف میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲
کسی بھی آلہ یا غیر آلہ سے تقصیر کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک حج تمتع کرنے والے نے اپنے ناخن کو دانتوں سے کاٹا اور بال کو قینچی سے کترا۔ تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہر شخص آلہ نہیں پاتا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳
تقصیر میں برائے نام بال کا یا ناخن کا کاٹنا کافی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج اور حفص بن بختری وغیرہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس تقصیر کرنے والے کے بارے میں جو کچھ تقصیر کرتا ہے اور کچھ نہیں کرتا۔ فرمایا: مجزی ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں! جب میں عمرہ (تمتع) کے اعمال بجالا چکا۔ تو ہنوز تقصیر نہیں کی تھی۔ کہ اپنی اہلیہ سے مقاربت کی؟ فرمایا: تم پر ایک اونٹ واجب ہے۔ میں نے عرض کیا: میں نے جب اس سے مباشرت کرنا چاہی تو چونکہ اس نے بھی ہنوز تقصیر نہیں کی تھی۔ تو اس نے باز رہنے کی کوشش کی۔ مگر جب میں نے اس پر غلبہ پالیا۔ تو اس نے اپنے دانتوں سے اپنے کچھ بال کاٹ ڈالے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا اس پر رحم فرمائے وہ تو تم سے زیادہ فقہ داں نکلی! تم پر اونٹ واجب ہے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت اپنے عمرہ کی خاطر انگلی کے ایک پور کے برابر بالوں کی تقصیر کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد

(باب ۵ و ۹ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

عمرہ تمتع میں تقصیر کرنا واجب ہے۔ اور سر منڈوانا کافی نہیں ہے۔ اور اگر عمداً سر منڈوائے تو اس پر (کسی جانور کا) خون بہانا واجب ہے۔ اور لاعلمی سے یا بھول کر ایسا کرے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس حج تمتع کرنے والے شخص کے بارے میں جس نے (تقصیر کی بجائے) سر منڈوایا تھا۔ فرمایا: اگر اس نے بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور اگر اس نے اشہر حج میں سے پہلے مہینہ (شوال) میں عمرۂ تمتع کا احرام باندھا تھا اور پھر ایک ماہ تک بال بڑھائے تو تب بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ (عمرہ) تمتع کرنے والے نے تقصیر کرنا چاہی مگر (غلطی سے) سر منڈوا ڈالا۔ تو؟ فرمایا: اس پر ایک خون بہانا واجب ہے۔ اور جب قربانی والا دن آئے تو سر منڈواتے وقت اپنے سر پر استرا پھروا دے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے جو عمرۂ تمتع کر رہا تھا۔ اپنے سر کے بالوں کو گرہ دے رکھی تھی۔ جب مکہ مکرمہ میں پہنچا۔ اور اعمال (عمرہ) بجا لا چکا تو سر کی گرہ کھولی۔ اور تقصیر کی۔ اور تیل لگایا اور پھر محل ہو گیا۔ تو؟ فرمایا: اس پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں تقصیر سے مراد وقت سے پہلے سر منڈوانا ہے (جبھی تو کفارہ واجب ہے)۔

باب ۵

عمرۂ مفردہ کرنے والا اگر مرد ہے تو اس کو اختیار ہے کہ سر منڈوائے یا تقصیر کرائے۔ ہاں البتہ اس کے لئے سر منڈوانا مستحب ہے اور اگر عورت ہے تو وہ صرف تقصیر کرے گی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عمرۂ مفردہ ادا کرنے والا شخص جب فریضۂ طواف اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے اس کی دو رکعت نماز پڑھنے اور

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے فارغ ہو جائے تو سر منڈوائے یا تقصیر کرائے نیز میں نے آنجناب علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا عمرۂ مفردہ میں سر منڈوانا ہے؟ فرمایا: ہاں! فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرۂ مفردہ ادا کرنے والوں کے حق میں فرمایا ہے کہ ﴿اللّٰھم اغفر للمحلقین﴾ (یا اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے)۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اور تقصیر کرنے والے؟ فرمایا: ﴿اللّٰھم اغفر للمحلقین!﴾۔ پھر عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! اور تقصیر کرنے والے؟ فرمایا: ہاں۔ (یا اللہ۔ ان کو بھی بخش!)۔ (التہذیب)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں پر سر منڈوانا نہیں ہے بلکہ ان پر تقصیر لازم ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ عورتوں کے لئے انگلی کے پور کے برابر تقصیر کافی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ و ۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

جو شخص تقصیر کرنا بھول جائے یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے۔ تو نہ اس کا احرام باطل ہوگا اور نہ ہی اس پر (کفارہ میں) خون بہانا واجب ہے۔ بلکہ مستحب ہے۔ اور جو شخص عمداً ایسا کرے اس کا عمرہ تمتع باطل ہو جائے گا اور اس کا حج افراد ہو جائے گا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرۂ تمتع کا احرام باندھا۔ مگر تقصیر کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ حج میں داخل ہو گیا۔ (اس کا احرام باندھ لیا)۔ تو؟ فرمایا: خدا سے طلب مغفرت کرے اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اس کا عمرہ مکمل ہے۔ (التہذیب، الفروع، الاستبصار، کذا فی الفقیہ، المقنعہ)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جو عمرۂ تمتع کر رہا تھا۔ تقصیر کرنا بھول گیا۔ یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لیا تو؟ فرمایا: وہ ایک خون بہائے۔ (التہذیبین والفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے صرف مغفرت طلب کرنے کو کفایت اور خون بہانے کو استحباب پر محمول کیا ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سے پہلے احرام کے باب (نمبر ۵۴) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۷

جو شخص عمرۂ تمتع کی تقصیر کرے اس کے لئے مستحب ہے کہ اپنے آپ کو احرام باندھنے والوں کے ساتھ مشابہہ بنانے کی خاطر قمیص وغیرہ (محرمات) کو ترک کرے۔ اور یہی حکم اہل مکہ کا ہے اور تمتع والے شخص کے لئے حج کا احرام باندھے بغیر مکہ سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ کئی حضرات سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص عمرۂ تمتع ادا کر رہا ہو جب وہ (تقصیر کر کے) محل ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ (سلا ہوا) قمیص نہ پہنے اور اپنے آپ کو احرام باندھنے والوں کے ساتھ مشابہہ بنائے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اہل مکہ کو (ایام حج میں) قمیص نہیں پہننا چاہیئے اور انہیں پراگندہ مو ہو کر اپنے تئیں احرام والوں کے مشابہہ بنانا چاہیئے۔ فرمایا: حاکم (وقت) کو چاہیئے کہ وہ ان کو اس پر آمادہ کرے۔ (التہذیب، کذا فی المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ عنوان میں مذکور آخری حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے اقسام حج میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸

عمرۂ تمتع کی تقصیر کے بعد عورتوں سے ہمبستری کرنا جائز ہے نہ کہ اس سے پہلے اور اگر کوئی کرے تو اس پر کفارہ لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن میمون سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام شب عرفہ عمرۂ تمتع کرتے ہوئے مکہ میں وارد ہوئے۔ طواف (وغیرہ اعمال عمرہ) کر کے اپنی بعض کنیزوں سے مباشرت کی۔ پھر احرام حج باندھ کر روانہ ہو گئے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سے پہلے اقسام حج (باب ۲ و ۲۰ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۹

عمرۂ تمتع کرنے والے کے لئے واجبی طواف کرنے کے بعد اور تقصیر کرنے سے پہلے مستحبی طواف کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عمرۂ (تمتع) ادا کرنے والا واجبی طواف کرنے کے بعد تقصیر سے پہلے (مستحبی) طواف نہ کرے۔(التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۳ از طواف میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰

اگر کوئی اور شخص تقصیر کرائے تو جائز ہے۔ اور اس کی ابتداء پیشانی کی جانب سے مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ جب عمرہ سے محل ہوئے تو انہوں نے پیشانی کی جانب سے بال کنگھی پر چڑھا کر اپنے بالوں کے کنارے کاٹے۔ پھر اپنے مونچھوں کی طرف حجام کو اشارہ کیا۔ اور اس نے وہاں سے کچھ بال کاٹے۔ بعد ازاں ریش کی طرف اشارہ کیا اور اس نے وہاں سے بعض بال کاٹے۔(الفروع)

۲۔ حسین بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے عمرۂ تمتع کی تقصیر کرنا چاہی اور حجام نے سر کے جوانب سے بال کاٹنا چاہے تو آپ علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ ابتداء پیشانی سے کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔
(الفروع، التہذیب)

باب ۱۱

اس شخص کا حکم جو تقصیر کے مقام سے سہواً یا عمداً پہلے تقصیر کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص حج افراد کر رہا تھا اور جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا۔ جو تقصیر کر رہے تھے۔ تو اس نے بھی تقصیر کر لی۔ اور جب تقصیر کر چکا

تو اسے یاد آیا کہ اس کا حج تو افراد ہے۔ تو؟ فرمایا: جب خانہ خدا کے لئے تلبیہ کہے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفقیہ)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مطلب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے کفارات کے باب (نمبر ۱۱) میں بال کٹوانے اور ناخن لینے کے ضمن میں گزر چکی ہیں۔

❀❀❀❀❀

قد تمّ المجلد التاسع والحمد للّٰہ تعالیٰ.

حامداً للّٰہ و مصلیا و مسلماً علی رسولہ الکریمؐ و آلہ الطاہرینؑ

فی التاسع و العشرین من محرم الحرام ۱۴۱۴ھ ہجری

المصادف العشرین من جولائی ۱۹۹۳ء بوقت قریباً پونے آٹھ شب بروز منگل والحمد للّٰہ.

❀❀❀❀❀